فہرست

تفسیر

حسن الکلام

(اردو)

فہرست

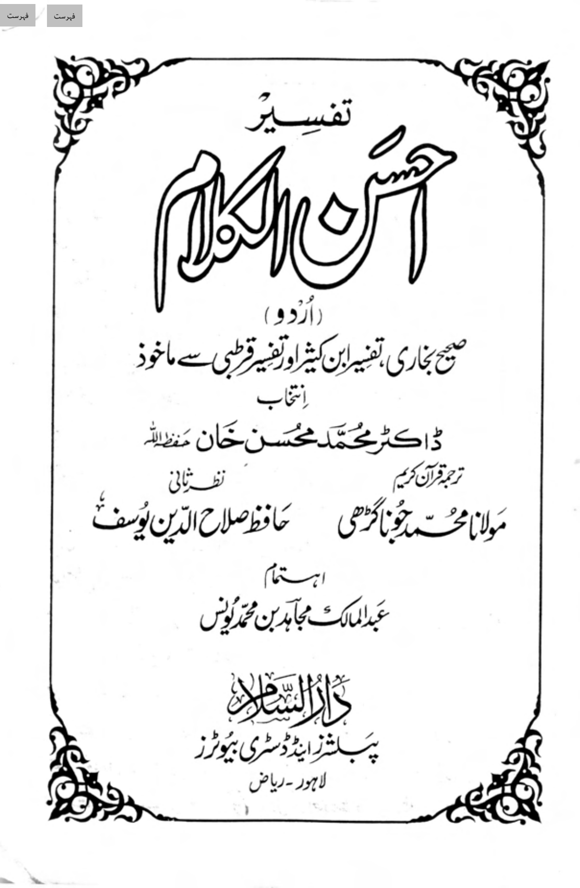


دار السلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
پوسٹ بکس نمبر 22743 ریاض 11416 مملکت سعودی عرب
ٹیلیفون 4033962 فیکس 4021659

برانچ آفس

دار السلام
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
50 لوئر مال۔ لاہور پاکستان ٹیلیفون-7354072

پہلا ایڈیشن دسمبر 1997 بمطابق شعبان 1418 ہجری



تفسیر

احسن الکلام

(اردو)

صحیح بخاری، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی سے ماخوذ

انتخاب

ڈاکٹر محمد محسن خان حفظہ اللہ

ترجمہ قرآن کریم

مولانا محمد جوناگڑھی

نظر ثانی

حافظ صلاح الدین یوسف

اہتمام

عبدالمالک مجاہد بن محمد یونس

دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

لاہور - ریاض

عرض ناشر

قرآن مجید اور اس کے علوم و معانی کی نشرو اشاعت ایک باسعادت اور بابرکت عمل ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دارالسلام کو ایک وسیع میدان عطا فرمایا ہے۔ یہ محض اس کا فضل و کرم ہے جس کے لئے ہم صبح و شام اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔

"تفسیر احسن الکلام" ادارہ کی جانب سے قرآن پاک کی تیسری تفسیر ہے۔ اس سے قبل ادارہ کو تفسیر معانی القرآن الکریم انگریزی زبان میں شائع کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ جو قارئین میں "دی نوبل قرآن" کے نام سے معروف ہے۔ یہ ترجمہ و تفسیر ڈاکٹر محمد محسن خان حفظہ اللہ اور ڈاکٹر تقی الدین الہلالی رحمہ اللہ (مدینہ منورہ) کی علمی کاوش ہے۔ جو بین الاقوامی سطح پر علمی اور عوامی حلقوں میں مقبول ہے اور متعدد اشاعتوں سے اس کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔

ادارہ کی دوسری تفسیر اردو داں طبقہ کے لئے "تفسیر احسن البیان" کے نام سے ایک مختصر مگر جامع تفسیر ہے۔ جس میں ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ اور تفسیری حواشی مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس تفسیر کی مقبولیت کے لئے اس کی متعدد اشاعتیں سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔ بحمد اللہ وفضلہ۔

ان دونوں تفاسیر کی اشاعت پر قارئین کی جانب سے مبارک باد کے متعدد خطوط موصول ہوئے۔ ناقدین نے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا اور اپنی آراء سے نوازا۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ "تفسیر معانی القرآن الکریم - دی نوبل قرآن" جن متعدد خوبیوں سے مزین ہے، ان میں حواشی کی اساس سلف صالحین کی تفاسیر اور احادیث کے انتخاب میں صرف صحیح بخاری کی احادیث درج کرنا ایک منفرد علمی کاوش

ہے۔اس بناپر یہ تفسیر منطقی کج بحثیوں میں جائے بغیر اتنی دل نشین ہوگئی ہے کہ عربی زبان و لغت پر مکمل عبور نہ رکھنے والا اوسط درجے کا ہر پڑھالکھا آدمی بھی قرآن پاک سے براہ راست رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔انہی خوبیوں کی بدولت اس تفسیر کو امریکہ برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بے پناہ مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔وللہ الحمد علی ذلک۔

اس علمی خزانہ کو انگریزی سے نابلد اردو داں طبقہ تک پہنچانے کے لئے قارئین کی جانب سے متعدد خطوط، ٹیلی فون کالز اور تجاویز سامنے آتی رہیں، جن میں اس بات پر اصرار ہوتا رہا کہ اس تفسیر کو اردو قالب میں ڈھال کر اردو زبان جاننے والوں کو استفادہ کا موقع دیا جائے۔اگرچہ یہ ایک طویل اور کٹھن کام تھا لیکن قارئین کے افادہ کے پیش نظر ادارہ نے اپنی لاہور برانچ کے صاحب علم، محنتی رکن اور معروف قلم کار ڈاکٹر محمد امین حفظہ اللہ (فاضل جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض) کو یہ کام سونپا۔ انہوں نے تفسیری ہوامش کا اردو ترجمہ اس خوبی سے کیا کہ اصل کا گمان ہوتا ہے نیز ''تفسیر احسن البیان'' کے مؤلف حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے نہ صرف ان ہوامش پر نظر ثانی کی بلکہ اس کی تنقیح و تہذیب کے علاوہ نہایت مناسب اور ضروری اضافے بھی کیے۔جن سے یہ ایک مکمل نئی تفسیر مرتب ہوگئی۔جس کو ہم ''تفسیر احسن الکلام'' کے نام سے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس میں قرآن پاک کا ترجمہ خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ کا استعمال کیا گیا ہے تاہم اہل علم کے مشوروں سے اس میں متعدد اصلاحات، اور قدیم و متروک الفاظ کو جدید اردو الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔جس سے قرآن پاک کا ترجمہ نہایت بامحاورہ ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم ہوگیا ہے۔

"تفسیر احسن الکلام" کا یہ پہلا ایڈیشن ہے جو ایک ساتھ دو مختلف سائزوں میں شائع ہو رہی ہے۔ جس میں قرآن مجید کی موضوعاتی فہرست بھی شامل ہے۔ جس سے قارئین کو قرآنی مسائل کی تلاش میں گراں قدر سہولت میسر آئے گی۔

دارالسلام کی نہایت خوش قسمتی ہے کہ اسے شروع دن سے ہی ڈاکٹر محمد محسن خان حفظہ اللہ کی سرپرستی اور رہنمائی حاصل ہے۔ موصوف پیشہ ور طبیب اور سلفی عقیدہ و فکر کے حامل درد دل رکھنے والے متقی عالم دین ہیں۔ دین اسلام کی دعوت کو انگریزی داں حلقوں میں عام کرنے کے لئے اپنی پیشہ ورانہ مصروفیتوں کے دوران فارغ اوقات میں اور پھر ملازمت سے فراغت کے بعد سارا وقت قرآن و حدیث کو انگریزی قالب میں ڈھالنے میں صرف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں برکت عطا فرمائی ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی انگریزی میں مفصل تفسیر 9 جلدوں میں ترتیب دی اور مشہور مراکشی سلفی مفکر، ممتاز عالم دین اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے استاذ ڈاکٹر تقی الدین الہلالی (رحمہ اللہ) کے ساتھ مل کر اس تفسیر کا اختصار "دی نوبل قرآن" کے نام سے ایک جلد میں کیا ہے۔ آپ نے صحیح البخاری کا انگریزی میں مکمل ترجمہ 9 جلدوں میں اور "مختصر صحیح البخاری" کا ایک جلد میں ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ 2 جلدوں میں "اللؤلؤ والمرجان" کا انگریزی ترجمہ بھی بہت مقبول و مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو آپ کی ذات سے مزید فائدہ پہنچائے۔ (آمین)

الحمدللہ دارالسلام کا تمام عملہ قرآن و حدیث کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہے۔ لاہور برانچ کے مدیر برادرم حافظ عبدالعظیم اسد نے نہایت محنت اور لگن سے تفسیر احسن الکلام کی ترتیب و تزئین کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ اگرچہ جدید

کمپیوٹر کمپوزنگ نے کتابت و تزئین کے مراحل آسان بنادیئے ہیں تاہم فنی مہارت کے بغیر اس قدر عظیم کام کو انجام دینا ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ جس کے لئے میں شعبہ کمپیوٹر کے تمام رفقاء اور خاص طور پر جناب علی حیدر حکیم صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے پوری لگن اور ذوق و محبت سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا نیز ان تمام علماء اور رفقاء کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے مشورے قدم قدم ساتھ رہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قرآن کریم کے ہندی، بنگلہ، پشتو، فارسی، ہسپانوی، فرنچ، البانی اور دیگر زبانوں میں ترجمے شائع کرنے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح حدیث شریف کی امہات الکتب کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں شائع کرنا ہمارے پروگرام کا ایک حصہ ہیں۔ ہم قارئین سے اپنی کتابوں پر تبصروں اور مشوروں کے متمنی ہیں تاکہ معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

ہمارے کام میں کہیں کوئی غلطی محسوس ہو تو وہ یقیناً ہماری کوتاہیوں کے سبب سے اور اس میں کوئی خوبی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کام میں ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ آمین۔

خادم قرآن و حدیث
عبدالمالک مجاہد بن محمد یونس
دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ریاض (سعودی عرب)
دسمبر 1997ء

فہرست مضامینِ قرآن مجید

عقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور وجود باری کے دلائل

سورة	آیت
البقرة	١٦٤
"	٢٥٨
آل عمران	١٨
الانعام	١
"	١٤‘١٧
"	٤٠‘٤١
"	٦٢
"	٦٤
"	٧٦تا٧٧
"	٧٩
"	٩٥
"	٩٦تا٩٩
الاعراف	٥٤‘٥٧‘٥٨
"	١٨٥
یونس	٣تا٦
"	٢٢
"	٣١‘٣٢
"	٦٦‘٦٧
"	١٠١
یوسف	١٠٥
الرعد	٢تا٤
"	١٢‘١٣
ابراهیم	٣٢تا٣٤
النحل	١٠تا١٧
"	٥٢تا٥٤
"	٦٥تا٧٣
"	٧٨تا٨١
بنی اسرائیل	١٢
"	٤٢
"	٦٦
"	٦٧
الكهف	٩
طه	٥٣‘٥٤
الانبیاء	٣٠تا٣٣
المؤمنون	٧٨تا٨٠
"	٨٤تا٩٥
النور	٤١تا٤٦
الفرقان	٤٥تا٥٤
"	٦١‘٦٢
الشعرآء	٧
"	٢٤‘٢٦‘٢٨
النمل	٦٠تا٦٥
"	٨٦
العنكبوت	٤٤
"	٦١تا٦٣
الروم	٢٠تا٢٥
"	٣٣تا٣٥
"	٣٧
"	٤٦
"	٤٨‘٤٩
"	٥٤
لقمٰن	١٠‘١١
"	٢٥
"	٢٩‘٣٢
السّجدة	٢٦‘٢٧
الفاطر	١١تا١٣
"	٢٧‘٢٨
یٰسٓ	٣٣تا٤٤
الزّمر	٤تا٦
"	٢١
"	٤٢
المؤمن	٦١تا٦٤
"	٦٧‘٦٨
"	٧٩تا٨١
حٰمٓ السجدة	٣٧
الشورٰى	٢٩‘٣٢‘٣٣
الزّخرف	٩تا١٣
"	٨٧
الجاثیة	٣تا٥
"	١٢‘١٣
قٓ	٦تا١١
الذّٰریٰت	٢٠‘٢١
الواقعة	٥٧تا٥٩
"	٦٣‘٦٤
"	٦٨‘٦٩
"	٧١‘٧٢
المُلك	١تا٥
"	١٥تا١٧‘١٩
"	٢٣‘٢٤
المُرسلٰت	٢٠تا٣٣
"	٢٥تا٢٧
الغاشیة	١٧تا٢٠

وحدانیّت

سورة	آیت
البقرة	١٣٣
"	١٦٣

سورة	آیت
النّسآء	۱۷۱
المآئدة	۷۳
الانعام	۱۹
الاعراف	۷۰
التّوبة	۳۱
یوسف	۳۹
الرّعد	۱۶
ابرٰهیم	۴۸،۵۲
النّحل	۲۲
بنیٓ اسرآئیل	۴۶
الکهف	۱۱۰
الانبیاء	۱۰۸
الحج	۳۴
العنکبوت	۴۶
الصّٰفّٰت	۴
صٓ	۵
"	۶۵
الزّمر	۴
"	۴۵
المؤمن	۱۲،۱۶،۸۴
حٰمٓ السجدة	۶
الممتحنة	۴
الإخلاص	۱

اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں

سورة	آیت
البقرة	۱۶۳
"	۲۵۵
آل عمران	۲
"	۶
"	۱۸

سورة	آیت
آل عمران	۶۲
"	۶۴
النساء	۸۷
المائدة	۷۳
الانعام	۴۶
"	۷۱
"	۷۴،۷۹
"	۱۰۰،۱۰۲
"	۱۵۱
الاعراف	۵۹
"	۶۵
"	۷۳
"	۸۵
"	۱۵۸
التوبة	۳۱
"	۱۲۹
یُونس	۹۱
هود	۲
"	۲۶
"	۵۰
"	۶۱
"	۸۴
یُوسف	۳۸
"	۳۹،۴۰
الرّعد	۳۰
النّحل	۲
الکهف	۱۱۰
طٰهٰ	۸،۱۴
"	۹۸
الانبیاء	۲۲
"	۲۵

سورة	آیت
الانبیآء	۸۷
المؤمنون	۲۳
"	۹۱
"	۱۱۶
النمل	۲۶
"	۵۹
"	۶۰ تا ۶۴
القصص	۷۰ تا ۷۲
"	۸۸
الفاطر	۳
یٰسٓ	۶۱
الصّافّات	۳۵
صٓ	۶۵
الزّمر	۲،۳
"	۶
المؤمن	۳
"	۶۲،۶۵،۶۶
حٰمٓ السجدة	۱۴
الزخرف	۸۴
الدّخان	۸
الاحقاف	۲۱
محمد	۱۹
الطور	۴۳
الحشر	۲۲،۲۳
التغابن	۱۳
المزّمل	۹

حیات وبقا

سورة	آیت
البقرة	۲۵۵
آل عمران	۲
طٰهٰ	۷۳

سورة	آیت
طٰہٰ	۱۱۱
الفرقان	۵۸
المؤمن	۶۵
الرحمٰن	۲۷
الحدید	۳
خلق و ایجاد اور فعل	
البقرة	۲۱
"	۲۹
"	۱۱۷
"	۲۲۸
آل عمران	۶
"	۴۰
"	۴۷
النّساء	۱
المآئدة	۱۷، ۱۸
الانعام	۱، ۲
"	۷۳
"	۷۹
"	۹۵، ۹۹
"	۱۰۱، ۱۰۲
الاعراف	۵۴
"	۱۸۵
التوبة	۶۶
یُونس	۳
"	۴
ہُود	۷
"	۵۱
الرعد	۱۶
ابراهیم	۱۹
الحَجر	۳۲

سورة	آیت
الحَجر	۲۶
"	۸۶
النّحل	۴، ۵
"	۱۱، ۱۳
"	۷
"	۴۸
"	۷۸
"	۸۰، ۸۱
بنی اسرآئیل	۱۹
طٰہٰ	۵۰
"	۵۳، ۵۵
الانبیآء	۳۰، ۳۳
المؤمنون	۷۸
"	۷۹
النور	۴۵
الفرقان	۲
"	۴۵ تا ۴۸
"	۵۴
"	۶۱ تا ۶۲
الشعرآء	۱۶۶
"	۱۸۴
النّمل	۶۰، ۶۱
الفاطر	۱، ۳
یٰسٓ	۸۱
الزمر	۶۲
المؤمن	۶۳
الحشر	۲۴
المُلک	۲، ۳
"	۱۵
"	۲۳
القیٰمة	۳۸، ۳۹

سورة	آیت
الاعلیٰ	۲ تا ۵
اللیل	۳
العلق	۱، ۲
الفلق	۲
علم و حکمت	
البقرة	۲۹، ۳۰
"	۳۲
"	۹۵
"	۱۱۵
"	۱۲۷
"	۱۳۷
"	۱۵۸
"	۱۸۱
"	۲۱۵
"	۲۱۶
"	۲۲۷
"	۲۳۱
"	۲۴۴
"	۲۵۶
"	۲۶۱
"	۲۶۸
"	۲۷۳
"	۲۸۳
آل عمران	۳۴
"	۶۳
"	۷۳
"	۹۲
"	۹۹
"	۱۱۵
"	۱۲۱

سورة	آیت
آل عمران	۱۵۳
"	۱۵۴
النسآء	۱۱
"	۱۲
"	۱۷
"	۲۴
"	۲۶
"	۳۲،۳۳
"	۳۵
"	۳۹
"	۷۰
"	۹۲
"	۹۴
"	۱۰۴
"	۱۱۱
"	۱۲۷
"	۱۴۸
التوبة	۹۸
"	۱۰۳
"	۱۰۶
"	۱۱۰
"	۱۱۵
لقمٰن	۳۴
السبا	۱
الزمر	۴۶
المجادلة	۳
"	۶،۷
"	۱۱،۱۳
الحشر	۲۲،۲۴
الممتحنة	۵،۱۰
الصّف	۱
الجمعة	۱،۳،۷،۸
التغابن	۱۱
"	۱۸
الطلاق	۱۲
التحريم	۲،۳
الملک	۱۳

سمع و بصر

سورة	آیت
البقرة	۹۶
"	۱۲۷
"	۱۳۷
"	۱۸۱
"	۲۲۴،۲۲۷
"	۲۳۳
"	۲۳۷
"	۲۴۴
"	۲۶۵
آل عمران	۱۵
"	۲۰
"	۳۵
"	۱۲۱
"	۱۵۶
النسآء	۵۸
"	۱۳۴
"	۱۴۸
بنیٓ اسرآئیل	۱
"	۱۷
"	۳۰
"	۹۶
الحج	۶۱
"	۷۵
لقمٰن	۲۸
الاحزاب	۹
المؤمن	۲۰
"	۵۶
حٰمٓ السّجدة	۴۰
الشورٰی	۱۱
"	۲۷
الحديد	۴
المجادلة	۱
الملک	۱۹
الدّهر	۲
الإنشقاق	۱۵

اِرادہ

سورة	آیت
البقرة	۱۸۵
"	۲۵۳
آل عمران	۱۰۸
النسآء	۲۶،۲۸
المآئدة	۱
"	۶
"	۴۹
الأنفال	۷
"	۶۷
التوبة	۵۵
"	۸۵
ھود	۱۰۷
الرعد	۱۱
النحل	۴۰
بنی اسرآئیل	۱۶
"	۱۸
الکهف	۸۲

سورة	آیت
الانعام	۳۷
"	۶۵
الانفال	۴۱
التوبة	۳۹
هود	۴
النحل	۷۰
"	۷۷
بنیٓ اسرائیل	۹۹
الکهف	۴۵
الحج	۶
"	۳۹
النور	۴۵
الفرقان	۵۴
العنکبوت	۲۰
الرّوم	۵۰
"	۵۴
الأحزاب	۲۷
فاطر	۱
"	۴۴
یٰسٓ	۸۱
حٰمٓ السجدة	۳۹
الشوریٰ	۹
"	۲۹
"	۵۰
الأحقاف	۳۳
القمر	۵۵
الفتح	۲۱
الحديد	۳
الحشر	۶
الممتحنة	۷
التغابن	۱

سورة	آیت
الطلاق	۱۲
التحریم	۸
الملك	۱
القیٰمة	۴۰
الطارق	۸

کلام

سورة	آیت
البقرة	۱۱۸
"	۱۷۴
"	۲۵۳
آل عمران	۷۷
النسآء	۱۶۴
الاعراف	۱۴۳‘۱۴۴
الکهف	۱۰۹
الشوریٰ	۵۱

ربوبیّت

سورة	آیت
الفاتحة	۲
البقرة	۵
"	۱۲۴‘۱۲۶
"	تا
"	۱۲۹‘۱۳۱
"	۳۹
"	۲۵۸
"	۲۶۰
"	۲۶۲
آل عمران	۴۷
"	۴۹ تا ۵۱
المآئدة	۲۴‘۲۵
"	۲۸

سورة	آیت
الانعام	۴۵
"	۷۱
"	۷۶
"	تا ۷۸
"	۸۰‘۸۳
"	۱۵۷‘۱۵۸
"	۱۶۲‘۱۶۴
"	۱۶۵
الاعراف	۲۲‘۲۳
"	۲۹
"	۳۳
"	۴۷
"	۵۴‘۵۵
"	۶۱‘۶۲
"	۶۳
"	۶۹
"	۷۱
"	۷۷
"	۱۰۴‘۱۰۵
"	۱۲۱‘۱۲۲
"	۱۲۵‘۱۲۶
"	۱۳۴‘۱۳۷
"	۱۴۱ تا ۱۴۳
"	۱۴۹ تا ۱۵۴
"	۱۵۵
التوبة	۱۲۹
یونس	۳
"	۱۰
"	۳۲
هُود	۴۵
"	۴۷

سورة	آیت
الصّافات	۱۴۹
"	۱۸۰، ۱۸۲
صٓ	۳۵
"	۶۶
"	۷۹
الزّمر	۷۱، ۷۳، ۷۵
المؤمن	۶۲،
"	۶۴ تا ۶۶
حٰمٓ السجدة	۹
الزخرف	۴۶
"	۶۴
"	۸۲
"	۸۸
الدخان	۶ تا ۸
الجاثية	۳۶
الاحقاف	۱۵
الذّرٰيٰت	۲۳، ۳۰
النجم	۴۲، ۴۹
الرحمٰن	۱۷
الواقعة	۷۴، ۸۰
"	۹۶
الحشر	۱۶
الممتحنة	۴، ۵
المنٰفقون	۱۰
الطلاق	۱
التحريم	۱۱، ۱۲
الحاقة	۴۳، ۵۲
المعارج	۴۰
نوح	۵، ۱۰
"	۲۱
"	۲۶، ۲۸

سورة	آیت
المزمل	۸، ۹
"	۲۰
المدثر	۳۱
النّبا	۳۷
التكوير	۲۹
المطففين	۶
"	۱۵
قريش	۳
الكوثر	۲
النصر	۳
الفلق	۱
الناس	۱

رزّاقیّت

سورة	آیت
البقرة	۳
"	۵۷
"	۱۷۲
"	۲۱۲
"	۲۵۴
آل عمران	۳۷
المآئدة	۸۸
الانعام	۱۴۲
الاعراف	۵۰
"	۱۶۰
الانفال	۳، ۴
"	۲۶
يونس	۳۱
"	۹۳
هود	۶
الرعد	۲۲
ابراهيم	۳۱

سورة	آیت
النحل	۵۶
"	۷۲، ۷۳
"	۷۵
"	۱۱۴
بنیٓ اسرآئیل	۳۰، ۳۱
"	۷۰
طٰه	۸۱
الحج	۳۴
"	۳۵
النور	۳۸
القصص	۵۴
العنكبوت	۶۰
الروم	۲۸
"	۳۷، ۴۰
السجدة	۱۶
يٰسٓ	۴۷
المؤمن	۶۴
الشورٰى	۱۲
"	۳۸
الجاثية	۱۶
الذاريات	۵۸
المنٰفقون	۱۰

نرمی وشفقت

سورة	آیت
البقرة	۱۴۳
"	۲۰۷
آل عمران	۳۰
التوبة	۱۱۷

رحمت

سورة	آیت
الفاتحة	۱، ۳

سورة	آیت
البقرة	۳۷
"	۱۲۸
"	۱۴۳
"	۱۶۰‘۱۶۳
"	۱۷۳
"	۱۸۲
"	۱۹۲
"	۱۹۹
"	۲۱۸
"	۲۲۵‘۲۲۶
آل عمران	۳۱
"	۸۹
"	۱۲۹
النسآء	۲۵‘۲۹
"	۶۴
"	۹۶
"	۱۰۰
"	۱۱۰
"	۱۲۹
"	۱۵۲
المآئدة	۳
"	۳۴‘۳۰
"	۷۴
"	۹۸
الانعام	۵۴
"	۱۴۵
"	۱۶۵
الاعراف	۱۵۱
"	۱۵۳
"	۱۵۶
"	۱۶۷

سورة	آیت
الانفال	۶۹
"	۷۰
التوبة	۵
"	۲۷
"	۹۱
"	۹۹
"	۱۰۲‘۱۰۴
"	۱۱۷‘۱۱۸
"	۱۲۸
یونس	۱۰۷
هود	۴۱
"	۹۰
یوسف	۵۳
"	۹۸
الرعد	۳۰
ابراهیم	۱۶
الحجر	۴۹
"	۵۶
النحل	۷
"	۱۸
"	۴۷
"	۱۱۰
"	۱۱۵
"	۱۱۹
بنیٓ اسرآئیل	۲۶
"	۱۱۰
مریم	۱۸
"	۲۶
"	۶۱
"	۶۹
"	۷۸

سورة	آیت
مریم	۸۵‘۸۷
"	۸۸‘۹۱
"	۹۲
"	۹۳‘۹۶
طٰهٰ	۵
"	۹۰
"	۱۰۹
الانبیآء	۲۶
"	۳۶‘۴۲
"	۱۱۲
الحج	۶۵
المؤمنون	۱۱۸
النور	۵
"	۲۰
"	۲۲
"	۳۳
"	۶۲
الفرقان	۶
"	۲۶
"	۵۹‘۶۳
"	۷۰
الشعرآء	۵
"	۹
"	۶۸
"	۱۰۴
"	۱۲۲
"	۱۴۰
"	۱۵۹
"	۱۷۵
"	۱۹۱
"	۲۱۷

عفو

مغفرت

سورة	آیت
التوبة	۱۰۲
یونس	۱۰۷
هود	۴۱
یوسف	۵۳
"	۹۸
ابراهیم	۳۶
الحجر	۴۹
النّحل	۱۸
"	۱۱۰
"	۱۱۹
بنیٓ اسرائیل	۲۵
"	۴۴
الکهف	۵۸
طٰهٰ	۸۲
الحج	۶۰
النور	۵
"	۲۲
"	۳۳
"	۶۲
"	۲
الفرقان	۷۰
النمل	۱۱
القصص	۱۶
الاحزاب	۵
"	۲۴
"	۵۰
"	۵۹
"	۷۳
السّبا	۲
"	۱۵
فاطر	۲۸
فاطر	۳۰،۳۴
"	۴۱
صٓ	۶۶
الزمر	۵
"	۵۳
المؤمن	۴۲
حٰمٓ السجدة	۳۲
الشوریٰ	۵
"	۲۳
الاحقاف	۸
الفتح	۱۴
الحجرٰت	۵
"	۱۴
الحدید	۲۸
المجادلة	۲
"	۱۲
الممتحنة	۷
التغابن	۱۴
التحریم	۱
الملک	۲
نوح	۱۰
المزمل	۲۰
البروج	۱۴

موت وحیات

سورة	آیت
البقرة	۷۳
"	۲۵۸
"	۲۵۹،۲۶۰
آل عمران	۱۵۶
الاعراف	۱۵۸
التوبة	۱۱۶
یونس	۵۶
الحج	۶
المؤمنون	۸۰
الروم	۱۹
"	۲۴
"	۵۰
یٰسٓ	۷۹
المؤمنْ	۶۸
حٰمٓ السجدة	۳۹
الشوریٰ	۹
الدخان	۸
الاحقاف	۳۳
الحدید	۲
"	۱۷
القیٰمة	۴۰

مُلک وملکوت

سورة	آیت
الفاتحة	۴
البقرة	۱۰۷
آل عمران	۲۶
"	۱۸۹
المآئدة	۱۷،۱۸
"	۴۰
"	۱۲۰
الانعام	۷۳
الاعراف	۱۵۸
"	۱۸۵
التوبة	۱۱۶
بنیٓ اسرائیل	۱۱۱
الحج	۵۶

سورة	آیت
الحج	۵۶
المومنون	۸۸
النّور	۳۲
الفرقان	۲
"	۲۶
الفاطر	۱۳
یٰسٓ	۸۳
الزمر	۶
"	۴۴
المؤمن	۱۶
الشوریٰ	۴۹
الزخرف	۸۵
الجاثیة	۲۷
الفتح	۱۳
الحدید	۲‘۵
التغابن	۱
ملک	۱
البروج	۸
الناس	۲
حلم	
البقرة	۲۲۵
"	۲۳۵
"	۲۶۳
آل عمران	۱۵۵
النّسآء	۱۲
المآئدة	۱۰۱
بنیٓ اسرآئیل	۴۴
الحج	۵۹
الاحزاب	۵۱
التغابن	۱۷

سورة	آیت
غنی	
البقرة	۲۶۳
"	۲۶۷
آل عمران	۹۷
النّسآء	۱۳۱
الانعام	۱۳۳
یُونس	۶۸
ابرٰاهیم	۸
الحج	۶۴
النّمل	۴۰
العنکبوت	۶
لقمٰن	۱۲
"	۲۶
فاطر	۱۵
الزمر	۷
محمد	۳۸
النجم	۴۸
الحدید	۲۴
الممتحنة	۶
التغابن	۶
اِحساناتِ الٰہی	
البقرة	۴۰
"	۴۷
"	۴۹‘۵۰
"	۵۱تا۵۳
"	۵۶‘۵۷
"	۵۸
"	۶۰‘۶۱

سورة	آیت
البقرة	۸۷
"	۹۲
"	۱۰۱
"	۱۲۲
"	۱۲۴تا۱۲۶
"	۱۵۰‘۱۵۱
"	۱۵۲
"	۲۵۷
آل عمران	۱۰۳
"	۱۶۴
الانعام	۱۴۱تا۱۴۳
الاعراف	۳۲
الانفال	۲۶
"	۶۲‘۶۳
یونس	۲۲
"	۵۷‘۵۸
هود	۶۱
النّحل	۵‘۶
"	۷‘۸
"	۱۰‘۱۱
"	۱۲‘۱۳
"	۱۴‘۱۵
"	۱۶‘۱۸
"	۸۹
الانبیآء	۳۰‘۳۱
"	۳۲‘۳۳
الحج	۶۳تا۶۶
"	۷۸
المؤمنون	۱۲‘۱۳
"	۱۴‘۱۷
"	۱۸‘۱۹

سورة	آیت
المؤمنون	۲۰‘۲۱
"	۲۲
الفرقان	۱
"	۴۵‘۴۶
"	۴۷‘۴۸
"	۴۹‘۵۰
"	۵۳‘۵۴
"	۶۱‘۶۲
القصص	۷۱ تا ۷۳
لقمٰن	۲۰
السجدة	۷ تا ۹
"	۲۷
فاطر	۱
"	۳
الجاثية	۱۳
"	۱۶
الفتح	۱ تا ۵
الرحمن	۱ تا ۸
"	۱۰ تا ۱۳
"	۱۹ تا ۲۱
"	۲۲ تا ۲۵
"	۴۶ تا ۵۲
"	۵۳ تا ۵۹
"	۶۲ تا ۶۸
"	۶۹ تا ۷۷
الحديد	۲۵
الملك	۵
الدّهر	۲
النبا	۶ تا ۱۶
"	۲۷ تا ۳۳
عبس	۱۹ تا ۲۲

سورة	آیت
"	۲۵ تا ۳۰
"	۳۱‘۳۲
التين	۴

تقدیرِ الٰہی

سورة	آیت
البقرة	۲۵۳
آل عمران	۲۶‘۲۷
"	۱۴۵
"	۱۵۴
النّسآء	۷۸
الأنعام	۱۷
"	۳۵‘۳۶
"	۱۲۵
الاعراف	۱۷۸‘۱۷۹
يونس	۴
"	۴۹
"	۹۹‘۱۰۱
ابرٰهيم	۲۷
النحل	۹
"	۹۳
"	۱۰۸
النور	۳۵‘۳۸‘۳۹
"	۴۰
القصص	۶۸
السجدة	۵
"	۱۳
فاطر	۲
المؤمن	۶۷
حٰمٓ السجدة	۲۵
الشورٰى	۴۹‘۵۰
النجم	۴۲ تا ۵۸

سورة	آیت
القمر	۴۹
الحديد	۲۲
التغابن	۱۱
المدثر	۵۶
الدهر	۲۸
"	۳۰‘۳۱

عدل و شکر

سورة	آیت
البقرة	۱۴۳
"	۱۵۲
"	۲۶۱
النّسآء	۱۴۷
"	۷۳
الانعام	۱۶۰
يونس	۲۶‘۲۷
النحل	۹۷
الانبيآء	۹۴
النور	۳۸
العنكبوت	۷
حٰمٓ السّجدة	۴۶
الشورٰى	۲۳

تخلیقِ عالم و آدمؑ

سورة	آیت
البقرة	۳۰
يونس	۳‘۴
هود	۷
الحجر	۲۶‘۲۹
النور	۴۵
حٰمٓ السجدة	۹ تا ۱۱
"	۱۲

سورة	آیت
النّازعات	۲۷تا۳۲
ایمانیات	
اللہ، اس کی کتابوں، فرشتوں، رسولوں اور قیامت پر ایمان لانا	
البقرة	۳‘۴
"	۷۷
"	۲۸۵
آل عمران	۸۱‘۸۴
النّسآء	۵۹
"	۱۳۶
"	۱۵۲
"	۱۶۲
المآئدة	۶۹
الأعراف	۱۵۷
"	۱۵۸
التوبة	۹۹
الحديد	۱۹
التغابن	۸
ملائکہ اور ان کی خدمات	
البقرة	۳۰‘۳۴
"	۹۷‘۹۸
"	۱۰۲
الأنعام	۹۳
الأعراف	۲۰۶
الرعد	۱۱‘۱۳
النحل	۴۹‘۵۰

سورة	آیت
مريم	۶۴
الأنبياء	۱۹‘۲۰
"	۲۶‘۲۹
الفرقان	۲۵
الشعرآء	۹۳‘۹۴
سبا	۲۲‘۲۳
فاطر	۱
الصّٰفّٰت	۱۶۴تا۱۶۶
المؤمن	۷تا۹
حٰمٓ السجدة	۳۸
الشورٰى	۵
الزخرف	۷۷‘۸۰
قٓ	۱۷تا۲۶
النجم	۲۶
التحريم	۶
الحآقّة	۱۷
المدثر	۳۰‘۳۱
التكوير	۱۹تا۲۱
الإنفطار	۱۰تا۱۲
القدر	۴
قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل	
البقرة	۲۳
آل عمران	۴۴
النّسآء	۸۲
الانعام	۱۹
يونس	۳۷‘۳۸
هود	۱۳‘۱۴
"	۴۹
يوسف	۱۰۲

سورة	آیت
بنیٓ اسرائيل	۸۸
الشعرآء	۱۹۲‘۱۹۷
القصص	۴۹
العنكبوت	۴۷تا۴۹
سبا	۶
الزمر	۲۳‘۲۵
"	۲۷‘۲۸
الاحقاف	۱۰
الطور	۳۳‘۳۴
الحآقّة	۳۸تا۴۰
قرآن کی پیش گوئیاں	
البقرة	۲۳‘۲۴
"	۱۱۴
آل عمران	۱۲
"	۱۱۱‘۱۱۲
"	۱۳۹
"	۱۵۱
النسآء	۸۴
المآئدة	۵۴
"	۶۷
الانفال	۳۶
"	۳۷تا۴۰
"	۵۹
"	۶۲
التوبة	۱۴‘۱۵
"	۲۸
"	۳۲‘۳۳
"	۳۹
"	۵۶‘۵۷
"	۱۰۱

سورة	آیت
الرعد	۳۱
الحجر	۹
النحل	۴۱
بنیٓ اسرآئیل	۸
"	۶۰
النور	۵۵
النمل	۹۳
القصص	۸۵
الرّوم	۱ تا ۶
السجدة	۲۱
الصّافّات	۱۷۱ تا ۱۷۵
حٰمٓ السّجدة	۵۳
محمد	۷ تا ۱۰
"	۳۵
الفتح	۱۶
"	۲۱
"	۲۷
الطور	۴۸
القمر	۴۵
المجادلة	۲۰، ۲۱
الصّفّ	۸، ۹
القلم	۱۶
العلق	۱۵ تا ۱۸

رسولوں کے حالات

تذکرۂ پیدائش و افضلیتِ آدم ملائکہ کا سجدۂ تعظیم، ابلیس کا بوجہ انکار مردود اور نسلِ انسان کا دشمن ہونا

سورة	آیت
البقرة	۳۰ تا ۳۹
آل عمران	۳۳
المآئدة	۲۵ تا ۳۱
الاعراف	۹ تا ۲۷
"	۱۸۹
الحجر	۲۶
"	۲۸ تا ۴۲
بنیٓ اسرآئیل	۶۱ تا ۶۵
الکهف	۵۰
طٰهٰ	۱۱۵ تا ۱۲۴
صٓ	۷۱ تا ۸۵

حضرت نوح علیہ السلام

سورة	آیت
آل عمران	۳۳
الانعام	۸۴
الاعراف	۵۹ تا ۶۴
یونس	۷۱ تا ۷۳
هود	۲۵ تا ۳۴
ابرٰهیم	۹
بنیٓ اسرآئیل	۳
الانبیاء	۷۶، ۷۷
المؤمنون	۲۳ تا ۲۹
الفرقان	۳۷
الشعرآء	۱۰۵ تا ۱۲۰
العنکبوت	۱۴، ۱۵
الصّافّات	۷۵ تا ۸۲
الذّاریات	۴۶
النجم	۵۲
القمر	۹ تا ۱۶
الحدید	۲۶
التحریم	۱۰
الحآقّة	۱۱، ۱۲
نوح	۱ تا ۲۸

حضرت ابراهیم علیہ السلام

سورة	آیت
البقرة	۱۲۴ تا ۱۳۲
"	۱۳۵ تا ۱۳۶
"	۲۵۸
"	۲۶۰
آل عمران	۶۵ تا ۶۷
النسآء	۱۲۵
الانعام	۷۴ تا ۸۸
التوبة	۱۱۴
هود	۶۹ تا ۷۶
یوسف	۵
ابرٰهیم	۳۵ تا ۴۱
الحجر	۵۱ تا ۶۰
النحل	۱۲۰ تا ۱۲۲
مریم	۴۱ تا ۵۰
الانبیاء	۵۱ تا ۷۳
الحج	۲۶، ۲۷
الشعرآء	۶۹ تا ۱۰۴
العنکبوت	۱۶ تا ۲۷
"	۳۱، ۳۲
الصّافّات	۸۳ تا ۱۱۳
صٓ	۴۵ تا ۴۷
الزخرف	۲۶ تا ۲۸
الذاریات	۲۴ تا ۲۷
الحدید	۲۶
الممتحنة	۴

حضرت اسماعیل علیہ السلام

سورة	آیت
البقرة	۱۲۵
"	۱۲۷ تا ۱۲۹
"	۱۳۱
"	۱۳۶ تا ۱۴۰
الانعام	۸۶ تا ۸۸
مریم	۵۴ تا ۵۵
الانبیاء	۸۵
الصّافّات	۱۰۱ تا ۱۰۷
ص	۴۸

حضرت لوط علیہ السلام

سورة	آیت
الانعام	۸۶ تا ۸۸
الاعراف	۸۰ تا ۸۴
ہود	۷۴ تا ۸۳
الحجر	۵۸ تا ۷۷
الانبیآء	۷۴، ۷۸
الشعرآء	۱۶۰ تا ۱۷۵
النّمل	۵۴ تا ۵۸
العنکبوت	۲۶
"	۲۸ تا ۳۰
"	۳۲ تا ۳۵
الصّافّات	۱۳۳ تا ۱۳۸
الذّاریات	۳۲ تا ۳۷
النجم	۵۳، ۵۴
القمر	۳۳ تا ۳۸
التحریم	۱۰

حضرت اسحاق علیہ السلام

سورة	آیت
البقرة	۱۳۳
الانعام	۸۴
یوسف	۶
الانبیآء	۷۲
الصّافّات	۱۱۲، ۱۱۳
صٓ	۴۵ تا ۴۷

حضرت یعقوب و یوسف علیہما السلام اور ان کے بھائی

سورة	آیت
البقرة	۱۳۲، ۱۳۳
آل عمران	۹۳
الانعام	۸۴
یوسف	۴ تا ۱۰۱
الانبیآء	۷۲، ۷۳
صٓ	۴۵ تا ۴۷
المؤمن	۳۴

حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد

سورة	آیت
الاعراف	۶۵ تا ۷۲
ہود	۴۹ تا ۶۰
ابراهیم	۹ تا ۱۷
الفرقان	۳۸، ۳۹
الشعرآء	۱۳۲ تا ۱۳۹
العنکبوت	۳۸
حٰمٓ السجدة	۱۳، ۱۶
الاحقاف	۲۱ تا ۲۶
الذّاریات	۴۱، ۴۲
النجم	۵۰
القمر	۱۸ تا ۲۰
الحآقّة	۴ تا ۸
الفجر	۶ تا ۶۸

حضرت صالح علیہ السلام و قوم ثمود

سورة	آیت
الاعراف	۷۳ تا ۷۹
ہود	۶۱ تا ۶۸
ابراهیم	۹ تا ۱۷
الحجر	۸۰ تا ۸۴
الفرقان	۳۸، ۳۹
الشعرآء	۱۴۱ تا ۱۵۸
النّمل	۴۵ تا ۵۳
العنکبوت	۳۸
حٰمٓ السجدة	۱۴
"	۱۷، ۱۸
الذّاریات	۴۳ تا ۴۵
النجم	۵۱
القمر	۲۳ تا ۲۸
الحآقّة	۴، ۵
الفجر	۹ تا ۱۳
الشمس	۱۱ تا ۱۵

حضرت شعیبؑ علیہ السلام واہلِ مدین و اَیکہ

سورة	آیت
الاعراف	۵۸ تا ۹۳
ہود	۸۴ تا ۹۵
الحجر	۷۸، ۷۹
الشعرآء	۱۷۶ تا ۱۸۹
العنکبوت	۳۶، ۳۷

سورۃ	آیت
حضرت داوٗد و سلیمان علیہما السلام	
البقرہ	۱۰۲
"	۲۵۱
النسآء	۱۶۳
المآئدۃ	۷۸
الانعام	۸۴تا۸۸
الانبیآء	۷۸تا۸۲
النّمل	۱۵تا۴۴
سبا	۱۰تا۱۴
صٓ	۱۷تا۲۶
"	۳۰تا۴۰
حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام و فرعون، ہامان، قارون اور بنی اسرائیل	
البقرہ	۴۷تا۶۱
"	۶۳تا۷۵
"	۸۳تا۱۲۳
"	۱۳۵تا۱۴۰
"	۲۴۳تا۲۵۱
"	۲۵۳
النسآء	۱۵۳تا۱۶۲
"	۱۶۴
المآئدۃ	۱۲تا۲۶
"	۳۲
"	۴۵
"	۵۷تا۷۱

سورۃ	آیت
"	۷۸، ۷۹
الانعام	۸۴تا۸۸
"	۱۴۶
"	۱۵۴
"	۱۵۹
الاعراف	۱۰۳تا۱۵۷
"	۱۵۹تا۱۶۴
الانفال	۵۴
یونس	۷۵تا۹۳
ہود	۹۶تا۹۹
"	۱۱۰
ابراھیم	۵، ۶، ۸
النحل	۱۲۴
بنیٓ اسرآئیل	۲تا۸
"	۱۰۱تا۱۰۴
الکھف	۶۰تا۸۲
مریم	۵۱تا۵۳
طٰہٰ	۹تا۹۸
الانبیآء	۴۸، ۴۹
المؤمنون	۴۵تا۴۹
الفرقان	۳۵، ۳۶
الشعرآء	۱۰تا۶۶
النمل	۷تا۱۴
القصص	۳تا۴۸
العنکبوت	۳۹، ۴۰
السجدۃ	۲۳، ۲۴
الاحزاب	۶۹
الصّافّات	۱۱۴، ۱۲۲
المؤمن	۲۳، ۴۵
الزخرف	۴۶تا۵۶
الدخان	۱۷تا۳۳

سورۃ	آیت
الجاثیۃ	۱۶، ۱۷
الذّاریات	۳۸تا۴۰
القمر	۴۲
الصف	۵
الجمعۃ	۵، ۶
التحریم	۱۱
الحآقّۃ	۹، ۱۰
المزمل	۱۵، ۱۶
النّازعات	۱۵تا۲۵
الاعلیٰ	۱۹
الفجر	۱۰تا۱۳
حضرت یونس علیہ السلام	
الانعام	۸۶، ۸۷
یونس	۹۸
الانبیآء	۸۷، ۸۸
الصّافّات	۱۳۹تا۱۴۸
القلم	۴۸تا۵۰
حضرت ادریس والیاس علیہما السلام	
الانعام	۸۵
مریم	۵۶، ۵۷
الانبیاء	۸۵
الصّافّات	۱۲۳تا۱۳۲
حضرت ایوّب علیہ السلام	
الانعام	۸۴
الانبیآء	۸۳، ۸۴
صٓ	۴۱تا۴۴

حضرت زکریا ویحییٰ علیہما السلام

سورۃ	آیت
آل عمران	۳۷ تا ۴۱
الانعام	۸۵
مریم	۲ تا ۱۵
الانبیآء	۸۹، ۹۰

حضرت الیسع علیہ السلام

سورۃ	آیت
الانعام	۸۶
صٓ	۴۸

حضرت ذوالکفل علیہ السلام

سورۃ	آیت
الانبیآء	۸۵
صٓ	۴۸

حضرت عزیر علیہ السلام

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۵۹
التوبۃ	۳۰

حضرت عیسیٰ ومریم علیہما السلام

سورۃ	آیت
البقرۃ	۸۷
"	۱۳۶
آل عمران	۳۵ تا ۳۷
"	۴۲ تا ۶۰
النّسآء	۱۵۶ تا ۱۵۹
"	۱۶۳
"	۱۷۲
المآئدۃ	۴۶
المآئدۃ	۷۲
"	۷۵
"	۷۸
"	۱۱۰ تا ۱۱۸
الانعام	۸۵
التوبۃ	۳۰، ۳۱
مریم	۱۶ تا ۳۵
الانبیاء	۹۱
المؤمنون	۵۰
الزخرف	۵۷ تا ۶۴
الحدید	۲۷
الصف	۶
"	۱۴
التحریم	۱۲

متفرق لوگوں کے حالات

حضرت لقمان

سورۃ	آیت
لقمان	۱۲ تا ۱۹

حضرت ذُوالقرنین

سورۃ	آیت
الکہف	۸۳ تا ۹۸

قومِ سبا کا حال

سورۃ	آیت
النّمل	۲۲ تا ۴۴
سبا	۱۵ تا ۲۱

اصحابُ الاُخدُود

سورۃ	آیت
البروج	۴ تا ۱۱

اصحابُ الکہف والرَّقیم

سورۃ	آیت
الکہف	۹ تا ۲۲
"	۲۵، ۲۶

حبیبِ نجار واہلِ انطاکیہ

سورۃ	آیت
یٰسٓ	۱۳ تا ۱۹

ہاروت ماروت کا حال

سورۃ	آیت
البقرۃ	۱۰۲

دو باغ والوں کا قصہ

سورۃ	آیت
الکہف	۳۲ تا ۴۴

مالکانِ باغ کا قصہ

سورۃ	آیت
القلم	۱۷ تا ۳۲

اصحابِ رس کا قصہ

سورۃ	آیت
الفرقان	۳۸ تا ۳۹
قٓ	۱۲ تا ۱۴

اصحابِ فیل

سورۃ	آیت
الفیل	۱ تا ۵

سیّدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی نبوت عامہ کے دلائل

سورۃ	آیت
البقرۃ	۱۱۹

سورة	آیت
البقرة	۱۵۱
النسآء	۷۹
الاعراف	۱۵۸
الرعد	۳۰
ابراھیم	۴
النحل	۴۳،۴۴
"	۶۴
بنیٓ اسرآئیل	۱۰۵ تا ۱۰۹
الانبیآء	۱۰۷
الفرقان	۱
"	۵۶
الاحزاب	۴۵ تا ۴۷
سبا	۲۸
فاطر	۲۴
الفتح	۸ تا ۱۰
المزمل	۱۵

نبی ﷺ کی بابت سابقہ کتب سماویہ میں پیشگوئیاں

سورة	آیت
البقرة	۸۹
"	۱۴۴ تا ۱۴۶
الانعام	۲۰
الاعراف	۱۵۷
ھود	۱۷
الرعد	۴۳
المومنون	۶۹
طٰہٰ	۱۳۳
الفتح	۲۹
الصف	۶

اہلِ کتاب و مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

سورة	آیت
البقرة	۴۱،۴۲
"	۷۵
"	۸۹
"	۱۰۹
"	۱۴۴،۱۴۶
آل عمران	۸۶
"	۹۹
الانعام	۱۱۴
الرعد	۳۶
الرعد	۴۳
القصص	۵۲،۵۳
"	۵۷

رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے دلائل

سورة	آیت
آل عمران	۱۳
"	۶۱
النسآء	۱۶۳
"	۱۶۶
الانعام	۱۰،۱۱
"	۱۰۴،۱۰۵
الاعراف	۱۸۴
یونس	۱۶
یوسف	۱۰۹ تا ۱۱۱
الرعد	۴۳
النحل	۱۰۳

سورة	آیت
المومنون	۶۸
القصص	۴۴ تا ۴۶
سبا	۴۶ تا ۴۷
صٓ	۶۷ تا ۷۰
حٰمٓ السجدة	۴۳
الزخرف	۴۵
الفتح	۲۷ تا ۲۹
الطور	۲۹ تا ۴۲

نبی ﷺ کی فضیلت وخاتمیت

سورة	آیت
آل عمران	۸۱
"	۱۱۰
النسآء	۱۱۳
بنیٓ اسرآئیل	۱
"	۷۹
الفرقان	۱
"	۵۶
الاحزاب	۴۰،۴۵
"	۴۶
"	۵۶
النجم	۵ تا ۱۸
الضحیٰ	۱ تا ۸
الم نشرح	۱ تا ۴
الکوثر	۱ تا ۳

نبی علیہ السلام کا خُلقِ عظیم واَوصافِ حسنہ

سورة	آیت
آل عمران	۴۴

سورة	آیت
آل عمران	۱۵۹
"	۱
المآئدة	۱۵
الانعام	۳۵
"	۵۰
"	۵۶تا۵۹
"	۹۰
الاعراف	۱۸۷،۱۸۸
التوبة	۴۰
"	۶۱
"	۱۲۸،۱۲۹
یونس	۴۹
یوسف	۱۰۳،۱۰۴
الحجر	۸۸
الکھف	۶
الانبیآء	۱۰۷
"	۱۰۹تا۱۱۱
المؤمنون	۷۲
الفرقان	۵۷،۵۸
الشعرآء	۳،۴
الاحزاب	۵۳
"	۸۳
سبا	۴۷
الفاطر	۸
صٓ	۸۶
الشوریٰ	۲۳
الاحقاف	۹
الطور	۴۰
القلم	۴
الجن	۲۱،۲۲
"	۲۳،۲۵

سورة	آیت
الجن	۲۶،۲۷

رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اقارب کا مکلّف بشرع ہونا

سورة	آیت
البقرة	۱۴۵
النسآء	۸۴
المآئدة	۶۷
الانعام	۱۴،۱۵
الاعراف	۲۰۵
التوبة	۱۱۳
یونس	۹۴،۹۵
"	۱۰۴،۱۰۹
ھود	۱۱۲،۱۱۵
"	۱۲۳
بنیٓ اسرآئیل	۷۴،۷۵
"	۷۸،۷۹
مریم	۶۵
طٰهٰ	۱۳۰،۱۳۲
الشعرآء	۲۱۳،۲۱۵،۲۱۶
العنکبوت	۴۵
الروم	۴۳
الاحزاب	۲۸تا۳۴
"	۵۲
الزمر	۶۵،۶۶
الشوریٰ	۱۵
الطور	۴۸،۴۹
المزمل	۱تا۱۰

سورة	آیت
المدثر	۱تا۷
الدھر	۲۳تا۲۶
الم نشرح	۷،۸
الکوثر	۲
النصر	۳

آپ کے زَلّات اور اُن پر فرمانِ الٰہی

سورة	آیت
آل عمران	۱۲۸
النسآء	۱۰۵تا۱۰۷
الانفال	۶۷،۶۸
التوبة	۴۳
"	۸۴
الاحزاب	۳۷
التحریم	۱تا۵
عبس	۱تا۱۰

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دیانت اور انکی مدح

سورة	آیت
البقرة	۱۴۳
"	۲۷۳
آل عمران	۱۱۰
"	۱۷۲تا۱۷۴
التوبة	۷۹
"	۸۶تا۸۹
"	۹۲
"	۹۸تا۱۰۰
"	۱۱۷
النحل	۱۱۰

سورة	آیت
الحج	۳۹ تا ۴۱
"	۵۸
النور	۲۲
الشعرآء	۲۱۹
الاحزاب	۲۲، ۲۳
الفتح	۱۰
"	۱۸، ۱۹
"	۲۶
"	۲۹
الحشر	۸ تا ۱۰

حقیقتِ اسلام

سورة	آیت
الفاتحة	۶، ۷
البقرة	۱۲۸ تا ۱۳۲
"	۱۳۵ تا ۱۳۶
"	۱۳۷
آل عمران	۱۹، ۲۰
"	۶۷، ۶۸
"	۸۳ تا ۸۵
النسآء	۱۲۵
الانعام	۱۲۵، ۱۲۶
"	۱۶۱، ۱۶۲
التوبة	۳۲، ۳۳
"	۳۶
یوسف	۴۰
الروم	۳۰
"	۴۳
الحجرات	۱۷
الصف	۷ تا ۱۳
البینة	۵

معراج النبی ﷺ

سورة	آیت
بنیٓ اسرآئیل	۱
النجم	۱۲ تا ۱۸

امہات المؤمنینؓ اور ان کے خاص آداب

سورة	آیت
النور	۲۶
الاحزاب	۶
"	۲۸ تا ۳۴
"	۳۷ تا ۴۰
"	۵۰ تا ۵۲
"	۵۳
التحریم	۱ تا ۵

رسول اللہ ﷺ کے کفار سے غزوات

سورة	آیت
آل عمران	۱۳
"	۱۲۱ تا ۱۲۷
"	۱۴۰ تا ۱۴۵
"	۱۵۲ تا ۱۵۵
"	۱۶۵ تا ۱۷۵
الانفال	۳ تا ۱۸
"	۴۱ تا ۴۴
"	۴۸، ۴۹
التوبة	۲۵، ۲۶
"	۳۸، ۳۹
"	۴۲ تا ۵۹
"	۸۱ تا ۸۳
الاحزاب	۹ تا ۲۷
الفتح	۱ تا ۲۱
الحشر	۲ تا ۶

آخرت

قیامت کی ضرورت اور مرکر جینے کا ثبوت

سورة	آیت
البقرة	۷۲، ۷۳
"	۲۵۹
الاعراف	۲۸
"	۵۷
النحل	۳۸ تا ۴۰
"	۷۷
بنیٓ اسرآئیل	۹۸، ۹۹
الکہف	۲۱
مریم	۶۶، ۶۷
طٰهٰ	۱۵
الانبیآء	۱۰۴
الحج	۱ تا ۷
النمل	۸۶
العنکبوت	۱۹، ۲۰
الروم	۱۱ تا ۱۴
"	۱۹، ۲۷
"	۵۰
سبا	۳
الفاطر	۹
یٰسٓ	۳۳
"	۶۸
"	۷۷ تا ۸۲
الصّٰفّٰت	۱۱
صٓ	۲۷، ۲۸

سورة	آیت
الزمر	۴۲
المؤمن	۵۷
حٰمٓ السجدة	۳۷ تا ۳۹
الدخان	۳۸ تا ۴۰
الجاثیة	۲۱، ۲۲
الاحقاف	۳
"	۳۳
قٓ	۲ تا ۱۵
الذّٰریات	۱ تا ۶
الطور	۱ تا ۱۲
الواقعة	۱ تا ۷
"	۵۷ تا ۶۲
القیامة	۳ تا ۱۲
"	۳۶ تا ۴۰
المرسلات	۱ تا ۱۳
النّبا	۶ تا ۲۰
"	۳۸ تا ۴۰
النّٰزعات	۱۴،
"	۲۷ تا ۳۲
الطارق	۵ تا ۱۰
التین	۴ تا ۸

تذکرۂ موت

سورة	آیت
آل عمران	۱۸۵
النسآء	۷۸
"	۹۷
الانعام	۶۱
"	۹۳
الاعراف	۳۷
الانفال	۵۰
النحل	۲۸

سورة	آیت
المؤمنون	۹۹، ۱۰۰
السّجدة	۱۱
الزمر	۳۰
حٰمٓ السجدة	۳۰ تا ۳۲
محمد	۲۷
قٓ	۱۹
الواقعة	۸۳ تا ۸۵
المنافقون	۱۰، ۱۱
القیمة	۲۶، ۳۰
الفجر	۲۷، ۳۰
التکاثر	۲

عالمِ برزخ

سورة	آیت
البقرة	۵۴
آل عمران	۱۶۹ تا ۱۷۱
النسآء	۹۷
الانعام	۶۲
الاعراف	۴۰
المؤمنون	۱۰۰
السّجدة	۱۱
المؤمن	۴۶
قٓ	۴

قربِ قیامت اور اس کے آثار

سورة	آیت
الکهف	۹۸، ۹۹
الانبیآء	۹۶
النمل	۸۲
الزخرف	۶۱
الدخان	۱۰، ۱۱
محمد	۱۸

سورة	آیت
محمد	۱۸
النجم	۵۷، ۵۸
القمر	۱
المعارج	۶، ۷

نفخِ صُور و حشر و نشر وغیرہ

سورة	آیت
البقرة	۱۱۳
"	۱۴۸
"	۱۷۴
"	۲۱۰
آل عمران	۱۰۶، ۱۰۷
النسآء	۴۱، ۴۲
الانعام	۳۱
"	۳۶، ۳۸
"	۷۳
الاعراف	۲۹
"	۵۳
التوبة	۳۴، ۳۵
یونس	۴
"	۲۶ تا ۳۰
"	۴۵
هود	۱۸
"	۹۸
"	۱۰۳
ابرٰهیم	۴۸ تا ۵۱
الحجر	۲۵
النحل	۸۴ تا ۸۹
بنیٓ اسرآئیل	۵۲
"	۷۱، ۷۲
"	۹۷
"	۱۰۴

سورة	آیت
الکہف	۴۷
"	۵۲،۵۳
"	۹۸ تا ۱۰۱
مریم	۳۷ تا ۳۹
"	۶۸
"	۸۵،۸۶
"	۹۳ تا ۹۵
طٰہٰ	۱۰۰ تا ۱۱۲
"	۱۲۴ تا ۱۲۶
الانبیآء	۴۰
"	۱۰۳،۱۰۴
الحج	۷۸
المؤمنون	۱۰۰،۱۰۱
الفرقان	۲۲ تا ۳۰
"	۳۴
الشعرآء	۹۰ تا ۹۵
النّمل	۸۳ تا ۸۵
"	۸۷،۸۸
القصص	۶۲ تا ۶۶
"	۷۴،۷۵
الروم	۱۲ تا ۱۶
"	۲۱ تا ۲۵
"	۵۵ تا ۵۷
السّجدة	۵
یٰسٓ	۴۸ تا ۵۹
الصّافّات	۱۸ تا ۳۲
صٓ	۱۵
الزمر	۶۷ تا ۷۰
"	۷۵
المؤمن	۱۵
الشورٰی	۴۷

سورة	آیت
الزخرف	۶۶،۶۷
الدخان	۴۰
قٓ	۱۱
"	۲۰ تا ۳۱
"	۴۱ تا ۴۴
الطور	۷ تا ۱۲
القمر	۶ تا ۸
الرحمٰن	۳۷ تا ۴۳
الواقعة	۱ تا ۶
"	۴۹،۵۰
الحدید	۱۲ تا ۱۵
التغابن	۹
القلم	۴۲،۴۳
الحآقّة	۱ تا ۴
"	۱۳ تا ۱۷
المعارج	۱ تا ۱۴
"	۴۳،۴۴
المزمل	۱۲ تا ۱۴
"	۱۷،۱۸
المدثر	۸ تا ۱۰
القیٰمة	۷ تا ۱۳
المرسلات	۸ تا ۱۵
النبا	۱۷ تا ۲۰
"	۳۷ تا ۴۰
النّازعات	۶ تا ۹
"	۱۳،۱۴
"	۳۴ تا ۴۱
عبس	۳۳ تا ۴۲
التکویر	۱ تا ۱۴
الانفطار	۱ تا ۵
"	۱۵ تا ۱۹

سورة	آیت
المطففین	۱۵ تا ۱۷
الانشقاق	۱ تا ۵
الفجر	۲۱ تا ۳۰
الزلزال	۱ تا ۸
العٰدیٰت	۹ تا ۱۱
القارعة	۱ تا ۵

بیان کرب اہل دوزخ

سورة	آیت
الانعام	۲۷
المؤمنون	۱۰۷،۱۰۸
الفرقان	۱۳،۱۴
الشعرآء	۹۶ تا ۱۰۲
السجدة	۱۲ تا ۱۴
الاحزاب	۶۶ تا ۶۸
الفاطر	۳۶،۳۷
المؤمن	۱۰،۱۱
"	۴۷ تا ۵۰
الزخرف	۷۴ تا ۷۷
الملک	۶ تا ۱۱

اعراف واہلِ اعراف

سورة	آیت
الاعراف	۴۶ تا ۴۸

جنّت اور اس کی وسعت اور اہل جنّت

سورة	آیت
آل عمران	۱۳۳
الاعراف	۴۲ تا ۴۴
یونس	۹،۱۰
الرعد	۲۲ تا ۲۴
"	۳۵

سورة	آیت
الحجر	۴۵تا۴۸
النحل	۳۰تا۳۲
الکہف	۳۰،۳۱
الحج	۲۳،۲۴
الفرقان	۱۵،۱۶
العنکبوت	۵۸
السجدة	۱۷تا۱۹
الاحزاب	۴۴
سبا	۳۷
الفاطر	۳۳تا۳۵
یٰسٓ	۵۵تا۵۸
الصّٰفّٰت	۴۱تا۵۹
صٓ	۵۰تا۵۴
الزمر	۷۲تا۷۴
المومن	۴۰
الزخرف	۶۹تا۷۳
الدخان	۵۱تا۵۷
الطور	۱۷تا۳۸

دوامِ جنّت ودوزخ

سورة	آیت
ہود	۱۰۶تا۱۰۸

حسنات کا گناہوں کیلئے کفارہ ہونا اور توبہ و شرائط قبولیتِ توبہ

سورة	آیت
البقرة	۲۷۷
النسآء	۱۷،۱۸
"	۹۱
"	۱۰۶،۱۱۰

سورة	آیت
الانعام	۵۴
التوبة	۱۰۲تا۱۰۴
ہود	۱۱۴
النحل	۱۱۹
مریم	۶۰
طٰہٰ	۸۳
الفرقان	۷۰،۷۱
النمل	۱۱

اُصولِ دین میں کُل انبیاء متفق ہیں

سورة	آیت
البقرة	۱۸۳
آل عمران	۶۴
"	۸۱تا۸۳
المآئدة	۴۶تا۴۸
الانعام	۹۰
یوسف	۳۸
النحل	۳۶
الانبیآء	۲۴،۲۵
"	۹۲
المؤمنون	۵۲
الصّٰفّٰت	۳۷
الشوریٰ	۱۳
الزخرف	۴۵
النجم	۳۶تا۵۶
الاعلیٰ	۱۴تا۱۹

اتباع محمد ﷺ ہی میں سب کچھ ہے

سورة	آیت
آل عمران	۳۱،۳۲
النسآء	۶۴،۶۵
الاحزاب	۷۰،۷۱
الحدید	۲۸
الصف	۱۰،۱۱

باب دوم

احکام متعلقہ عقائد وعبادات ومعاملات واخلاق

اوامر کا بیان

سورة	آیت
البقرة	۲۱
"	۴۰،۴۱
"	۴۳،۴۵
"	۴۷،۴۸
"	۱۰۹،۱۱۰
"	۱۲۲،۱۲۳
"	۱۲۵
"	۱۳۶
"	۱۴۸
"	۱۴۹،۱۵۰
"	۱۵۲،۱۵۳
"	۱۵۵تا۱۵۸
"	۱۶۸،۱۷۲
"	۱۷۷
"	۱۸۰،۱۸۳
"	۱۸۴تا۱۸۷
"	۱۸۹تا۲۰۰
"	۲۰۳تا۲۰۸

سورة	آیت
البقرة	۲۱۶
”	۲۲۲، ۲۲۳
”	۲۳۲
”	۲۳۵
”	۲۳۶ تا ۲۳۹
”	۲۴۴، ۲۴۵
”	۲۵۴
”	۲۶۱ تا ۲۶۳
”	۲۶۵
”	۲۶۷ تا ۲۷۴
”	۲۷۸ تا ۲۸۱
”	۲۸۲ تا ۲۸۳
آل عمران	۳۱
”	۳۲
”	۹۲، ۹۵
”	۹۷
”	۱۰۲، ۱۰۴
”	۱۳۰ تا ۱۳۷
”	۱۵۷، ۱۶۰
”	۱۸۶
”	۱۹۰ تا ۱۹۵
”	۲۰۰
النسآء	۱ تا ۵
”	۶ تا ۹
”	۱۱، ۱۲
”	۱۵، ۱۶
”	۳۲
”	۳۶
”	۵۸، ۵۹
”	۶۴، ۶۵
”	۷۱ تا ۷۴
النسآء	۸۵، ۸۶
”	۹۵
”	۱۱۴
”	۱۳۱
”	۱۳۵
المآئدة	۱، ۲
”	۶ تا ۱۱
”	۳۵
”	۸۸ تا ۹۰
”	۱۰۵
الانعام	۶۸ تا ۷۲
”	۱۲۰
”	۱۵۲، ۱۵۳
الاعراف	۳
”	۲۹
”	۵۵، ۵۶
”	۱۸۵
”	۱۹۹، ۲۰۰
”	۲۰۴ تا ۲۰۶
الانفال	۲۳ تا ۲۶
”	۶۰
التوبة	۴۱
”	۱۱۹ تا ۱۲۳
یونس	۳
هود	۳
”	۱۱۱، ۱۱۲
”	۱۱۴ تا ۱۱۶
یوسف	۴۰
”	۶۷
”	۹۰
الرعد	۲۰ تا ۲۲
ابرٰهیم	۷
”	۳۱
النحل	۹۰، ۹۱
”	۹۷، ۹۸
بنیٓ اسرآئیل	۲۳ تا ۲۸
”	۱۱۱
الکهف	۱۱۰
مریم	۵۴، ۵۵
”	۵۸
طٰهٰ	۱۴
”	۱۲۹ تا ۱۳۲
الانبیآء	۹۳، ۹۴
الحج	۳۰، ۳۱
”	۳۴، ۳۵
”	۷۷، ۷۸
المؤمنون	۱ تا ۱۰
النور	۱۲، ۱۶
”	۲۲
”	۳۰ تا ۳۳
”	۵۶
الفرقان	۲۰
”	۵۲، ۵۸
”	۶۳ تا ۷۵
النمل	۴۰
القصص	۷۷
الروم	۲۸ تا ۳۲
لقمٰن	۱۲
”	۱۴، ۱۵
”	۱۷، ۱۹
”	۳۳
الاحزاب	۲۱

سورة	آیت
الاحزاب	۴۱،۴۲
"	۴۱،۴۲
"	۷۰،۷۱
سبا	۱۳
"	۳۹
الفاطر	۱۰
"	۲۸،۲۹
یٰسٓ	۱۲
الصّٰفّٰت	۶۱
الزمر	۲
"	۷
"	۹،۱۰
"	۱۶،۱۸
"	۳۸
"	۵۳،۵۵
المؤمن	۱۳،۱۴
"	۶۰
حٰمٓ السجدة	۶
"	۳۳تا۳۷
الشورٰی	۱۳
"	۴۷
الزخرف	۱۲تا۱۴
الاحقاف	۱۵
محمّد	۴
"	۲۱،۲۴
"	۳۳
الفتح	۹
الحجرٰت	۹،۱۰
الذّٰریات	۴۹،۵۱
"	۵۶
النجم	۵۹تا۶۲

سورة	آیت
الرّحمٰن	۹
الواقعة	۷۴
الحدید	۷،۸
"	۱۶تا۱۹
"	۲۱،۲۵
"	۲۸
المجادلة	۱۱
الحشر	۷
"	۹،۱۰
"	۱۸
الممتحنة	۴،۶
الصّف	۴
"	۱۴
الجمعة	۱۰
المنافقون	۱۰
التغابن	۹
"	۱۱تا۱۸
الطلاق	۲،۳
"	۱۰
التحریم	۶،۸،۹
المزمل	۲۰
الدھر	۵تا۱۰
النّٰزعات	۳۴تا۴۱
المطففین	۲۲تا۲۶
الاعلٰی	۱
الفجر	۱۵تا۱۸
البلد	۴تا۱۷
الّیل	۴تا۷
الضّحٰی	۶تا۱۱
البینة	۴،۵،۸
العصر	۱تا۳

سورة	آیت
القریش	۱تا۴

نواہی کا بیان

سورة	آیت
البقرة	۲۲
"	۴۱،۴۲،۴۴
"	۹۸
"	۱۰۰تا۱۰۳
"	۱۱۴
"	۱۴۰
"	۱۵۰
"	۱۵۲،۱۵۴
"	۱۵۹
"	۱۶۸تا۱۷۰
"	۱۷۴تا۱۷۶
"	۱۷۸
"	۱۸۰تا۱۸۲
"	۱۸۷
"	۱۸۸،۱۹۰
"	۱۹۱،۱۹۵
"	۲۱۱،۲۱۲
"	۲۱۷
"	۲۱۹،۲۲۱
"	۲۲۲
"	۲۲۴
"	۲۲۸تا۲۳۰
"	۲۳۱
البقرة	۲۳۷
"	۲۶۲،۲۶۴
"	۲۶۷
"	۲۷۵
"	۲۸۲،۲۸۳

سورة	آیت
آل عمران	۲۸
"	۶۴تا۶۶
"	۱۰۳‘۱۰۵
"	۱۳۰
"	۱۴۹
"	۱۵۶
"	۱۸۰
النّسآء	۱۰
"	۲۹
"	۳۲
"	۳۶تا۳۸
"	۴۸تا۵۰
"	۶۰‘۶۱
"	۹۲‘۹۳‘۹۴
"	۱۰۴‘۱۰۵
"	۱۰۷
"	۱۱۲
"	۱۳۵
"	۱۴۰
"	۱۴۸
المآئدة	۲
"	۸
"	۴۴
"	۴۷
"	۸۷
"	۹۰‘۹۱
"	۱۰۰
"	۲۱
"	۶۸
"	۹۳
"	۱۴۱‘۱۴۲

سورة	آیت
المآئدة	۱۵۱تا۱۵۳
الاعراف	۳۲‘۳۳
"	۵۶
"	۱۸۰
الانفال	۲۷
"	۴۶‘۴۷
التوبة	۳۴
یونس	۱۲
"	۵۹‘۶۰
هود	۲
"	۹‘۱۰
"	۱۵تا۲۰
"	۸۴‘۸۵
"	۱۱۲‘۱۱۳
یوسف	۸۷
الرعد	۲۵
ابرٰهیم	۳
"	۷
الحجر	۸۸
النحل	۲۲‘۲۳
"	۵۱‘۵۲
"	۹۰تا۹۲
"	۹۴
"	۱۰۶‘۱۰۷
"	۱۱۶
بنیٓ اسرآئیل	۲۲‘۲۳
"	۲۶تا۳۹
"	۱۱۰
الکهف	۲۳تا۲۸
"	۵۷
مریم	۵۹

سورة	آیت
طٰهٰ	۱۱۱
"	۱۳۱
الحج	۱۱‘۱۲
"	۱۵‘۲۵
"	۳۸
المؤمنون	۱تا۱۱
"	۱۱۷
النور	۱۱‘۱۲
"	۱۵تا۱۷
"	۱۹‘۲۱
"	۲۳
"	۲۷‘۲۸
"	۳۳
"	۵۵
الفرقان	۶۳
"	۱۹
"	۶۸‘۷۲
النمل	۵۴‘۵۵
القصص	۵۰
"	۷۶‘۷۷
العنکبوت	۸‘۱۰
الروم	۳۱‘۳۶
"	۳۹
لقمٰن	۱۳‘۱۸
"	۲۰‘۲۱
"	۳۳
السجدة	۲۲
الاحزاب	۱
"	۴‘۵
"	۳۶
"	۵۳

سورة	آیت
الاحزاب	۵۷‘۵۸
الفاطر	۱۰
صٓ	۲۶
الزُمر	۳
"	۷
"	۸
"	۵۳
"	۶۵
حٰمٓ السجدة	۳۷
الزخرف	۳۶
محمد	۳۵‘۳۸
الحجرٰت	۱۱‘۱۲
"	۱۷
قٓ	۲۸
الذّٰریات	۵۱
النّجم	۳۲
الرحمٰن	۹
الحدید	۲۳
المجادلة	۹
"	۱۴
الممتحنة	۱
"	۱۰
"	۱۲‘۱۳
"	۲
الجمعة	۵
الطلاق	۱
التحریم	۱
المعارج	۱۷‘۱۲
الجن	۱۸
المدثر	۶
القیٰمة	۱۶

سورة	آیت
الدهر	۲۴
النّازعات	۳۷ تا ۳۹
المطففین	۱ تا ۳
"	۱۲ تا ۱۴
"	۲۹‘۳۰
البروج	۱۰
الفجر	۱۵ تا ۲۰
اللیل	۸ تا ۱۱
"	۱۵‘۱۶
الضّحیٰ	۹‘۱۰
العلق	۲
الهمزة	۱‘۲
الماعون	۱ تا ۷

﴿باب سوم﴾

مسائل طہارت کا بیان

پانی طاہر و مطہر ہے

سورة	آیت
الانفال	۱۱
الفرقان	۴۸‘۴۹

حیض کا بیان

سورة	آیت
البقرة	۲۲۲‘۲۲۳

مُحدِث، جنبی، حائض وکافروغیرہ کیلئے قرآن کو چھونے کا حکم

سورة	آیت
الواقعة	۷۵ تا ۷۹

حلال جانوروں کا چمڑا = اور اون وغیرہ پاک ہے

سورة	آیت
النحل	۸۰‘۸۱

وضو وغسل کا بیان

سورة	آیت
المآئدة	۶

تیمّم کا بیان

سورة	آیت
النسآء	۴۳
المآئدة	۶

نماز اور شرائط نماز

کپڑے کا پاک ہونا

سورة	آیت
المدثر	۴

بدن کا ڈھانکنا

سورة	آیت
الاعراف	۳۱
النور	۳۱

جائے نماز کا پاک ہونا

سورة	آیت
البقرة	۱۲۵
الحج	۲۶

استقبالِ قبلہ

سورة	آیت
البقرة	۱۴۴
"	۱۴۹‘۱۵۰
الاعراف	۲۹

تکبیر تحریمہ کا بیان

سورۃ	آیت
بنیٓ اسرآئیل	١١١
المدّثر	٣

اذان کا بیان

سورۃ	آیت
المآئدة	٥٨
الجمعة	٩

نماز کا بیان

سورۃ	آیت
البقرة	٤٣
"	٢٣٨، ٢٣٩
النسآء	١٠١ تا ١٠٣
هود	١١٤
بنیٓ اسرآئیل	٧٨، ٧٩
"	١١٠
طٰهٰ	١٤
"	١٣٠، ١٣٢
المؤمنون	٢، ٩
النور	٥٦
العنكبوت	٤٥
الرّوم	١٧، ١٨
قٓ	٣٩، ٤٠
الذّاريات	١٧، ١٨
الطور	٤٨، ٤٩
الجمعة	٩، ١٠
المزمل	٢ تا ٤
الدهر	٢٥، ٢٦
الاعلیٰ	١٥
الماعون	٤ تا ٦

پنج وقتہ فرض نمازوں کا بیان

سورۃ	آیت
هود	١١٤
بنیٓ اسرآئیل	٧٨
طٰهٰ	١٣٠
الرّوم	١٧، ١٨

نمازِ جمعہ و خطبہ

سورۃ	آیت
الجمعة	٩، ١١

نمازِ عید الفطر

سورۃ	آیت
الاعلیٰ	١٤، ١٥

نمازِ عید الاضحیٰ

سورۃ	آیت
الكوثر	٢

نمازِ جنازہ

سورۃ	آیت
التوبة	٨٤
"	١٠٣

نمازِ خوف

سورۃ	آیت
البقرة	٢٣٩
النسآء	١٠٢

نمازِ تہجد

سورۃ	آیت
بنیٓ اسرآئیل	٧٩
المُزّمِّل	٤

نمازِ استسقاء

سورۃ	آیت
نوح	١٠ تا ١٢

نمازِ مسافر

سورۃ	آیت
النسآء	١٠١

نمازِ مریض

سورۃ	آیت
النسآء	١٠٣

مسجد

مسجد کے احکام

سورۃ	آیت
البقرة	١١٤
"	١٢٥
"	١٤٩، ١٥٠
الحج	٤٠
النور	٣٦، ٣٧

مسجد قبا کا بیان

سورۃ	آیت
التوبة	١٠٧ تا ١١٠

زکوٰۃ و صدقات اور ان کے مصارف

سورۃ	آیت
البقرة	٢١٥
"	٢٦٧
"	٢٧١ تا ٢٧٤
الانعام	١٤١
التوبة	٦٠
النور	٥٦
الفرقان	٦٧
الروم	٣٩
الدهر	٨، ٩

رمضان

مسائل صیام، اعتکاف اور لیلۃ القدر کا بیان

سورة	آیت
البقرة	۱۲۵
"	۱۸۳تا۱۸۷
الدخان	۳تا۵
القدر	۱تا۵

حج وعمرہ

مسائل حج وبیان کعبہ وشہر مکہ

سورة	آیت
البقرة	۱۲۴تا۱۲۷
"	۱۵۸
"	۱۹۱
"	۱۹۶تا۲۰۳
آل عمران	۹۶،۹۷
المآئدة	۱،۲
"	۹۵تا۹۷
الحج	۲۵تا۳۷
النمل	۹۱
القصص	۵۷
التين	۳

نذر فی سبیل اللہ

سورة	آیت
البقرة	۲۷۰
النحل	۵۶
الحج	۲۹
الدھر	۷

جہاد

مسائل جہاد، غنیمت، مال فے اور اسیر

سورة	آیت
البقرة	۱۹۰تا۱۹۴
"	۲۱۷
النسآء	۷۱
"	۷۵تا۸۱
"	۸۴
"	۸۹تا۹۱
"	۹۴
الانفال	۱
"	۱۲تا۱۶
"	۳۹،تا۴۱
"	۴۵تا۴۷
"	۵۷،۵۸
"	۶۰،۶۱
"	۶۷تا۶۹
"	۷۲،۷۳
التوبة	۱تا۷
"	۱۱،۱۲
"	۲۸،۲۹
"	۳۶تا۴۱
"	۷۳،۷۴
النحل	۱۲۶
الحج	۳۹،۴۰
الاحزاب	۶۰تا۶۲
محمد	۴
الحشر	۵تا۱۰
الممتحنة	۱۰،۱۱

تجارت

مسائلِ بیع وتجارت وکسبِ حلال

سورة	آیت
البقرة	۱۹۸
"	۲۷۵
"	۲۸۲،۲۸۳
النسآء	۲۹
النور	۳۷
الجمعة	۱۰
المزمل	۲۰

مسائل حلال وحرام از قِسم ماکولات ومشروبات

سورة	آیت
البقرة	۱۶۸،۱۷۲
"	۱۷۳
المآئدة	۱
"	۳تا۵
"	۸۷تا۹۰
الانعام	۱۱۸تا۱۲۱
"	۱۴۲تا۱۴۵
الاعراف	۱۵۷
النحل	۱۱۴تا۱۱۶
الحج	۳۰

عائلی احکام

مسائل نکاح وطلاق وعدت ومہر

سورة	آیت
البقرة	۲۲۱
"	۲۲۸تا۲۳۲
"	۲۳۴تا۲۳۷
النسآء	۳،۴

سورة	آیت
النسآء	۱۹تا۲۵
"	۱۲۷
النور	۳
"	۲۶
القصص	۲۷
الاحزاب	۳۷
"	۴۹
الممتحنة	۱۰
الطلاق	۱، ۲، ۴ تا ۷

مسائل لعان

سورة	آیت
النور	۴تا۹

مسائل ایلا وظہار

سورة	آیت
البقرة	۲۲۶
الاحزاب	۴
المجادلة	۲تا۴

مسائل قسم وکفارۂ قسم

سورة	آیت
البقرة	۲۲۴، ۲۲۵
المآئدة	۸۹
التحریم	۲

مسائل پردہ

سورة	آیت
النور	۲۷تا۳۱
"	۵۸تا۶۰
الاحزاب	۵۳تا۵۵
"	۵۹

مسائل میراث ووصیت

سورة	آیت
البقرة	۱۸۰تا۱۸۲
البقرة	۲۴۰
النسآء	۷، ۸
"	۱۱، ۱۲
"	۳۳
"	۱۷۶
المآئدة	۱۰۶تا۱۰۸
الانفال	۷۵

﴿باب چہارم﴾

متفرقات

عذابِ قبر

سورة	آیت
ابرٰهیم	۲۷
المؤمن	۴۶

شفاعت کا ذکر

سورة	آیت
البقرة	۲۵۵
النسآء	۸۵
بنیٓ اسرآئیل	۷۹
مریم	۸۷
النبا	۳۸
الضحیٰ	۵

حوضِ کوثر کا بیان

سورة	آیت
الکوثر	۱

حالتِ نزع میں ایمان مقبول نہیں

سورة	آیت
النسآء	۱۷، ۱۸

مشرک کی مغفرت نہیں

سورة	آیت
النسآء	۴۸
"	۱۱۶

اللہ، رسول اور اولی الامر (مسلمان حاکم) کی اطاعت بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے

سورة	آیت
النسآء	۵۹تا۷۰
"	۸۰

اجماع کا حجت ہونا

سورة	آیت
البقرة	۱۴۳
النسآء	۱۱۵

قیاسِ صحیح (مطابق کتاب وسنت) کا حجت ہونا

سورة	آیت
الحشر	۲

شریعت سے استہزا کرنے پر وعید

سورة	آیت
المآئدة	۵۷
التوبة	۶۵، ۶۶

علم کے چھپانے پر وعید

سورة	آیت
آل عمران	۱۸۷

کن عورتوں سے نکاح حرام ہے

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۲۱
النسآء	۲۲تا۲۴

سب بیویوں میں برابری رکھنے کا بیان

سورۃ	آیت
النسآء	۱۲۹

رضاعت کا بیان

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۳۳
الاحقاف	۱۵

طلاق بالخلع کا بیان

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۲۹

حدود و تعزیرات

حدِّ زنا

سورۃ	آیت
النور	۲

حدِّ قذف (تہمت)

سورۃ	آیت
النور	۴،۵

حدِّ سرقہ (چوری)

سورۃ	آیت
المآئدۃ	۳۸،۳۹

حدِّ قاطع الطریق (ڈاکو)

سورۃ	آیت
المآئدۃ	۳۳،۳۴

مُرتد کا حکم

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۱۷
النّسآء	۱۳۷
المآئدۃ	۵۴
الانفال	۳۸

اجارہ کا حکم

سورۃ	آیت
القصص	۲۶

وکیل کا حکم

سورۃ	آیت
الکہف	۱۹

ذبائح کا حکم

سورۃ	آیت
المآئدۃ	۳تا۵
الانعام	۱۱۸تا۱۲۱
"	۱۴۵

قربانی کا بیان

سورۃ	آیت
الصّٰفّٰت	۱۰۷

قصاص و خون بہا کا بیان

سورۃ	آیت
البقرۃ	۱۷۸،۱۷۹
النّسآء	۹۲
المآئدۃ	۴۵

اَشیاء میں اصل اباحت ہے

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۹
الانعام	۱۴۱تا۱۴۵
الاعراف	۳۲

مساجد میں آنے سے منع کرنے والے کی مذمت اور اس پر وعید

سورۃ	آیت
البقرۃ	۱۱۴

رشوت و ناجائز طریق سے مال کمانا حرام ہے

سورۃ	آیت
البقرۃ	۱۸۸

سُود حرام ہے

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۷۵تا۲۷۹
آل عمران	۱۳۰،۱۳۱
الرّوم	۲۹

شراب، خنزیر، جُوا اور مُردار وغیرہ حرام ہیں

سورۃ	آیت
البقرۃ	۲۱۹
المآئدۃ	۳،۹۰
"	۹۱

✲ ✲ ✲

رُموزِ اوقاف

قرآن مجید کی تلاوت کیلئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرنا چاہئے اور کہاں نہیں- قرآن مجید صحیح پڑھنے کیلئے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں جنھیں رموزِ اوقاف کہتے ہیں- ان کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے :

مـ وقف لازم : اس علامت پر ضرور ٹھہرنا چاہئے ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائے گا- ط وقف مطلق : یہاں ٹھہرے بغیر گزرنا نہیں چاہئے، بہتر یہی ہے کہ اس پر وقف کر کے (ٹھہر کر) اگلے لفظ سے ابتدا کی جائے- ج وقف جائز : یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں طرح جائز ہے لیکن ٹھہر جانا بہتر ہے- ز وقف مجوز : اس علامت پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے- ص وقف مرخص : یہاں پہلے اور بعد والے دونوں کلمات کو ملا کر پڑھنا چاہئے لیکن تھک جانے کی حالت میں ٹھہرنا جائز ہے- ق قیل علیه الوقف (کہا گیا ہے کہ یہاں وقف ہے) : یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں مگر ملا کر پڑھنا بہتر ہے- لا لاوقف علیه (یہاں کوئی وقف نہیں) : یہاں ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے بلکہ اگر بھولے سے وقف ہوجائے تو پہلے لفظ کے ساتھ ملا کر دوبارہ پڑھنا واجب ہے- قف :اس علامت پر ٹھہر جانا چاہئے- سکتة :اس جگہ آواز توڑ دے سانس نہ توڑے- وقفة : یہ لمبے سکتہ کی علامت ہے اس جگہ ذرا دیر تک آواز کو توڑے رکھے- صل :قد یوصل (کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) : یہاں وقف کرنا احسن ہے- صلے الوصل اَولیٰ: یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے- جہاں ایک سے زیادہ علامتیں اوپر نیچے ہوں وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے اور اگر ایک سے زیادہ علامتیں سیدھ میں ہوں تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا- ○ آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے- اگر صرف یہی علامت ہو تو ٹھہر جانا چاہئے - ∴ ∴ اگر کوئی عبارت ایسے تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پہلے تین نقطوں پر ٹھہرنا اور دوسرے تین نقطوں پر نہ ٹھہرنا یا

اس کے برعکس عمل کرنا چاہئے- اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مع کہتے ہیں-
۵ غیر کوفی قرّاء کے نزدیک اس علامت پر بھی آیت ختم ہوجاتی ہے- اس پر ٹھہر جانا چاہئے اور اگر اس پر کوئی اور علامت ہو تو اُسی کا اعتبار ہوگا-

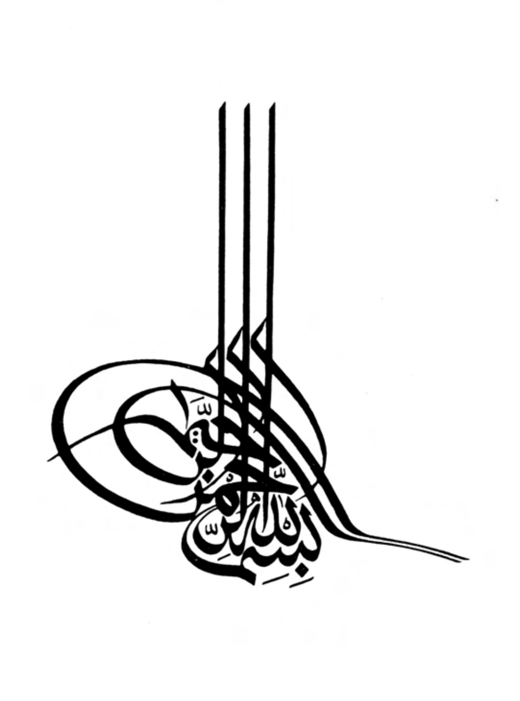
ضروری وضاحت

اُوپر لا کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ یہاں ہرگز نہ ٹھہرا جائے- لیکن یہ صرف ایسے مقامات کیلئے ہے جہاں لا گول آیت ۝لا کے اوپر نہ ہو' کیونکہ گول آیت پر تو ٹھہرنا سُنّت ہے چاہے اس پر لا بھی ہو-

❋ ❋ ❋

فہرست

فهرست



وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القرآن)

تفسیر

احسن الکلام

(اُردو)

صحیح بخاری، تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی سے ماخوذ

انتخاب

ڈاکٹر محمد محسن خان حفظہ اللہ

ترجمہ قرآن کریم
مولانا محمد جوناگڑھی

نظرِ ثانی
حافظ صلاح الدین یوسف

اہتمام

عبدالمالک مجاہد بن محمد یونس

دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

لاہور - ریاض

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ۵ — اٰيَاتُهَا ۷ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا (رب)[1] پالنے والا ہے (۲) بہت بخشش کرنے والا بڑا مہربان (۳) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے (۴) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (۵) ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا[2] (۶) ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا[3] ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔ (۷)

---

(۱) رب، اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام۔ اس کے معنی ہیں: تمام کائنات کا پروردگار، خالق، مالک، منتظم، رازق، آقا، مدبر، داتا، نگہدار اور محافظ۔

حضرت ابو سعید بن المعلیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمہیں ایک سورت بتاؤں گا جو قرآن میں سب سورتوں سے زیادہ عظمت والی ہے..... وہ "الحمدللہ رب العالمین" (یعنی سورۂ فاتحہ) ہے۔ اس میں سات آیات ہیں جو نماز کی ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہیں....." (صحیح =

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

=بخاری کتاب التفسیر ب:۱/ح:۴۴۷۴)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

(۲) یعنی ہدایت دے۔ ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو محض اللہ کی توفیق سے میسر آتی ہے اور دوسری وہ جو انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے مخلص اور نیک بندوں کی تعلیم و تبلیغ کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

(۳) یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی راہ جیسا کہ سورۂ نساء کی آیت ۶۹ میں وضاحت ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، اس کی نماز ہی نہیں۔" (صحیح بخاری کتاب الاذان ب:۹۵/ح:۷۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب امام "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ہم آہنگ ہو گئی، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔" (صحیح بخاری کتاب الاذان ب:۱۱۱/ح:۷۸۰)

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ۲ ۸۷ آیاتہا ۲۸۶ رکوعاتہا ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ

الم (۱) اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں ' (متقین) [۱] پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے (۲) جو لوگ غیب [۲] پر ایمان لاتے ہیں اور (اقامت

---

(۱) (الف) متقین ' سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کاموں سے باز رہتے ہیں جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ اور یہی وہ حضرات ہیں جو اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں اور کسی حال میں اس کی فرماں برداری سے منہ نہیں موڑتے۔
(ب) ویسے تو یہ کتاب تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس چشمہ فیض سے سیراب صرف وہی لوگ ہوں گے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہو گا۔ کیونکہ جس کے دل میں مرنے کے بعد جواب دہی کا احساس اور فکر ہی نہیں ' اس کے اندر ہدایت کی طلب یا گمراہی سے بچنے کا جذبہ ہی نہیں ہو گا ' تو اسے ہدایت کہاں سے اور کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے؟

(۲) غیب ' کے لغوی معنی ہیں: ان دیکھا۔ تاہم یہ لفظ بڑی جامعیت اور وسعت رکھتا ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جن کا ادراک اس دنیا میں نہ عقل سے ہو سکتا ہے نہ حواس سے۔ جیسے وجود باری تعالیٰ ' ملائکہ ' حیات بعد الممات وغیرہ۔ ایمان =

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

صلوٰۃ)(۳) نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے (انفاق) خرچ کرتے ہیں۔(۴) اور جو لوگ ایمان(۵) لاتے ہیں' اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا' اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔(۴) یہی لوگ اپنے

= بالغیب' سے مراد ہے' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی ان تمام باتوں پر یقین رکھنا ہے جو عقل و حواس سے ماوراء ہیں۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا' فرشتوں کو ماننا' رسولوں کی لائی ہوئی مقدس کتابوں کو اللہ کا کلام جاننا' اس کے رسولوں کو بے چون و چرا تسلیم کرنا' قیامت اور اس کی تفصیلات کو حقیقی سمجھنا اور تقدیر پر اعتقاد رکھنا۔ اسی طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ماضی' حال اور مستقبل کے جن امور کی خبر دی ہے' انہیں بالکل برحق اور راٹل ماننا بھی ایمان بالغیب کا ایک ضروری حصہ ہے۔

(۳) اقامت صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت کو دن بھر میں پانچ نمازیں ان کے مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے ادا کرنی چاہئیں۔ مرد کو مسجد میں جماعت کے ساتھ اور عورت کو اپنے گھر میں۔ ارشاد نبوی ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز شروع کراؤ اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو (نماز نہ پڑھنے کی صورت میں) مار کر پڑھواؤ۔ گویا ہر صاحب اختیار پر واجب ہے کہ اس کے دائرۂ اختیار میں جتنے لوگ بھی آتے ہوں' سب کے سب احکام شریعت کے مطابق نماز قائم رکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "نماز اس طرح پڑھو' جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الاذان' ب:۱۸/ =

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا

رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔ (۵) کافروں کو آپ کا ڈرانا' یا نہ ڈرانا برابر ہے' یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کردی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (۷) بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر

= ح:۶۳۱)

(۴) انفاق سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس میں زکوٰۃ بھی آجاتی ہے اور عام صدقہ و خیرات بھی' حتیٰ کہ بیوی بچوں اور دیگر اہل خانہ کی کفالت بھی۔ بشرطیکہ حاصل کردہ مال صرف حلال ذرائع پر مبنی ہو۔

زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ مال و جائداد وغیرہ جب ایک مخصوص نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر پورا سال گزر جائے تو اس کا ایک متعین حصہ مسلمان معاشرے کے غرباء و مساکین کا حق ہے جسے ان تک پہنچانا واجب ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اجتماعی عدل' سماجی خوشحالی اور معاشرتی کفالت کے حصول کے لئے زکوٰۃ کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنا ناگزیر ہے۔

(۵) یعنی اسلام کے بنیادی عقائد پر' جیسا کہ حدیث میں ہے "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم رکھنا' زکوٰۃ ادا کرنا' حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۲/ح:۸)

بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ (۸) وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں، مگر سمجھتے نہیں۔ (۹) ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۱۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ (۱۱) خبردار رہو! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں، لیکن شعور (سمجھ) نہیں۔ (۱۲) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہؓ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ! یقیناً یہی بیوقوف ہیں، لیکن جانتے نہیں۔ (۱۳) اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان والے ہیں اور جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو ان سے صرف مذاق کرتے ہیں۔ (۱۴) اللہ تعالیٰ بھی ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا

يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِىْ

ہے۔ (۱۵) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خرید لیا‘ پس نہ تو ان کی تجارت نے ان کو فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے ہوئے۔ (۱۶) ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی‘ پس آس پاس کی چیزیں روشنی میں آئی ہی تھیں کہ اللہ ان کے نور کو لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا‘ جو نہیں دیکھتے۔ (۱۷) بہرے‘ گونگے‘ اندھے ہیں۔ پس وہ نہیں لوٹتے۔ (۱۸) یا آسمانی برسات کی طرح جس میں اندھیریاں اور گرج اور بجلی ہو‘ موت سے ڈر کر کڑاکے کی وجہ سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے۔ (۱۹) قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے جائے‘ جب ان کے لئے روشنی کرتی ہے تو اس میں چلتے پھرتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے کانوں اور آنکھوں کو بیکار کر دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (۲۰) اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا‘ یہی تمہارا بچاؤ

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے۔(۲۱) جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کراس سے پھل پیدا کرکے تمہیں روزی دی' خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک[۶] مقرر نہ کرو۔(۲۲) ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ' تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔(۲۳) پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کرسکتے تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(۲۴) اور ایمان والوں اور نیک

---

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "یہ کہ تو اللہ کا کوئی شریک ٹھہرائے حالانکہ اس (وحدہ لاشریک) نے تجھے پیدا کیا"۔ اس پر میں نے کہا کہ بے شک یہ گناہ عظیم ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا "یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ اسے کھلانا پڑے گا"۔ میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کس گناہ کا درجہ ہے؟ ارشاد ہوا "یہ کہ تو پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے"۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲/ب:۳/ح:۴۴۷۷)

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں دو' جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ پھلوں کا رزق دیئے جائیں گے اور ہم شکل لائے جائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیئے گئے تھے اور ان کے لئے بیویاں ہیں صاف ستھری اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں[۷] (۲۵) یقیناً اللہ تعالیٰ کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا' خواہ مچھر کی ہو' یا اس سے بھی ہلکی چیز کی۔ ایمان والے تو اسے اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ہیں اور کفار کہتے ہیں کہ اس

---

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی ہوں گی' وہ بشری ضروریات تھوک ناک کی رطوبت اور بول و براز سے مبرا ہوں گے' ان کے برتن سونے کے اور کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ہوں گی۔ انگیٹھیوں میں عود کی خوشبودار لکڑی استعمال ہو گی ان کے پسینے میں مشک کی خوشبو چھوٹے گی' ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی خوبصورتی اور نزاکت اتنی زیادہ ہو گی کہ ان کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا بھی باہر سے دکھائی دے رہا ہو گا۔ جنتی آپس میں اختلاف اور بغض سے پاک ہوں گے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب:۸/ح:۳۲۴۵)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ ھُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ

مثال سے اللہ نے کیا مراد لی ہے؟ اسی کے ساتھ بیشتر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے اور گمراہ تو صرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے (۲۶) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے' انہیں کاٹتے (قطع رحمی کرتے)[۸] اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (۲۷) تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا' پھر تمہیں مار ڈالے گا' پھر زندہ کرے گا' پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۲۸) وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا' پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (۲۹) اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں

---

(۸) اس سے مراد قطع رحمی ہے یعنی رشتوں کو توڑنا اور رشتے داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔ اس کی بڑی سخت وعید حدیث میں ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے "قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب: ۱۱/ ح: ۵۹۸۴) قطع رحمی کے مقابلے میں صلہ رحمی ہے' یعنی رشتوں کو جوڑنا اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اس کی تاکید بھی ہے اور فضیلت بھی۔

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ
الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ
آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ
الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ
أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ
تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ
مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ

خلیفہ بنانے والا ہوں' تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری تسبیح' حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (۳۰) اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا' اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ (۳۱) ان سب نے کہا اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے' پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔ (۳۲) اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) سے فرمایا تم ان کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا کہ زمین اور آسمان کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے تھے۔ (۳۳) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا۔ (۳۴) اور ہم نے کہہ دیا کہ

شِئْتُمَا ۖ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا
فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔(۳۵) لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا ہی دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔ (۳۶) (حضرت) آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں[۹] اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(۳۷) ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں۔(۳۸) اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی

---

(۹) اس سے مراد وہ کلمات استغفار ہیں، جن کے ذریعے سے حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کی، وہ کلمات استغفار سورۂ اعراف میں بیان ہوئے ہیں : "ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین" (۷: ۲۳) "اے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور خسارا پانے والوں میں سے ہوں گے۔"

النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا بِعَهْدِيٓ اُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۫ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

میں رہیں گے۔ (۳۹) اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔ (۴۰) اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل فرمائی ہے اور اسکے ساتھ تم ہی پہلے کافر نہ بنو اور میری آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ فروخت کرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ (۴۱) اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ حق کو چھپاؤ، تمہیں تو خود اسکا علم ہے۔ [۱۰] (۴۲) اور نمازوں کو

---

(۱۰) اس سے مراد نبی ﷺ کی وہ صفات ہیں جو تورات و انجیل میں موجود تھیں۔ حضرت عطا بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے فرمائش کی کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے وہ وصف بتائیں جو تورات میں بیان ہوئے ہیں! انہوں نے کہا "بہتر! (تو پھر سنو کہ) واللہ! آنحضرت ﷺ کی بعض صفات تورات میں وہی مذکور ہیں جو قرآن میں ہیں مثلاً "اے نبی! ہم نے تجھے اظہار حق کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور تو امیوں (عربوں) کو (عذاب آخرت سے) بچانے والا ہے۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ وہ (ﷺ) بد زبان ہے نہ سخت دل، بازاروں میں غل مچانے والا نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والا۔ بلکہ وہ (ﷺ) تو درگزر کرنے اور بخش دینے والا =

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ [۱۱] (۴۳) کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے [۱۲] ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں؟ (۴۴) اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بڑی چیز ہے، مگر ڈر رکھنے والوں پر۔ (۴۵) جو جانتے ہیں کہ اپنے

= ہے۔ اللہ اسے دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک کہ وہ اس بگڑی ہوئی قوم کو سیدھا نہ کرلے یعنی یہ لوگ لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کی برکت سے اندھی آنکھیں، بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل نہ جائیں۔" (صحیح بخاری، کتاب البیوع، ب:۵۰/ ح:۲۱۲۵)

(۱۱) الراکعین جو محمد ﷺ کے ساتھ رکوع کرتے ہیں جیسا کہ مسلمانوں کا عمل ہے یعنی انہوں نے اسلام قبول کیا ہے، صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اسی کی خوشنودی کے لیے اعمال صالحہ کرتے ہیں۔

(۱۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ "(قیامت کے دن) ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ وہ اس میں اس طرح چکر کھاتا رہے گا جیسے چکی کا پاٹ گھمانے والا گدھا چکر کھاتا رہتا ہے۔ اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے "ارے! کیا تو وہی شخص نہیں جو (دنیا میں) بھلائی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا؟" وہ جواب میں کہے گا کہ "میں بھلائی کا حکم تو دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کیا کرتا تھا"۔ (صحیح بخاری، کتاب الفتن، ب:۱۷/ ح:۷۰۹۸)

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ
نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا
بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ

رب سے ملاقات کرنے والے اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (۴۶)
اے اولاد یعقوب! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے
تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ (۴۷) اس دن سے ڈرتے رہو جب کوئی کسی کو
نفع نہ دے سکے گا اور نہ شفاعت اور سفارش قبول ہوگی اور نہ کوئی بدلہ اور فدیہ لیا
جائے گا اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔ (۴۸) اور جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے
نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے جو تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے
اور تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے، اس نجات دینے میں تمہارے رب کی بڑی
مہربانی تھی۔ (۴۹) اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا چیر (پھاڑ) دیا اور تمہیں اس
سے پار کر دیا اور فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے اس میں ڈبو دیا۔ (۵۰) اور ہم
نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا، پھر تم نے اس کے
بعد بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور ظالم بن گئے۔ (۵۱) لیکن ہم نے باوجود اس کے پھر بھی
تمہیں معاف کر دیا، تاکہ تم شکر کرو۔ (۵۲) اور ہم نے (حضرت) موسیٰ کو تمہاری

تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

ہدایت کے لئے کتاب اور معجزے عطا فرمائے۔ (۵۳) جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے' اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو' اپنے کو آپس میں قتل کرو' تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے' تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی' وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔ (۵۴) اور (تم اسے بھی یاد کرو) تم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا تھا کہ جب تک ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے (جس گستاخی کی سزا میں) تم پر تمہارے دیکھتے ہوئے بجلی گری۔ (۵۵) لیکن پھر اس لئے کہ تم شکر گزاری کرو' اس موت کے بعد بھی ہم نے تمہیں زندہ کر دیا۔ (۵۶) اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ [۱۳] اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ

---

(۱۳) مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ من ایک قسم کی میٹھی گوند ہے اور سلویٰ' بٹیر کی طرح کا ایک پرندہ۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کھنبی (جو خودرو ہوتی ہے) من کی قسم سے ہے (کیونکہ وہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے) اور اس کے پانی میں آنکھ کے لئے شفا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲/ب:۴/ح:۴۴۷۸)

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا ھٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ۧ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ

چیزیں کھاؤ‘ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا‘ البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(۵۷) اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے حطہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرمادیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ (۵۸) پھر ان ظالموں نے اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی بدل ڈالا‘ ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق و نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب [۱۴] نازل کیا۔ (۵۹) اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو‘ جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا چشمہ پہچان لیا

---

(۱۴) اس سے مراد طاعون ہے‘ چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”طاعون ایک طرح کا عذاب ہے جو پہلے پہل بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر نازل کیا گیا تھا“ یا یوں فرمایا ”اگلے لوگوں پر“ (یہاں راوی کو شبہ ہے)‘ پس جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر وہ زمین اس کی لپیٹ میں آجائے جہاں تمہارا قیام ہے تو وہاں سے فرار ہونے کی نیت سے نہ نکلو“۔ (صحیح بخاری‘ کتاب احادیث الانبیاء‘ ب: ۵۴/ ح: ۳۴۷۳)

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۗ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ
وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا
وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ
اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

(اور ہم نے کہہ دیا کہ) اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔(٦٠) اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا' اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ' ککڑی گیہوں' مسور اور پیاز دے' آپ نے فرمایا' بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو! اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہیں چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔ ان پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ کا غضب لے کر وہ لوٹے یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے' یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔ (٦١) مسلمان ہوں' یہودی ہوں' نصاریٰ ہوں یا صابی [١٥] ہوں' جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان

---

(١٥) صابئین' صابی' کی جمع ہے۔ یہ قوم نہ یہودی تھی' نہ نصرانی۔ یہ لوگ موصل (عراق) کے باشندے تھے اور زبور پڑھا کرتے تھے۔

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۲﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا

لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔[۱۶] (۶۲) اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا (اور کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے' اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو تا کہ تم بچ سکو۔ (۶۳) لیکن تم اس کے بعد بھی پھر گئے' پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے۔ (۶۴) اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ (۶۵) اسے ہم

---

(۱۶) اس آیت اور سورۂ مائدہ کی آیت ۶۹ سے بعض لوگوں نے وحدت ادیان کا مفہوم اخذ کیا ہے یعنی تمام مذاہب برحق ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں' آیت سے قطعاً یہ مفہوم نہیں نکلتا۔ علاوہ ازیں یہ بات قرآن و حدیث کی تصریحات کے منافی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔ مجھ پر ایمان نہ لانے والا جہنمی ہے۔" (صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ' ح: ۱۵۳)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متمنی ہے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔ (سورۂ آل عمران۔ ۸۵)

قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٦٦﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

نے اگلوں پچھلوں کے لئے عبرت کا سبب بنا دیا اور پرہیز گاروں کے لئے وعظ و نصیحت کا۔(٦٦) اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔(٦٧) انہوں نے کہا اے موسیٰ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس کی ماہیت بیان کردے' آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو' نہ بچہ' بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو' اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے بجالاؤ۔(٦٨) وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے' چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا رنگ۔(٦٩) وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے اور دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتلائے' اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا' اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔(٧٠) آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی زمین میں

لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللَّهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهٰرُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلٰمَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا قَالُوا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا

ہل جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی پلانے والی نہیں' وہ تندرست اور بے داغ ہے۔ انہوں نے کہا' اب آپ نے حق واضح کر دیا گو وہ حکم برداری کے قریب نہ تھے' لیکن اسے مانا اور وہ گائے ذبح کر دی۔(۷۱) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا' پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا۔ (۷۲) ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو' (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کر کے تمہیں تمہاری عقل مندی کیلئے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ (۷۳) پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے' بعض پتھروں سے تو نہریں بہہ نکلتی ہیں' اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے' اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر گر پڑتے ہیں' اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔(۷۴) (مسلمانو!) کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں' حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر' عقل و علم والے ہوتے ہوئے' پھر بھی بدل ڈالا کرتے ہیں۔ (۷۵) جب

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

النصف

ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنی ایمانداری ظاہر کرتے ہیں' اور جب آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو کیوں وہ باتیں پہنچاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھائی ہیں' کیا جانتے نہیں کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس تم پر ان کی حجت ہو جائے گی۔(۷٦) کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدگی اور ظاہر داری سب کو جانتا ہے۔ (۷۷) ان میں سے بعض ان پڑھ ایسے بھی ہیں کہ جو کتاب کے صرف ظاہری الفاظ کو ہی جانتے ہیں اور صرف گمان اور اٹکل ہی پر ہیں۔(۷۸) ان لوگوں کے لئے "ویل" ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں' ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے۔ (۷۹) یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف چند روز جہنم میں رہیں گے' ان سے کہو کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی پروانہ ہے؟ اگر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا' (ہرگز نہیں) بلکہ تم تو اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو جنہیں تم نہیں جانتے۔ (۸۰) یقیناً جس نے بھی برے کام

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

کئے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا' وہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہے۔ (۸۱) اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۸۲) اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اسی طرح قرابتداروں' یتیموں اور مسکینوں[۱۷] کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا' نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا' لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔ (۸۳) اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا (قتل نہ کرنا)

---

(۱۷) حدیث میں مسکین کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتا رہے' ایک لقمے اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اسے دربدر پھراتی رہے۔ بلکہ دراصل مسکین تو وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے کفایت کر جائے' اور کوئی اس کا حال بھی نہ جانتا ہو کہ اسے خیرات دے دے' اور نہ وہ خود لوگوں سے سوال کرے۔" (صحیح بخاری' کتاب الزکوٰۃ' ب:۵۲/ ح:۱۴۷۹)

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا

اور آپس والوں کو جلاوطن نہ کرنا' تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے۔(۸۴) لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے ایک فرقے کو جلاوطن بھی کیا اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف دوسرے کی طرفداری کی' ہاں جب وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے' لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے' اس کی سزا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذابوں کی مار' اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔(۸۵) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے' ان کے نہ تو عذاب ہلکے ہوں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔(۸۶) ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو کتاب دی اور ان کے پیچھے اور رسول بھیجے اور ہم نے (حضرت) عیسیٰ ابن مریمؑ کو روشن دلیلیں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کروائی۔ لیکن جب کبھی تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جو تمہاری طبیعتوں

لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ښ فَلَمَّا جَاۗءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰي غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاۗءَهٗ ۤ وَھُوَ الْحَقُّ

کے خلاف تھی، تم نے جھٹ سے تکبر کیا، پس بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو قتل بھی کر ڈالا۔ (۸۷) یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف والے ہیں نہیں نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے ملعون کر دیا ہے، ان کا ایمان بہت ہی تھوڑا ہے۔ (۸۸) اور ان کے پاس جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ان کی کتاب کو سچا کرنے والی آئی، حالانکہ پہلے یہ خود اس کے ساتھ کفر پر فتح چاہتے تھے تو باوجود آ جانے اور باوجود پہچان لینے کے پھر کفر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کافروں پر۔ (۸۹) بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، وہ انکا کفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ چیز کے ساتھ محض اس بات سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے جس بندہ پر چاہا نازل فرمایا، اس باعث یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور ان کافروں کے لئے رسوا کرنے والے عذاب ہیں۔ (۹۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ تو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہم پر اتاری گئی اس پر ہمارا ایمان ہے۔ حالانکہ اس کے بعد والی کے ساتھ جو ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے، کفر کرتے ہیں، اچھا

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ

ان سے یہ تو دریافت کریں کہ اگر تمہارا ایمان پہلی کتابوں پر ہے تو پھر تم نے اگلے انبیاء کو کیوں قتل کیا؟ (۹۱) تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیلیں لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی بچھڑا پوجا، تم ہو ہی ظالم۔ (۹۲) جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوط تھامو اور سنو! تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسبب ان کے کفر کے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا ایمان تمہیں برا حکم دے رہا ہے، اگر تم مومن ہو۔ (۹۳) آپ کہہ دیجئے کہ اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لئے ہے، اللہ کے نزدیک اور کسی کے لئے نہیں، تو آؤ اپنی سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو۔ (۹۴) لیکن اپنی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے کبھی بھی موت نہیں مانگیں گے اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے، (۹۵) بلکہ سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص اے نبی! آپ انہیں کو پائیں گے۔ یہ حرص زندگی میں مشرکوں سے بھی زیادہ ہیں ان میں سے تو ہر شخص ایک ایک ہزار سال کی عمر چاہتا ہے، گویا

وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ

یہ عمر دیا جانا بھی انہیں عذابوں سے نہیں چھڑا سکتا' اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔(۹۶) (اے نبی!) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے' جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے۔ (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) (۹۷) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو' ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔(۹۸) اور یقیناً ہم نے آپ کی طرف روشن دلیلیں بھیجی ہیں جن کا انکار سوائے بدکاروں کے کوئی نہیں کرتا۔(۹۹) یہ لوگ جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں تو ان کی ایک نہ ایک جماعت اسے توڑ دیتی ہے' بلکہ ان میں سے اکثر ایمان سے خالی ہیں۔(۱۰۰) جب کبھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا' ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا' گویا جانتے ہی نہ تھے۔ (۱۰۱) اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں

فہرست فہرست

كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ

تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا' بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا' وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے' اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا' وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر' پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے' یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے' اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں' کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔(۱۰۲) اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین ثواب انہیں ملتا' اگر یہ جانتے ہوتے۔(۱۰۳) اے ایمان والو! تم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) "راعنا" نہ کہا کرو' بلکہ "انظرنا" کہو [۱۸] یعنی ہماری طرف دیکھئے اور سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے درد ناک عذاب ہیں۔(۱۰۴)

---

(۱۸) راعنا' لفظی معنی ہماری رعایت کرو' لحاظ کرو۔ لیکن یہود اس لفظ کو بگاڑ کر راعینا' =

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ

نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کیا ہوا) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے‘ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(۱۰۵) جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں‘ یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں‘ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۱۰۶) کیا تجھے علم نہیں کہ زمین و آسمان کا ملک اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی اور مددگار نہیں۔(۱۰۷) کیا تم اپنے رسول سے یہی پوچھنا چاہتے ہو جو اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) سے پوچھا گیا تھا؟ (سنو) ایمان کو کفر سے بدلنے والا سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔(۱۰۸) ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بناء پر

=(ہمارے چرواہے) یا‘ راعنا (احمق) کہتے تھے اور اس طرح رسول اکرم ﷺ کی توہین و تنقیص کا پہلو نکال لیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کے لئے اس کلمے کا استعمال ممنوع کر دیا گیا اور ایسے موقعوں کے لئے انظرنا کہنے کا حکم دیا گیا جس کا مطلب ہے ہماری طرف نگاہ فرمائیں‘ ہم پر توجہ فرمائیں۔

عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَـقُّ‌ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ‌ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَـنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى‌ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ‌ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ لَيۡسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىۡءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰى شَىۡءٍ ۙ وَّهُمۡ يَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ‌ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ‌ۚ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ

تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں‘ تم بھی معاف کرو اور چھوڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(۱۰۹) تم نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے‘ سب کچھ اللہ کے پاس پا لو گے‘ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔(۱۱۰) یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی نہ جائے گا‘ یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں‘ ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو۔ (۱۱۱) سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔ بے شک اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا‘ اس پر نہ تو کوئی خوف ہو گا‘ نہ غم اور اداسی۔(۱۱۲) یہود کہتے ہیں کہ نصرانی حق پر نہیں اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں‘ حالانکہ یہ سب لوگ تورات پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان ہی جیسی بات بے علم بھی کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کر

مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

دے گا۔(۱۱۳) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے' ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہئے' ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں۔(۱۱۴) اور مشرق اور مغرب کا مالک اللہ ہی ہے۔ تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے' اللہ تعالیٰ کشادگی اور وسعت والا اور بڑے علم والا ہے۔(۱۱۵) یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے[(۱۹)] (نہیں بلکہ) وہ پاک ہے زمین و آسمان کی تمام مخلوق اس کی ملکیت میں ہے اور ہر ایک اس کا فرمانبردار ہے۔(۱۱۶) وہ زمین و آسمان کا ابتداً پیدا کرنے والا ہے' وہ جس کام کو کرنا

---

(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے' حالانکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا۔ ابن آدم کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ (پیدا) کرنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا تھا اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے' حالانکہ میں ان باتوں سے پاک ہوں کہ میری کوئی بیوی یا اولاد ہو۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲/ ب:۸/ ح:۴۴۸۲)

فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' بس وہ وہیں ہو جاتا ہے۔(۱۱۷) اسی طرح بے علم لوگوں نے بھی کہا کہ خود اللہ تعالیٰ ہم سے باتیں کیوں نہیں کرتا' یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ اسی طرح ایسی ہی بات ان کے اگلوں نے بھی کہی تھی' ان کے اور ان کے دل یکساں ہو گئے۔ ہم نے تو یقین والوں کیلئے نشانیاں بیان کر دیں۔(۱۱۸) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنمیوں کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں ہو گی۔[۲۰] (۱۱۹) آپ سے یہود و نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں' آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آ جانے کے' پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہو گا اور نہ مددگار۔(۱۲۰) جنہیں ہم نے کتاب دی ہے اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں' وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے۔ (۱۲۱) اے اولاد یعقوب! میں نے جو

---

(۲۰) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵)

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

نعمتیں تم پر انعام کی ہیں انہیں یاد کرو اور میں نے تو تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دے رکھی تھی۔(۱۲۲) اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی نفس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا' نہ کسی شخص سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا' نہ اسے کوئی شفاعت نفع دے گی' نہ ان کی مدد کی جائے گی۔(۱۲۳) جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنا دوں گا' عرض کرنے لگے: اور میری اولاد کو' فرمایا میرا وعدہ ظالموں سے نہیں۔(۱۲۴) ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنائی' تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو' ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔(۱۲۵) جب ابراہیم نے کہا' اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں' پھلوں کی روزیاں دے۔ اللہ تعالیٰ نے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ

ع ۸ ۱۵

فرمایا: میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا' پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا' یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔(۱۲۶) ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما' تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (۲۱) (۱۲۷) اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں (۲۲) سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما' تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔(۱۲۸) اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے' انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے' یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔(۱۲۹) دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو' ہم نے تو اسے دنیا میں

---

(۲۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ ابراہیم (۱۴) آیت ۳۷)

(۲۲) ان عبادتوں سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں' ان کی تفصیل کے لئے دیکھیں (صحیح بخاری' جلد ۲'۳' ابواب الحج والعمرۃ)

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا

بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہیں۔(۱۳۰) جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا' فرمانبردار ہو جا' انہوں نے کہا' میں نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی۔ (۱۳۱) اسی کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو کی' کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرمالیا ہے' خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔ (۱۳۲) کیا (حضرت) یعقوبؑ کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔(۱۳۳) یہ جماعت تو گزر چکی' جو انہوں نے کیا وہ ان کے لئے ہے اور جو تم کرو گے تمہارے لئے ہے۔ ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔(۱۳۴) کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں' اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

اور مشرک نہ تھے۔[۲۳] (۱۳۵) اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم (علیہ السلام) اسماعیل (علیہ السلام) اسحاق (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے

(۲۳) آنحضرت ﷺ کی نبوت سے قبل اکثر لوگ شرک میں مبتلا تھے' خال خال افراد ہی توحید سے کسی قدر آشنا تھے' جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نزول وحی سے پہلے کا زمانہ تھا کہ وادی بلدح کے نشیب میں آنحضرت ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوئی۔ وہاں آپؐ کو کھانا پیش کیا گیا تو زید نے اس میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا "میں ایسی کوئی چیز نہیں کھاتا جو تم اپنے اصنام وغیرہ کے تھان پر ذبح کرتے ہو اور میں ان جانوروں کا گوشت تناول کرتا ہوں جن پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے" ---- زید بن عمرو' قریش کے ذبیحوں پر اعتراض کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اللہ ہی تو ہے جس نے جانور کو پیدا کیا اور اس کے لئے آسمان سے پانی اتارا اور زمین سے چارہ اگایا۔ تو پھر (تمہیں کیا حق ہے کہ) تم اس کو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کرو۔ وہ ان مشرکوں کے اس فعل کا انکار کیا کرتے تھے اور اسے بڑا گناہ خیال کرتے تھے اور وہ دین ابراہیم پر قائم تھے۔ (صحیح بخاری' کتاب مناقب الانصار' ب:۲۴/ ح:۳۸۲۶)

مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا

فرمانبردار ہیں۔(۱۳۶) اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں‘ اور اگر منہ موڑیں تو خلاف میں ہیں‘ اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔(۱۳۷) اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا؟ ہم تو اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔(۱۳۸) آپ کہہ دیجئے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا اور تمہارا رب ہے‘ ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال‘ ہم تو اسی کے لئے مخلص ہیں۔[(۲۴)] (۱۳۹) کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا

(۲۴) اس میں اخلاص کی اہمیت واضح کی گئی ہے یعنی ہر کام صرف اللہ کی رضا کے لیے کرنا‘ ایسا ہی عمل نجات کا باعث ہے۔

(الف) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اس قدر لمبی نماز پڑھتے تھے کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ جب آپؐ سے عرض کیا جاتا (کہ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں) تو فرماتے ”کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں!“ (صحیح بخاری‘ کتاب الرقاق‘ ب:۲۰/ ح:۶۴۷۱) =

=(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نیک کام صحیح انداز میں اخلاص کے ساتھ کرتے رہو اور حد سے نہ بڑھو بلکہ بین بین رہو اور خوش رہو (اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو) کیونکہ محض اچھے اعمال کسی کو جنت میں نہیں لے جائیں گے" آپؐ سے دریافت کیا گیا "تو کیا آپؐ بھی (عمل کی بنیاد پر جنت میں تشریف نہیں لے جائیں گے)" آپؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں! میں بھی۔ الاّ یہ کہ مجھے بھی اللہ جل جلالہ 'اپنی بخشش اور رحمت میں ڈھانپ لے"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الرقاق 'ب:۷/ ح:۶۴۶۷)

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہو تو میں اس پر خوش ہوں گا کہ لگاتار تین راتیں گزارنے سے پہلے اس میں سے ایک ذرہ بھی میری تحویل میں نہ رہے 'ہاں کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے کچھ رکھ لوں تو یہ اور بات ہے"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الرقاق 'ب:۱۴/ ح:۶۴۴۵)

(د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارث کا مال خود اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟" مخاطبین نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ سب کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے۔ ارشاد ہوا "(تو پھر یہ جان لو کہ) آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے روانہ کر دیا 'اور جو یہاں چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الرقاق 'ب:۱۲/ ح:۶۴۴۲)

(ھ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک (پیاسا) کتا کسی کنویں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس سے دم دے =

اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

تم زیادہ جانتے ہو' یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ کے پاس شہادت چھپانے والے سے زیادہ ظالم اور کون ہے؟ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔ (۱۴۰) یہ امت ہے جو گزر چکی' جو انہوں نے کیا ان کے لئے ہے اور جو تم نے کیا تمہارے لئے' تم ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہ کئے جاؤ گے۔ (۱۴۱)

=دے کہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کی اس پر نظر پڑ گئی۔ اس نے جلدی سے اپنا جوتا اتارا (اور اس میں پانی بھر کے) کتے کو پلا دیا۔ اللہ نے اسی سبب سے اس کی مغفرت فرما دی"۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب: ۵۴/ ح: ۳۴۶۷)

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا

عنقریب نادان لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر یہ تھے اس سے انہیں کس چیز نے ہٹایا؟ آپ کہہ دیجئے کہ مشرق و مغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جسے چاہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دے۔ (۱۴۲) ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں،(۲۵)

---

(۲۵) اس کی تشریح حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ کہیں گے "میں حاضر ہوں اے میرے پروردگار! اور میں تیرا فرماں بردار ہوں"۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تونے ہمارا پیغام (اپنی قوم تک) پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے "ہاں! میرے رب"۔ پھر ان کی قوم سے پوچھا جائے گا کہ نوح (علیہ السلام) نے ہمارا پیغام تمہیں پہنچادیا تھا؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ "ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔" اس پر اللہ، نوح علیہ السلام سے فرمائے گا کہ تیرے حق میں کوئی گواہی دینے والا ہے؟ وہ کہیں گے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت"۔ پھر امت محمدیہ شہادت دے گی کہ نوح علیہ السلام نے یہ پیغام اپنی قوم تک پہنچا دیا تھا--- اور (اے امت مسلمہ!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں گے--- اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ "ہم نے تمہیں امت وسط بنایا ہے تا کہ تم گواہ ہو جاؤ لوگوں پر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں تم پر---" (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۲/ب: ۱۳/ح:۴۴۸۷)

جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ لَىِٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ

جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔(۱۴۳) ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں، آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اہل کتاب کو اس بات کے اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔(۱۴۴) اور آپ اگرچہ اہل کتاب کو تمام دلیلیں دے دیں لیکن وہ آپ کے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے اور نہ آپ ان کے قبلے کو ماننے والے ہیں اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلے کو ماننے والے ہیں اور اگر آپ باوجودیکہ آپ کے پاس علم آچکا پھر بھی ان کی خواہشوں کے پیچھے لگ جائیں تو بالیقین آپ بھی

أَهْوَآءَهُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ الْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَٰتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِى وَلِأُتِمَّ

ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ (۱۴۵) جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانے[۲۶] ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے۔ (۱۴۶) آپ کے رب کی طرف سے یہ سراسر حق ہے' خبردار آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ (۱۴۷) ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہوؤ گے' اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۱۴۸) آپ جہاں سے نکلیں اپنا منہ (نماز کے لئے) مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں' یہی حق ہے آپ کے رب کی طرف سے' جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔ (۱۴۹) اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم ہوؤ اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں کی کوئی حجت تم پر باقی نہ رہ جائے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ہے تم ان سے نہ ڈرو مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں اپنی

---

(۲۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۴۲) (رسول اکرم ﷺ کی صفات)

نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

نعمت تم پر پوری کروں اور اس لئے بھی کہ تم راہ راست پاؤ (۱۵۰) جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔ (۱۵۱) اس لئے تم میرا ذکر کرو[۲۷] میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو (۱۵۲) اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ (۱۵۳) اور اللہ تعالیٰ کی

---

(۲۷) (الف) ملاحظہ ہو حاشیہ جزء الف (سورۃ الرعد، (۱۳) آیت: ۲۸)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی کے مطابق ہو جاتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس کے قریب آجاتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں"۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، ب: ۱۵/ ح: ۷۴۰۵)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾

راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے۔(۱۵۴) اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے(۱۵۵) جنہیں، جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں(۱۵۶) ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔(۱۵۷) صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے [۲۸] ہیں، اس لئے بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والوں کا اللہ قدر دان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے۔(۱۵۸) جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی

(۲۸) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ ابراہیم (۱۴) آیت: ۳۷)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ

لعنت ہے۔ (۱۵۹) مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔ (۱۶۰) یقیناً جو کفار اپنے کفر میں ہی مرجائیں' ان پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (۱۶۱) جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے' نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔ (۱۶۲) تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے' اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (۱۶۳) آسمان اور زمین کی پیدائش' رات دن کا ہیر پھیر' کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا' آسمان سے پانی اتار کر' مردہ زمین کو زندہ کردینا' اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا' ہواؤں کے رخ بدلنا' اور بادل' جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں' ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ (۱۶۴) بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں' جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہئے اور ایمان

كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ
اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ
اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا
مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذابوں کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے[29] (تو ہرگز شرک نہ کرتے)۔ (۱۶۵) جس وقت پیشوا لوگ اپنے تابعداروں سے بیزار ہو جائیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور کل رشتے ناتے ٹوٹ جائیں گے۔(۱۶۶) اور تابعدار لوگ کہنے لگیں گے 'کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان کو حسرت دلانے کو' یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے۔ (۱۶۷) لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی راہ پر نہ چلو' وہ تمہارا

---

(۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی اور میں نے دوسری۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ "جو شخص اس حال میں مرگیا کہ کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا رہا تو وہ آگ میں داخل ہو گا" اور میں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) اس مبارک قول کی تشریح میں) کہتا ہوں کہ جس شخص کو موت اس حال میں آئی کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری' =

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ

کھلا ہوا دشمن ہے۔ (۱۶۸) وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا اور اللہ تعالیٰ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں۔ (۱۶۹) اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔ (۱۷۰) کفار کی مثال ان جانوروں کی طرح ہے جو اپنے چرواہے کی صرف پکار اور آواز ہی کو سنتے ہیں (سمجھتے نہیں) وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، انہیں عقل نہیں۔ (۱۷۱) اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں[۳۰] ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (۱۷۲) تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام

= کتاب التفسیر، س:۲/ ب:۲۲/ ح:۴۴۹۷)

(۳۰) ان سے مراد وہ حلال چیزیں ہیں جن کی حلت واضح ہو۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ =

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ

ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو' اس پر انکے کھانے میں کوئی گناہ نہیں' اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔(۱۷۳) بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں' یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا' نہ انہیں پاک کرے گا' بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔(۱۷۴) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت

= "حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں مشتبہ ہیں' جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام!) پس جو شخص شبہے میں ڈالنے والی چیزوں سے بچ گیا' اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا--- اور جو ان میں پڑ گیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جس نے اپنے مویشیوں کو چرنے کے لئے کسی کی چراگاہ کے پاس چھوڑ رکھا ہے اور قریب ہے کہ وہ اس چراگاہ کے اندر گھس جائیں۔ تو خبردار! ہر بادشاہ کا ایک رکھ رمنہ (ممنوعہ علاقہ) ہے' سن لو کہ اللہ کا رکھ رمنہ (ممنوعہ علاقہ) اس کی زمین میں اس کے محرمات (حرام کردہ چیزیں) ہیں--- اور جان لو کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے' وہ ٹھیک ہو جائے تو جسم ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے اور سن لو کہ وہ (لوتھڑا) انسان کا دل ہے۔"
(صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۳۹/ ح:۵۲)

اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِى الۡكِتٰبِ لَفِىۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِؕ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الۡقِصَاصُ فِى الۡقَتۡلٰىؕ اَلۡحُرُّ بِالۡحُـرِّ وَالۡعَبۡدُ بِالۡعَبۡدِ وَالۡاُنۡثٰى بِالۡاُنۡثٰىؕ فَمَنۡ عُفِىَ لَهٗ مِنۡ اَخِيۡهِ شَىۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ

کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے' یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت کرنے والے ہیں۔(۱۷۵) ان عذابوں کا باعث یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچی کتاب اتاری اور اس کتاب میں اختلاف کرنے والے یقیناً دور کے خلاف میں ہیں۔(۱۷۶) ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر' قیامت کے دن پر' فرشتوں پر' کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا [۳۱] ہو' جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے' غلاموں کو آزاد کرے' نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے' جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے' تنگ دستی' دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے' یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔(۱۷۷) اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے' آزاد آزاد کے بدلے' غلام غلام کے بدلے' عورت عورت کے بدلے۔ ہاں

(۳۱) ایمانیات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو' حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت ۸۵)

بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہئے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہئے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہو گا۔ (۱۷۸) عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اس باعث تم (قتل ناحق سے) رکو گے تم پر فرض کردیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے' پرہیز گاروں پر یہ حق اور ثابت ہے۔(۱۸۰) اب جو شخص اسے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی ہو گا' واقعی اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔(۱۸۱) ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کردینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں' اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۸۲) اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر (صوم)[۳۲] فرض کیا گیا تھا'

---

(۳۲) صوم' لغت میں رکنے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اس کا مطلب ہے "صبح =

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو (۱۸۳) گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں،[۳۳] پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔ (۱۸۴) ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے،[۳۴] ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے

=صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنا"۔

(۳۳) اس آیت کا حکم، اگلی آیت (۱۸۵) سے منسوخ ہو گیا۔

(۳۴) (الف): حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا "اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟" آپؐ نے فرمایا "پانچ! البتہ تو اس کے علاوہ بھی کچھ نوافل پڑھنا چاہے تو تیری مرضی"۔ پھر اس نے پوچھا "یہ بتائیں کہ اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟" آپؐ نے فرمایا=

= "(پورے) ماہ رمضان کے 'الآیہ کہ تو نفلی روزے بھی رکھنا چاہے"۔ پھر اس نے سوال کیا "یہ فرمائیں کہ مجھ پر زکوٰۃ کتنی فرض ہے؟"۔ اس کے بعد راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے اصول بتادیئے تو اس اعرابی نے کہا "اس اللہ کی قسم جس نے آپؐ کو بڑائی عطا فرمائی ہے 'میں نہ تو کوئی نفلی عبادت کروں گا اور نہ اس عبادت میں ذرہ بھر کمی کروں گا جو اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے"۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو مراد کو پہنچ گیا (یا جنت میں داخل ہو گیا)۔" (صحیح بخاری 'کتاب الصوم 'ب:۱/ح:۱۸۹۱)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے۔ پس (روزے دار کو) چاہیئے کہ نہ تو کوئی فحش کام کرے اور نہ جہالت کی باتیں۔ اور اگر کوئی آدمی سے جھگڑا کرے یا گالی دے تو وہ (روزے دار) اس سے دوبار کہے کہ میں روزے سے ہوں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو' اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ (اللہ فرماتا ہے) وہ میرے لئے اپنا کھانا اور پینا چھوڑتا ہے 'اپنی خواہش کو مارتا ہے 'پس روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا اجر دوں گا' اور ایک نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الصوم 'ب:۲/ح:۱۸۹۴)

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (یعنی اس کا روزہ قبول نہیں ہو گا)۔" (صحیح بخاری 'کتاب الصوم 'ب۸/ح:۱۹۰۳)

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ

دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے' اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے' سختی کا نہیں' وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔(۱۸۵) جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے' قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں' [۳۵] یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔(۱۸۶) روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا' وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو' تمہاری

---

(۳۵) اس سے مراد وہ فرائض و واجبات ہیں جو اللہ نے انسانوں پر عائد کئے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا "اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست سے عداوت رکھتا ہے تو وہ سن لے کہ میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے' ان میں سے کوئی عبادت مجھے اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کر رکھی ہے۔ (یعنی عبادات میں مجھ کو فرائض کی عمدہ اور مستقل ادائیگی سب سے زیادہ پسند ہے) اور میرا بندہ (فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ) نفل عبادات کر کے مجھ سے اس قدر نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ =

وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے' اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمالیا' اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے' تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں' تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔ (۱۸۷) اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو'

= پس جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو پھر میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں' اور اگر کسی سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں' اور مجھے کسی کام میں جسے میں کرنا چاہتا ہوں' اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے۔ (کیونکہ) وہ موت کو (جسمانی اذیت کی وجہ سے) ناگوار رکھتا ہے اور خود مجھے بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے"۔ (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' ب:۳۸/ ح:۶۵۰۲)

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ
الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ
وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ

نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو' حالانکہ تم جانتے ہو۔ (۱۸۸) لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لئے ہے (احرام کی حالت میں) اور گھروں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں' بلکہ نیکی والا وہ ہے جو متقی ہو۔ اور گھروں میں تو دروازوں میں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو' تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۱۸۹) لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں (جہاد کرو)[۳۶] اور زیادتی نہ کرو' اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (۱۹۰) انہیں

---

(۳۶) جہاد' کے لفظی معنی کوشش کرنے کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں کبھی اس کا خیال آیا تو گویا وہ نفاق کی موت مرا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "اے اللہ کے رسول! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا "نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا"۔ میں نے دریافت کیا: "اس کے بعد؟" فرمایا "والدین سے اچھا سلوک کرنا"۔ میں نے عرض کیا: "اور اس کے بعد؟" فرمایا "اللہ =

وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

مارو جہاں بھی پاؤ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور (سنو) فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے[۳۷] اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ یہ خود تم سے نہ لڑیں' اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو کافروں کا بدلہ یہی ہے۔(۱۹۱) اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۹۲) ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آجائے'[۳۸] اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے۔(۱۹۳) حرمت والے

=کی راہ میں جہاد کرنا"۔(صحیح بخاری' کتاب الشروط' ب:۱۱/ح:۲۷۸۲)

(۳۷) فتنہ کے معنی فساد اور شرانگیزی کے ہیں۔ قرآن میں اس کی سخت مذمت آئی ہے اور اسے قتل سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ فتنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس کا انکار کر دیا جائے۔

حضرت ابوبکرہ نے حجۃ الوداع سے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مکہ شہر حرام ہے یعنی اس میں قتل و خون ریزی منع ہے۔ ملاحظہ ہو (صحیح بخاری' کتاب الحج' ب:۱۳۲/ح:۱۷۴۱)

(۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں کے خلاف جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے =

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ ۚ

مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے بدلے کی ہیں جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔(۱۹۴) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور سلوک و احسان کرو' اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۱۹۵) حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو [۳۹] ' ہاں اگر تم روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر

= رسول ہیں' اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ پس اگر وہ ایسا کرنے لگیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچالیا' ہاں مگر اسلام کا حق نہیں ٹلے گا (جیسے قتل ناحق میں قاتل کا قصاص میں قتل کیا جانا یا منکر زکوٰۃ کا قتل) یعنی اسلامی حکومت صرف ظاہر اعمال کا مؤاخذہ کر سکتی ہے۔ نیتوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب لے گا۔ اور ان (کے دل کی باتوں کا حساب اللہ کے ذمے ہے"۔ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۱۷/ ح:۲۵)

(۳۹) احادیث میں حج اور عمرے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔

(الف) اسلام قبول کرتے ہی تمام سابقہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں ہجرت اور حج کی بھی یہی کیفیت ہے۔

(ب)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ ہر مسلمان پر واجب =

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

ہو' اسے کرڈالو اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو' یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے' خواہ روزے رکھ لے' خواہ صدقہ دے دے' خواہ قربانی کرے پس جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے' پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کرڈالے' جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں' یہ پورے دس ہو گئے۔ یہ حکم ان کے لئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں' لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذابوں والا ہے۔(۱۹۶) حج [۴۰] کے

= ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ اس آیت میں عمرے کا بیان حج کے ضمن میں ہوا ہے۔

(ج)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک عمرے سے دوسرے تک جتنے گناہ سرزد ہوں عمرہ ان سب کا کفارہ ہے اور جس حج کو اللہ قبول فرمالے' اس کا اجر تو بس جنت ہی ہے"۔ (صحیح بخاری' کتاب العمرۃ' ب:۱/ ح:۱۷۷۳)

(۴۰) حج کے تین طریقے ہیں: =

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے 'گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے' تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو' سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔(۱۹۷) تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام [۴۱] کے

= (الف)۔ حج تمتع : اگر اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لے جا رہے تو آپ صرف عمرے کے لئے احرام باندھیں گے۔ عمرے سے فارغ ہو کر احرام کھول دیں گے اور پھر مکہ مکرمہ ہی سے حج کے لئے نیا احرام باندھیں گے۔ اس صورت میں قربانی بھی کرنی ہوگی۔

(ب) حج قران: اس میں قربانی کا جانور ساتھ لایا جاتا ہے اور عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے ادا کیا جاتا ہے۔

(ج)۔ حج افراد: اس میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے اور عمرہ نہیں کیا جاتا۔ اہل مکہ حج افراد ہی کرتے ہیں۔ اس میں قربانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴۱) عرفات: معروف مقام ہے' مکے سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں حجاج ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو صبح سے غروب آفتاب تک ٹھہرتے ہیں۔

مشعر حرام: یعنی مزدلفہ' یہ بھی مکے کے نزدیک ایک مشہور جگہ ہے جہاں حجاج نویں اور دسویں ذوالحجہ کی درمیانی رات گزارتے ہیں۔

فَإِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ

النصف

پاس ذکر الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی' حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے(۱۹۸) پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۹۹) پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے' بلکہ اس سے بھی زیادہ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔(۲۰۰) اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔(۲۰۱) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔(۲۰۲) اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو'[۴۲] دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں' اور جو پیچھے

---

(۴۲) عرفات سے منیٰ واپسی پر ذوالحجہ کی گیارہویں' بارہویں اور تیرہویں تاریخوں میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے اور تکبیر پڑھنے کا حکم ہے ان دنوں کو ایام معدودات =

فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا

رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔(۲۰۳) بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ کرتا ہے، حالانکہ دراصل وہ زبردست جھگڑالو[۴۳] ہے۔(۲۰۴) جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔(۲۰۵) اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو تکبر اور تعصب اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، ایسے کے لئے بس جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بدترین جگہ ہے۔(۲۰۶) اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔(۲۰۷) ایمان والو! اسلام میں پورے پورے

=اور ایام تشریق بھی کہا گیا ہے۔

(۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو"۔ (صحیح بخاری، کتاب المظالم، ب:۱۵/ ح:۲۴۵۷)

فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(۲۰۸) اگر تم باوجود تمہارے پاس دلیلیں آجانے کے بھی پھسل جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔(۲۰۹) کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا دیا جائے' اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔(۲۱۰) بنی اسرائیل سے پوچھو تو کہ ہم نے انہیں کس قدر روشن نشانیاں عطا فرمائیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے پاس پہنچ جانے کے بعد بدل ڈالے (وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بھی سخت عذابوں والا ہے۔(۲۱۱) کافروں کے لئے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے' وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں' حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہوں گے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔(۲۱۲) دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے' اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل

فِيمَا اخْتَلَفُوْا فِيهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ

فرمائیں، تا کہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے۔ اور صرف ان ہی لوگوں نے جو اسے دیئے گئے تھے، اپنے پاس دلائل آچکنے کے بعد آپس کے بغض و عناد کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا اس لئے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیئت سے رہبری کی اور اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔ (۲۱۳) کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔ (۲۱۴) آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ (۲۱۵) تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں دشوار معلوم ہو،[۴۴]

(۴۴) ملاحظہ ہو حاشیہ، (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۹۰)

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَكُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۤ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور در اصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔(۲۱۶) لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے،[۴۵] لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ[۴۶] ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کردیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال

---

(۴۵) اس آیت کا حکم قرآن کی سورۂ توبہ (۹) آیت ۳۶ اور مذکورہ آیت ۲۱۶ سے منسوخ ہو چکا ہے۔

(۴۶) فتنے کا مطلب ہے شرک یعنی اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا اور ایمان لانے کے بعد اس کی نفی کرنا۔ وہ تکلیف اور مصیبت جو اللہ کی طرف سے بطور آزمائش نازل ہوتی ہے اسے بھی فتنہ کہتے ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ‌ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا‌ؕ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ (۲۱۷) البتہ ایمان لانے والے' ہجرت کرنے والے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔ (۲۱۸) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں' آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے' لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔ (۴۷) آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں؟ تو آپ کہہ دیجئے حاجت سے زائد چیز'

---

(۴۷) اس آیت میں شراب و قمار کے نقصانات کو واضح کیا گیا ہے' یہ ابتدائی حکم ہے۔ تاہم بعد میں سورۂ مائدہ کی آیت ۹۰ میں ان سے واضح الفاظ میں روک دیا گیا۔ اب شراب اور جوا دونوں قطعی حرام ہیں۔ احادیث میں بھی ان کی حرمت کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے (بھولے سے) لات و عزیٰ کی قسم کھالی' اسے چاہئے کہ لا الٰہ الا اللہ کہے (تاکہ تجدید ایمان ہو جائے) اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ ہم تم جوے کی بازی لگائیں تو اسے (بطور کفارہ) کچھ خیرات کرنی چاہئے۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' =

لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے احکام صاف صاف تمہارے لئے بیان فرمارہا ہے' تا کہ تم سوچ سمجھ سکو' (٢١٩) امور دینی اور دنیوی کو۔ اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے' تم اگر ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں' بد نیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا' یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ (٢٢٠) اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ

=س:٥٣/ب:٢/ح:٤٨٦٠)

(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر (مرتے دم تک) توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں (جنت کی) شراب سے محروم رہے گا"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الاشربۃ' ب:١/ح:٥٥٧٥)

(ج) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے۔ میرے سوا تمہیں وہ بات کوئی نہیں بتائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ جہالت پھیل جائے گی اور (دین کا) علم کم ہو جائے گا اور زنا علانیہ ہونے لگے گا اور شراب سرعام پی جائے گی' مردوں کی قلت ہو گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال ایک مرد کرے گا"۔ (صحیح بخاری 'کتاب الاشربۃ' ب:١/ح:٥٥٧٧)

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ ع وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

لائیں تم نکاح نہ کرو' ایماندار لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے' گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں (مشرکوں) [٤٨] کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں' ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے' گو مشرک تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے' وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرما رہا ہے' تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(٢٢١) آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں' کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے' حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ' ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے' اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔(٢٢٢) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں' اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لئے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

---

(٤٨) المشرکون یعنی مشرک' کافر اور بت پرست وغیرہ جو اللہ کی وحدانیت اور محمد =

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ
اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ

رہا کرو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجئے۔ (۲۲۳) اور اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں [۴۹] کا (اس طرح) نشانہ نہ بناؤ کہ بھلائی اور پرہیز گاری اور لوگوں کے درمیان کی اصلاح کو چھوڑ بیٹھو اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ (۲۲۴) اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا فعل ہو' اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔ (۲۲۵) جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں' [۵۰] ان کیلئے چار مہینے کی مدت ہے' پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا

= رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کے منکر ہوں۔

(۴۹) قسموں کی کئی قسمیں ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت: ۸۹)

(۵۰) اسے ایلاء کہا جاتا ہے۔

(الف): حضرت نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اس ایلاء (شوہر کا ایک خاص مدت کے لئے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھالینا) میں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) کیا ہے' کسی شخص کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور صورت جائز نہیں کہ وہ مدت گزر جانے کے بعد یا تو بیوی کو عام دستور کے مطابق گھر میں رکھے یا پھر اسے طلاق دے دے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب الطلاق' ب: ۲۱/ ح: ۵۲۹۰)

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ

مہربان ہے۔(۲۲۶) اور اگر طلاق کا ہی قصد کر لیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔(۲۲۷) طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں' انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہو اسے چھپائیں' اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو' ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔ اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔(۲۲۸) یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں' پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو' ہاں یہ اور بات ہے کہ

(ب) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ ''جب چار ماہ گزر جائیں تو مرد کو مجبور کیا جائے کہ (یا تو اپنی قسم سے رجوع کرے ورنہ بیوی کو) طلاق دے دے۔ اور جب تک شوہر (صاف لفظوں میں) طلاق نہ دے' طلاق واقع نہیں ہو گی''۔ حضرت عثمان' علی' ابو درداء' عائشہ اور دیگر بارہ صحابہ رضوان علیہم اجمعین کا بھی یہی موقف ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب الطلاق' ب:۲۱/ ح:۵۲۹۱)

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ

دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو' اس لئے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کیلئے کچھ دے ڈالے'[۵۱] اس میں دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں۔(۲۲۹) پھر اگر اس کو طلاق دے دے تو اب اس کیلئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے' پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل

---

(۵۱) اسے خلع کہا جاتا ہے یعنی کوئی عورت اگر اپنے شوہر سے علیحدگی حاصل کرنا چاہے تو بعض شرائط کے ساتھ مہر واپس کر کے طلاق لے سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: "یا رسول اللہ میں ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق پر تو کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن میں پسند نہیں کرتی کہ مسلمان ہو کر شوہر کی ناشکری کا گناہ مول لوں"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اچھا تو ثابت نے جو باغ تمہیں (مہر میں) دیا تھا' تم اسے واپس کرتی ہو؟"۔ انہوں نے کہا: "جی ہاں"۔ اس پر آپؐ نے ثابت (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا "اپنا باغ واپس لے لو اور اسے طلاق دے دو"۔ (صحیح بخاری' کتاب الطلاق' ب:۱۲/ ح:۵۲۷۳)

اسے شرعی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں۔ یعنی عورت کا خود کوشش کر کے طلاق حاصل کرنا۔ عدم اتفاق کی صورت میں طلاق یا خلع کے ذریعے سے علیحدگی بہتر ہے۔

عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے' یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لئے بیان فرما رہا ہے۔(۲۳۰) جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ' یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم و زیادتی کے لئے نہ روکو' جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب و حکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے' اسے بھی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔(۲۳۱) اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں۔ یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو' اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۳۲ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ط وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ
اِلَّا وُسْعَهَا ج لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق وَعَلَى الْوَارِثِ
مِثْلُ ذٰلِكَ ج فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ط وَاِنْ
اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۳۳ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ج فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(۲۳۲) مائیں اپنی اولادوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے۔ وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے' پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضامندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلوانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دینا ہو وہ ان کے حوالے کر دو' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔(۲۳۳) تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں' وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس (دن) عدت میں رکھیں' پھر جب مدت ختم کر لیں تو جو اچھائی کے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْؕ
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ
قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ

ساتھ وہ اپنے لئے کریں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے خبردار ہے۔(۲۳۴) تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃ "کنایۃً" ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو' یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو' اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان سے ذکر کرو گے' لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو' جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے' تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے۔(۲۳۵) اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کئے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں' ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو۔ خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے۔ بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم ہے۔(۲۳۶) اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے دو کہ تم نے انہیں ہاتھ لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا ہو تو مقررہ مہر کا آدھا مہر

اَنْ تَعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ

دے دو' یہ اور بات ہے کہ وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے تمہارا معاف کر دینا تقویٰ سے بہت نزدیک ہے اور آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو' یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔(۲۳۷) نمازوں کی حفاظت کرو' بالخصوص درمیان والی نماز (صلوٰۃ وسطیٰ)[(۵۲)] کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو۔(۲۳۸) اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل ہی سہی یا سوار ہی سہی'[(۵۳)] ہاں جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح کہ

(۵۲) صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی عصر کی نماز قضا ہو گئی تو گویا اس کا گھر بار اور مال اسباب سب لٹ گیا۔ (صحیح بخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' ب: ۱۳/ ح: ۵۵۲)

(۵۳) اس میں صلوٰۃ الخوف کا حکم ہے' احادیث میں اس کی مختلف صورتیں مذکور ہیں۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر صلوٰۃ خوف پڑھتے دیکھا تھا۔ صالح بن خوات علیہ الرحمۃ نے ان سے سنا کہ ایک جماعت نے آپؐ کے ساتھ صف باندھی اور دوسری جماعت (اس دوران) دشمن کے مقابل کھڑی رہی۔ آپؐ نے اس جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور کھڑے رہے' مقتدی دوسری رکعت اپنے طور پر مکمل کر کے چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے۔ پھر دوسری جماعت پہنچ گئی اور آپؐ نے انہیں اپنی نماز کی باقی ماندہ رکعت پڑھائی (اپنی دوسری رکعت پڑھ کر) آپؐ بیٹھے رہے اور مقتدیوں نے اپنی دوسری رکعت =

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

ع ٧/١٥

اس نے تمہیں اس بات کی تعلیم دی جسے تم نہیں جانتے تھے۔ (۲۳۹) جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ وصیت کر جائیں کہ ان کی بیویاں سال بھر تک فائدہ اٹھائیں انہیں کوئی نہ نکالے' ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے لئے اچھائی سے کریں' اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ (۲۴۰) طلاق والیوں کو اچھی طرح فائدہ دینا پرہیز گاروں پر لازم ہے۔ (۲۴۱) اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی آیتیں تم پر ظاہر فرما رہا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (۲۴۲) کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مر جاؤ' پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے' لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔ (۲۴۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سنتا' جانتا ہے (۲۴۴) ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے پس اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا

= مکمل کی۔ پھر آپؐ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔" (صحیح بخاری' کتاب المغازی' ب ۳۲/ ح:۴۱۲۹)

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

کر عطا فرمائے' اللہ ہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۲۴۵) کیا آپ نے (حضرت) موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو' انہوں نے کہا بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(۲۴۶) اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے تو کہنے لگے بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے تو بہت زیادہ حقدار بادشاہت کے ہم ہیں' اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی۔ نبی نے فرمایا سنو' اللہ تعالیٰ نے اسی کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اسے علمی اور جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے اپنا

عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اٰيَةَ مُلۡكِهٖۤ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ التَّابُوۡتُ فِيۡهِ سَكِيۡنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوۡسٰى وَاٰلُ هٰرُوۡنَ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۴۸﴾ ع فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُنُوۡدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبۡتَلِيۡكُمۡ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡهُ فَلَيۡسَ مِنِّىۡ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَطۡعَمۡهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡٓ اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ

ملک دے' اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔(۲۴۷)ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے[۵۴] اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا بقیہ ترکہ ہے' فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تو تمہارے لئے کھلی دلیل ہے اگر تم ایماندار ہو۔(۲۴۸) جب (حضرت) طالوت لشکروں کو لے کر نکلے تو کہا سنو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے' جس نے اس میں سے پانی پی لیا وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہے' ہاں یہ اور بات ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ لیکن سوائے چند کے باقی سب نے وہ پانی پی لیا (حضرت)

---

(۵۴) یہ وہ سکینت ہے جس کا ذکر حدیث میں بھی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا: "ایک صاحب (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ) سورۂ کہف کی تلاوت میں مشغول تھے اور ان کی ایک طرف (ان کا) گھوڑا دو رسیوں سے بندھا کھڑا تھا۔ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا نیچے اترنے لگا جو ان کے نزدیک آتا جا رہا تھا' یہاں تک کہ گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا۔ صبح ہوئی تو ان صاحب نے یہ ماجرا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: "یہ سکینت (امن و سلامتی اور اطمینان قلب) تھی جو تلاوت قرآن کی بدولت نازل ہوئی تھی"۔ (صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن' ب:۱۱ / ح:۵۰۱۱)

فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

طالوت مومنین سمیت جب نہر سے گزر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا' بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی ہیں' اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔(۲۴۹) جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمیں صبر دے' ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔(۲۵۰) چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور حضرت داؤد کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داؤد کو مملکت و حکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا' لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے۔ (۲۵۱) یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جنہیں ہم حقانیت کے ساتھ آپ پر پڑھتے ہیں' بالیقین آپ رسولوں میں سے ہیں [۵۵] (۲۵۲)

---

(۵۵) اس میں رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اثبات ہے۔ =

= (الف): حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔

(۱) ایک مہینے کی مسافت سے (دشمنوں پر) میرا رعب پڑتا ہے۔ (۲) ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے تو میری امت کے جس آدمی کو جہاں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے۔ (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے جب کہ پہلے انبیاء کے لئے ایسا نہیں تھا۔ (۴) مجھ کو شفاعت (امت کے لئے سفارش) ملی اور (۵) ہر نبی کو صرف اس کی اپنی قوم کے لئے مخصوص کر کے بھیجا جاتا تھا جبکہ میں (عام) سب لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔“ (صحیح بخاری، کتاب التیمم، ب:۱/ ح: ۳۳۵)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میری اور پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں اور تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ (اتنے خوبصورت گھر میں) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو آپؐ نے فرمایا ”میری مثال اس آخری اینٹ کی سی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، ب:۱۸/ ح:۳۵۳۵)

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں گویا میں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں میں سے ایک نبی کا قصہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں (وہ کہہ رہے ہیں) کہ نبی کی قوم کے لوگوں نے اس (نبی) کو مار مار کر لہولہان کر دیا اور وہ اپنے منہ سے خون کو صاف بھی کرتے جاتے اور ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ مجھے (میری حقیقت یا قدر و منزلت کو) نہیں جانتی۔“ (صحیح =

. . . .

. . . .

. . . .

=بخاری کتاب احادیث الانبیاء ب:۵۴/ ح:۳۴۷۷)

(د) حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مرض الموت میں تھے تو آپؐ چادر سے اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور جب گرمی محسوس ہوتی تو چادر کو منہ سے ہٹادیتے اور اسی حال میں (کبھی چہرے کو ڈھانپتے اور کبھی ننگا کرتے) انہوں نے فرمایا کہ "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا اور آپؐ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔" (بخاری کتاب احادیث الانبیاء ب:۵۰/ ح: ۳۴۵۳۔ ۳۴۵۴)

(س) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر تو انبیاء ہی حکومت کرتے (یعنی ان کو ہدایت کی طرف بلاتے) چلے آئے ہیں۔ جب ایک نبی گزر جاتا تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو تا مگر میرے بعد تو کوئی نبی نہیں ہو گا (لیکن) خلفاء ہوں گے جو تعداد میں زیادہ ہوں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اس صورت میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا "جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اور جس کی بیعت کرلی جائے) تو اس کا حق (اطاعت) ادا کرو پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہو اسی طرح کرتے رہو۔) ان کا حق ادا کرو (یعنی ان کی اطاعت کرتے رہو اللہ (قیامت کے دن) ان سے پوچھے گا کہ انہوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔" (بخاری کتاب احادیث الانبیاء ب:۵۰/ ح:۳۴۵۵)


فهرست
فهرست

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ

یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے' ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بات چیت کی ہے اور بعض کے درجے بلند کئے ہیں' اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز آپس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے' لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا' ان میں سے بعض تو مومن ہوئے اور بعض کافر' اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے' لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔(۲۵۳) اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔(۲۵۴) اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے' جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند' اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے' وہ جانتا ہے جو ان کے

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے' اس کی کرسی (٥٦) کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے' وہ تو بہت بلند اور بہت

---

(٥٦) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "کرسی عرش کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کی مثال (عرش کے مقابلے) میں ایسی ہی ہے جیسا کہ کسی صحرا میں ایک انگوٹھی پھینک دی جائے۔ اگر کرسی تمام کائنات پر پھیلی ہوئی ہو تو عرش کتنا بڑا ہو گا۔ حقیقت میں اللہ جو عرش اور کرسی کا پیدا کرنے والا ہے' سب سے بڑی عظیم ذات ہے۔"

(الف) کرسی کے ساتھ ایمان لانا۔ (ب) عرش کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے (فتاویٰ ابن تیمیہ" ج ٥' ص: ٥٥) ابن تیمیہ نے مزید کہا کہ جمہور اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ کرسی عرش کے مقابل (سامنے) ہے اور یہ قدموں کی جگہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان (صدقۂ فطر) کی نگرانی پر مقرر کیا تو میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے آتے ہی غلے میں سے مٹھی بھر کر لینا شروع کیا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تم کو اللہ کے رسول ﷺ کے پاس لے جاؤں گا (چھوڑوں گا نہیں)۔ پھر پورا قصہ بیان کیا۔ تو اس نے کہا (اے ابو ہریرہ!) جب تم سونے کیلئے اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو صبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر رہے گا جو کہ تمہاری حفاظت کرے گا اور شیطان صبح ہونے تک قریب نہ پھٹکنے پائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا =

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵۶﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ

بڑا ہے(۲۵۵) دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں' سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہو چکی ہے' اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا' جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔(۲۵۶) ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے' وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین (طاغوت) [۵۷] ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں' یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں

= ''گو وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچی کہی' وہ شیطان تھا۔'' (صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن' ب:۱۰/ ح:۵۰۱۰)

(۵۷) طاغوت: لفظ طاغوت بڑے وسیع معانی رکھتا ہے اور اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی معبود حقیقی کے علاوہ پرستش یا عبادت کی جائے (حجر' شجر' قبر' انسان زندہ یا مردہ حیوان' مورتی' چاند' سورج' ستارے پتھر وغیرہ وغیرہ) اسی طرح حضرت عیسیٰ ؑ اور اس کی والدہ اور دوسرے انبیاء و رسل اور جو بھی اللہ کے سوا ہیں اور ان کی کسی صورت میں بھی عبادت کی جائے تو وہ طاغوت کہلائیں گے (گو حقیقت میں وہ طاغوت نہیں ہیں)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو اللہ کی اطاعت میں =

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۲۵۷﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَآجَّ إِبْرٰهِمَ فِي رَبِّهِۦٓ أَنْ آتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرٰهِمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِۦ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرٰهِمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۲۵۸﴾ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ أَنّٰى يُحْيِۦ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ

گے۔(۲۵۷) کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم علیہ السلام سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا' جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے' وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں' ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا' اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔(۲۵۸) یا اس شخص کے مانند کہ جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی' وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لئے' پھر اسے اٹھایا' پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ' فرمایا بلکہ تو سو سال تک

= نیک اعمال کرتا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ (اسے آزمانے کے لئے) شیطان کو بھیج دیتا ہے اور (اس کی وجہ سے) وہ برے اعمال کرنے شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ (سارے نیک) اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲/ب:۴۷/ح:۴۵۳۸)

مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

رہا‘ پھراب تواپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوااور اپنے گدھے کو بھی دیکھ‘ ہم تجھے لوگوں کیلئے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں‘ پھران پر گوشت چڑھاتے ہیں‘ جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۵۹) اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا‘ کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی‘ فرمایا چار پرندے لو‘ انکے ٹکڑے کر ڈالو‘ پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں پکارو‘ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے‘(۲۶۰) جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں‘ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے(۲۶۱) جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ

لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا

کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں' ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہوں گے۔(۲۶۲) نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے'(۲۶۳) اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر' اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زور دار مینہ برسے اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے' ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا۔(۲۶۴) ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زور دار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دگنا لاوے اور اگر اس پر بارش نہ بھی

ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

برسے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔(۲۶۵) کیا تم میں سے کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجور اور انگوروں کا باغ ہو' جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور ہر قسم کے پھل موجود ہیں' اس شخص کا بڑھاپا آگیا ہو' اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں اور اچانک باغ کو بگولا لگ جائے جس میں آگ بھی ہو' پس وہ باغ جل جائے' اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔(۲۶۶) اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو' ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا' جسے تم خود لینے والے نہیں ہو' ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو' اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔(۲۶۷) شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔(۲۶۸) وہ جسے چاہے حکمت اور دانائی دیتا ہے اور جو شخص حکمت[۵۸] اور سمجھ دیا جائے وہ

(۵۸) حکمت: کے اصل معنی دانائی کے ہیں لیکن یہاں یہ لفظ علم اور قرآن و سنت کے =

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ

بہت ساری بھلائی دیا گیا اور نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں۔(۲۶۹) تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے' اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (۲۷۰) اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے' اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے'(۲۷۱) انہیں ہدایت پر لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کیلئے ہی خرچ کرنا چاہیے تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا' اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔(۲۷۲) صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے' جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے

= مفہوم میں استعمال ہوا ہے' مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کا قرآن و سنت کی روشنی میں عمل کرنا آسان ہو جائے۔

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ

انہیں مال دار خیال کرتے ہیں' آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر (الحافاً)⁽⁵⁹⁾ سوال نہیں کرتے' تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے۔(۲۷۳) جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غم گینی⁽⁶⁰⁾۔(۲۷۴)

---

(۵۹) الحافاً: اصل میں اس کے معنی چمٹ کر سوال کرنا ہیں لیکن امام طبری نے اپنی تفسیر میں اور دوسرے مفسرین نے اس لفظ سے مراد یہ لیا ہے کہ بالکل سوال نہیں کرتے۔

(۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات ایسے شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ (۱) عادل بادشاہ۔ (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں جوان ہوا۔ (۳) ایسا شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہے (یعنی ان میں آمد و رفت کے لئے بے قرار رہے)۔ (۴) وہ دو مرد جو آپس میں صرف اللہ کے لئے محبت کرتے ہوں (اور یہی غرض ان کی مقصود و مطلوب ہو) اور اسی (بنیاد) پر اکٹھے ہوں اور اسی پر جدا ہوں۔ (۵) اور ایسا انسان جس کو کسی جاہ و جمال والی عورت نے (برے کام کے لئے) دعوت دی تو اس نے (جواب میں) کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) ایسا انسان جس نے کسی چیز کا صدقہ دیا اور اس کو ایسے پوشیدہ انداز میں دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خیرات کی ہے۔ (۷) ایسا شخص جس نے تنہائی کی حالت میں اللہ کو یاد کیا تو (اللہ کے خوف سے) اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ (صحیح بخاری' کتاب الزکوۃ' ب: ۱۶/ ح: ۱۴۲۳)

وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ
وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ

سود خور[۶۱] لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے' یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام' جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے' اور جس نے پھر بھی کیا' وہ جہنمی ہے' ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔ (۲۷۵) اللہ تعالیٰ سود

---

(۶۱) سود (ربا) جس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ (۱) ربا النسیئہ (۲) ربا الفضل
ربا کے لغوی معنی زیادتی اور اضافے کے ہیں۔ شرعاً ربا یہ ہے کہ کچھ مدت کے لئے کسی کو ایک سو روپے اس شرط پر دینا کہ واپسی پر ایک سو پچاس یا ایک سو پچیس روپے دینے ہوں گے' یہ پچیس یا پچاس روپے زیادہ جو اس مدت کے عوض ہیں' وہ سود ہے اسے ربا النسیئہ کہتے ہیں۔ ربا الفضل: اس سود کو کہتے ہیں جو چھ اشیاء میں کمی بیشی یا نقد و ادھار کی وجہ سے ہوتا ہے (جس کی تفصیل حدیث میں ہے مثلاً گندم کا تبادلہ گندم سے کرنا ہے تو فرمایا گیا ہے کہ ایک تو برابر برابر ہو دوسرا ید أ بید (ہاتھوں ہاتھ ہو) اس میں کمی بیشی ہو گی تب بھی' ایک نقد اور دوسری ادھار ہوں یا دونوں ہی ادھار تب بھی سود ہے۔ (احسن البیان)

الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ

کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔(۲۷۶) بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں' نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے' ان پر نہ تو کوئی خوف ہے' نہ اداسی اور غم۔(۲۷۷) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو'[۶۲] اگر تم سچ مچ

---

(۶۲) احادیث میں بھی سود سمیت حرام کی کمائی سے روکا گیا ہے۔ (الف) حضرت عون بن ابی جحیفہؓ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ جب انہوں نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا۔ تو انہوں نے اس کے آلات توڑنے کے لئے کہا جب وہ توڑ دیئے گئے تو میں نے ان سے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کتے' خون نکالنے کی قیمت (لینے دینے) سے منع فرمایا ہے اور گودنا گدانے اور گدوانے اور سود کھانے اور کھلانے والے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(بخاری 'کتاب البیوع' ب:۲۵/ ح:۲۰۸۶)

(ب) حضرت عون بن ابی جحیفہؓ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک غلام' جو پچھنی کا کام جانتا تھا' خریدا۔ پھر کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی کمائی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور گودنا گودنے اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت کی ہے۔ =

مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ایماندار ہو۔(۲۷۸)اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ' ہاں اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے' نہ تم

=(صحیح بخاری 'کتاب اللباس 'ب:۹۶/ ح:۵۹۶۲)

(ج) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی (ایک اعلیٰ قسم کی کھجور) لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے ہو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے پاس خراب کھجور تھی تو میں نے اس (خراب) کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع لیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (کھانے کے لئے) پیش کروں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتے ہی یہ ارشاد فرمایا: ''خبردار! خبردار' یہ تو بالکل سود ہے بالکل سود' ایسا مت کرو اور اگر تم نے دوبارہ کھجور خریدنی ہو تو (پہلے) اپنی کھجور بیچو اور عمدہ کھجور (قیمت ادا کر کے) خریدو۔
(صحیح بخاری 'کتاب الوکالۃ 'ب:۱۱/ ح:۲۳۱۲)

(د) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے ساتھیوں سے پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ سمرہ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا وہ (صحابی) اپنا خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر بتا دیتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک لمبا خواب بیان فرمایا' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف گناہ گاروں کو جہنم کی سخت سزائیں دیتے ہوئے دکھلایا گیا' ان میں ایک سود خور بھی تھا۔ یہ نہر میں نہاتا تھا اور جب باہر نکلتا تو ایک شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا' یہ پھر نہر میں چلا جاتا اور پھر جب باہر نکلتا تو اس کے منہ میں پتھر ڈال دیا جاتا۔ اعاذنا اللہ منہ۔ (صحیح بخاری 'کتاب التعبیر 'ب:۴۸/ ح:۷۰۴۷)

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ

ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے (۲۷۹) اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو (۶۳) تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے' اگر تم میں علم ہو (۲۸۰) اور اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اسکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (۲۸۱) اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو' اور لکھنے والے کو چاہئے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل سے لکھے' کاتب کو چاہئے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے' پس اسے بھی لکھ دینا چاہئے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اسکا رب ہے اور حق میں سے کچھ گھٹائے نہیں'

---

(۶۳) صدقے سے مراد یہاں معاف کر دینا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلاموں سے کہا کرتا تھا کہ اگر تو (قرض لینے کے لئے) کسی مفلس (تنگ دست) شخص کے پاس جائے تو اس سے درگزر کرنا شاید کہ اللہ بھی ہم سے درگزر فرمائے" تو آپ نے فرمایا "جب اللہ سے اس کی ملاقات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔" =

الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَ لَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَ لَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ

ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دو مرد گواہ رکھ لو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو، تا کہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہوں کو چاہئے کہ وہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک و شبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے (۲۸۲) اور اگر تم سفر میں ہو

=(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ب: ۵۴/ ح: ۳۴۸۰)

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ
اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن [۶۴] قبضہ میں رکھ لیا کرو' ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔(۲۸۳) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ' اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۸۴) رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے' یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان

---

(۶۴) رہن کا مطلب گروی رکھنا ہے' حدیث سے بھی اس کا جواز ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے (ایک وقت تک کے لئے) اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔ (صحیح بخاری' کتاب الرھن' ب:۲/ ح:۲۵۰۹)

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٝ وَ اغْفِرْ لَنَا ٝ وَ ارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

لائے' اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے' انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی' ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے' (۲۸۵) اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا' جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے' اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔[۶۵] (۲۸۶)

۲۰۰ اٰیاتہا ۳ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ۸۹ رکوعاتہا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ ؕ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

الم (۱) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' جو زندہ اور سب کا نگہبان

(۶۵) حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ =

بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ

ہے۔ (۲) جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا ہے، جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے، اسی نے تورات اور انجیل کو اتارا تھا (۳) اس سے پہلے، لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر، اور قرآن بھی اسی نے اتارا، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے۔ (۴) یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ (۵) وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ غالب ہے، حکمت والا ہے (۶) وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کیلئے، حالانکہ ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور

= جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں تو وہ اس کے لئے کافی ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، ب: ۱۲/ ح: ۴۰۰۸)

مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۞ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۞ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ

پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لاچکے' یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقل مند حاصل کرتے ہیں۔(۷) اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کردے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے۔(۸) اے ہمارے رب۔ تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔(۹) کافروں کو ان کے مال اور ان کی اولادیں اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) سے چھڑانے میں کچھ کام نہ آئیں گی' یہ تو جہنم کا ایندھن ہی ہیں۔(۱۰) جیسا آل فرعون کا حال ہوا' اور انکا جو ان سے پہلے تھے' انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا' پھر اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا' اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔(۱۱) کافروں سے کہہ دیجئے! کہ تم عنقریب مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف جمع کئے جاؤ گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔(۱۲) یقیناً تمہارے لئے عبرت کی نشانی تھی ان دو جماعتوں میں جو گتھ گئی تھیں' ایک جماعت تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہی تھی اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا وہ انہیں اپنی

اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ
النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ
اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾
اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ

آنکھوں سے اپنے سے دگنا دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مدد سے قوی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں آنکھوں والوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔(۱۳) مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے اور نشاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے(۱۴) آپ کہہ دیجئے! کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لئے ان کے رب تعالیٰ کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی [۱] ہے، سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔(۱۵) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(۱۶) جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور

(۱) ملاحظہ ہو، تفسیر ابن کثیر اور سورۂ عنکبوت: ۶۴ نیز ملاحظہ ہو، حاشیہ سورۂ آل عمران، (۳) آیت: ۸۵۔

اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے ہیں۔(۱۷) اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کے ساتھ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(۱۸) بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بناء پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں (۲) کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔(۱۹) پھر بھی اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو آپ کہہ دیں کہ میں اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنا منہ مطیع کر دیا۔اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ کیا تم بھی اطاعت کرتے ہو؟ پس اگر یہ بھی تابعدار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں اور اگر یہ روگردانی کریں تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھ بھال رہا ہے۔(۲۰) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے ہیں۔

(۲) یعنی وہ آیات جو اسلام کے دین الٰہی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔(احسن البیان)

النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۫ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ

اور جو لوگ عدل و انصاف کی بات کہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں' تو اے نبی! انہیں دردناک عذابوں کی خبر دے دیجئے!(۲۱) ان کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔(۲۲) کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے وہ اپنے آپس کے فیصلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں' پھر بھی ایک جماعت ان کی منہ پھیر کر لوٹ جاتی ہے (۲۳) اس کی وجہ ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمیں تو گنے چنے چند دن ہی آگ جلائے گی' ان کی گھڑی گھڑائی باتوں نے انہیں ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔(۲۴) پس کیا حال ہو گا جبکہ ہم انہیں اس دن جمع کریں گے؟ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص اپنا اپنا کیا پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔(۲۵) آپ کہہ دیجئے اے میرے معبود! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے' تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں' بے

اَلَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ [٣] (٢٦) تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے' تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے' تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔(٢٧) مومنوں کو چاہئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو' اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا [٤] رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے۔(٢٨) کہہ دیجئے! کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے' آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے

---

(٣) ملاحظہ ہو حاشیہ سورۂ آل عمران (٣) آیت: ٢٧

(٤) اور اللہ کا یہ بیان کہ وہ اپنی ذات سے تم کو ڈراتا ہے یعنی اپنی سزا سے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اور اسی وجہ سے اس نے بے حیائی کی باتیں (جیسے زنا وغیرہ) حرام کی ہیں اور اللہ سے بڑھ کر کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی تعریف کی جائے (یعنی اللہ اس بات کو بہت پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے)۔'' (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:١٥/ ح:٧٤٠٣)

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ

سب اسے معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲۹) جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا' آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ (۳۰) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو' خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (۳۱) کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو' اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ [۵] (۳۲) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں میں سے آدم کو اور نوح کو' ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کا انتخاب فرمالیا۔ (۳۳) کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔ (۳۴) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے' اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ آیت: ۸۵۔

لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُھَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا
رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَـنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ڪُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ ھٰذَا ۭ قَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ ھَبْ لِيْ

نذر مانی، تو میری طرف سے قبول فرما! یقیناً تو خوب سننے والا اور پوری طرح جاننے والا ہے۔(۳۵) جب بچی کو جنا تو کہنے لگیں کہ پروردگار! مجھے تو لڑکی ہوئی، اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ کیا اولاد ہوئی ہے اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں میں نے اس کا نام مریم (۶) رکھا، میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔(۳۶) پس اسے اس کے پروردگار نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اسے بہترین پرورش دی۔ اس کی خیر خبر لینے والا زکریاؑ کو بنایا، جب کبھی زکریا ان کے حجرے (محراب) (۷) میں جاتے ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے، وہ پوچھتے اے مریم! یہ روزی تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزی دے۔(۳۷) اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔(۳۸) پس فرشتوں نے اسے آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ

---

(۶) مریم کے اصل معنی یہ ہیں کہ اللہ کی غلام۔(اس کی خادمہ)

(۷) محراب: مسجد میں امام کے مصلیٰ کی جگہ۔ لیکن یہاں مراد وہ حجرہ ہے جس میں =

مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ
يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ
الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ
الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ

تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا' سردار' ضابط نفس اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے۔(۳۹) کہنے لگے اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہو گا؟ میں بالکل بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے' فرمایا' اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے۔(۴۰) کہنے لگے پروردگار! میرے لئے اس کی کوئی نشانی مقرر کر دے' فرمایا' نشانی یہ ہے کہ تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کر سکے گا' صرف اشارے سے سمجھائے گا' تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح و شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ!(۴۱) اور جب فرشتوں نے کہا' اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کر لیا اور تجھے پاک کر دیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔(۴۲) اے مریم! تو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔(۴۳) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تیری طرف وحی سے پہنچاتے ہیں' تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ وہ

= حضرت مریمؑ رہائش پذیر تھیں۔

اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا

اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا؟ اور نہ تو انکے جھگڑنے کے وقت انکے پاس تھا۔(۴۴) جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے، جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔(۴۵) وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں [۸] کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "(بنی اسرائیل میں سے) ماں کی گود میں صرف تین بچوں نے کلام کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل کی قوم میں سے جریج نامی شخص تھا (ایک دفعہ کی بات ہے) کہ وہ نماز کی حالت میں تھا کہ اس کی والدہ نے آکر اسے پکارا تو اس نے دل میں خیال کیا کہ والدہ کو جواب دوں یا نماز ادا کروں (تو اس نے نماز جاری رکھی اور والدہ کو جواب نہ دیا) تو اس کی والدہ نے (اس کیلئے بد دعا کی) اس نے کہا کہ اے اللہ! اس وقت تک اس کو موت نہ دینا جب تک کہ وہ فاحشہ عورتوں کے چہرے نہ دیکھ لے۔ چنانچہ (ایک دن) جریج اپنے عبادت خانے میں عبادت میں مشغول تھا کہ اس کے پاس ایک فاحشہ عورت نے آکر اس کے ساتھ برائی کرنے کیلئے کہا۔ لیکن جریج نے انکار کر دیا۔ تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے برا فعل کیا اور اس کے سبب اس نے ایک بچہ جنا (لوگوں کے پوچھنے پر) اس نے کہا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ (لوگ یہ سن کر) اس کے پاس آئے اور اس کی عبادت گاہ کو توڑ پھوڑ دیا اس کو (عبادت =

وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ

سے ہو گا۔(۴۶) کہنے لگیں۔ الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہو گا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے

= گاہ سے) نیچے اتار دیا اور اس کو گالیاں دیں۔ جریج نے (اس مصیبت کی حالت میں) وضو کیا اور نماز ادا کرنے کے بعد اس بچے کے پاس آکر پوچھا کہ اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ تو بچہ بولا کہ فلاں گڈریا۔ تو (اس کی قوم یہ حال دیکھ کر شرمندہ ہوئی) اور انہوں نے جریج سے کہا کہ ہم تیری عبادت گاہ سونے کی بنا دیں۔ تو اس نے کہا نہیں صرف مٹی کی۔ تیسرا قصہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ادھر سے ایک خوش وضع (خوبصورت) سوار کا گزرنا ہوا تو اس نے (اسے دیکھ کر) یہ دعا کی اے میرے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح بنا دے۔ تو اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور سوار کی طرف منہ کرکے کہنے لگا کہ اے اللہ! مجھے اس کی طرح نہ بنانا اور پھر دوبارہ دودھ پینا شروع کر دیا۔ راوی (ابو ہریرہ) بیان کرتے ہیں کہ جیسے میں (اس وقت) نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپؐ نے (اس بچے کی طرح) اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا تو پھر اس عورت کے قریب سے ایک لونڈی کا گزر ہوا (جس کو لوگ مارتے جا رہے تھے) تو اس نے کہا کہ اے اللہ! میرے بچے کو تو اس کی طرح نہ بنانا تو بچے نے پھر اس کی چھاتی سے منہ ہٹا کر کہا کہ اے اللہ! تو مجھے اس لونڈی کی طرح بنا دے۔ تو اس کی ماں نے (متعجب ہو کر پوچھا) یہ کیوں (یعنی تو اس خوش وضع سوار کی بجائے اس ذلیل لونڈی کی طرح کیوں بننا پسند کرتا ہے)۔ تو اس نے جواب دیا کہ وہ سوار تو ظالموں میں سے ایک بڑا ظالم تھا اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اس پر الزام لگا رہے ہیں کہ تو نے چوری کی اور زنا کیا حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۸/ ح:۳۴۳۶)

اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

ہاتھ بھی نہیں لگایا‘ فرشتے نے کہا‘ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے‘ جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لکھنا اور حکمت اور توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔(۴۸) اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا‘ کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں‘ میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں‘ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں‘ اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے‘ اگر تم ایماندار ہو۔(۴۹) اور میں توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں‘ اس لئے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو!(۵۰) یقین مانو! میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے‘ تم سب اسی کی عبادت کرو‘ یہی سیدھی

رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ

راہ ہے۔(۵۱) مگر جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کر لیا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں۔(۵۲) اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔(۵۳) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔(۵۴) جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں[9] اور

---

(۹) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے قریب آپ کا آسمان سے دوبارہ نزول ہو گا' جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے۔

(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے' وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) تم لوگوں میں عادل حکمران بن کر اتریں گے تو وہ صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو ختم کر دیں گے' جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال اس کثرت سے ہو گا کہ =

اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٥٦﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ

تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر رکھنے والا ہوں قیامت کے دن تک' پھر تم سب کالوٹنا میری ہی طرف ہے میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کروں گا۔(۵۵) پھر کافروں کو تو میں دنیا اور آخرت میں سخت تر عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔(۵۶) لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب پورا پورا دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔(۵۷) یہ جسے ہم تیرے سامنے پڑھ رہے ہیں آیتیں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہیں۔(۵۸) اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال

=اسے کوئی آدمی قبول نہیں کرے گا۔ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور اگر تم چاہو تو (سورۂ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے) کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام اس پر گواہی نہ دیں۔(صحیح بخاری 'کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۹/ ح:۳۴۴۸)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب مریم کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہو گا۔(صحیح بخاری 'کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۵/ ح:۳۴۴۹)

عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ ھٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ
اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ

ہو بہو آدم کی مثال ہے جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا! پس وہ ہو گیا!(۵۹) تیرے رب کی طرف سے حق یہی ہے خبردار شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔(۶۰) اس لئے جو شخص آپ کے پاس اس علم کے آجانے کے بعد بھی آپ سے اس میں جھگڑے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے فرزندوں کو اور ہم تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم تم خاص اپنی اپنی جانوں کو بلا لیں، پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔(۶۱) یقیناً صرف یہی سچا بیان ہے اور کوئی معبود برحق نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور بے شک غالب اور حکمت والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔(۶۲) پھر بھی اگر قبول نہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی صحیح طور پر فسادیوں کو جاننے والا ہے۔(۶۳) آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان

التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ

ہیں[10] (٦٤) اے اہل کتاب! تم ابراہیم کی بابت کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات و انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئیں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟ (٦٥) سنو! تم لوگ اس میں جھگڑ چکے جس کا تمہیں علم تھا پھر اب اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (٦٦) ابراہیم تو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یک طرفہ (خالص) مسلمان تھے، وہ مشرک[11] بھی

(١٠) چنانچہ اس آیت پر عمل کرتے ہوئے نبی ﷺ نے عیسائی حکمران کو مکتوب کے ذریعے سے قبول اسلام کی دعوت دی، جیسے حدیث میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابو سفیان نے میرے روبرو کہا کہ میں اس زمانے میں جب میرے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان صلح (حدیبیہ) تھی شام میں تھا تو معلوم ہوا کہ ہرقل (بادشاہ روم) کی طرف نبی کریم ﷺ کا خط آیا ہے اس نے کہا کہ یہ خط حضرت دحیہ کلبی لے کر آئے تھے تو انہوں نے اسے والی بصرہ کے حوالے کیا تو اس نے آگے ہرقل (بادشاہ روم) کو پہنچا دیا تو ابو سفیان کہتے ہیں کہ ہرقل نے مجھے بلوا کر چند سوالات کر کے نبی کریم ﷺ کی نبوت اور دوسرے حالات کے بارے میں غائبانہ تعارف حاصل کیا جس سے وہ بہت متاثر ہوا۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س: ٣/ب: ٤/ح: ٤٥٥٣)

(١١) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ بقرہ، آیت ١٣٥)

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۗ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ
عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا
اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۗ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ

نہ تھے‘ (٦٧) سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم سے نزدیک تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا کہا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے‘ مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ ہی ہے‘ (٦٨) اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ تمہیں گمراہ کر دیں‘ دراصل وہ خود اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ (٦٩) اے اہل کتاب تم (باوجود قائل ہونے کے پھر بھی) دانستہ اللہ کی آیات کا کیوں کفر کر رہے ہو؟ (٧٠) اے اہل کتاب! باوجود جاننے کے حق و باطل کو کیوں خلط ملط کر رہے ہو اور کیوں حق کو چھپا رہے ہو؟ (٧١) اور اہل کتاب کی ایک جماعت نے کہا کہ جو کچھ ایمان والوں پر اتارا گیا ہے اس پر دن چڑھے تو ایمان لاؤ اور شام کے وقت کافر بن جاؤ‘ تاکہ یہ لوگ بھی پلٹ جائیں۔ (٧٢) اور سوائے تمہارے دین پر چلنے والوں کے اور کسی کا یقین نہ کرو۔ آپ کہہ دیجئے کہ بے شک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس بات کا بھی یقین نہ کرو) کہ کوئی اس جیسا دیا جائے جیسا تم دیئے گئے ہو‘ یا یہ کہ یہ تم سے تمہارے رب کے پاس جھگڑا کریں گے‘ آپ کہہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

دیجئے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے' وہ جسے چاہے اسے دے' اللہ تعالیٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ [۱۲] (۷۳) وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہے مخصوص کر لے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(۷۴) بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر انہیں تو خزانے کا امین بنادے تو بھی وہ تجھے واپس کر دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تو اس کے سر پر ہی کھڑا رہے' یہ اس لئے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پر ان جاہلوں کے حق کا کوئی گناہ نہیں' یہ لوگ

---

(۱۲) اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی جن جن صفات کا ذکر آیا ہے مثال کے طور پر منہ' آنکھیں' ہاتھ' پنڈلی' اس کا زمین پر نزول اور عرش پر براجمان ہونا وغیرہ وغیرہ۔ تو گویا جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ نے جو کچھ صحیح احادیث میں ذکر کیا ہے تو اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو بغیر کسی تاویل' تشبیہ اور تعطیل کے مانتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں کہ یہ صفات جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو لائق ہیں اور یہ کسی مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتیں جیسا کہ خود اللہ احکم الحاکمین نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ "اس جیسی کوئی چیز نہیں" (سورۃ الشوریٰ:۱۱) اور سورۂ اخلاص میں ہے "اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

باوجود جاننے کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہتے ہیں۔(۷۵) ہاں (مواخذہ ہو گا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیز گاری کرے' تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے۔(۷۶) بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں' ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں' اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔(۷۷) یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو حالانکہ اور دراصل وہ کتاب میں سے نہیں' اور یہ کہتے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں' وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔(۷۸) کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب و حکمت اور نبوت دے' یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ' بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ' تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے کے سبب۔(۷۹) اور

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ

یہ نہیں (ہو سکتا) کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا لینے کا حکم کرے،[۱۳] کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا۔(۸۰) جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے' فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں (۸۱) پس اسکے بعد بھی جو پلٹ جائیں وہ یقیناً پورے نافرمان ہیں (۸۲) کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں

(۱۳) یعنی انبیاء لوگوں کو صرف اللہ کی طرف بلاتے ہیں' اسی لیے وہ اپنی شان میں مبالغہ کرنے سے بھی لوگوں کو روکتے ہیں' تاکہ لوگ انہیں بھی خدائی صفات کا حامل نہ سمجھ لیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ (عیسائیوں) نے عیسیٰ بیٹے مریم کو چڑھا دیا' میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں۔ تو یوں کہو اللہ کے بندے اور اس کے رسول۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۸/ ح:۳۴۴۵)

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ (۸۳) آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ موسیٰ (علیہ السلام) عیسیٰ (علیہ السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے، ان سب پر ایمان لائے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ (۸۴) جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا[۱۴] اور وہ

(۱۴) اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا فرض ہے۔ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ اس امت کے یہود و نصاریٰ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو کہ میرے بارے میں سنے اور پھر میں جو پیغام لایا ہوں، اس کے مانے بغیر مرجائے تو وہ ابد الآباد کے لئے دوزخی ہوگا۔ (مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۴۰) (ب) حضرت جبرئیل امین کا نبی کریم ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کرنا اور پھر نبی کریم ﷺ کا ان باتوں کو ان سے بیان کرنا پھر یہ فرمانا=

=کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے ان تمام باتوں کو دین سے تعبیر فرمایا اور اس باب میں اس کا بھی بیان ہے جو نبی کریم نے عبدالقیس (قبیلے) کے وفد کو ایمان کے معنی بتلائے۔ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب: ۳۷/ح:۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے ساتھیوں میں جلوہ افروز تھے کہ جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس سے ملاقات پر' اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر (ایک دوسری حدیث میں اللہ کی کتابوں اور تقدیر پر ایمان کو بھی شامل کیا گیا ہے) تو پھر اس نے پوچھا کہ یہ فرمائیں کہ اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور نماز قائم کرے اور فرضی زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ (اور بیت اللہ کا حج کرے جو کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے) تو پھر اس نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسا کہ تو اسے (سامنے) دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو خیر پھر کم از کم اتنا خیال رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ یہ بتائیں کہ قیامت کب ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ بتانے والا پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ ہاں البتہ میں اس کی نشانیاں تم کو بتلائے دیتا ہوں (اور وہ یہ ہیں) جب لونڈی اپنے مالک کو جنے اور جب ننگے بدن' ننگے پیر' اونٹوں کے چرانے والے اونچی اونچی عمارتوں کے بنانے میں فخر اور مقابلہ کریں گے۔ قیامت (غیب کی) ان پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت پڑھی "بے شک=

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ

آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔(۸۵) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں' اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔(۸۶) ان کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔(۸۷) جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں' نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے نہ انہیں مہلت دی جائے۔(۸۸) مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۸۹) بے شک جو لوگ اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کریں پھر کفر میں بڑھ جائیں' ان کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہ کی جائے گی' یہی گمراہ لوگ ہیں۔(۹۰) ہاں جو لوگ کفر کریں اور مرتے

= اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی' پھر وہ شخص جب اپنی پیٹھ پھیر کر نکلا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو واپس لاؤ (جب لوگ اس کے پیچھے نکلے) تو کوئی بھی نظر نہ آیا تو آپؐ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاری نے کہا نبی کریم ﷺ نے ان سب باتوں کو (دین کہہ کر) ایمان میں شامل کر دیا۔ (صحیح بخاری' کتاب العلم' ب:۲۵/ ح:۸۷)

كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع ١١ / ١٧

دم تک کافر رہیں ان میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا دے' گو فدیے میں ہی ہو تو' بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (١٥) یہی لوگ ہیں جن کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں۔(٩١)

---

(١٥) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "قیامت کے دن کافر کو جب لایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین بھر سونا ہو گیا تو اپنے آپ کو (جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے) فدیہ دے دے گا؟ تو وہ کہے گا کہ ہاں۔ تو پھر اس سے کہا جائے گا کہ (دنیا میں) اس سے کہیں آسان بات تجھ سے کہی گئی تھی۔ یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے۔" (یعنی صرف اسلام قبول کرنے کے لئے کہا گیا لیکن تم پر بدبختی غالب آئی اور تم نے انکار کر دیا)۔ (صحیح بخاری 'کتاب الرقاق' ب:٤٩/ ح:٦٥٣٨)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ

جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے' اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔(۹۲) توراۃ کے نزول سے پہلے (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے جس چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس کے سوا تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے' آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو توراۃ لے آؤ اور پڑھ سناؤ۔ (۹۳) اس کے بعد بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھیں وہی ظالم ہیں۔(۹۴) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے تم سب ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو' جو مشرک [۱۶] نہ تھے۔(۹۵) اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔(۹۶) جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں' مقام ابراہیم ہے' اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس

---

(۱۶) مشرکین: ایسے لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی غیر کو اس کی ربوبیت' الوہیت یا اسماء اور صفات میں شریک کرتے ہیں۔

الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾
قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۸﴾
قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ
شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوۡا فَرِیۡقًا

گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ [۱۷] اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے (۹۷) آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیوں کرتے ہو؟ جو کچھ تم کرتے ہو' اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔(۹۸) ان اہل کتاب سے کہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے مؤمن لوگوں کو کیوں روکتے ہو؟ اور اس میں عیب ٹٹولتے ہو' حالانکہ تم خود شاہد ہو' اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔(۹۹) اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کی کسی جماعت کی باتیں

---

(۱۷) اس سے حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت واضح ہے۔
(الف) حج کا ادا کرنا اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اہم رکن ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں (ان کے پاس زاد راہ کی استطاعت اور فراہمی ہو) ان پر اس گھر کا حج فرض کیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔ (صحیح بخاری 'کتاب الحج' باب ۲)
(ب) اسلام میں داخل ہونے سے پہلے جو بھی گناہ ہوتے ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ہجرت اور حج سے بھی (یعنی ان تین باتوں۔ اسلام میں داخل ہونے' اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے اور اللہ کے لئے حج کرنے سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ (صحیح مسلم 'کتاب الایمان' باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ و کذا الحج والھجرۃ' حدیث: ۱۲۱)

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

مانو گے تو وہ تمہیں تمہاری ایمانداری کے بعد مرتد کافر بنادیں گے۔(۱۰۰)(گویہ ظاہر ہے کہ) تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟ باوجودیکہ تم پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں رسول اللہ (ﷺ) موجود ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط تھام لے تو بلاشبہ اسے راہ راست دکھادی گئی۔(۱۰۱) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔(۱۰۲) اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو[۱۸] اور اللہ تعالیٰ کی اس

---

(۱۸) اس میں فرقہ بندی سے روکا گیا ہے، لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں اس کے برعکس فرقہ بندی کا سلسلہ اتنا وسیع اور محکم ہے کہ اس کے ختم ہونے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیش گوئی کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان فتنوں سے ہشیار رہنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "یہود و نصاریٰ بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو گی تو یہ سارے (فرقے) جہنمی ہوں گے سوا ایک کے اور وہ نجات پانے والا ایک فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہو گا (یعنی قرآن و سنت پر عمل کرنے والا)۔" (سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ۱۸ ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ، حدیث ۲۶۴۶ و سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب افتراق الامم، حدیث ۳۹۹۲، ۳۹۹۳)

اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے' تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی' پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے' اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ (۱۰۳) تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے' اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔ (۱۰۴) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا' انہیں لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (۱۰۵) جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ' سیاہ چہرے والوں (سے کہا جائے گا) کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو۔ (۱۰۶) اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۰۷) اے نبی! ہم ان حقانی آیتوں کی تلاوت آپ پر کر رہے ہیں اور اللہ

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ

تعالیٰ کا ارادہ لوگوں پر ظلم کرنے کا نہیں۔(۱۰۸) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔(۱۰۹) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے [۱۹] کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو' اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو' اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا' ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔(۱۱۰) یہ تمہیں ستانے کے سوا اور زیادہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے' اگر لڑائی کا موقعہ آ جائے تو پیٹھ موڑ لیں گے' پھر مدد نہ کئے جائیں گے۔(۱۱۱) ان پر ہر جگہ ذلت کی مار پڑی' الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی یا لوگوں کی پناہ میں ہوں' یہ غضب الٰہی کے مستحق ہو گئے اور ان پر فقیری ڈال دی گئی' یہ اسلئے کہ یہ لوگ اللہ

(۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں یوں کہا کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے لئے بہتر ہوں (یعنی ان کی بھلائی اور ہدایت کے لئے فکر کریں) تم ان کو گردنوں میں زنجیریں ڈال کر (یعنی قیدی بنا کر) لاتے ہو اور وہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ (یعنی تمہارے پاس آ کر' اس طرح تم ان کو جہنم کے دائمی عذاب سے نجات دلا کر جنت میں داخلے کا سبب بنتے ہو)۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۳/ب:۷/ح: ۴۵۵۷)

عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ
تُغْنِىَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ

تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے تھے اور بے وجہ انبیاء کو قتل کرتے تھے' یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا۔ (۱۱۲) یہ سارے کے سارے یکساں نہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔(۱۱۳) یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں' بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔(۱۱۴) یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی ناقدری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے۔(۱۱۵) کافروں کو ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی' یہ تو جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔[۲۰] (۱۱۶) یہ کفار جو خرچ اخراجات کریں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک تند ہوا چلی جس میں پالا تھا جو ظالموں کی کھیتی پر پڑا اور اسے تہس نہس کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر

---

(۲۰) یعنی اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ لانے والوں کا انجام جہنم ہے' مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵)

اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ
وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ
بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ
قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫
وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ

ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ (۱۱۷) اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ (تم تو) نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے' وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو' ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے' ہم نے تمہارے لئے آیتیں بیان کر دیں۔ (۱۱۸) اگر عقلمند ہو (تو غور کرو) ہاں تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے' تم پوری کتاب کو مانتے ہو' (وہ نہیں مانتے پھر محبت کیسی؟) یہ تمہارے سامنے تو اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں مارے غصہ کے انگلیاں چباتے ہیں کہہ دو کہ اپنے غصہ ہی میں مرجاؤ' اللہ تعالیٰ دلوں کے راز کو بخوبی جانتا ہے۔ (۱۱۹) تمہیں اگر بھلائی ملے تو یہ ناخوش ہوتے ہیں ہاں! اگر برائی پہنچے تو خوش ہوتے ہیں' تم اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (۱۲۰) اے نبی! اس وقت کو بھی یاد کرو جب صبح ہی صبح

لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ
هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا
بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ

آپ اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو میدان جنگ میں لڑائی کے مورچوں پر باقاعدہ بٹھا رہے تھے اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے۔ (۱۲۱) جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں' اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور مدد گار ہے۔ اور اسی کی پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (۱۲۲) جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جبکہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے' اس لئے اللہ ہی سے ڈرو! (نہ کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو۔ (۱۲۳) (اور یہ شکر گزاری باعث نصرت و امداد ہو) جب آپ مومنوں کو تسلی دے رہے تھے' کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہو گا' (۱۲۴) کیوں نہیں' بلکہ اگر تم صبر و پرہیز گاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آ جائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جو نشاندار ہوں گے۔ (۱۲۵) اور یہ تو محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمینان قلب کے لئے ہے' ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ (۱۲۶) (اس امداد الٰہی کا مقصد یہ تھا کہ اللہ) کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل

الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ اَوۡ یُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾

کرڈالے اور (سارے کے سارے) نامراد ہو کر واپس چلے جائیں (۱۲۷) اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں' اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا عذاب دے' کیونکہ وہ ظالم ہیں۔(۱۲۸) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے' وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے' اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔(۱۲۹) اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ'[۲۱] اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تمہیں نجات ملے۔(۱۳۰) اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی

---

(۲۱)(الف) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲۷۵)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سات مہلک اور تباہ کرنے والے گناہوں سے بچو' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' جادو کرنا اور ایسی جان کا بے گناہ قتل' جس کو مارنا اللہ نے حرام کیا ہو مگر حق کے ساتھ (یعنی اگر اس سے کوئی ایسا گناہ ہو جائے جس پر اس کا قتل ضروری ہو جائے تو وہ اس میں داخل نہیں یعنی قاتل کو بدلے میں قتل کرنا گناہ نہیں) سود کھانا' یتیم کا مال کھانا اور کافروں سے جنگ کرتے ہوئے اپنی پیٹھ پھیرنا (یعنی مقابلہ میں بھاگ جانا) اور پاک دامن اور بھولی بھالی مسلمان عورتوں پر تہمت اور بہتان لگانا۔ (صحیح بخاری' کتاب الوصایا' ب: ۲۳/ ح: ۲۷۶۶)

(ج) ملاحظہ کریں (سورۂ بقرہ آیت: ۲۷۸ جزء الف و ب)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا

ہے۔(۱۳۱) اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔[۲۲] (۱۳۲) اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے' جو پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(۱۳۳) جو لوگ آسانی میں' سختی کے موقعہ پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں' غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں کو دوست رکھتا ہے۔[۲۳] (۱۳۴) جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں'

(۲۲) اس سے مراد قبول اسلام کی تلقین ہے' کیونکہ انسان اس کے بغیر قیامت کے دن رحمت خداوندی کا مستحق نہیں ہو گا' مزید ملاحظہ کیجئے سورۂ آل عمران آیت:۸۵ کا حاشیہ۔)

(۲۳) (الف) اس آیت اور مابعد کی آیت میں اللہ کے نیک بندوں (متقین) کی بعض صفات کا تذکرہ ہے' جیسا کہ ذیل کی احادیث میں بھی ان کا ذکر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "آدمی کے ہر ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہے جو کوئی دوسرے کی مدد کرے' اس کو جانور پر سوار کرا دے یا اس کا سامان اوپر لدوا دے تو یہ صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا اور نماز کے لئے ایک ایک قدم جو اٹھائے یہ بھی صدقہ ہے اور کسی کو راستہ بتانا یہ بھی صدقہ ہے۔ صدقہ یہ ہے کہ =

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔[۲۴] (۱۳۵) انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں' جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے' ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔ (۱۳۶) تم سے پہلے بھی ایسے واقعات گزر چکے ہیں' سو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ (آسمانی تعلیم کے) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟۔ (۱۳۷) عام لوگوں کے لئے تو یہ (قرآن) بیان

= انسان اپنے آپ کو سلامتی اور حفاظت میں رکھنے کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے خیرات کرے یا خیراتی کام سرانجام دے۔" (صحیح بخاری' کتاب الجہاد والسیر' ب: ۷۲/ ح:۲۸۹۱)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو کر پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۷۶/ ح:۶۱۱۴)

(ج) محسنین: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نیک کام صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں کسی اور کے دکھاوے یا ریاکاری کے لئے نہیں' اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کرنے والے بھی محسنین ہیں۔

(۲۴) ملاحظہ ہو حاشیہ سورۃ الشوریٰ' آیت:۲۵

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَـعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ ۖ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ

ہے اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔(۱۳۸) تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایماندار ہو۔(۱۳۹) اگر تم زخمی ہوئے ہو تو تمہارے مخالف لوگ بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں، ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ (شکست احد) اس لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔(۱۴۰) (یہ وجہ بھی تھی) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو بالکل الگ کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ (۱۴۱) کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ معلوم نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں۔؟(۱۴۲) جنگ سے پہلے تو تم شہادت کی آرزو میں تھے اب اسے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھ لیا۔ (۱۴۳) (حضرت) محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا

يَضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـــًٔا‌ ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ‌ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ‌ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ‌ؕ وَسَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ‌ۚ فَمَا وَهَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ع

کچھ نہ بگاڑے گا‘ عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا(۱۴۴) بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا‘ مقرر شدہ وقت لکھا ہوا ہے‘ دنیا کی چاہت والوں کو ہم کچھ دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو ہم وہ بھی دیں گے۔ اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ دیں گے۔(۱۴۵) بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر‘ بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں‘ انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست رہے اور نہ دبے‘ اور اللہ صبر کرنے والوں کو (ہی) چاہتا ہے۔(۱۴۶) وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔(۱۴۷) اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔(۱۴۸) اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں تمہاری

يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾
سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا‌ ۚ
وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ
بِاِذۡنِهٖ‌ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَ تَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا

ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے' (یعنی تمھیں مرتد بنا دیں گے) پھر تم نامراد ہو جاؤ گے۔[۲۵] (۱۴۹) بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ (۱۵۰) ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے' اس وجہ سے کہ یہ اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جس کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری' ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' اور ان ظالموں کی بری جگہ ہے۔ (۱۵۱) اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جبکہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی' اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز

---

(۲۵) اس لیے جس جگہ مشرکین اور شرک پایا جائے وہاں اقامت پذیر ہونا صحیح نہیں۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص مشرک کے ساتھ اکٹھا ہو اس کے ساتھ (مستقل طور پر) رہے وہ اسی قسم کا مشرک ہے (یعنی اس مشرک اور اس مسلمان میں کوئی فرق نہیں) اس حدیث سے یہ درس ملتا ہے کہ مسلمان کو غیر مسلم ملک میں نہیں رہنا چاہئے اور اس پر لازم ہے کہ وہ ہجرت کر کے مسلمان ملک میں چلا جائے جہاں اسلامی اصول اپنائے جاتے ہوں۔ (صرف دین کی تبلیغ کے لئے شرعی عذر کی بناء پر رہنا جائز ہے) (سنن ابی داود' کتاب الجهاد' باب فی الاقامة بارض الشرک حدیث:۲۷۸۷)

تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ

تمہیں دکھادی، تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا تو پھر اس نے تمہیں ان سے پھیر دیا تا کہ تم کو آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگزر فرمالیا اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(۱۵۲) جب کہ تم چڑھے چلے جارہے تھے اور کسی کی طرف توجہ تک نہیں کرتے تھے اور اللہ کے رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے، بس تمہیں غم پر غم پہنچا تا کہ تم فوت شدہ چیز پر غمگین نہ ہو اور نہ پہنچنے والی (تکلیف) پر اداس ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے خبردار ہے۔(۱۵۳) پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی۔ ہاں کچھ وہ لوگ بھی تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناحق جہالت بھری بدگمانیاں کر رہے تھے اور کہتے تھے کیا ہمیں بھی کسی چیز کا اختیار ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ کام کل کا کل اللہ کے اختیار میں ہے، یہ لوگ اپنے دلوں کے بھید آپ کو نہیں بتاتے، کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو یہاں قتل نہ

كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ‌ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا‌ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا‌ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحۡمَةٌ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

ع ۷

کئے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ گو تم اپنے گھروں میں ہوتے پھر بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا تھا وہ تو مقتل کی طرف چل کھڑے ہوتے‘ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سینوں کے اندر کی چیز کا آزمانا اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے‘ اس کو پاک کرنا تھا[۲۶] اور اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید سے آگاہ ہے۔ (۱۵۴) تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈ بھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آ گئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا اور تحمل والا ہے۔ (۱۵۵) اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں کے حق میں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں‘ کہا کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے‘ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خیال کو اللہ تعالیٰ ان کی دلی حسرت کا سبب بنا دے‘ اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ (۱۵۶) قسم ہے اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے جاؤ یا اپنی موت مرو بے شک اللہ

---

(۲۶) تمحیص تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ آزمانا‘ پاک کرنا‘ نجات حاصل کرنا۔

وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ

تعالیٰ کی بخشش و رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں۔ (۱۵۷) بالیقین خواہ تم مرجاؤ یا مار ڈالے جاؤ جمع تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی کئے جاؤ گے۔ (۱۵۸) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے' سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کیلئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں' پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں' بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (۱۵۹) اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (۱۶۰) ناممکن ہے کہ نبی سے خیانت ہو جائے ہر خیانت کرنے والا خیانت[۲۷] کو لئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہو گا' پھر ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا' اور وہ ظلم نہ کئے

---

(۲۷) خیانت (غلول) اس سے مراد مال غنیمت کا تقسیم سے پہلے چرانا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ میں ہے کہ "ہر خیانت کرنے والا خیانت کو لے کر قیامت کے دن حاضر ہو گا"۔ احادیث میں بھی اس پر سخت وعید آئی ہے' مثلاً۔ =

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ

جائیں گے۔(۱۶۱) کیا پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے درپے ہے' اس شخص جیسا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لئے کر لوٹتا ہے؟اور جس کی جگہ جہنم ہے جو بدترین جگہ ہے۔(۱۶۲) اللہ تعالیٰ کے پاس ان کے الگ الگ درجے ہیں اور ان کے تمام اعمال کو اللہ بخوبی دیکھ رہا ہے۔(۱۶۳) بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا

= حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہو کر خطاب کیا اور آپؐ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا اور پھر اس کو بڑا گناہ قرار دیا اور اس کے لئے بڑی وعید کا ذکر فرمایا پھر فرمانے لگے (دیکھو) ایسا نہ ہو میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں' وہ ممیا رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں' وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ! میری مدد کرو' تو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں' میں نے تو (دنیا میں اللہ کا حکم) تجھ کو پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو' جو بلبلا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ! میری فریاد سنئے (اس اونٹ سے میری گردن کو چھڑائیے) تو میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا' میں نے تجھ کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی لادے ہوئے ہو اور مجھ سے کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں جواب دوں میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا (کہ خیانت بہت بڑا گناہ ہے) یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہوئے ہو جو (ہوا سے) اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے تو میں کہوں میں اب تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو تجھے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔" (صحیح بخاری' کتاب الجہاد والسیر' ب:۱۸۹/ ح:۳۰۷۳)

بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

النصف

احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا' جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے' یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔[۲۸] (۱۶۴) (کیا بات ہے) کہ جب تمہیں ایک ایسی تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے' تو یہ کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے' بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

(۲۸) اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت اور تزکیۂ نفس کے لیے آنحضرت ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا بہت ضروری ہے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سورۃ الفرقان میں فرمایا (واجعلنا للمتقین اماما) (اے پروردگار!) ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے۔
مجاہد نے کہا یعنی امام کہ ہم لوگ اگلے لوگوں (صحابہ اور تابعین) کی پیروی کریں اور ہمارے بعد جو لوگ آئیں وہ ہماری کریں اور ابن عون نے کہا کہ تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنی ذات کے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے پسند کرتا ہوں۔ (۱) مسلمان کو چاہئے کہ حدیث رسول ﷺ کو سیکھیں اور حدیث کے عالموں سے اس کے بارے میں پوچھتے رہیں۔ (۲) قرآن مجید میں تدبر کریں اور اس کے مسائل کے بارے میں پوچھیں۔ (۳) تیسری بات کہ لوگوں کو چھوڑ دیں یعنی ان کے معاملات میں مداخلت کریں نہ ان کی غیبت وغیرہ کی جائے اور اگر خیر و بھلائی مقصود ہو تو ان کو وعظ و نصیحت کرتے رہیں۔ (صحیح بخاری' کتاب الاعتصام' باب: ۲)==

=(الف) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان فرمایا کہ ”ایمانداری آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے یعنی انسان کی فطرت میں داخل ہے اور قرآن (آسمان سے) اترا پھر لوگوں نے اس کو پڑھا اور (امانت کو اس سے سمجھا) اور حدیث شریف (پڑھ کر) اس سے (امانت) کو سمجھا (تو قرآن اور حدیث دونوں سے اس ایمانداری کو جو فطری تھی پوری قوت مل گئی)۔“ (صحیح بخاری 'کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ 'ب:۲/ح:۶۷۷۲)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میری ساری امت (گو وہ گناہ گار ہو ایک نہ ایک دن) بہشت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون ہے جو (جنت میں جانے سے) انکار کرے تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔ (صحیح بخاری 'کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ 'ب:۲/ح:۷۲۸۰)

(ج) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اور اللہ تعالیٰ نے جو مجھے دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تم کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں تو بھاگو! بھاگو! (اپنی جان بچاؤ!) اب کچھ لوگوں نے اس کے کہنے پر عمل کیا اور وہ رات ہی رات اطمینان سے بھاگ کر چل دیئے تو انہوں نے اپنی جانوں کو محفوظ کر لیا اور کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی میں پڑے رہے' یہاں تک کہ (دشمن کے لشکر نے) اچانک ان کو آلیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میرا کہا سنا اور جو=

قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

قادر ہے۔(۱۶۵)اور تمہیں جو کچھ اس دن پہنچا جس دن دو جماعتوں میں ٹد بھیڑ ہوئی تھی' وہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جان لے۔(۱۶۶) اور منافقوں کو بھی معلوم کرے جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو' یا کافروں کو ہٹاؤ' تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہم لڑائی جانتے ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے' وہ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے بہت قریب تھے' اپنے منہ سے وہ باتیں بناتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں' اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔(۱۶۷) یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور بھائیوں کی بابت کہا کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ دیجئے! کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دو۔(۱۶۸) جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں' بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے

= حکم میں لے کر آیا اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور ان لوگوں کی جنہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور جو حکم میں لے کر آیا اس کو جھٹلایا' تسلیم نہ کیا (شیطان کے لشکر نے ان کو آدبوچا اور تباہ کر دیا یعنی دوزخ میں ڈلوا دیا)۔" (صحیح بخاری' کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ب:۲/ ح:۷۲۸۳)

فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ

جاتے ہیں۔ (۱۶۹) اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (۱۷۰) وہ خوش وقت ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔ (۱۷۱) جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں پورے زخم لگ چکے تھے، ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیز گاری برتی ان کے لئے بہت زیادہ اجر ہے۔ (۱۷۲) وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لئے ہیں، تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز[۲۹] ہے۔ (۱۷۳) (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے،

---

(۲۹) (الف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کلمہ (حسبنا اللہ ونعم الوکیل) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب ان کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا اور محمد ﷺ نے بھی یہ کلمہ کہا جب لوگوں نے ان سے کہا کہ قریش کے کافروں نے آپؐ سے لڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا ہے تو ان سے ڈرو، =

اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا

انہیں کوئی برائی نہ پہنچی' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی' اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔(۱۷۴) یہ خبر دینے والا صرف شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو' اگر تم مومن ہو۔ (۱۷۵) کفر میں آگے بڑھنے والے لوگ تجھے غمناک نہ کریں' یقین مانو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے' اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان کیلئے آخرت کا کوئی حصہ نہ کرے' اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔(۱۷۶) کفر کو ایمان کے بدلے خریدنے والے ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ان ہی کیلئے المناک عذاب ہے۔(۱۷۷) کافر لوگ ہماری دی ہوئی مہلت کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں' یہ

= یہ خبر سن کر صحابہ کا ایمان اور بڑھ گیا انہوں نے یہی کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے)۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۳/ب:۱۳/ح:۴۵۶۳)

(ب) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی نے کہا جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جا رہے تھے تو ان کا آخری کلمہ یہی تھا (حسبنا اللہ ونعم الوکیل)۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۳/ب:۱۳/ح:۴۵۶۴)

فہرست فہرست

اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

مہلت تو اس لئے ہے کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں' ان ہی کے لئے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔(۱۷۸) جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ الگ نہ کر دے' اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے' بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لیتا ہے' اس لئے تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو' اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ کرو تو تمہارے لئے بڑا بھاری اجر ہے۔(۱۷۹) جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے' عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کی طوق ڈالے جائیں [۳۰] گے' آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو' اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔(۱۸۰) یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قول بھی سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

(۳۰) اس میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعید ہے' حدیث میں ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے =

فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

فقیر ہے اور ہم تونگر ہیں ان کے اس قول کو ہم لکھ لیں گے۔ اور ان کا انبیاء کو بے وجہ قتل کرنا بھی، اور ہم ان سے کہیں گے کہ جلنے والے عذاب چکھو! (۱۸۱) یہ تمہارے پیش کردہ اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (۱۸۲) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کسی رسول کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھا جائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو مجھ سے پہلے تمہارے پاس جو رسول اور معجزوں کے ساتھ یہ بھی لائے جسے تم کہہ رہے ہو تو پھر تم نے انہیں کیوں مار ڈالا؟ (۱۸۳) پھر بھی اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے وہ رسول جھٹلائے گئے ہیں جو روشن دلیلیں صحیفے اور منور کتاب لے کر آئے۔ (۱۸۴)

= سانپ کی شکل میں (جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے) بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا (مجھ کو نہیں پہچانتا) میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللہ من فضلہ...... آخر تک)۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۳/ب:۱۴/ح:۴۵۶۵)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۫ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًی كَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ
ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا
تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے 'پس جو شخص آگ سے ہٹادیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا' اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔(۱۸۵) یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور مشرکوں کی بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر کرلو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔ (۱۸۶) اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں 'تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔(۱۸۷) وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریفیں کی جائیں آپ انہیں عذاب سے چھٹکارا میں نہ سمجھئے ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔ (۱۸۸) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ اَنِّىۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى بَعۡضُكُمۡ

ہے۔(۱۸۹) آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ (۱۹۰) جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا' تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔(۱۹۱) اے ہمارے پالنے والے! تو جسے جہنم میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رسوا کیا' اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔(۱۹۲) اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باآواز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ' پس ہم ایمان لائے۔ یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔(۱۹۳) اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر' یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔(۱۹۴) پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام

مِّنۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا
وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ ثَوَابًا
مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
فِى الۡبِلَادِ ؕ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيۡلٌ ثُمَّ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰـكِنِ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا
رَبَّهُمۡ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا نُزُلًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ
وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ لِّلۡاَبۡرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَمَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ
اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ خٰشِعِيۡنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشۡتَرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ

النصف

کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو' اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے' میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔(۱۹۵) تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے' (۱۹۶) یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے' اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔(۱۹۷) لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور نیک لوگوں کیلئے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے۔(۱۹۸) یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور

أُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۱۱

اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں' ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے' یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔(۱۹۹) اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔(۲۰۰)

آیاتها ۱۷۶ — ۴ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ۹۲ — رکوعاتها ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو' جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں' اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو[1] بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔(۱) اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو' اور اپنے مالوں

(۱) یعنی قطع رحمی سے' کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــــًٔـا مَّرِيْۗـــــًٔـا ۝۴ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْھَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا

کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ' بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ [۲] (۲) اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو' دو دو' تین تین' چار چار سے' لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے' (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔ (۳) اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو' [۳] ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے (خوش ہو کر) کھاؤ پیو۔ (۴) بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے' ہاں انہیں اس مال سے کھلاؤ' پلاؤ' پہناؤ

---

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ' آیت: ۲۷۵)

(۳) کیونکہ یہ عورت کا ایسا حق ہے جسے ادا نہ کرنا سخت گناہ ہے' چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کی نافرمانی کو' بیٹیوں کے زندہ گاڑ دینے کو' اپنے اوپر جو کسی کا حق ہو اس کو ادا نہ کرنے کو اور دوسروں سے ناحق طلب کرنے کو اور آپ نے ناپسند کیا فضول بکواس کرنے' بہت سوال کرنے اور مال کے برباد کرنے کو۔" (صحیح بخاری' کتاب الاستقراض---' ب: ۱۹/ ح: ۲۴۰۸)

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۶﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ

اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو۔(۵) اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کر دو' مال داروں کو چاہئے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں' ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھا لے' پھر جب انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ بنالو' دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔(٦) ماں باپ اور خویش و اقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی۔(جو مال ماں باپ اور خویش و اقارب چھوڑ مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔(۷) اور جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان سے نرمی سے بولو۔(۸) اور چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے جن کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ رہتا

الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ﴿۱۰﴾ يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِىۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱﴾ وَلَـكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

ہے‘ (تو ان کی چاہت کیا ہوتی) پس اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جچی تلی بات کہا کریں۔ (۹) جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں‘ وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کیلئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کیلئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے‘ اگر اس (میت) کی اولاد ہو‘ اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کیلئے تیسرا حصہ ہے‘ ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا ہے۔ یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد‘ تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے‘ یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔ (۱۱) تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ مریں اور

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ
اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى
الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ان کی اولاد نہ ہو تو آدھوں آدھ تمہارا ہے اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ اس وصیت کی ادائیگی کے بعد جو وہ کر گئی ہوں یا قرض کے بعد۔ اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں ان کے لئے چوتھائی ہے' اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا' اس وصیت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو' اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں' اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار۔ (۱۲) یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۱۳) اور جو شخص

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۗ

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' ایسوں ہی کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔(۱۴) تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو' اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو' یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کردے' یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکالے۔ [۴] (۱۵) تم میں سے جو افراد ایسا کام کرلیں انہیں ایذا دو' [۵] اگر وہ توبہ اور اصلاح کرلیں تو ان سے منہ پھیر لو' بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(۱۶) اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔(۱۷) ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں

---

(۴) اس آیت کا حکم سورۂ نور کی آیت نمبر ۲ سے منسوخ ہوگیا ہے۔

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ نور (۲۴) آیت ۲)

اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۸﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ کَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا کَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰی

سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی لوگ ہیں جن کیلئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ (۱۸) ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو انہیں اس لئے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے، اس میں سے کچھ لے لو[۶] ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔ (۱۹) اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں سے کسی کو تم نے خزانہ کا خزانہ دے رکھا ہو، تو بھی اس میں سے کچھ نہ لو کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے، (۲۰) تم اسے کیسے لے لو گے۔ حالانکہ تم ایک

---

(۶) اس سے مراد مہر ہے یعنی ایسی چیز جو کہ خاوند کی طرف سے بیوی کو شادی کے بدلے میں دی جائے (روپیہ، سونا، چاندی وغیرہ) لوگوں میں مشہور ہے کہ ۳۲ روپے شرعی مہر ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مہر لڑکے کی طاقت کے مطابق ہونا چاہئے۔ تاہم عدم ادائیگی کی نیت سے زیادہ سے زیادہ مہر باندھ دینا بھی صحیح نہیں۔ اس کی ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے، اس لئے یہ حسب طاقت ہی ہونا چاہئے۔

بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۙ﴿۲۳﴾

دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمان لے رکھا ہے۔ (۲۱) اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے، یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری راہ ہے۔ (۲۲) حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۳)

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ
مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ
بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اور (حرام کی گئیں) شوہر والی عورتیں مگر وہ جو تمہاری ملکیت میں آجائیں' اللہ تعالیٰ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں' اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے کام سے بچنے کے لئے نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لئے' اس لے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو' اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں' بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ (۲۴) اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کر لے) اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے' تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو' اس لئے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو' اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہران کو دو' وہ پاک دامن ہوں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں' نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آ

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا

جائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔ (۷) کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔(۲۵) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تم پر رجوع کرے' اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔(۲۶) اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ (۲۷) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(۲۸) اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ' مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت' اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو (۸) یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔ (۲۹) اور جو

---

(۷) غلام مرد یا غلام عورت (لونڈی) شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ اگر زنا کریں تو ان کو پچاس کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور ان پر رجم کی حد قائم نہیں ہوگی۔

(۸) یعنی خود کشی مت کرو' احادیث میں اس کی بڑی سخت سزا بیان کی گئی ہے۔ مثلاً =

وَ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَتَمَنَّوْا

شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔(۳۰) اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے [۹]

= حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسے ہی ہے جیسے اس کا زعم تھا) (یعنی اگر اس نے کہا کہ فلاں چیز اگر ایسے نہ ہو تو میں یہودی ہوں تو وہ حقیقتاً یہودی ہے اگر وہ اپنے کلام میں جھوٹا ہے) اور جس شخص نے اپنے آپ کو تیز ہتھیار سے مار ڈالا تو اس پر اسی ہتھیار سے جہنم کا عذاب ہوتا رہے گا۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص زخمی ہو گیا تو اس نے (تنگ آکر) اپنے آپ کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے جان کنی میں جلدی کی (یعنی اتنا صبر نہ کر سکا کہ میں اس کی روح قبض کروں اور اس کو موت آجائے بلکہ اس نے خود کشی کر لی) تو اس عمل کے سبب میں نے جنت اس پر حرام کر دی ہے۔ (صحیح بخاری 'کتاب الجنائز' ب: ۸۳/ ح: ۱۳۶۳، ۱۳۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر اپنے آپ کو قتل کر لے وہ جہنم میں (ہمیشہ) اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو کسی آلے سے ضرب لگا کر (مار لے) وہ جہنم میں (ہمیشہ) اپنے آپ کو ضرب لگاتا رہے گا۔" (صحیح بخاری 'کتاب الجنائز' ب: ۸۳/ ح: ۱۳۶۵)

(۹) اس میں کبیرہ گناہوں سے بچنے کی تاکید ہے۔ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ =

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔ (۳۱) اور اس چیز کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی ہے۔ مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا' اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو' یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (۳۲) ماں باپ یا قرابت دار جو چھوڑ مریں اس کے وارث ہم نے ہر شخص کے مقرر کر دیئے ہیں اور جن سے تم نے اپنے ہاتھوں معاہدہ کیا ہے انہیں ان کا حصہ دو حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ہے۔ (۳۳) مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں' پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم

= رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سات مہلک (ہلاک کرنے والے) قسم کے گناہوں سے بچتے رہو تو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں تو آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' کافروں سے (جنگ میں) مقابلہ کے دن بھاگنا اور پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔" (صحیح بخاری کتاب الحدود' ب ۴۴/ ح: ۶۸۵۷)

لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ﴿۳۵﴾ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳۶﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ

موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے(۳۴) اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو' اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دے گا' یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔(۳۵) اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں' (غلام کنیز) یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (۳۶) جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لئے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔[۱۰] (۳۷) اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو' وہ بدترین ساتھی ہے۔(۳۸) بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے' اللہ تعالیٰ انہیں خوب جاننے والا ہے۔(۳۹) بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا[۱۱] اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔(۴۰) پس کیا حال ہو گا جس

---

(۱۰) اس میں بخل کی سخت مذمت ہے۔ حدیث میں بھی بخل کو ہلاکت کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گذرے اور جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترتے ہوں ان میں سے ایک دعا کرتا ہے یا اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! بخیل کا مال تباہ کر دے۔" (صحیح بخاری' کتاب الزکوٰۃ' باب:۲/۲۷/ح:۱۴۴۲)

(۱۱) یعنی ہر ایک کو اسی چیز کا بدلہ ملے گا جو اس نے کیا ہو گا' جیسے ذیل کی حدیث سے =

=واضح ہے۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد نبوت میں چند لوگوں نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں (بیشک دیکھو گے) کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب آسمان کی روشنی صاف ہو بادل نہ ہوں تو سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ چودھویں کی رات میں جب آسمان کی روشنی صاف ہو بادل نہ ہوں تو چاند کے دیکھنے میں تم کو کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں' تو آپؐ نے فرمایا بس اسی طرح تم کو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی' جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں نہیں ہوتی۔ (پھر فرمایا) قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ ایک پکارنے والا پکارے گا (لوگو!) دیکھو! جو جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ چلا جائے۔ اب اللہ کے سوا دوسری چیزوں (بتوں' انصاب یعنی تھان اور آستانے وغیرہ) کو پوجنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا سب اپنے معبودان باطلہ سمیت جہنم میں جاگریں گے۔ وہی لوگ رہ جائیں گے جو اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ ان میں اچھے برے (سب طرح کے مسلمان) ہوں گے اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ (اہل کتاب میں سے) پہلے یہودیوں کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم حضرت عزیرؑ کی' جو اللہ کا بیٹا ہے' عبادت کیا کرتے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو' کیونکہ اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو تو وہ کہیں گے کہ اے پروردگار! ہم تو پیاس سے نڈھال ہو گئے ہمیں کچھ پلا تو انہیں اشارہ کیا جائے گا (ایک سراب کی طرف) اور کہا جائے گا ادھر جا کر (اپنی پیاس بجھالو) تو وہ (درحقیقت) آگ کی طرف جمع کئے جائیں گے اور وہ (آگ) ایسے دکھائی دے گی=

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ

وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔(۴۱) جس روز کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش!

= جیسے سراب یعنی (دوپہر کے وقت دور سے دیکھا جائے تو پانی معلوم ہوتا ہے) جس کا بعض حصہ (کنارا) بعض کو کچل رہا ہو تو وہ اس (آگ) میں گر جائیں گے۔ یہود کے بعد نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تم کس چیز کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کی' جو اللہ کے بیٹے تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی ایسا ہی کہیں گے جیسے یہودیوں نے کہا تھا اور ان کی طرح دوزخ میں جا گریں گے۔ اب (اس میدان میں) وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے ان میں اچھے برے سب کے سب ہوں گے (مگر سب موحد) اس وقت پروردگار ایک صورت میں جلوہ گر ہوں گے جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے ملتی جلتی ہو گی۔ ان سے کہا جائے گا تم کس کے انتظار میں کھڑے ہو۔ ہر امت اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے (جس کی وہ عبادت کرتے تھے) تو وہ کہیں گے کہ ہم کو دنیا میں جب ان (گمراہ لوگوں) کی احتیاج تھی اس وقت تو ہم ان سے جدا رہے' ان کا ساتھ نہیں دیا ہم تو اپنے معبود حقیقی کا انتظار کر رہے ہیں جس کی دنیا میں ہم عبادت کرتے رہے تو اس وقت پروردگار فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو پھر وہ دو تین باریوں کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۴/ب:۸/ح:۴۵۸۱)

حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ

انہیں زمین کے ساتھ ہموار کر دیا[۱۲] جاتا اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔ (۴۲) اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ' جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو' ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو۔[۱۳] بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا' بخشنے والا ہے۔ (۴۳) کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا؟ جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا ہے' وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں

---

(۱۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت ۸۵)

(۱۳) اسے تیمم کرنا کہتے ہیں' نماز ادا کرنے کے لئے وضو ضروری ہے لیکن پانی نہ ملنے کی صورت میں یا مرض کی صورت میں مٹی سے تیمم کرکے نماز ادا کی جاسکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ ہاتھ زمین پر مار کر کلائی تک دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیرلے (کہنیوں تک ضروری نہیں) اور منہ پر بھی پھیرلے۔ نبی کریم ﷺ نے تیمم کے بارے میں فرمایا کہ "دونوں ہتھیلیوں اور چہرے کے لئے ایک ہی مرتبہ مٹی پر مارنا ہے" اور صعید اً طیبا سے پاک مٹی مراد ہے۔

اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا

کہ تم بھی راہ سے بھٹک جاؤ۔ (۴۴) اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہونا کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا مددگار ہونا بس ہے۔ (۴۵) بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ تو سنا جائے اور ہماری رعایت کر![۱۴] (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور آپ سنئے اور ہمیں دیکھئے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے انہیں لعنت کی ہے۔ پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ‘ (۴۶) اے اہل کتاب! جو کچھ ہم نے نازل فرمایا ہے جو اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے جو

---

(۱۴) راعنا: اس کے معنی ہیں ‘ ہمارا لحاظ اور خیال کیجئے‘ بات سمجھ میں نہ آئے تو سامع اس لفظ کا استعمال کر کے متکلم کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا لیکن یہودی اپنے بغض و عناد کی وجہ سے اس لفظ کو تھوڑا سا بگاڑ کر استعمال کرتے تھے۔ جس سے اس کے معنی میں تبدیلی اور ان کے جذبہ عناد کی تسلی ہو جاتی مثلاً وہ راعنا کی بجائے راعینا (ہمارے چرواہے یا راعنا کا دوسرا مطلب احمق ہے) تو اس کلمہ کی بجائے انظرنا کے استعمال کے لئے مسلمانوں کو کہا گیا۔ (احسن البیان ص: ۱۱۰)

نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا

تمہارے پاس ہے' اس پر اس سے پہلے ایمان لاؤ [۱۵] کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور انہیں لوٹا کر پیٹھ کی طرف کر دیں' یا ان پر لعنت بھیجیں جیسے ہم نے ہفتے کے دن والوں پر لعنت کی اور ہے اللہ تعالیٰ کا کام کیا گیا۔ (۴۷) یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ [۱۶] (۴۸)

---

(۱۵) یہ آیت یہود و نصاریٰ کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور اس میں ان کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ محمد ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید کی تعلیمات پر ایمان لائیں تو ان کا ایمان قابل قبول ہے ورنہ نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ کوئی یہودی یا عیسائی جس تک بھی میرا پیغام پہنچا اور وہ ایمان نہ لایا تو وہ دوزخ میں جائے گا"۔ (صحیح مسلم 'کتاب الایمان' باب: ۷۰' حدیث ۱۵۳) مزید ملاحظہ ہو حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت ۸۵ اور ۱۱۶۔

(۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ہو گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین بھر کا مال ہو تو اس کو دے کر تو اپنی جان بخشی کرانا پسند کرے گا؟ تو وہ کہے گا ہاں (یہی میری تمنا ہے) تو اللہ احکم الحاکمین فرمائے گا کہ میں نے تو اس سے بہت آسان بات (یعنی زمین بھر کا مال فدیہ دینے سے) تجھ سے طلب کی تھی جبکہ تو آدم=

عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع ۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی اور ستائش خود کرتے ہیں؟ بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاکیزہ کرتا ہے' کسی پر ایک دھاگے کے برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ (۴۹) دیکھو یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں اور یہ (حرکت) صریح گناہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ (۵۰) کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے؟ جوبت کا اور باطل معبود کا اعتقاد رکھتے[۱۷] ہیں اور کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان والوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ (۵۱) یہی وہ

= کی پشت یعنی (عالم ارواح) میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا لیکن تونے اس بات کو نہ مانا اور شرک ہی پر اڑا رہا۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب :۱/ ح: ۳۳۳۴)

(۱۷) جبت و طاغوت: جبت و طاغوت کے معنی بہت وسیع ہیں۔ جبت سے مراد بت' کاہن یا ساحر اور طاغوت (جھوٹے معبود) تو گویا ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا ہے' اس کی عبادت کی جائے' اس پر بھروسہ' اس سے اعانت اس سے مدد' استغاثہ (اس حد تک جتنا کہ اللہ سے ہونا چاہئے) کیا جائے' وہ طاغوت کہلائے گی لیکن اس میں اس دنیا کے امور میں ایک دوسرے کی معاونت یا مدد کرنا داخل نہیں ہے کیونکہ خیر کے کاموں میں تعاون اور برائی کے کاموں میں عدم تعاون تو شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔
نیز ملاحظہ کریں حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲)' آیت ۲۵۶)

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ
الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ
مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ

لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جسے اللہ تعالیٰ لعنت کر دے، تو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔(۵۲) کیا ان کا کوئی حصہ سلطنت میں ہے؟ اگر ایسا ہو تو پھر یہ کسی کو ایک کھجور کے شگاف کے برابر بھی کچھ نہ دیں گے۔(۵۳) یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ہے۔(۵۴) پھر ان میں سے بعض نے تو اس کتاب کو مانا اور بعض اس سے رک گئے، اور جہنم کا جلانا کافی ہے۔[۱۸] (۵۵) جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا، انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔(۵۶) اور جو لوگ ایمان لائے اور شائستہ اعمال کئے ہم عنقریب انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لئے وہاں صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں

(۱۸) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت ۸۵)

وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

گھنی چھاؤں [۱۹] (اور پوری راحت) میں لے جائیں گے۔ (۵۷) اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو! یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے' دیکھتا ہے۔ (۵۸) اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ' اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف' اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔ (۵۹) کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے' لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے

---

(۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلنے پر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو گا۔'' (یہ درخت طوبیٰ) ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب:۱۰/ ح:۳۲۵۱)

يَتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۞ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ڰ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۞ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۤ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَعِظْھُمْ وَقُلْ لَّھُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۞ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں' شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور ڈال دے۔[۲۰] (۶۰) ان سے جب کبھی کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف آؤ تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں۔(۶۱) پھر کیا بات ہے کہ جب ان پر ان کے کرتوت کے باعث کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو پھر یہ آپ کے پاس آکر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی اور میل ملاپ ہی کا تھا۔ (۶۲) یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ پر بخوبی روشن ہے' آپ ان سے چشم پوشی کیجئے' انہیں نصیحت کرتے رہیئے اور انہیں وہ بات کہئے! جو ان کے دلوں میں گھر کرنے والی ہو۔(۶۳) ہم نے ہر رسول کو صرف اسی لئے بھیجا کہ اللہ

(۲۰) یہ آیت اور اس سے بعد میں آنے والی آیات' ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو اپنا فیصلہ عدالت محمدی کی بجائے یہود یا قریش کے سرداروں کی طرف لے جانا چاہتے تھے۔ تاہم اس کا حکم عام ہے اور اس میں تمام وہ لوگ شامل ہیں جو کتاب و سنت سے اعراض کرتے اور اپنے فیصلوں کے لئے ان دونوں (کتاب و سنت) کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف جاتے ہیں۔

اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا
رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ
اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا
مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ

تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔ (۶۴) سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ ایماندار نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں (۶۵) اور اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو قتل کر ڈالو! یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ! تو اسے ان میں سے بہت ہی کم لوگ بجا لاتے اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان کے لئے بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہو۔ (۶۶) اور تب تو انہیں ہم اپنے پاس سے بڑا ثواب دیں۔ (۶۷) اور یقیناً انہیں راہ راست دکھا دیں۔ (۶۸) اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبراری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین

وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ

رفیق ہیں۔ (۶۹) یہ فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا۔ (۷۰) اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو! (۷۱) اور یقیناً تم میں بعض وہ بھی ہیں جو پس و پیش کرتے ہیں، پھر اگر تمہیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔ (۷۲) اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی فضل مل جائے تو اس طرح کہ گویا تم میں ان میں دوستی تھی ہی نہیں، کہتے ہیں کاش! میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا تو بڑی کامیابی کو پہنچتا۔ (۷۳) پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پا لے یا غالب آ جائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔ (۷۴) بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتوان مردوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کیلئے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ

الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ
لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ

رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لئے خود اپنے پاس سے حمایتی اور کارساز مقرر کر دے اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔ (۷۵) جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے' وہ طاغوت [۲۱] کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے۔ (۷۶) کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں حکم کیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نمازیں پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ پھر جب انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو اسی وقت ان کی ایک جماعت لوگوں سے اس قدر ڈرنے لگی جیسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو' بلکہ اس سے بھی زیادہ' اور کہنے لگے اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دی؟ آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کی سودمندی تو بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کیلئے تو

---

(۲۱) طاغوت: اس کی تفصیل اسی سورت کی آیت نمبر ۵۱ میں گزر چکی ہے ویسے ہر اس چیز کو طاغوت کہا جاتا ہے جس کی اللہ کے علاوہ کسی صورت میں بھی عبادت کی جائے (سجدہ' مدد' استعانت' استغاثہ اس پر بھروسہ وغیرہ)

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۗ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

آخرت ہی بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ستم روا نہ رکھا جائے گا۔(۷۷) تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آپکڑے گی،گو تم مضبوط قلعوں میں ہو اور اگر انہیں کوئی بھلائی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے بھی قریب نہیں۔(۷۸) تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے، ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے [۲۲] اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔(۷۹) اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی [۲۳] اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔(۸۰)

---

(۲۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت ۲۵۲)

(۲۳) اس مضمون کو احادیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی =

طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا

یہ کہتے تو ہیں کہ اطاعت ہے' پھر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو ان میں کی ایک جماعت' جو بات آپ نے یا اس نے کہی ہے اس کے خلاف راتوں کو مشورے کرتی ہے' ان کی راتوں کی بات چیت اللہ لکھ رہا ہے' تو آپ ان سے منہ پھیرلیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں' اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔(۸۱) کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔(۸۲) جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں

= کیونکہ میں اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہوں) اور اسی طرح جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی گویا میری نافرمانی کی۔" (صحیح بخاری 'کتاب الاحکام' ب: ۲۳/ ح: ۷۱۳۷)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے سب لوگ (گو وہ گناہ گار بھی ہوں ایک نہ ایک دن) جنت میں جائیں گے مگر جس نے انکار کیا۔ (وہ جنت میں نہ جائے گا) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون ایسا (بدبخت) ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے تو آپؐ نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔" (یعنی اطاعت کرنے والا جنت میں جائے گا اور نافرمانی کرنے والا جہنم کا مستحق ہے)۔ (صحیح بخاری 'کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ' ب: ۲/ ح: ۷۲۸۰)

جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا' حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے' تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔(۸۳) تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتا رہ' تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے' ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ' بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت لڑائی والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے۔(۸۴) جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے' اسے بھی اس کا کچھ حصہ ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے ایک حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(۸۵) اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو'[۲۴] بے شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔(۸۶) اللہ وہ

---

(۲۴) حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا=

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي
الْمُنٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۖ
وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ
سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ

ہے جس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا' جس کے (آنے) میں کوئی شک نہیں' اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہو گا۔(۸۷) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو؟ انہیں تو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اوندھا کر دیا ہے۔ اب کیا تم یہ منصوبے باندھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے گمراہ کیئے ہوؤں کو تم راہ راست پر لا کھڑا کرو' جسے اللہ تعالیٰ راہ بھلا دے تو ہرگز اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا۔(۸۸) ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ' پس جب تک یہ اسلام کی خاطر وطن نہ چھوڑیں ان میں

= کہ "اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا جب اللہ ان کو پیدا کر چکا تو فرمایا وہ فرشتوں کا گروہ بیٹھا ہوا ہے ان کو جا کر سلام کرو اور سنو وہ کیا کہتے ہیں پھر یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام رہے گا تو حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرشتوں سے کہا السلام علیکم تو انہوں نے کہا' السلام علیکم ورحمۃ اللہ' انہوں نے (ورحمۃ اللہ) کا لفظ بڑھایا۔ (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) جو بھی کوئی جنت میں جائے گا تو وہ حضرت آدم کی صورت (قد و قامت) پر ہو گا (ساٹھ ہاتھ لمبا) اور آدم کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہو تا گیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الاستئذان' ب:۱/ح:۶۲۲۷)

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ
فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾ سَتَجِدُوْنَ
اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا
فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ

سے کسی کو حقیقی دوست نہ بناؤ‘ پھر اگر یہ منہ پھیرلیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی یہ ہاتھ لگ جائیں‘ خبردار! ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ سمجھ بیٹھنا۔(۸۹) سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی قوم سے بھی جنگ کرنے سے تنگ دل ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے یقیناً جنگ کرتے‘ پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کرلیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں‘ تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔(۹۰) تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے جن کی (بظاہر) چاہت ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں۔ اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیئے جاتے ہیں‘ پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور تم سے صلح کا سلسلہ جنبانی نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روک لیں‘ تو انہیں پکڑو اور مارو جہاں کہیں بھی پالو! یہی وہ ہیں جن پر ہم نے

لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً
مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ
خٰلِدًا فِيْھَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

تمہیں ظاہر حجت عنایت فرمائی ہے۔ (۹۱) کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلاقصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہدوپیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا (بھی ضروری ہے) پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (۹۲) اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ [۲۵] (۹۳) اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو

---

(۲۵) قتل ناحق کے بارے میں حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ (الف) حضرت عبداللہ =

إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً

تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم سے سلام علیک کرے تم اسے یہ نہ کہہ دو کہ تو ایمان والا نہیں۔ تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے' پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا لہٰذا تم ضرور تحقیق و تفتیش کر لیا کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔(۹۴) اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں' اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے' لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔(۹۵) اپنی

= بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان دین کے معاملے میں اس وقت تک کشادگی میں رہتا ہے (اطمینان و سکون سے نیک اعمال کی طرف راغب رہتا ہے) جب تک کہ ناحق خون نہ بہائے۔'' (صحیح بخاری' کتاب الدیات' ب:۱/ح:۶۸۶۲)

(ب) حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت ۲۷۔ ۳۲۔ ۴۵۔ ۵۰) ملاحظہ فرمائیں۔

وَرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا فِيْھَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْھُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّھَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُھَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي

طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(۹۶) جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں' تم کس حال میں تھے؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔(۹۷) مگر جو مرد عورتیں اور بچے بے بس ہیں جنہیں نہ تو کسی چارہٴ کار کی طاقت اور نہ کسی راستے کا علم ہے۔(۹۸) بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے' اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف فرمانے والا ہے۔(۹۹) جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا' وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی' اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا' پھر اسے موت نے آپکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا' اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۰۰) جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ

الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

نہیں‘ اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے‘ یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔(۱۰۱) جب تم ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو‘ پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں‘ کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ‘ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں‘[۳۶] ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تمہیں تکلیف ہو یا بوجہ بارش کے یا بسبب بیمار ہو جانے کے اور اپنے بچاؤ کی چیزیں ساتھ لئے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لئے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔(۱۰۲) پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو اور جب اطمینان پاؤ تو نماز قائم کرو! یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ

---

(۳۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت ۲۳۹)

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾
يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

وقتوں پر فرض ہے' ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہارے دل ہو کر بیٹھ نہ رہو! اگر تمہیں بے آرامی ہوتی ہے تو انہیں بھی تمہاری طرح بے آرامی ہوتی ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے وہ امیدیں رکھتے ہو' جو امیدیں انہیں نہیں' اور اللہ تعالیٰ دانا اور حکیم ہے۔(۱۰۴) یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تا کہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔(۱۰۵) اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو! بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا' مہربانی کرنے والا ہے۔[۲۷] (۱۰۶) اور ان کی طرف سے جھگڑا نہ کرو جو خود اپنی ہی خیانت کرتے ہیں' یقیناً دغاباز گنہگار اللہ تعالیٰ کو اچھا نہیں لگتا۔(۱۰۷) وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں' (لیکن) اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے' وہ راتوں کے وقت جب کہ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ

---

(۲۷) اس آیت کے مطابق نبی کریم ﷺ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی قسم! میں تو ہر روز ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔" (صحیح بخاری' کتاب الدعوات' ب:۳/ ح:۶۳۰۷)

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ
يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ
اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً
اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ
مِنْ شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ

ع ٨ / ١٢ — الثلثة

مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کے پاس ہوتا ہے' ان کے تمام اعمال کو وہ گھیرے ہوئے ہے۔ (۱۰۸) ہاں تو یہ ہو تم لوگ کہ دنیا میں تم نے ان کی حمایت کی لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن ان کی حمایت کون کرے گا؟ اور وہ کون ہے جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا؟ (۱۰۹) جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔ (۱۱۰) اور جو گناہ کرتا ہے اس کا بوجھ اسی پر ہے اور اللہ بخوبی جاننے والا اور پوری حکمت والا ہے۔ (۱۱۱) اور جو شخص کوئی گناہ یا خطا کر کے کسی بے کردہ گناہ کے ذمہ تھوپ دے' اس نے بہت بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۔ (۱۱۲) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا' مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں' یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے' اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔ (۱۱۳) ان کے اکثر مصلحتی مشورے بے خیر ہیں'

أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ
أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ
أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَعَنَهُ
اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ

ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے (۱۱۴) جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے، [۲۸] وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔(۱۱۵) اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔(۱۱۶) یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں۔ (۱۱۷) جسے اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے میں مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا۔ (۱۱۸) اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے

(۲۸) ملاحظہ ہو حاشیہ سورۂ آل عمران، آیت: ۸۵

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

کان چیردیں' اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں' سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔ (۱۱۹) وہ ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا۔ اور سبز باغ دکھاتا رہے گا' (مگر یاد رکھو!) شیطان کے جو وعدے ان سے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں۔ (۱۲۰) یہ وہ لوگ ہیں جن کی جگہ جہنم ہے' جہاں سے انہیں چھٹکارا نہ ملے گا۔ (۱۲۱) اور جو ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ہم انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں' جہاں یہ ابد الاباد رہیں گے' یہ ہے اللہ کا وعدہ جو سراسر سچا ہے اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو؟ (۱۲۲) حقیقت حال نہ تو تمہاری آرزو کے مطابق ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں پر موقوف ہے' جو برا کرے گا اس کی سزا پائے گا اور کسی کو نہ پائے گا جو اس کی حمایت و مدد' اللہ کے پاس کر سکے۔ (۱۲۳) جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے' یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔ (۱۲۴) باعتبار دین کے اس سے اچھا کون

وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝۱۲۶ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَي النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰي بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِــيْمًا ۝۱۲۷ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ع ۱۸ / ۱۷ / ۱۵

ہے؟ جو اپنا منہ اللہ کے احکام پر دھر دے اور ہو بھی نیکو کار' ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا ہے [۲۹] (۱۲۵) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرنے والا ہے۔(۱۲۶) آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں' آپ کہہ دیجئے! کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق تم نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو۔ تم جو نیک کام کرو' بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔(۱۲۷) اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بد دماغی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کرلیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں۔ صلح بہت بہتر چیز ہے' طمع ہر ہر نفس میں شامل کردی گئی ہے۔ اگر تم اچھا سلوک کرو اور پرہیزگاری کرو تو

---

(۲۹) سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۳۵ کے تحت میں حضرت زید بن عمرو بن نفیل کی روایت =

خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ

تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ پوری طرح خبردار ہے۔(۱۲۸) تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو اس لئے بالکل ہی ایک کی طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔(۱۲۹) اور اگر میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا اللہ تعالیٰ وسعت والا حکمت والا ہے۔(۱۳۰) زمین اور آسمانوں کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز اور تعریف کیا گیا ہے۔(۱۳۱) اللہ کے اختیار میں ہیں آسمانوں کی سب چیزیں اور زمین کی بھی اور اللہ کارساز کافی ہے۔(۱۳۲) اگر اسے منظور ہو تو اے لوگو! وہ تم سب کو لے جائے اور

= ملاحظہ ہو۔

كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ

تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ

دوسروں کو لے آئے' اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ (۱۳۳) جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس تو دنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب موجود ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔ (۱۳۴) اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ' گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے'[30] وہ شخص اگر امیر ہو یا فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے' اس لئے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (۱۳۵) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر' اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول

---

(۳۰) اس میں سچی گواہی کی تاکید کی گئی ہے' کیونکہ جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا کہ کونسے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ "(۱) اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا۔ (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (۳) (ناحق) خون بہانا۔ (۴) جھوٹی گواہی دینا۔" (صحیح بخاری کتاب الشهادات' ب ۱۰۰/ ح: ۲۶۵۳)

مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ اۨلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿۱۴۰﴾ اۨلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ

(صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں ' ایمان لاؤ! جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اسکی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (۱۳۶) جن لوگوں نے ایمان قبول کر کے پھر کفر کیا' پھر ایمان لا کر پھر کفر کیا' پھر اپنے کفر میں بڑھ گئے ' اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہ ہدایت سمجھائے گا۔ (۱۳۷) منافقوں کو اس امر کی خبر پہنچا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب یقینی ہے۔ (۱۳۸) جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں' کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (۱۳۹) اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں' (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو' یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب

كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي

منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ (۱۴۰) یہ لوگ تمہارے انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں اور اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا؟ پس قیامت میں خود اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔ (۱۴۱) بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے[۳۱] اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں' اور یاد الٰہی تو یونہی سی برائے نام کرتے ہیں۔ (۱۴۲) وہ درمیان میں ہی معلق ڈگمگا رہے ہیں' نہ پورے ان کی طرف نہ صحیح طور پر ان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے تو تو اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا۔ (۱۴۳) اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے

---

(۳۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الحدید' آیت: ۱۲۔ ۱۵)

الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ

اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کرلو۔ (۱۴۴) منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے'[۳۲] ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے۔ (۱۴۵) ہاں جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی

---

(۳۲) اس میں منافقین کے لیے سخت وعید ہے' اس لیے ہر مسلمان کو منافقوں والی صفات سے بچ کر رہنا چاہیے' احادیث میں منافقین کی نمایاں صفات بیان کردی گئی ہیں' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' چار باتیں جس میں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ (وہ باتیں یہ ہیں) (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۲) جب بولے تو جھوٹی بات کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ (۴) جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۲۴/ ح:۳۴)

(ب) ملاحظہ کیجئے سورۂ توبہ آیت:۵۴

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن اللہ کے ہاں تم اس کو بدترین لوگوں میں سے پاؤ گے جو دو رخا ہو بعض لوگوں کے پاس آئے تو ایک منہ لے کر اور بعض دوسروں کے پاس جائے تو دوسرا منہ لے کر (ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے)"۔ (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۵۲/ ح:۶۰۵۸)

اَلْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

کے لئے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں' اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔(۱۴۶) اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو' اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔(۱۴۷)

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ۙ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ ہُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ یُؤْتِیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿١٥٢﴾ ع یَسْـَٔلُكَ اَہْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْہِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ

برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا جانتا ہے۔(۱۴۸) اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ' یا کسی برائی سے درگزر کرو' پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔(۱۴۹) جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔(۱۵۰) یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں' اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔(۱۵۱) اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے' یہ ہیں جنہیں اللہ ان کے پورے ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔(۱۵۲) آپ سے یہ اہل کتاب درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں' حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے

سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ

تو انہوں نے اس سے بہت بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دکھادے‘ پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر کڑاکے کی بجلی آپڑی پھر باوجودیکہ ان کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنالیا‘ لیکن ہم نے یہ بھی معاف فرمادیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ (اور صریح دلیل) عنایت فرمائی۔ (۱۵۳) اور ان کا قول لینے کے لئے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ[۳۳] اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول و قرار

---

(۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ (ہماری توبہ‘ ہماری خطائیں معاف ہوں) کہتے ہوئے داخل ہونا لیکن انہوں نے اس حکم کو بدل دیا چنانچہ وہ (سجدہ کی بجائے) اپنی سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے کہ حبة في شعرة (یعنی سٹے میں دانہ)“۔ (صحیح بخاری‘ کتاب احادیث الانبیاء‘ ب:۲۸/ ح:۳۴۰۳)

بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے لہٰذا انہوں نے ایسا (اللہ تعالیٰ کے حکم میں تغیر و تبدل) اس کے حکم کا تمسخر اڑانے کے لئے کیا چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب‘ جو وباؤں اور طاعون کی صورت میں تھا‘ نازل ہوا۔

مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۢ ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ

لئے۔(۱۵۴) (یہ سزا تھی) بہ سبب ان کی عہد شکنی کے اور احکام الٰہی کے ساتھ کفر کرنے کے اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالنے کے' اور اس سبب سے کہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے' اس لئے یہ قدر قلیل ہی ایمان لاتے ہیں۔(۱۵۵) اور ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث۔(۱۵۶) اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے وہی صورت بنا دی گئی تھی۔ یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں' انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔(۱۵۷) بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔(۱۵۸) اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے[۳۴] اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔(۱۵۹) جو

---

(۳۴) میں اس نزول عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے جو قیامت کے قریب آسمان سے =

= ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے' وہ حاکم عادل ہوں گے' صلیب کو توڑ دیں گے' خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور (اللہ کے لئے) ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا"۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو (جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے)۔ "اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو گا جو اس کی (عیسیٰ علیہ السلام یا یہودی یا کسی عیسائی کی) موت سے پہلے اس پر (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہونے پر) ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے۔ (صحیح بخاری 'کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۹/ ح:۳۴۴۸)

جزیہ' ایسا ٹیکس ہے جو اسلامی مملکت میں بسنے والے ان غیر مسلموں پر عائد کیا جاتا ہے جو دین اسلام قبول کرنے کی بجائے اپنے مذہب پر قائم رہتے ہیں۔ اس کے بدلے میں اسلامی مملکت ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی ذمے دار ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ تمام لوگوں سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ اسلام قبول کرلیں اور ان کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔

قبل موتہ۔ (اس کی موت سے پہلے): اس فقرے کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

ا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی موت (آسمانوں سے نزول کے بعد) یعنی مسیح علیہ السلام کی موت کے وقت جتنے بھی اہل کتاب ہوں گے وہ سب ان کی رسالت پر ایمان لا چکے ہوں گے۔ ۲۔ کتابی۔ یہودی یا عیسائی کی موت سے پہلے' یعنی فرشتہ اجل کے ظہور کے =

مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ۧ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ

نفیس چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کردیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔ (۱۶۰) اور سود جس سے منع کیے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق مار کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم نے ان کیلئے المناک عذاب مہیا کر رکھے ہیں۔(۱۶۱) لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔ (۱۶۲) یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی [۳۵] کی ہے جیسے کہ نوح

= وقت۔ جب اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام محض اللہ کے رسول تھے اور خدائی میں ان کا کوئی حصہ نہ تھا تو اس وقت وہ عیسیٰ بن مریم پر ایمان لے آتا ہے۔ (گو موت کے وقت کا ایمان نافع نہیں)

(۳۵) وحی کی تفصیل کے لیے ذیل کی حدیث ملاحظہ ہو۔ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں باب: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز کیسے ہوا=

اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

(علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور

= اور ارشاد الٰہی: (اے محمد! ﷺ ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح علیہ السلام اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی تھی) کے تحت رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ چنانچہ جس کسی نے کسی دنیوی منفعت کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی (مقصد) کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔" (صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، ب:۱/ح:۱)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وحی کبھی تو مجھ پر گھنٹی کی آواز کی مانند نازل ہوتی ہے۔ نزول وحی کی وہ کیفیت میری طبیعت پر بہت گراں ہوتی ہے اور پھر جب میں، جو کچھ وحی میں کہا جاتا ہے، اسے یاد کرلیتاہوں تو وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ انسان کی صورت ہی میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد کرلیتاہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شدید کڑاکے کی سردیوں میں نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتے دیکھی۔ چنانچہ جب وحی منقطع ہو جاتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا۔ ﷺ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی، ب:۲/ح:۲)

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولادوں پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف۔(۱۶۳) اور ہم نے داؤد (علیہم السلام) کو زبور عطا فرمائی۔ اور آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کئے ہیں اور بہت سے رسولوں کے نہیں بھی کئے اور موسیٰ (علیہ السلام) سے اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔(۱۶۴) ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے۔(۱۶۵) جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اس کی بابت خود اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اسے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔(۱۶۶) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا وہ یقیناً گمراہی میں دور نکل گئے۔(۱۶۷) جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز نہ بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا۔(۱۶۸) بجز جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ پڑے رہیں گے، اور یہ اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے۔(۱۶۹)

يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آ گیا ہے، پس تم ایمان لاؤ تاکہ تمہارے لئے بہتری ہو اور اگر تم کافر ہو گئے تو اللہ ہی کی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور اللہ دانا ہے حکمت والا ہے۔(۱۷۰) اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے حکم ہیں، جسے مریم (علیہ السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں [۳۶] اس لئے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ

---

(۳۶) روح اللہ: صحابہ کرام تابعین، علمائے متقدمین اور مجتہدین کے مطابق مرکب اضافی (مضاف و مضاف الیہ) میں دو اسموں کے درمیان تمیز قائم کرنے کا قاعدہ یہ ہے۔
(الف) جب دو اسموں میں سے ایک اسم اللہ تعالیٰ کا ہو جبکہ دوسرا اسم کسی انسان یا کسی اور شئے کا ہو مثلاً بیت اللہ (اللہ کا گھر)، رسول اللہ (اللہ کا رسول)، عبداللہ (اللہ کا بندہ) اور روح اللہ (اللہ کی روح) وغیرہ۔ تو اس صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ دوسرے اسم مثلاً بیت (گھر)، رسول (پیغمبر)، عبد (بندہ) اور روح وغیرہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کی نگاہوں میں مکرم و محترم ہوتے ہیں چنانچہ روح اللہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی روح میں سمجھا جانا چاہئے جسے حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور اس روح (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیدائش حضرت آدمؑ کی پیدائش =

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا

تین ہیں اس سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لئے بہتری ہے' اللہ عبادت کے لائق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو' [۳۷] اسی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے کام بنانے

= کی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کن (ہو جا) فیکون (اور وہ ہو جاتا ہے) کے نتیجے میں ہوئی ہے۔

(ب) لیکن جب دو اسموں میں سے ایک اسم اللہ تعالیٰ کا ہو جبکہ دوسرا اسم نہ تو کسی انسان کا ہو اور نہ ہی کسی اور شئے کا ہو تو یہ اسم اللہ کی مخلوق نہیں بلکہ اس کی صفت ہوتا ہے مثلاً علم اللہ (اللہ کا علم) حیاۃ اللہ 'اللہ کی زندگی' کلام اللہ (اللہ کا کلام) اور زات اللہ (اللہ تعالیٰ کی ذات) وغیرہ (یہ اسم علم' حیاۃ' کلام' ذات اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں)

(۳۷) حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور (اس بات کی بھی گواہی دی ہے کہ) بے شک عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور اسی کی طرف سے (پیدا کی گئی) ایک روح ہیں اور جنت دوزخ برحق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردے گا خواہ اس کے عمل کچھ بھی ہوں (چاہے سزا بھگتنے کے بعد جنت میں جائے یا اس سے پہلے مومن بہرحال جنتی ہے)۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۷/ ح:۳۴۳۵)

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ
رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ ۭ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ
يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

والا۔(۱۷۱) مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی ننگ و عار یا تکبر و انکار ہرگز ہو ہی نہیں سکتا اور نہ مقرب فرشتوں کو' اس کی بندگی سے جو بھی دل چرائے اور تکبر و انکار کرے' اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا اپنی طرف جمع کرے گا۔(۱۷۲) پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کئے ہیں ان کو انکا پورا پورا ثواب عنایت فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے ننگ و عار اور سرکشی اور انکار کیا' انہیں المناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لئے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی' دوست اور امداد کرنے والا نہ پائیں گے۔(۱۷۳) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا ہے۔(۱۷۴) پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسے مضبوط پکڑ لیا' انہیں تو وہ عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں لے لے گا اور انہیں اپنی طرف کی راہ راست دکھا دے گا۔(۱۷۵) آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اسکے چھوڑے ہوئے مال کا

مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۗ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہو گا اگر اس کے اولاد نہ ہو۔ پس اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا۔ اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔(١٧٦)

آیاتها ١٢٠ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ٥ ١١٢ رکوعاتها ١٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۗ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ

اے ایمان والو! عہد و پیماں پورے کرو، تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز انکے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے۔(١) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو نہ ادب والے مہینوں کی نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ

اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضاجوئی کی نیت سے جا رہے ہوں، ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو، جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ، نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ (۲) تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں[1] پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بد ترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے، خبردار! تم ان سے نہ

(۱) آستانوں سے مراد وہ جگہیں (تھان) ہیں جو بتوں کے پاس ہوتی تھیں اور وہاں بتوں کی خوشنودی کے لیے جانور ذبح کیے جاتے تھے۔ انہیں قرآن نے النصب کہا ہے یعنی پتھروں کی قربان گاہیں جنہیں دور جاہلیت میں قبروں اور بعض مخصوص مقامات=

كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ

ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا' آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔(۳) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کیلئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں' اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم

= پر نصب کیا گیا تھا جہاں خاص مواقع پر بتوں' جنات' فرشتوں' پرہیزگاروں' بزرگوں اور اولیاء کی تعظیم و تکریم کے طور پر یا ان سے کسی منفعت کی امید پر جانوروں کو قربانی کے طور پر ذبح کیا جاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نزول وحی سے قبل رسول اللہ ﷺ کی زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے مقام پر ملاقات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے دسترخوان پیش کیا گیا جس میں گوشت بھی تھا (یہ دسترخوان بت پرستوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا) تو نبی ﷺ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: "میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جنہیں تم بتوں کے لئے اپنے انصاب (تھانوں یا آستانوں) پر ذبح کرتے ہو میں تو صرف انہی جانوروں کا گوشت کھاتا ہوں جنہیں اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔" (صحیح بخاری' کتاب الذبائح والصید' ب:۱۶/ ح:۵۴۹۹)

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ⑤ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

نے سدھار کھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے پس جس شکار کو وہ تمہارے لئے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھالو اور اس پر اللہ کا نام ذکر کر لیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ (۴) کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کیلئے حلال ہے' اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو' اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو' منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں۔ (۵) اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے منہ کو' اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو[۲] اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں

(۲) اس میں وضوء کرنے کا حکم دیا گیا ہے' قیامت کے دن امت محمدیہ کی یہ امتیازی خصوصیت ہو گی کہ اس کے اعضائے وضوء چمکیں گے۔ چنانچہ نعیم بن عبداللہ =

وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ

سمیت دھولو' اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو' ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو' یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو' [۳] اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ

= المجمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی کی چھت پر چڑھا تو انہوں (ابو ہریرہ) نے وضو کیا اور کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے نشانوں کی وجہ سے غر محجلون (وضو کے نشانوں کے باعث ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید اور روشن ہوں گے) کہہ کر بلائے جائیں گے تو تم میں سے جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے بڑھائے۔" (یعنی وضو اچھے طریقے سے کرے) (صحیح بخاری' کتاب الوضوء' ب: ۳۰/ح:۱۳۶)

وضو کے ضمن میں قرآن کریم میں جن جن اعضاء کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کوئی اضافہ نہیں فرمایا ہے۔ وضو کے متعلق تفصیلات کے لئے ملاحظہ کیجئے (صحیح بخاری' کتاب الوضوء)

(۳) تیمم کا طریقہ: اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ماریں اور ہر ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی پشت پر پھیریں پھر دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑ کر انہیں اپنے چہرے پر مل لیں۔ ایک مرتبہ اس طرح کر لینا کافی ہے۔

وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ۶ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ

اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے' تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔(۶) تم پر اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں نازل ہوئی ہیں انہیں یاد رکھو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ ہوا ہے جبکہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کا جاننے والا ہے۔(۷) اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ' راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ' کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے' عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔(۸) اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔(۹) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں۔(۱۰) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے اسے یاد کرو جب کہ ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ⑫ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔(۱۱) اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہدوپیمان لیا اور انہی میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں' اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں' اب اس عہدوپیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔(۱۲) پھر ان کی عہد شکنی[۴] کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرمادی اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے' ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے اطلاع ملتی ہی رہے گی ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی

---

(۴) یعنی یہود کو تورات میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب محمد عربی ﷺ تمام نسل انسانی کی طرف اللہ کے رسول کی حیثیت سے مبعوث کیے جائیں تو وہ آپ ﷺ کی پیروی کریں' یہ بات قرآن کریم (الاعراف ۷:۱۵۷) میں بھی کہی گئی ہے۔ مگر انہوں نے =

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ

ہیں پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہ' بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۱۳) اور جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد وپیمان لیا'[۵] انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جو انہیں نصیحت کی گئی تھی' تو ہم نے بھی ان کے آپس میں بغض وعداوت ڈال دی جو تاقیامت رہے گی اور جو کچھ یہ کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں سب بتا دے گا۔(۱۴) اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے' تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔(۱۵) جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال

=عہد شکنی کی۔

(۵) نصاریٰ کو بھی انجیل میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ تمام نسل انسانی کی طرف اللہ کے رسول کی حیثیت سے مبعوث ہوں تو وہ سب آپؐ پر ایمان لائیں اور آپؐ کی پیروی کریں۔

وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى

کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔(۱۶) یقیناً وہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے' آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم اور اس کی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمان و زمین اور دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۱۷) یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث اللہ کیوں سزا دیتا ہے؟ نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے عذاب کرتا ہے' زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔(۱۸) اے اہل کتاب! بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد آپہنچا ہے۔ جو تمہارے لئے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ

---

(٦) ملاحظہ ہو حاشیہ سورۃ النساء (۴) آیت ۱۷۱

فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ

تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی' برائی سنانے والا آیا ہی نہیں' پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا[۷] اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۱۹) اور یاد کرو موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا' اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا ذکر کرو کہ اس نے تم میں سے پیغمبر بنائے

---

(۷) اس لئے تمام انسانوں پر واجب ہے کہ وہ محمد ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لائیں۔

(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ اس امت کے یہود و نصاریٰ میں سے جس کسی کو بھی میری (نبوت و رسالت کی) خبر ہو جائے اور پھر وہ میرے لائے ہوئے دین (اسلام) پر ایمان لائے بغیر ہی مرجائے تو وہ جہنمیوں میں سے ہو گا۔" (صحیح مسلم کتاب الایمان' باب:۷۰ حدیث ۱۵۳)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی تھی۔ لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے پھرتے تھے اور اس کی خوبصورتی پر اظہار تعجب کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ کاش! اس جگہ بھی اینٹ لگا دی ہوتی۔ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (میں سارے انبیاء سے آخری ہوں)۔ (صحیح بخاری' کتاب المناقب' ب:۱۸/ ح:۳۵۳۵)

يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ

اور تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ دیا جو تمام عالم میں کسی کو نہیں دیا۔ (۲۰) اے میری قوم والو! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے اور اپنی پشت کے بل روگردانی نہ کرو کہ پھر نقصان میں جا پڑو۔ (۲۱) انہوں نے جواب دیا کہ اے موسیٰ وہاں تو زور آور سرکش لوگ ہیں اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم تو ہرگز وہاں نہ جائیں گے ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں پھر تو ہم (بخوشی) چلے جائیں گے۔ (۲۲) دو شخصوں نے جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے، جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہا کہ تم ان کے پاس دروازے میں تو پہنچ جاؤ، دروازے میں قدم رکھتے ہی یقیناً تم غالب آ جاؤ گے، اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (۲۳) قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں تب تک ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے، اس لئے تم اور تمہارا پروردگار جا کر دونوں ہی لڑ بھڑ لو، ہم یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (۲۴) موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے الٰہی! مجھے تو بجز اپنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر کوئی اختیار نہیں، پس تو ہم میں اور ان نافرمانوں میں جدائی کر دے۔ (۲۵) ارشاد ہوا کہ اب

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ

ع ٧ — وقف لازم — النصف

زمین ان پر چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے' یہ خانہ بدوش ادھر ادھر سرگرداں پھرتے رہیں گے اس لئے تم ان فاسقوں کے بارے میں غمگین نہ ہونا۔(۲۶) آدم (علیہ السلام) کے دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال بھی انہیں سنادو' ان دونوں نے ایک نذرانہ پیش کیا' ان میں سے ایک کی نذر تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی ڈالوں گا'[۸] اس نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔(۲۷) گو تو میرے قتل کے لئے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا' میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔(۲۸) میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر

(۸) چنانچہ اس نے اسے قتل کر ہی دیا' اس کی بابت حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب بھی دنیا میں کسی کو ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر پڑتا ہے کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل ناحق کی رسم جاری کی تھی۔" (صحیح بخاری' کتاب الدیات' ب:۲/ ح:۶۸۶۷) ایک دوسری حدیث میں باہم قتل ناحق کو کافرانہ فعل قرار دیا گیا ہے۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے بعد تم ایک دوسرے کو ناحق قتل کرکے کافر نہ بن جانا"۔ (صحیح بخاری کتاب الدیات' =

وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۗ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے' ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔ (۲۹) پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا' جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا۔ (۳۰) پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی نعش کو چھپادے' وہ کہنے لگا' ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا؟ پھر تو (بڑا ہی) پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔ (۳۱) اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو' قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا'[9] اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے' اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر

=ب:۲/ح:۶۸۶۸)

(۹) حدیث میں اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ (۲) کسی انسان کو ناحق قتل کرنا۔ (۳) والدین کی نافرمانی کرنا۔ =

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٣٤﴾ ع یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ

آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔ (۳۲) ان کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں ' یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے ' یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری ' اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔ (۳۳) ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ [10] کر لیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔ (۳۴) مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ (۳۵) یقین مانو کہ کافروں کے لئے اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں ہے بلکہ اسی کے مثل اور بھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن عذابوں کے بدلے فدیے میں دینا چاہیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا

=(۴) جھوٹ بات کہنا یا یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا۔" (صحیح بخاری 'کتاب الدیات ' ب:۲/ ح:۶۸۷۱)

(۱۰) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت ۱۸۶)

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

فدیہ قبول کرلیا جائے‘[۱۱] ان کے لئے تو دردناک عذاب ہی ہے۔(۳۶) یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے‘ ان کے لئے تو دائمی عذاب ہیں۔(۳۷) چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔ یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا‘ عذاب اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ قوت و حکمت والا ہے۔(۳۸) جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔(۳۹) کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے‘ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۴۰) اے رسول! آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ

---

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ”قیامت کے دن ایک کافر سے پوچھا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اس قدر سونا ہوتا کہ اس سے زمین بھر جاتی تو کیا تو اسے جہنم سے رہائی کے لئے بطور فدیہ دے دیتا؟ تو کافر جواب میں کہے گا ہاں‘ پھر اس کافر سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تو تجھ سے اس سے آسان اور کمتر چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا یعنی اسلام قبول کرلے لیکن تو نے انکار کردیا تھا)“۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب:۴۹ ح:۶۵۳۸)

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کڑھیے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ ان (منافقوں) میں سے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کے دل باایمان نہیں اور یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے‘ وہ کلمات کے اصلی موقعہ کو چھوڑ کر انہیں متغیر کر دیا کرتے ہیں‘ کہتے ہیں کہ اگر تم یہی حکم دیئے جاؤ تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ دیئے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا اور جس کا خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لئے خدائی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا نہیں‘ ان کے لئے دنیا میں بھی بڑی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑی سخت سزا ہے۔(۴۱) یہ کان لگا لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں‘ اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تمہیں اختیار ہے خواہ ان کے آپس کا فیصلہ کرو خواہ ان کو ٹال دو‘ اگر تم ان سے منہ بھی پھیرو گے تو بھی یہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے‘ اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو‘ یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ

الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ

محبت رکھتا ہے۔(۴۲) (تعجب کی بات ہے کہ) وہ کیسے اپنے پاس تورات ہوتے ہوئے جس میں احکام الٰہی ہیں تم کو منصف بناتے ہیں پھر اس کے بعد بھی پھر جاتے ہیں، دراصل یہ ایمان و یقین والے ہیں ہی نہیں۔(۴۳) ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے' یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہیئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو' میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو' جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔[۱۲] (۴۴) اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان[۱۳] اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور

(۱۲) کفر کے دو بڑے درجے ہیں کفر اکبر اور کفر اصغر۔ کفر اکبر میں کفر التکذیب' کفر الاباء والتکبر' کفر الشک' کفر الاعراض اور کفر النفاق شامل ہیں جب کہ کفر اصغر' کفر نعمت کو کہتے ہیں۔ یعنی ناشکری بھی ایک قسم کا کفر ہے۔

(۱۳) شریعت اسلامیہ میں بھی یہی حکم ہے کہ قصاص کے بغیر کسی کو قتل نہیں کیا جا=

بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ

ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے' پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے' اور جو شخص اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے' وہی لوگ ظالم ہیں۔ (۴۵) اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا[۱۴] جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی

= سکتا' چنانچہ حدیث میں ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک مسلمان شخص جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اس کا رسول ہوں تو اس کا خون (اس کو قتل و ہلاک کرنا) ان تین صورتوں کے سوا حلال نہیں۔ (۱) جان کے بدلے جان (قتل عمد کی صورت میں بطور قصاص قتل کیا جائے گا۔) (۲) اگر شادی شدہ شخص زنا کا مرتکب ہو (تو اسے رجم کی سزا دی جائے گی) (۳) اگر کوئی شخص اسلام سے پھر جائے اور مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے (یعنی مرتد ہو جائے تو ارتداد کی سزا قتل ہے) تفصیلات کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ (صحیح بخاری کتاب الدیات' ب :۶/ ح:۶۸۷۸) فتح الباری ج ۱۵' ص ۲۲۰)

(۱۴) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی ﷺ کی بعثت ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے۔ میں ابن مریم علیہ السلام سے سب لوگوں سے زیادہ قرب و تعلق رکھنے والا ہوں اور تمام پیغمبر علاتی بھائی ہیں اور میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔" (صحیح =

هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ

جس میں نور اور ہدایت تھی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سرا سر ہدایت و نصیحت تھی پارسا لوگوں کیلئے۔ (۴۶) اور انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ نے جو کچھ انجیل میں نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔ (۴۷) اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔[۱۵] اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے' اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیے تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے

= بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۴۸/ ح:۳۴۴۲)
علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف۔ مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کا دین ایک ہی تھا اور شریعتیں (دستور اور طریقے) مختلف تھیں۔ لیکن شریعت محمدیہ کے بعد اب ساری شریعتیں بھی منسوخ ہو گئی ہیں اور اب دین بھی ایک ہے اور شریعت بھی ایک۔ (احسن البیان)

(۱۵) مھیمنا: قرآن کریم پچھلی تمام آسمانی کتابوں پر (محافظ) نگہبان ہے۔ ان کتابوں کے اندر جو سچائی (اللہ کا کلام) موجود ہے' قرآن کریم اس کی تصدیق کرتا ہے اور ان کے اندر جو جھوٹ (تحریف و آمیزش) ہے اس کی تکذیب کرتا ہے۔

مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ
الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۷ / ۱۱

ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے۔ اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔(۴۸) آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں، اگر یہ لوگ منہ پھیرلیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔(۴۹) کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں[۱۶] یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟۔ (۵۰) اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی

---

(۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ ہیں۔ (۱) جو حرم شریف میں الحاد (گناہ، ظلم، فسق و فجور) کا ارتکاب کرے۔ (۲) وہ شخص جو مسلمان ہو کر بھی قبل از اسلام دور جاہلیت کے طور =

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؗ يُجَاهِدُوْنَ

ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے' ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔ (۵۱) آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے' ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر پڑ جائے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے دے۔ یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر (بے طرح) نادم ہونے لگیں گے۔ (۵۲) اور ایمان دار کہیں گے' کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال غارت ہوئے اور یہ ناکام ہو گئے۔ (۵۳) اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے

=اور رسوم و روایات کو اپنائے۔ (۳) ایسا شخص جو کسی کو ناحق قتل کرنے کے لئے اس کا تعاقب کرے۔" (صحیح بخاری' کتاب الدیات' ب:۹/ ح:۶۸۸۲)

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ

کفار پر' اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے' یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے' اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔(۵۴) (مسلمانو)! تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع (خشوع و خضوع) کرنے والے ہیں۔(۵۵) اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے'[۱۷] وہ یقین

---

(۱۷) حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رسول کی محبت' ایمان کی لذت کا باعث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی میں یہ تین خصلتیں (صفات) ہوں گی وہ ایمان کی لذت سے ضرور بہرہ ور ہو گا۔

۱۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ ۲۔ دوسرے یہ کہ محض اللہ ہی کے لئے کسی سے دوستی رکھے۔ ۳۔ تیسرے یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا ایسا ہی ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔'' (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۹/ح:۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل (بہترین) ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' پوچھا گیا پھر کونسا (عمل)؟ فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' کہا گیا پھر کونسا عمل؟ فرمایا۔ ''وہ حج جو مبرور (مقبول) ہو۔'' (صحیح بخاری کتاب الایمان' ب:۱۸/ح:۲۶)

اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی۔ (۵۶) مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔(۵۷) اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو[۱۸] تو وہ اسے ہنسی کھیل ٹھیرا

---

(۱۸) یعنی اذان دے کر۔ نماز کے لیے بلانے کا یہ طریقہ نبی ﷺ کو اس طرح بتلایا گیا کہ بعض صحابہ کو خواب میں اس کے الفاظ بتلائے گئے اور آپ نے انہیں اختیار فرمالیا۔

اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اللہ اکبر اللہ اکبر' اللہ اکبر اللہ اکبر' اشہد ان لا الہ الا اللہ' اشہد ان لا الہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوۃ ' حی علی الصلوۃ ' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ۔

نماز فجر کے لئے اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دوبار الصلوۃ خیر من النوم کہا جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کے اعلان کے لئے لوگوں نے آگ جلانا اور ناقوس بجانا تجویز کیا جو کہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا۔ تب بلال رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے لئے ایک مرتبہ کہے (اقامت اس وقت کہی جاتی ہے جب لوگ نماز کے لئے تیار ہو جاتے ہیں) (صحیح بخاری 'کتاب الایمان' =

يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا

لیتے ہیں۔ یہ اس واسطے کہ بے عقل ہیں۔(۵۸) آپ کہہ دیجئے اے یہودیو اور نصرانیو! تم ہم سے صرف اس وجہ سے دشمنیاں کر رہے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہماری جانب نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ اس سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ایمان لائے ہیں اور اس لئے بھی کہ تم میں اکثر فاسق ہیں۔(۵۹) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتاؤں؟ کہ اس سے بھی زیادہ برے اجر پانے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون ہے؟ وہ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر وہ غصہ ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے معبودان باطل کی پرستش کی، یہی لوگ بد تر درجے والے ہیں اور یہی راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکنے والے ہیں۔ (۶۰) اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے ہی آئے تھے اور اسی کفر کے ساتھ ہی گئے بھی اور یہ جو کچھ چھپا رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔(۶۱) آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر گناہ کے

=ب:۱/ح:۶۰۳)

اس مقام کے علاوہ سورۂ جمعہ میں بھی نماز کیلئے نداء دیئے جانے یعنی اذان کا ذکر ہے۔ یہ کلمات اذان یا ندائے صلوٰۃ قرآن میں کہیں نہیں ہے۔ جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن کو نہیں سمجھا جا سکتا نہ اس پر عمل ہی کیا جا سکتا ہے۔

مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

کاموں کی طرف اور ظلم و زیادتی کی طرف اور مال حرام کھانے کی طرف لپک رہے ہیں، جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ نہایت برے کام ہیں۔ (۶۲) انہیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے اور حرام چیزوں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے، بے شک برا کام ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (۶۳) اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ[19] بندھے ہوئے ہیں۔ انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اتارا جاتا

(۱۹) صفات اللہ: اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر کے لئے ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ آل عمران آیت: ۷۳)

قرآن کریم میں جو بھی اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً الوجہ (چہرہ)، العین (آنکھ) الید (ہاتھ)، الساق (پنڈلی)، والمجی (آنا)، الاستواء (قرار پکڑنا) وغیرہ بیان ہوئی ہیں یا جو صفات احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں جیسے النزول (اترنا) اور الضحک (ہنسی) وغیرہ تو علمائے کتاب و سنت ان صفات پر ایمان رکھتے ہیں اور بغیر کسی تاویل، تشبیہ اور تعطیل (صفات الٰہی کے انکار) کے ان صفات کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ اللہ ہی ان صفات کے لائق ہے اور کسی بھی مخلوق میں ایسی صفات نہیں پائی جاتیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ =

رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ

ہے وہ ان میں سے اکثر کو تو سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتا ہے اور ہم نے ان میں آپس میں ہی قیامت تک کے لئے عداوت اور بغض ڈال دیا ہے' وہ جب کبھی لڑائی کی آگ کو بھڑکانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے' یہ ملک بھر میں شروفساد مچاتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادیوں سے محبت نہیں کرتا۔(۶۴) اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کی تمام برائیاں معاف فرما دیتے اور ضرور انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے۔(۶۵) اور اگر یہ لوگ توراۃ و انجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے' ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے

=''اس (اللہ) جیسی کوئی بھی شے موجود نہیں'' (۴۲:۱۱) اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد۔ ''اور اس کا کوئی کفو (ہمسر) نہیں''۔ (۱۱۲:۴)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے بائیں ہاتھ اور تمام آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لے گا اور فرمائے گا ''میں ہوں بادشاہ۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔'' (صحیح بخاری کتاب التوحید' ب:۱۹/ ح: ۷۴۱۲' ۷۴۱۳)

مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ

اور کھاتے'ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے'[۲۰] باقی ان میں سے بہت سے لوگوں کے برے اعمال ہیں۔ (٦٦) اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کی رہبری نہیں کرتا۔(٦٧) آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل

---

(۲۰) جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن سلام (یہودی عالم) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کی خبر پہنچی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند باتیں پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں آپؐ سے تین ایسی باتیں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ا۔ قیامت کے برپا ہونے کی پہلی علامت کونسی ہے؟ ۲۔ اہل جنت سب سے پہلے کونسا کھانا کھائیں گے؟ ۳۔ اس بات کا کیا سبب ہے کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل نے ابھی یہ باتیں مجھے بتائی ہیں۔" عبداللہ بن سلام نے کہا یہ جبرائیل فرشتوں میں سے یہود کا دشمن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب لے جائے گی'۲۔ اور اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کا کلیجہ ہوگا'۳۔ اور بچے کی باپ اور ماں کے ساتھ مشابہت کا حال یہ ہے کہ جب مرد کا مادہ تولید (منی) عورت کے مادہ تولید پر غالب آجائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا مادہ تولید مرد کے مادہ تولید پر غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔" اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ =

فہرست فہرست

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ

کتاب! تم دراصل کسی چیز پر نہیں جب تک کہ تورات وانجیل کو اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے قائم نہ کرو' جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے وہ ان میں سے بہتوں کو شرارت اور انکار میں اور بھی بڑھائے گا' تو آپ ان کافروں پر غمگین نہ ہوں۔(۶۸) مسلمان'

= کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے' آپؐ یہود سے' انہیں میرے اسلام کی خبر ہو جانے سے پہلے میرے متعلق پوچھئے۔ چنانچہ قوم یہود میں سے کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان سے پوچھا "تم لوگوں میں عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا' وہ ہم میں سے اچھا آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے اور ہم میں سے افضل ہے اور افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا "اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کرلے تو تمہاری کیا رائے ہے؟" یہود بولے' اللہ اسے اسلام سے بچائے رکھے۔ آپؐ نے ان سے پھر یہی سوال کیا تو انہوں نے ویسا ہی جواب دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) ان کے پاس آگئے اور کہنے لگے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ۔ یہود یہ سن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام ہم میں سے برا آدمی اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور اسے برا بھلا کہنے لگے اس وقت عبداللہ بن سلام نے عرض کیا' یا رسول اللہ! مجھے اسی بات کا ڈر تھا۔ (صحیح بخاری' کتاب مناقب الانصار' ب:۵۱/ ح:۳۹۳۸)

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا

یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔ (۶۹) ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور ان کی طرف رسولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنی منشا کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کی تکذیب کی اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔ (۷۰) اور سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہ ہو گی، پس اندھے بہرے بن بیٹھے، پھر اللہ تعالیٰ ان پر متوجہ ہوا، اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر اندھے بہرے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بخوبی دیکھنے والا ہے۔ (۷۱) بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے حالانکہ خود مسیح نے ان سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔[۲۱] (۷۲) وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا، اللہ تین میں کا تیسرا ہے،

---

(۲۱) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۶۵)

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾
اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ
اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ

دراصل سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے' انہیں المناک عذاب ضرور پہنچیں گے۔(۷۳) یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔[۲۲] (۷۴) مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں' اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں اس کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے' آپ دیکھئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجئے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں۔(۷۵) آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان کے مالک ہیں نہ کسی نفع کے' اللہ ہی

(۲۲) اللہ تعالیٰ توبہ و استغفار سے کتنا خوش ہوتا ہے' اس کا اندازہ ذیل کی حدیث سے کیا جا سکتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کا اونٹ جنگل و بیابان میں گم ہو جانے کے بعد (اچانک) اسے مل جائے۔" (صحیح بخاری' کتاب الدعوات' ب:۴/ ح:۶۳۰۹)

دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ

خوب سننے اور پوری طرح جاننے والا ہے۔(۷٦) کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔(۷۷) بنی اسرائیل کے کافروں پر (حضرت) داؤد اور (حضرت) عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔(۷۸) آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا۔(۷۹) ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، جو کچھ انہوں اپنے لئے آگے بھیج رکھا ہے وہ بہت برا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔(۸۰) اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر اور جو نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان ہوتا تو یہ کفار سے دوستیاں نہ کرتے، لیکن ان میں کے اکثر لوگ فاسق ہیں۔(۸۱) یقیناً آپ ایمان والوں کا سب سے زیادہ دشمن یہودیوں

اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور مشرکوں [۲۳] کو پائیں گے اور ایمان والوں سے سب سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں' یہ اس لئے کہ ان میں دانش منداور گوشہ نشین ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔(۸۲)

(۲۳)المشرکون: متعدد خداؤں کے ماننے والے' بت پرست' مظاہر پرست اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ رکھنے والے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا
مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ
اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ

اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا' وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔(۸۳) اور ہمارے پاس کون سا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی رفاقت میں داخل کر دے گا۔(۸۴) اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کی وجہ سے ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔(۸۵) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے وہ لوگ دوزخ والے ہیں۔(۸۶) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو اور حد سے آگے مت نکلو' بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(۸۷) اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے

فہرست فہرست

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

ہو۔(۸۸) اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا لیکن مواخذہ اس پر فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کر دو۔ [۲۴] اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو اور اپنی قسموں کا خیال رکھو!

(۲۴) اس لئے قسم پوری طرح سوچ سمجھ کر اٹھانی چاہیے۔ اور قسم اٹھانے کے بعد اس میں نقصان کا پہلو واضح ہو تو قسم توڑ کے کفارہ ادا کر دیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں 'نبی کریمؐ نے فرمایا "ہم (یعنی امت محمدؐ) اس دنیا میں سب سے آخر میں آئے ہیں لیکن روز قیامت سب سے پہلے آئیں گے۔" نیز آپؐ نے فرمایا "اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی اگر ایسی قسم کو پورا کرنے پر اصرار کرے جس سے اس کے اہل و عیال کو نقصان ہوتا ہو تو وہ اللہ کی نظر میں زیادہ گنہگار ہے' بجائے اس کے کہ وہ ایسی قسم توڑ دے اور اللہ کے حکم کے مطابق اس کا کفارہ ادا کر دے' (صحیح بخاری 'کتاب الایمان والنذور 'ب:۱۵/ح:۶۶۲۵-۶۶۲۴)

زیادہ مناسب یہی ہے کہ قسم نہ اٹھائی جائے لیکن اگر کوئی قسم اٹھالے اور اس کے بعد اسے مسئلہ (جس کے لئے اس نے قسم اٹھائی ہے) کا بہتر حل مل جائے تو اسے اسی پر عمل کرنا چاہئے اور قسم کے بدلے میں کفارہ ادا کر دیا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔(۸۹) اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان[۲۵] وغیرہ اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں' شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو[۲۶] تاکہ تم فلاح یاب ہو۔(۹۰) شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ۔(۹۱) اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو

(۲۵) الانصاب: ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۃ المائدہ (۵) آیت: ۳)

(۲۶) اس سے معلوم ہوا کہ شیطانی کاموں کو حلال کرنے کی کوشش نہایت مذموم ہے' اس طرح وہ حلال نہیں ہو جائیں گے' حرام ہی رہیں گے۔ ابو عامر یا ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا' ریشم' شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال سمجھیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آئے گا اور اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے گا۔ لیکن وہ اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس رات کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر انہیں تباہ و برباد کردے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو جو تباہ ہونے سے بچ جائیں گے بندر اور خنزیر بنا دے گا اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہیں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب الاشربۃ' ب:۶/ ح:۵۵۹۰)

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ

اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو۔ اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ (۹۲) ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیز گاری کرتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں' اللہ ایسے نیکو کاروں سے محبت رکھتا ہے۔ (۹۳) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے سو جو شخص اس کے بعد حد سے نکلے گا اس کے واسطے دردناک سزا ہے۔ (۹۴) اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہو گا جو کہ مساوی ہو گا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ فدیہ خاص

ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تا کہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے، اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کو معاف کر دیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کرے گا تو اللہ انتقام لے گا اور اللہ زبردست ہے انتقام لینے والا۔(۹۵) تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے۔ تمہارے فائدہ کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔(۹۶) اللہ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا اور عزت والے مہینہ کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے ہوں یہ اس لئے تا کہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ بے شک اللہ تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتا ہے اور بے شک اللہ سب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔(۹۷) تم یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے۔(۹۸) رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ تم

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔(۹۹) آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو آپ کو ناپاک کی کثرت بھلی لگتی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اے عقل مندو! تاکہ تم کامیاب ہو۔(۱۰۰) اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم زمانہ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی سوالات گزشتہ اللہ نے معاف کر دیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے۔(۱۰۱) ایسی باتیں تم سے پہلے اور لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر ان باتوں کے منکر ہو گئے۔(۱۰۲) اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے۔(۱۰۳) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا، کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔(۱۰۴) اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا

شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ تم سب کو بتلا دے گا جو کچھ تم سب کرتے تھے۔(۱۰۵) اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص کا وصی (گواہ) ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز روک لو پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے، ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے۔(۱۰۶) پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں وصی کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور دو شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا

لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

تجاوز نہیں کیا، ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔(۱۰۷) یہ قریب ذریعہ ہے اس امر کا کہ وہ لوگ واقعہ کو ٹھیک طور پر ظاہر کریں یا اس سے ڈر جائیں کہ ان سے قسمیں لینے کے بعد قسمیں الٹی پڑ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو! اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔(۱۰۸) جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، پھر ارشاد فرمائے گا کہ تم کو کیا جواب ملا تھا، وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں تو ہی بے شک پوشیدہ باتوں کو پورا جاننے والا ہے۔(۱۰۹) جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرند بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب کہ

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ
اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ج قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ط
قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا
وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ج

تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے (۲۷) میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔ (۱۱۰) اور جب کہ میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ' انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ گواہ رہئے کہ ہم پورے فرماں بردار ہیں۔ (۱۱۱) وہ وقت یاد کے قابل ہے جب کہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرمادے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔ (۱۱۲) وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ (۱۱۳) عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد ہیں سب کیلئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو جائے اور

---

(۲۷) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ آل عمران' (۳) آیات ۴۶-۴۹)

وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللّٰهُ إِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيْٓ أُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهٗٓ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ۗ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۗ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۗ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

تو ہم کو رزق عطا فرمادے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔(۱۱۴) حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں، پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔(۱۱۵) اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو اس کا علم ہو گا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔(۱۱۶) میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا۔ اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔(۱۱۷) اگر

فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔[۲۸] (۱۱۸) اللہ ارشاد فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں' یہ بڑی (بھاری) کامیابی ہے۔(۱۱۹) اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(۱۲۰)

---

(۲۸) نبی ﷺ بھی قیامت کے دن یہی الفاظ دہرائیں گے' جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن تم کو جمع کیا جائے گا اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب (دوزخ کی طرف) لے جایا جائے گا۔ میں اس وقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا" اور جب تک میں ان کے درمیان موجود رہا میں ان کا نگران حال تھا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو (تجھے اختیار ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے (تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا) بلاشبہ تو زبردست اور حکمت والا ہے۔"
(صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۵/ب:۱۵/ح:۴۶۲۶)

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۵۵ — ۶ — آیاتها ۱۶۵ — رکوعاتها ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (غیر اللہ کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں۔ (۱) وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین کیا اور (دوسرا) معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔ (۲) اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی' وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔ (۳) اور ان کے پاس کوئی نشانی بھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض ہی کرتے ہیں۔ (۴) انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھٹلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی' سو جلدی ہی ان کو خبر مل جائے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزاء کیا کرتے تھے۔ [۱] (۵) کیا

(۱) یعنی عذاب الٰہی سے دوچار ہوں گے' کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا تمام انسانوں پر واجب ہے۔

=

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿۸﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا

انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری کیں۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔ (۶) اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر صریح جادو ہے۔ (۷) اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی۔ (۸) اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر

= حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! اس امت کے یہود و نصاریٰ میں سے جس کسی کو بھی میری (نبوت و رسالت) کی خبر ہو جائے اور پھر وہ میرے لائے ہوئے دین (اسلام) پر ایمان لائے بغیر ہی مر جائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب: ۶۹ حدیث: ۲۴۰)

يَلْبِسُوْنَ ۞ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۞ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى

رہے ہیں۔ (۹) اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی استہزاء کیا گیا ہے۔ پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آ گھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔ (۱۰) آپ فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (۱۱) آپ کہئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملکیت ہے' آپ کہہ دیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملکیت ہے' اللہ نے مہربانی فرمانا[۲] اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے تم کو اللہ قیامت کے روز جمع کرے گا' اس میں کوئی شک نہیں' جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں

---

(۲) کیونکہ وہ رحیم ہے' اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں اور ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے ہیں اور زمین پر صرف ایک حصہ اتارا ہے اور اس ایک حصے کی بدولت مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی اپنے سم اپنے بچے کو نہیں لگنے دیتی کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب: ۱۹/ ح: ۶۰۰۰)

(ب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کو مکمل کر لیا تو اللہ نے اپنی کتاب جو اس کے پاس اس کے تخت پر موجود ہے' میں لکھ لیا کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی ہے"۔ (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب: ۱/ ح: ۳۱۹۴)

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَاُوْحِيَ

ڈالا ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(۱۲) اور اللہ ہی کی ملک ہے وہ سب کچھ جو رات میں اور دن میں رہتی ہیں اور وہی بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ (۱۳) آپ کہئے کہ کیا اللہ کے سوا' جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کہ کھانے کو دیتا ہے اور اس کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا' اور کسی کو معبود قرار دوں' آپ فرما دیجئے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تو مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا۔(۱۴) آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(۱۵) جس شخص سے اس روز وہ عذاب ہٹا دیا جائے تو اس پر اللہ نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے۔(۱۶) اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ (۱۷) اور وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔(۱۸) آپ کہئے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے' آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان

إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُل لَّا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ

اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بہ طور وحی کے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔(۱۹) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔[۳] (۲۰) اور اس سے زیادہ بے انصاف کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ کی آیات کو جھوٹا بتلائے ایسے بے انصافوں کو کامیابی نہ ہو گی۔(۲۱) اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم ان تمام خلائق کو جمع کریں گے، پھر ہم مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شرکاء، جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے، کہاں گئے؟۔(۲۲) پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو گا کہ وہ یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے۔(۲۳) ذرا دیکھو تو

(۳) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ
يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ
وَيَنْــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى
النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا
لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾

انہوں نے کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئے۔ (۲۴) اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے انکے دلوں پر پردہ ڈال رکھا ہے اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور انکے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں تو بھی ان پر کبھی ایمان نہ لائیں' یہاں تک کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں' یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آ رہی ہیں۔ (۲۵) اور یہ لوگ اس سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ خبر نہیں رکھتے۔ (۲۶) اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جائیں تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔ (۲۷) بلکہ جس چیز کو اسکے قبل دبایا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آ گئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھیج دیے جائیں تب بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے

وَقَالُوْا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ ۚ حَتّٰى اِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۚ اَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۚ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۚ

ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ (۲۸) اور یہ کہتے ہیں کہ صرف یہی دنیاوی زندگی ہماری زندگی ہے اور ہم زندہ نہ کئے جائیں گے۔ (۲۹) اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے؟ وہ کہیں گے بے شک قسم اپنے رب کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو۔ (۳۰) بے شک خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے ملنے کی تکذیب[۴] کی، یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ان پر دفعتاً آ پہنچے گا، کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی، اور حالت ان کی یہ ہو گی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہوں گے، خوب سن لو کہ بری ہو گی وہ چیز جس کو وہ لادیں گے۔ (۳۱) اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب کے۔ اور پچھلا گھر

(۴) یعنی قیامت کو نہیں مانا، ایسے لوگوں سے اللہ بھی ملنا پسند نہیں کرتا، چنانچہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اسے ملنا پسند کرتا ہے اور جو کوئی اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ب: ۴۱/ ح: ۶۵۰۸)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ

النصف

متقیوں (۵) کیلئے بہتر ہے۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔(۳۲) ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں' سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ (۳۳) اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جا چکی ہے سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا' ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ہماری امداد ان کو پہنچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصص پہنچ چکے ہیں۔(۳۴) اور اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو راہ راست پر جمع کر دیتا سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جائیے۔ (۳۵) وہی لوگ قبول کرتے ہیں

---

(۵) یعنی پرہیزگار' صالح اور راست باز لوگ جو اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرتے ہیں اور ان تمام گناہوں اور برے کاموں سے باز رہتے ہیں جن سے اس نے منع فرمایا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت (بھی) کرتے ہیں اور وہ تمام نیک کام بجالاتے ہیں جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

فہرست فہرست

يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَن يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَن يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِن شَاءَ

جو سنتے ہیں۔ اور مردوں کو اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جائیں گے۔ (٣٦) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا ان کے رب کی طرف سے آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کو بے شک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل فرمادے لیکن ان میں اکثر بے خبر ہیں۔ (٣٧) اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کیے جائیں گے۔ (٣٨) اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں وہ تو طرح طرح کی ظلمتوں میں بہرے گونگے ہو رہے ہیں، اللہ جس کو چاہے بے راہ کردے اور وہ جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگادے۔ (٣٩) آپ کہیے کہ اپنا حال تو بتلاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا کوئی عذاب آپڑے یا تم پر قیامت ہی آپہنچے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔ اگر تم سچے ہو۔ (٤٠) بلکہ خاص اسی کو پکارو گے، پھر جس کیلئے تم پکارو گے اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے اور جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو ان سب کو بھول بھال جاؤ۔ (٤١) اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے

وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ
شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ
وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً

پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تاکہ وہ اظہار عجز کر سکیں۔(۴۲) سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا۔ (۴۳) پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے۔(۴۴) پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ (۴۵) آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھر دے دے۔ آپ دیکھئے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں۔ (۴۶) آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ پڑے خواہ اچانک یا اعلانیہ تو کیا بجز ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا جائے گا۔ (۴۷)

هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے اور درستی کرلے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔(۴۸)اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلائیں ان کو عذاب پہنچے گا بوجہ اس کے کہ وہ نافرمانی کرتے ہیں۔(۴۹) آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے۔ سو کیا تم غور نہیں کرتے؟(۵۰) اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کئے جائیں گے کہ جتنے غیر اللہ ہیں نہ کوئی ان کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا' اس امید پر کہ وہ ڈر جائیں۔(۵۱) اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں' خاص اسی کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال

وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۵۲﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿۵۳﴾ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿۵۵﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۵۶﴾ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ

دیں۔ ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (۵۲) اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسروں کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں، کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے۔ (۵۳) اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح رکھے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔ (۵۴) اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے رہتے ہیں اور تاکہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جائے۔ (۵۵) آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہ کروں گا کیوں کہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور راہ راست پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا۔ (۵۶) آپ کہہ دیجیے

بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو، جس چیز کی تم جلد بازی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں۔ حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے۔(۵۷) آپ کہہ دیجیے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم تقاضا کر رہے ہو تو میرا اور تمہارا باہمی قصہ فیصل ہو چکا ہوتا اور ظالموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔(۵۸) اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔(۵۹) اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو (ایک گونہ) قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے پھر تم کو جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی جائے پھر اسی کی طرف تم کو جانا ہے پھر تم کو بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔(۶۰) اور وہی اپنے بندوں کے اوپر

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ

غالب ہے برتر ہے اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتا ہے [۶] یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے' اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔(۶۱) پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جائیں گے۔ خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہو گا اور وہ بہت جلد

---

(۶) اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو انسان کے اچھے برے' سارے عمل لکھتے ہیں' چنانچہ حدیث میں ہے (الف) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) اچھے اور برے کام لکھنے کا حکم دیا اور لکھنے کا یہ طریقہ سکھایا کہ اگر کوئی شخص ایک اچھا کام کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے کرے نہیں تو اس کے حق میں اللہ ایک نیکی لکھے گا۔ اور اگر کوئی شخص ایک اچھا کام کرنے کا ارادہ کرے اور اسے کرے بھی تو اللہ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب لکھے گا۔ اور اگر کوئی شخص ایک برا کام کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے کرے نہیں تو اللہ اس کے حق میں ایک نیکی کا ثواب لکھے گا لیکن اگر کوئی شخص ایک برا کام کرنے کا ارادہ کرے اور اسے کرے بھی تو اللہ اس کے حق میں صرف ایک برائی لکھے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' ب : ۳۱ / ح : ۶۴۹۱)

(ب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ رات والے فرشتے جب صبح کو اللہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں پایا تو فرشتے جواب دیتے ہیں' اے اللہ! جب ہم گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب آئے ہیں تو بھی وہ نماز=

الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ

حساب لے گا۔(٦٢) آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات سے نجات دیتا ہے۔ تم اس کو پکارتے ہو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے' کہ اگر تو ہم کو ان سے نجات دے دے تو ہم ضرور شکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔(٦٣) آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی تم کو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے' تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو۔(٦٤) آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے۔ آپ دیکھیے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں۔(٦٥) اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ وہ یقینی ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تم پر تعینات نہیں کیا گیا ہوں۔(٦٦) ہر خبر (کے وقوع) کا ایک وقت ہے اور جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا۔(٦٧) اور جب آپ ان لوگوں کو

= پڑھ رہے تھے" پھر حضورؐ نے فرمایا "جب تم (نماز میں) آمین کہتے ہو تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سارے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب:٦/ ح:٣٢٢٣)

اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي

دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔(۶۸) اور جو لوگ پرہیز گار ہیں ان پر ان کی باز پرس کا کوئی اثر نہ پہنچے گا و لیکن ان کے ذمہ نصیحت کر دینا ہے شاید وہ بھی تقویٰ اختیار کریں۔(۶۹) اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے ہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) نہ پھنس جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے۔ ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے' ان کے لئے نہایت تیز گرم پانی پینے کے لئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب۔(۷۰) آپ کہہ دیجیے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پکاریں کہ نہ وہ ہم کو نفع پہنچائے اور نہ ہم کو نقصان پہنچائے اور کیا

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

ہم الٹے پھر جائیں اس کے بعد کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کردی ہے، جیسے کوئی شخص ہو کہ اس کو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کردیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو، اس کے کچھ ساتھی بھی ہوں کہ وہ اس کو ٹھیک راستہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے پورے مطیع ہو جائیں۔(۷۱) اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے۔(۷۲) اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بافائدہ پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا حق اور بااثر ہے۔ اور ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔(۷۳) اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے؟ بے شک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔[۷] (۷۴)

---

(۷) حضرت ابراہیم کے باپ آزر اپنی قوم کی طرح مشرک اور گمراہ ہی رہے، چنانچہ =

مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ

اور ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں اور تاکہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جائیں-(۷۵) پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا(۷۶) پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں

= دیگر مشرکوں کی طرح وہ بھی جہنمی ہوں گے' جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حشر کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملیں گے جن کا چہرہ سیاہ اور گرد و غبار میں چھپا ہوا ہو گا۔ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کیا میں نے آپ کو یہ نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کریں؟ تو آزر کہے گا' آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا تو ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے عرض کریں گے۔ اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تو مجھے حشر کے دن رسوا نہیں کرے گا تو اس سے زیادہ اور کیا ذلت اور رسوائی ہو گی کہ میرا باپ ذلیل و رسوا ہوا' وہ تیری رحمت سے محروم ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ پھر فرمائے گا' اے ابراہیم! اپنے پاؤں تلے تو دیکھ؟ ابراہیم دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے' نجاست سے لتھڑا ہوا' جسے ٹانگوں سے پکڑا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۸/ ح:۳۳۵۰)

فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّىْ فِى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّىْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّىْ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ

شامل ہو جاؤں گا۔(۷۷) پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔ (۷۸) میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو ہو کر' اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔(۷۹) اور ان سے ان کی قوم نے حجت کرنا شروع کی' آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کے کے معاملہ میں مجھ سے حجت کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھ کو طریقہ بتلا دیا ہے اور میں ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے میرا پروردگار ہر چیز کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے' کیا تم پھر بھی خیال نہیں کرتے۔(۸۰) اور میں ان چیزوں سے کیسے ڈروں جن کو تم نے شریک بنایا ہے حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی' سو ان دو جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم خبر رکھتے ہو۔(۸۱) جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے' ایسوں ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ

حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

راست پر چل رہے ہیں۔(۸۲) اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیم کو انکی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبوں میں بڑھادیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا بڑا علم والا ہے۔(۸۳) اور ہم نے ان کو اسحاق دیا اور یعقوب۔ ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں(۸۴) اور (نیز) زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو' سب نیک لوگوں میں سے تھے۔(۸۵) اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت دی۔(۸۶) اور نیز ان کو کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو' اور ہم نے ان کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی۔(۸۷) اللہ کی ہدایت وہ یہی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اسکی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرضاً" یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے انکے سب اکارت ہوجاتے۔(۸۸) یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَاۤءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى
لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ
مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ
تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ
ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اس کیلئے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں (۸۹) یہ ہی لوگ ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی' سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلئے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا یہ تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے۔(۹۰) اور ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جب کہ یوں کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی آپ یہ کہیے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کیلئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن کو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے پھر ان کو ان کے خرافات میں کھیلتے رہنے دیجیے (۹۱) اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے' اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے

وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ

اور تاکہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں۔(۹۲) اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی[۸] اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے' اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے

---

(۸) اس سے عذاب قبر پر استدلال کیا گیا ہے جو برحق ہے۔ اسی طرح سورۂ مومن کی آیت (۴۵'۴۶) سے بھی اس کا اثبات کیا گیا ہے جس میں آل فرعون کے عذاب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اور آل فرعون کو بدترین عذاب نے گھیر لیا۔ (یعنی) دوزخ کی آگ نے' جس کے سامنے وہ صبح و شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو حکم ہو گا کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو"۔ =

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ

تھے۔(۹۳)اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آ گئے جس طرح ہم نے اول بار تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اس کو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعویٰ رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقعی تمہارے آپس میں تو قطع تعلق ہو گیا

= یہ آیت عذاب قبر میں بالکل واضح ہے۔ علاوہ ازیں احادیث میں اس کی پوری صراحت موجود ہے، جیسے (الف) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مومنوں کو (تدفین کے بعد) قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ "اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو قول ثابت (پکی بات) کے ذریعے دنیا و آخرت میں ثابت قدمی عطا کرتا ہے (مضبوط رکھتا ہے)"۔ (۱۴:۲۷) (صحیح بخاری کتاب الجنائز، ب ۷۹/ ح:۱۳۶۹)

(ب) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "جو لوگ مردے کو قبر میں دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں اور اس مردے کو بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ "اس شخص (محمدؐ) کے بارے میں تم دنیا میں کیا کہتے تھے؟" وہ جواب دے گا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جائے گا ذرا جہنم میں اپنی وہ جگہ تو دیکھو جسے بدل=

تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

اور وہ تمہارا دعویٰ سب تم سے گیا گزرا ہوا۔(۹۴) بے شک اللہ تعالیٰ دانہ کو اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے' وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے اور وہ بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے' سو تم کہاں الٹے چلے جا رہے ہو۔(۹۵) وہ صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنایا ہے اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے۔ یہ ٹھہرائی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے بڑے علم والا ہے۔(۹٦) اور وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا' [۹] تا کہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں' خشکی میں اور دریا میں راستہ

= کر اللہ نے تمہارا ٹھکانا جنت میں بنا دیا ہے۔" پھر نبی کریمؐ نے فرمایا کہ "وہ مرنے والا دونوں جگہیں دیکھے گا لیکن جو کافر اور منافق ہو گا وہ فرشتوں سے کہے گا۔"میں اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ بس لوگ جو کہتے تھے وہی میں نے کہہ دیا" اسے جواب دیا جائے گا "نہ تمہیں پتہ تھا اور نہ تم نے (قرآن سے) ہدایت ہی لی۔ پھر اسے دونوں آنکھوں کے درمیان اتنی زور سے آہنی ہتھوڑے سے ضرب لگائی جائے گی کہ وہ چیخ اٹھے گا' جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ باقی سب سنیں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب الجنائز' ب:٦٧/ ح:۱۳۳۸)

(۹) ستاروں کی پیدائش کے متعلق ابو قتادہ نے (اپنی تفسیر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ "اور ہم نے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے" (سورۃ الملک۔ ۵) =

فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

معلوم کر سکو۔ بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں۔(۹۷) اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چندے' رہنے کی بے شک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔(۹۸) اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گپھے میں سے' خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور

= قتادہؒ فرماتے ہیں ان ستاروں کی پیدائش کے تین مقاصد ہیں۔ (۱) آسمان دنیا کی تزئین و آرائش۔ (۲) بطور میزائل کہ ان سے شیاطین کو مار بھگایا جائے۔ (۳) بطور علامات کہ مسافران سے اپنی منزل معلوم کر سکیں چنانچہ جو کوئی بھی اس کے علاوہ اس آیت کی کوئی اور تعبیرو تشریح کی تلاش کے لئے کوشش کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اپنی کاوشوں کا ضیاع کرتا ہے اور ایسی اشیاء کی جستجو میں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتا ہے جو اس کے محدود علم سے باہر ہیں۔ (صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب:۳)

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

انار کہ بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔(۹۹) اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں بلاسند تراش رکھی ہیں اور وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو یہ کرتے ہیں۔(۱۰۰) وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے' اللہ تعالیٰ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ اس کے کوئی بیوی تو ہے نہیں [۱۰] اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(۱۰۱)

---

(۱۰) اس کے باوجود لوگوں نے اللہ کی اولادیں ٹھہرا رکھی ہیں جیسے (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے (کہ اللہ اولاد رکھتا ہے) (حالانکہ) وہ ان باتوں سے پاک ہے....(۲:۱۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا۔ ابن آدم کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ (پیدا) کرنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا تھا اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے =

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ

یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب! اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ' ہر چیز کا پیدا کرنے والا ' تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔(۱۰۲) اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔(۱۰۳) اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا ' اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں۔ (۱۰۴) اور ہم اس طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کس سے پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم اس کو دانشمندوں کے لئے خوب ظاہر کر دیں۔(۱۰۵) آپ خود اس طریق پر چلتے رہئے جس کی وحی آپ کے رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے ' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور مشرکین[۱۱] کی طرف خیال نہ کیجئے۔(۱۰۶) اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک

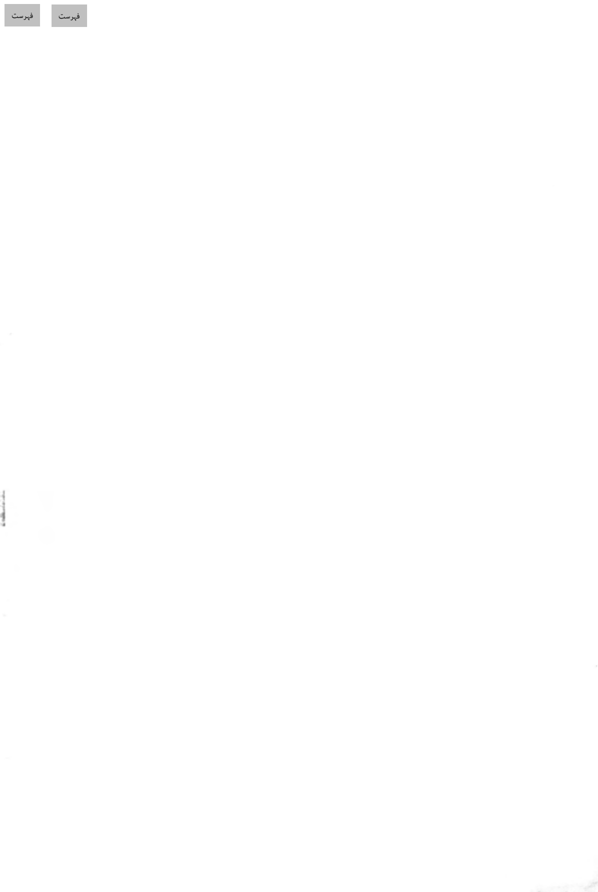
= کہ وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے حالانکہ میں ان باتوں سے پاک ہوں کہ میری کوئی بیوی یا اولاد ہو۔'' (صحیح بخاری ' کتاب التفسیر ' س:۸ ' ب:۸/ ح:۴۴۸۲)

(۱۱) المشرکون: متعدد خداؤں کے ماننے والے ' بت پرست ' مظاہر پرست اور =

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع

نہ کرتے اور ہم نے آپ کو ان کا نگران نہیں بنایا۔ اور نہ آپ ان پر مختار ہیں! (۱۰۷) اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے۔ پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔ (۱۰۸) اور ان لوگوں نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لے آئیں گے' آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں سب اللہ کے قبضہ میں ہیں اور تم کو اس کی کیا خبر کہ وہ نشانیاں جس وقت آجائیں گی یہ لوگ تب بھی ایمان نہ لائیں گے۔ (۱۰۹) اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے۔ (۱۱۰)

= اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان نہ لانے والے۔



فهرست

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے ہیں تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔ (۱۱۱) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن، جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجیے۔ (۱۱۲) اور تاکہ اس کی طرف ان لوگوں کے قلوب مائل ہو جائیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ اس کو پسند کرلیں اور تاکہ مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوتے تھے۔ (۱۱۳) تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی ہے، اس کے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ تُطِعْ
اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ
اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ
وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾

بھیجی گئی ہے‘ سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ (۱۱۴) آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے‘ اس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ (۱۱۵) اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔ (۱۱۶) بالیقین آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بے راہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں۔ (۱۱۷) سو جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ! اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو۔ (۱۱۸) اور تم کو کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے‘ مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (۱۱۹)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ

اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو۔ بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کیے کی عنقریب سزا ملے گی۔(۱۲۰) اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ امر نافرمانی ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دل میں ڈالتے ہیں تا کہ یہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک[۱۲] ہو جاؤ گے۔(۱۲۱) ایسا شخص جو پہلے

(۱۲) اس سے مراد وہ اندھی اطاعت ہے' جس میں مبتلا ہونے کے بعد انسان حق اور دلائل کو نہیں دیکھتا' بلکہ صرف اپنے بڑوں کو اور ان کی باتوں کو ہی حرف آخر سمجھتا ہے' غیراللہ کی یہی اطاعت شرک ہے۔ چنانچہ حدیث میں احمد' ترمذی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان کے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپؐ نے ان سے فرمایا "اے عدی! اس بت کو پھینک دو" اور میں نے آپؐ کو سورۂ برأت کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (جس میں ہے) کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار و رہبان کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا۔ (۹:۳۱) آپؐ نے فرمایا "وہ یقیناً ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن ان کے علماء جس چیز کو حلال قرار دیتے' یہ ان کو حلال سمجھتے اور جس چیز کو حرام کہہ دیتے' اسے حرام سمجھتے تھے۔" (تفسیر طبری' ج ۱۰' ص ۱۱۴۔ ترمذی' کتاب التفسیر' س:۹/ ب:۹/ ح: ۳۲۰۴) یعنی علماء کی اندھی پیروی اور عقیدت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دینی پیشواؤں کی عبادت قرار دیا۔ فنعوذ باللہ من ھذا

كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کردیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوش نما معلوم ہوا کرتے ہیں۔(۱۲۲) اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تاکہ وہ لوگ وہاں فریب کریں۔ اور وہ لوگ اپنے ہی ساتھ شرارت کر رہے ہیں اور ان کو ذرا خبر نہیں۔ (۱۲۳) اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے' اس موقع کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے؟ عنقریب ان لوگوں کو جنہوں نے جرم کیا ہے اللہ کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور ان کی شرارتوں کے مقابلے میں سزائے سخت۔ (۱۲۴) سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے[١٣] اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے

(۱۳) اس مفہوم کو حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین (قرآن اور رسول ﷺ کی سنت) کا فہم عطا کر دیتا ہے۔ =

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ

سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے۔ (۱۲۵) اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا۔ (۱۲۶) ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے۔ (۱۲۷) اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کرے گا' (کہے گا) اے جماعت جنات کی! تم نے انسانوں میں سے بہت سے اپنا لیے جو انسان ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ کہیں گے کہ اے

= حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اللہ جس (بندے) سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین (قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت) کا فہم عطا کرتا ہے۔ میں تو محض بانٹنے والا ہوں' عطا کرنے والا تو اللہ ہے اور (یاد رکھو!) یہ امت (سچے مسلمان' دین اسلام کے حقیقی پیروکار) ہمیشہ اللہ کے حکم (اسلام کی تعلیمات و احکامات) پر قائم رہے گی اور اس کے مخالفین اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔" (صحیح بخاری' کتاب العلم' ب: ۱۳/ ح: ۷۱)

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ

ہمارے پروردگار! ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے معین فرمائی' اللہ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے' ہاں اگر اللہ ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ بے شک آپ کا رب بڑی حکمت والا بڑا علم والا ہے۔(۱۲۸) اور اسی طرح ہم بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے ان کے اعمال کے سبب۔(۱۲۹) اے جنات اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی پیغمبر نہیں آئے تھے' جو تم سے میرے احکام بیان کرتے اور تم کو اس آج کے دن کی خبر دیتے؟ وہ سب عرض کریں گے کہ ہم اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور ان کو دنیاوی زندگی نے بھول میں ڈالے رکھا اور یہ لوگ اقرار کرنے والے ہوں گے کہ وہ کافر تھے۔(۱۳۰) یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں۔(۱۳۱) اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔(۱۳۲) اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کر دے جیسا کہ تم کو ایک

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ
بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ
فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا

دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ (۱۳۳) جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بے شک آنے والی چیز ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔ (۱۳۴) آپ یہ فرمادیجیے کہ اے میری قوم! تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کر رہا ہوں، سواب جلد ہی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کا انجام کار کس کے لیے نافع ہوگا۔ یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔ (۱۳۵) اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کیے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے، پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں۔ (۱۳۶) اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کو برباد کریں اور تاکہ ان کے دین کو ان پر مشتبہ کردیں اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو

مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں یونہی رہنے دیجئے (۱۳۷) اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مواشی ہیں اور کھیت ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور مواشی ہیں جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی اور مواشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے محض اللہ پر افتراء باندھنے کے طور پر۔ ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کے افترا کی سزا دیئے دیتا ہے۔ (۱۳۸) اور وہ کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر وہ مردہ ہے تو اس پر سب برابر ہیں۔ ابھی اللہ ان کو ان کی غلط بیانی کی سزا دیئے دیتا ہے بلاشبہ وہ حکمت والا ہے اور وہ بڑا علم والا ہے۔ (۱۳۹) واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو چیزیں ان کو اللہ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کر لیا محض اللہ پر افتراء باندھنے کے طور پر۔ بے شک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ راست پر چلنے والے نہیں ہوئے۔ (۱۴۰) اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور

مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۚ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے' ان کے پھلوں میں کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گزرو[۱۴] **یقیناً** وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔(۱۴۱) اور مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے (پیدا کیے)' جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو' بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔(۱۴۲) (پیدا کیے) آٹھ نر مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم'[۱۵] آپ کہیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو

---

(۱۴) اسراف: حد سے تجاوز کرنا' کسی معاملے میں اس کی حدود سے آگے نکل جانا۔

(۱۵) یہ نر اور مادہ جانور' جن کو انسان کھاتا بھی ہے اور ان سے باربرداری کا کام بھی لیتا ہے' اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں' یہ اگرچہ انسانوں کی طرح بول نہیں سکتے' لیکن اگر اللہ چاہے تو انہیں بھی بولنے کی طاقت دے دے' جیسا کہ احادیث میں بعض واقعات کا ذکر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا۔ جب چرواہے نے بھیڑیے کا تعاقب کیا تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہو کر بولا (قیامت کے =

= قریب) درندوں سے ان بکریوں کی حفاظت کون کرے گا جب کہ اس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہو گا؟ اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) ایک شخص ایک بیل کو ہانک کر لے جا رہا تھا جس پر سامان لدا ہوا تھا۔ بیل نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور کہا مجھے اس (بار برداری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا' مجھے تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔" لوگ (اس بات پر حیرت سے) بولے سبحان اللہ (جانور بھی باتیں کرتے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ و عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے۔" (صحیح بخاری' کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم / ب:۵ / ح: ۳۶۶۳)

مسند امام احمد میں مسند ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ میں بیان کیا گیا ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مدینے کے نواح میں ایک بھیڑیے نے ایک چرواہے سے گفتگو کی۔

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا اور اسے لے بھاگا (جبکہ چرواہا اپنی بکریوں کے ریوڑ میں موجود تھا) چرواہے نے بھیڑیے کا تعاقب کیا اور بکری کو چھڑا لیا' بھیڑیا اپنی دم کے بل بیٹھ گیا اور یہ کہتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا "اللہ سے ڈر' تو نے مجھ سے وہ چیز چھین لی ہے جو اللہ نے مجھے دی تھی۔" چرواہا بولا۔ کیسی عجیب بات ہے؟ کہ ایک بھیڑیا انسانی زبان میں مجھ سے گفتگو کرتا ہے۔ بھیڑیے نے کہا' کیا میں تجھے اس سے بھی زیادہ حیران کن بات نہ بتاؤں؟ یثرب (مدینہ) میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ایک رسول ہیں جو لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی باتیں بتاتے ہیں۔ چرواہا یہ سن کر اپنے ریوڑ کو ہانکتا ہوا مدینے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی بکریوں کو ایک جگہ جمع کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ (مسند احمد' ج ۳' ص: ۸۳' ۸۴)

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ
الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ ع ۱۷
اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ
رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا

دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو۔ (۱۴۳) اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم آپ کہئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا؟ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے، تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھلاتا۔ (۱۴۴) آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔ (۱۴۵) اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کو چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی

عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ ع

ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو۔ ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔(۱۴۶) پھر اگر یہ آپ کو کاذب کہیں تو آپ فرمادیجیے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا۔ (۱۴۷) یہ مشرکین (یوں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ آپ کہیے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو۔ تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔(۱۴۸) آپ کہیے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی۔ پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا۔(۱۴۹) آپ کہیے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر شہادت دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کردیا ہے، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو آپ اس کی شہادت نہ دیجیے اور ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کیجئے!

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ

جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔ (۱۵۰) آپ کہیئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے' وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ' اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو' ہاں مگر حق کے ساتھ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (۱۵۱) اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو' انصاف کے ساتھ' ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو' گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو' ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ (۱۵۲) اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ

مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ

کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔(۱۵۳) پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہو جائے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تا کہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین لائیں۔(۱۵۴) اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی' سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔(۱۵۵) کہیں تم لوگ یوں نہ کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے ان پر نازل ہوئی تھی' اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے۔ (۱۵۶) یا یوں نہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہوتے۔ سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آ چکی ہے۔ اب اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتائے اور اس سے روکے۔ ہم جلد ہی ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے

الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾

اس روکنے کے سبب سخت سزادیں گے۔(۱۵۷) کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان کے پاس آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آئے؟ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی، کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا۔ یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ [۱۶] آپ فرمادیجیے کہ تم منتظر رہو، ہم بھی منتظر

(۱۶) اس سے مراد قیامت کے قریب ظاہر ہونے والی نشانیوں میں سے کوئی بڑی نشانی ہے جس کے ظاہر ہونے کے بعد ایمان اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے اور کسی شخص کا ایمان لانا یا توبہ کرنا نافع نہیں ہو گا، چنانچہ حدیث میں ہے۔ (الف) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک برپا نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب لوگ اسے (مغرب سے طلوع ہوتا) دیکھیں گے تو اس وقت جو بھی روئے زمین پر موجود ہو گا، ایمان لے آئے گا۔ لیکن اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا، اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا، اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔" (صحیح بخاری، کتاب التفسیر س:۶ ب:۱۰ ح:۴۶۳۵)

(ب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ تین نشانیاں ظاہر ہوں گی تو اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اگر وہ پہلے سے ایمان نہیں لایا ہو گا اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ ۱۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ ۲۔ دجال کی آمد۔ ۳۔ دابۃ الارض (ایک زمینی جانور) کا ظہور"۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ب:۷۲/ح:۱۵۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ

ہیں۔(۱۵۸) بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے' آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔[۱۷] پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے۔(۱۵۹) جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا

=(ج) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں ہوا کہ جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار! وہ کانا ہو گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔" یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی گئی ہے۔(صحیح بخاری 'کتاب الفتن / ب:۲۶/ ح:۷۱۳۱)

(۱۷) اس میں فرقہ سازی اور دین میں بدعات گھڑنے کی مذمت ہے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت (۶:۱۵۹) کی تلاوت کی اور فرمایا "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں نئی نئی باتیں (بدعات) ایجاد کر لی تھیں اور جو خواہشات کا اتباع کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا"۔(تفسیر قرطبی' ج ۷' ص:۱۵۰)

کتب احادیث (جامع الترمذی' حدیث ۲۶۴۶ سنن ابن ماجہ حدیث: ۳۹۹۳ اور سنن ابی داؤد) میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہود و نصاریٰ اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک (فرقہ) کے اور یہ جنتی فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلنے والا ہو گا۔"

هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا

ملیں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی[۱۸] اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔(۱۶۰) آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتادیا ہے کہ وہ ایک دین مستحکم ہے جو طریقہ ہے ابراہیم کا جو اللہ کی طرف یکسو تھے۔ اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔(۱۶۱) آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو

---

(۱۸) اس میں اللہ کے اس فضل و کرم کا بیان ہے جس کا اظہار نیکی اور برائی کا صلہ دیتے وقت اس کی طرف سے ہوگا، جیسے حدیث میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں سب لکھ دی ہیں پھر اس کی وضاحت فرمائی (کہ) جو شخص کسی نیک کام کا ارادہ کرے لیکن اس کو بجا نہ لائے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے کسی نیک کام کا ارادہ کیا اور پھر اسے بجا بھی لایا (پھر اسے کر بھی لیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں دس نیکیوں سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ (نیکیاں) لکھ دیتا ہے۔ اور جس کسی نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اسے کر نہ پایا (اس سے باز رہا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے ہاں ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے کسی بدی (برے کام) کا ارادہ کیا اور پھر اسے کر بھی ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک بدی لکھتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الرقاق / باب:۳۱/ ح:۶۴۹۱)

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

ع ۲۰ النصف

سارے جہان کا مالک ہے۔(۱۶۲) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں۔(۱۶۳) آپ فرمادیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا۔ پھر وہ تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔(۱۶۴) اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔(۱۶۵)

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹

اٰیاتها ۲۰۶ — ۷ — رکوعاتها ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ

المص۔(۱) یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں، سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور نصیحت

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ

ہے ایمان والوں کیلئے۔(۲) تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کا اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔(۳) اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت پہنچا یا ایسی حالت میں کہ وہ دوپہر کے وقت آرام میں تھے۔(۴) سو جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا اس وقت انکے منہ سے بجز اسکے اور کوئی بات نہ نکلی کہ واقعی ہم ظالم تھے۔(۵) پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔(۶) پھر ہم چونکہ پوری خبر رکھتے ہیں انکے روبرو بیان کر دیں۔ اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے۔(۷) اور اس روز وزن بھی واقع ہو گا[۱] پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہو گا سو ایسے لوگ کامیاب

---

(۱) اس میں وزن اعمال کا بیان ہے یعنی قیامت کے دن انسانوں کے اعمال تولے جائیں گے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اور قیامت کے دن ہم (لوگوں کے اعمال کے تولنے کے لئے) میزان عدل قائم کریں گے۔“ (سورۂ انبیاء، آیت ۴۷) انسانوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے۔ احادیث میں بھی وزن اعمال کا بیان ہے، جیسے مثال کے طور پر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں، زبان پر بہت ہلکے اور میزان (اعمال کی ترازو) میں بہت بھاری ہیں وہ یہ =

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ

ہوں گے۔(۸) اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہو گا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے۔(۹) اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا، تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔(۱۰) اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔(۱۱) حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تو تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے، جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا، کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے

= ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت والا)" (صحیح بخاری، کتاب التوحید / ب: ۵۸ / ح: ۷۵۶۳)

اس کا مطلب ہے گویا میں اللہ تعالیٰ کو ان تمام باتوں سے پاک سمجھتا ہوں جو اس کے شایان شان نہیں ہیں اور اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں سے بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ سمجھتا ہوں جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور میں اس کی حمد اور تسبیح بیان کرتا ہو۔"

خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِىْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِىَ لَهُمَا مَاوٗرِىَ عَنْهُمَا

خاک سے پیدا کیا ہے۔ (۱۲) حق تعالیٰ نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے سو نکل بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے۔ (۱۳) اس نے کہا کہ مجھ کو مہلت دیجیے قیامت کے دن تک۔ (۱۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی۔ (۱۵) اس نے کہا بسبب اس کے کہ آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کیلئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔ (۱۶) پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثروں کو شکر گزار نہ پائیے گا۔ (۱۷) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔ (۱۸) اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ' اور اس درخت کے پاس مت جاؤ اس لئے کہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ (۱۹) پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تا کہ ان کا پردہ بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو

مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَانَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا

بے پردہ کردے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا، مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ؟۔ (۲۰) اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانئے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ (۲۱) سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کا پردہ بدن ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟۔ (۲۲) دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (۲۳) حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ہے ایک وقت تک۔ (۲۴) فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا

ہی مرنا اور اسی میں سے پھر نکالے جاؤ گے۔ (٢٥) اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس،[٢] یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یاد رکھیں۔ (٢٦) اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرا دیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ (٢٧) اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی بتایا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا، کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے؟ (٢٨) آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا اور

(٢) بیان کیا جاتا ہے کہ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عرب کے بت پرست برہنہ حالت میں کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے چنانچہ جب اسلام غالب آگیا اور مکہ فتح ہو گیا تو ان بت پرستوں اور مشرکین کو مکہ میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا اور سب کو برہنہ حالت میں طواف کعبہ سے روک دیا گیا۔

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھو۔ تم کو اللہ نے جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے۔ (۲۹) بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی ہے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنالیا ہے اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں۔ (۳۰) اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔[۳] اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند

(۳) اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ نماز کے وقت کپڑے پہننا ضروری ہے۔ ستر کو ڈھانپنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ادا کرتے ہوئے ایک مرد اپنی ناف سے گھٹنوں تک اپنے جسم کو کپڑوں سے چھپا کر رکھے اور ایک عورت اپنے چہرے کے سوا اپنے تمام جسم کو چھپا کر رکھے اور یہ زیادہ بہتر ہے کہ اس کے ہاتھ بھی چھپے ہوئے ہوں۔

عورت کو کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرنی چاہئے؟ عکرمہ تابعی فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایک ہی کپڑے سے اپنے سارے بدن کو چھپا سکے تو یہ کافی ہے۔

علماء کی اکثریت اس امر پر متفق ہے کہ نماز کی حالت میں عورت کو اپنے چہرے کے سوا تمام جسم کپڑوں میں چھپا کر رکھنا چاہئے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو بھی کپڑے یا دستانوں سے چھپا کر رکھے البتہ اس کے پاؤں یا تو لمبے لباس سے ڈھکے =

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

نہیں کرتا۔ (۳۱) آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لئے، دنیوی زندگی میں مومنوں کے لئے بھی ہیں۔ ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ (۳۲) آپ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگادو جس کو

= ہوئے ہونے چاہئیں یا اسے جرابیں پہن لینی چاہئیں۔ علماء کی یہ رائے احادیث رسول ﷺ پر مبنی ہے۔ (ابو داود، کتاب الصلوۃ/ب:۸۵/ح:۶۳۹، ۶۴۰)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضورؐ فجر کی نماز ادا کرتے تھے تو کچھ مسلمان عورتیں پردے کے لیے چادریں اوڑھ کر نماز میں شرکت کرتی تھیں اور نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں بغیر اس کے کہ وہ پہچانی جائیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ/ب:۱۳/ح:۳۷۲)

يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

تم جانتے نہیں۔ (۳۳) اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت ان کی میعاد معین آ جائے گی اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔ (۳۴) اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم ہی میں سے ہوں جو میرے احکام تم سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (۳۵) اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں اور ان سے تکبر کریں وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۳۶) سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتائے' ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ کتاب سے ہے وہ ان کو مل جائے گا' یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے' وہ کہیں گے کہ ہم سب سے غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کریں گے۔ (۳۷) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی' ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ۔ جس وقت بھی کوئی جماعت داخل

وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

ہو گی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سب ہی کا دوگنا ہے، لیکن تم کو خبر نہیں۔ (۳۸) اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنی کمائی کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو۔ (۳۹) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ (۴۰) ان کیلئے آتش دوزخ کا بچھونا ہو گا اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہو گا اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ (۴۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتاتے وہی لوگ جنت

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۟ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَهُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(۴۲) اور جو کچھ ان کے دلوں میں (کینہ) تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے۔ (۴۳) اور اہل جنت اہل دوزخ کو پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اسکو واقعہ کے مطابق پایا' سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں' پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر۔ (۴۴) جو اللہ کی راہ سے اعراض کرتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے۔ (۴۵) اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہو گی اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے' وہ لوگ ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے'

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٨﴾ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا

السلام علیکم! ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے۔ (۴۶) اور جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر۔ (۴۷) اور اہل اعراف [۴] بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ (۴۸) کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا' ان کو یوں حکم ہو گا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔ (۴۹) اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے' کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو' جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر دی ہے۔ (۵۰) جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ سو ہم (بھی) آج کے روز ان کا نام

---

(۴) الاعراف: کہا جاتا ہے کہ یہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے (تفسیر القرطبی ج ۷' ص: ۲۱۱)

نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ
عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

بھول جائیں گے جیسا کہ وہ اس دن کو بھول گئے اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (۵۱) اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچادی ہے جس کو ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کر کے بیان کر دیا ہے' وہ ذریعہ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں۔ (۵۲) ان لوگوں کو اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے' جس روز اسکا اخیر نتیجہ پیش آئے گا اور اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے یوں کہیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی سچی باتیں لائے تھے' سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تا کہ ہم لوگ ان اعمال کے' جن کو ہم کیا کرتے تھے برخلاف دوسرے اعمال کریں۔ بے شک ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال دیا اور یہ جو جو باتیں تراشتے تھے سب گم ہو گئیں۔ (۵۳) بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے' پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی

وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا' بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ (۵۴) تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر! اور چپکے چپکے بھی۔ واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ (۵۵) اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کردی گئی ہے' فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔ (۵۶) اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کردیتی ہیں' یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھالیتی ہیں' تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں' پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔ (۵۷) اور جو ستھری سرزمین ہوتی ہے اس کی پیداوار تو اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اس کی پیداوار بہت کم نکلتی ہے' اسی طرح ہم دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں' ان لوگوں

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

کے لئے جو قدر کرتے ہیں۔ (۵۸) ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ (۵۹) ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا کہ ہم تم کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں۔ (۶۰) انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں تو ذرا بھی گمراہی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ (۶۱) تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو نہیں۔ (۶۲) اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت، جو تمہاری ہی جنس کا ہے، کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈرائے اور تاکہ تم ڈر جاؤ اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (۶۳) سو وہ لوگ ان کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوح کو اور ان کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے، بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا۔ بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے۔ (۶۴) اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ انہوں نے

هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ

فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو' اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں' سو کیا تم نہیں ڈرتے۔ (۶۵) ان کی قوم میں بڑے لوگ کافر تھے انہوں نے کہا ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں۔ اور ہم بے شک تم کو جھوٹے لوگوں میں سمجھتے ہیں۔ (۶۶) انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی کم عقلی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں۔ (۶۷) تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا امانتدار خیر خواہ ہوں۔ (۶۸) اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت' جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈرائے اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ نے تم کو قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور ڈیل ڈول میں تم کو پھیلاؤ زیادہ دیا' سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم کو فلاح ہو۔ (۶۹) انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ان کو چھوڑ دیں' پس ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو۔ (۷۰) انہوں

قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾
فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ
بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ

نے فرمایا کہ بس اب تم پر اللہ کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے؟ ان کے معبود ہونے کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ (۷۱) غرض ہم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔ (۷۲) اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے۔ یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسکو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کہ کہیں تم کو دردناک عذاب آپکڑے۔ (۷۳) اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد جانشین بنایا اور تم کو زمین پر رہنے کا ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور

بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا
يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ
لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو‘ سو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔ (۷۴) ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا‘ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بے شک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ (۷۵) وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس بات پر یقین لائے ہوئے ہو‘ ہم تو اس کے منکر ہیں۔ (۷۶) پس انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں۔ (۷۷) پس ان کو زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔ (۷۸) اس وقت (صالح) ان سے منہ موڑ کر چلے‘ اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔ (۷۹) اور ہم نے لوط کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا

فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔(۸۰) تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر' بلکہ تم تو حد ہی سے گزر گئے ہو (۸۱) اور ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا' بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ (۸۲) سو ہم نے لوط کو اور ان کے گھر والوں کو بچالیا بجز ان کی بیوی کے کہ وہ ان ہی لوگوں میں رہی جو عذاب میں رہ گئے تھے۔ (۸۳) اور ہم نے ان پر کئی طرح کا مینہ برسایا پس دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا؟ (۸۴) اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں' تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے۔ پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور روئے زمین میں' اس کے بعد کہ اسکی درستی کردی گئی' فساد مت پھیلاؤ' یہ تمہارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔ (۸۵) اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والے کو دھمکیاں

فہرست فہرست

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو۔ اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔(۸۶) اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اس حکم پر ٗجس کو دے کر مجھ کو بھیجا گیا ٗ ایمان لے آئے ہیں اور کچھ ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھہر جاؤ! یہاں تک کہ ہمارے درمیان اللہ فیصلہ کیے دیتا ہے[5] اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔(۸۷)

---

(۵) یہ فیصلہ دنیا میں بھی ہو سکتا ہے ٗ تاہم آخرت میں تو یقیناً ہوگا ٗ چنانچہ وہاں ہر ایک سے باز پرس ہوگی اور پھر اس کی روشنی میں فیصلے ہوں گے ٗ جیسے احادیث میں بھی ہے۔ مثلاً (الف) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے ہر شخص نگران (ذمے دار) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ امام (حکمران) اپنی رعایا پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی ٗ آدمی اپنے اہل و عیال پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی اور تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔'' (صحیح =

=بخاری ؒ کتاب الاحکام / ب:۱/ ح:۷۱۳۸)

(ب) طریف ابو تمیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں (اس وقت) صفوان ؓ‘ جندب ؓ اور ان کے ساتھیوں کی مجلس میں موجود تھا جبکہ وہ (حضرت جندب ؓ) انہیں نصیحت کر رہے تھے۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”جو کوئی دکھلاوے کے لئے کوئی نیک کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (لوگوں کے سامنے) اس کی نیت کو ظاہر کردے گا اور جو کوئی لوگوں پر سختی کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا۔“ لوگوں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے۔ حضرت جندب ؓ نے فرمایا ”انسانی جسم کا وہ حصہ جو سب سے پہلے گلے سڑے گا‘ وہ پیٹ ہے چنانچہ جو کوئی بھی رزق حلال کھانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ ایسا ہی کرے اور جس سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو (یعنی کسی کا ناحق خون بہانا) تو اسے چاہئے کہ ایسا ہی کرے۔“ (صحیح بخاری ؒ کتاب الاحکام / ب:۹/ ح:۷۱۵۲)

(ج) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور نبی ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ہمیں ایک آدمی ملا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہو گی؟ رسول! اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو نے اس (قیامت کے دن) کے لئے کیا کچھ تیار کیا ہے؟“ تو وہ آدمی شرمندہ اور خوفزدہ ہو گیا اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول ؐ۔ میں نے اس کے لئے بہت زیادہ روزے‘ صدقات اور نمازیں تو تیار نہیں کی ہیں۔ لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ؐ سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ”تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔“ (صحیح =

. . . .

=بخاری 'کتاب الاحکام / ب:۱۰ / ح: ۷۱۵۳)

(د) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا "اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ جس کسی کے پاس اونٹ' گائے اور بکریاں ہوں اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ وہ پہلے سے بہت بڑے اور بہت زیادہ فربہ ہوں گے' وہ اسے اپنے کھروں (پاؤں) تلے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور اس پر مسلسل چکر لگاتے رہیں گے اور یہ سزا اس وقت تک جاری رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے درمیان فیصلہ نہ کرلے گا۔" (صحیح بخاری 'کتاب الزکوٰۃ / ب: ۴۳ / ح: ۱۴۶۰)



فهرست
فهرست

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ۔ شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں گو ہم اس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔(۸۸) ہم تو اللہ تعالیٰ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے اگر ہم تمہارے دین میں آ جائیں اسکے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی اور ہم سے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آ جائیں' لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک ہے مقدر کیا ہو۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے' ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔(۸۹) اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ اگر تم شعیب کی راہ پر چلو گے تو بے شک بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔(۹۰) پس ان کو زلزلے نے آ پکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔(۹۱) جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہو گئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۗ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہی خسارے میں پڑ گئے۔ (۹۲) اس وقت شعیبؑ ان سے منہ موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچادیے تھے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی۔ پھر میں ان کافرلوگوں پر کیوں رنج کروں۔ (۹۳) اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہو تا کہ وہ گڑ گڑائیں۔ (۹۴) پھر ہم نے اس بدحالی کی جگہ خوش حالی بدل دی' یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباءواجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعتاً" پکڑ لیا اور ان کو خبر بھی نہ تھی۔ (۹۵) اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ (۹۶) کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آ پڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔ (۹۷) اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے

ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔(۹۸) کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجزان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔ (۹۹) اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعات مذکورہ نے) یہ بات نہیں بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر بند لگا دیں، پس وہ نہ سن سکیں۔ (۱۰۰) ان بستیوں کے کچھ کچھ قصے ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں اور ان سب کے پاس ان کے پیغمبر معجزات لے کر آئے، پھر جس چیز کو انہوں نے ابتداء میں جھوٹا کہہ دیا یہ بات نہ ہوئی کہ پھر اس کو مان لیتے، اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے۔(۱۰۱) اور اکثر لوگوں میں ہم نے وفائے عہد نہ دیکھا اور ہم نے اکثر لوگوں کو بے حکم ہی پایا۔(۱۰۲) پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے دلائل دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا، مگر ان لوگوں نے ان کا بالکل حق ادا نہ کیا۔ سو دیکھئے ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا؟ (۱۰۳) اور موسیٰ نے فرمایا کہ اے

فہرست فہرست

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِیْقٌ عَلٰۤی اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ

فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے پیغمبر ہوں۔(۱۰۴) میرے لئے یہی شایان ہے کہ بجز سچ کے اللہ کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل بھی لایا ہوں، سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔(۱۰۵) فرعون نے کہا، اگر آپ کوئی معجزہ لیکر آئے ہیں تو اس کو اب پیش کیجئے! اگر آپ سچے ہیں۔(۱۰۶) پس آپ نے اپنا عصا ڈال دیا، سو دفعتًا وہ صاف ایک اژدھا بن گیا۔(۱۰۷) اور اپنا ہاتھ باہر نکالا سو وہ یکایک سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا۔ (۱۰۸) قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔ (۱۰۹) یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے باہر کر دے تو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو۔(۱۱۰) انہوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیجئے۔(۱۱۱) کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لا کر حاضر کر دیں۔ (۱۱۲) اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے، کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آئے تو ہم کو کوئی بڑا صلہ ملے گا؟(۱۱۳) فرعون نے کہا کہ ہاں اور تم مقرب لوگوں میں داخل ہو جاؤ

تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّآ أَلْقَوْا سَحَرُوٓا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَٰغِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَٰجِدِينَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوٓا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِۦ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَآ أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۱۲۳﴾ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَٰفٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوٓا إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنقِمُ

گے۔ (۱۱۴) ان ساحروں نے عرض کیا کہ اے موسیٰ! خواہ آپ ڈالئے اور یا ہم ہی ڈالیں؟ (۱۱۵) (موسیٰ) نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو' پس جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظربندی کردی اور ان پر ہیبت غالب کردی اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا۔ (۱۱۶) اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے اس کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا۔ (۱۱۷) پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ (۱۱۸) پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے۔ (۱۱۹) اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔ (۱۲۰) کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔ (۱۲۱) جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔ (۱۲۲) فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں؟ بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل در آمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ (۱۲۳) میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سولی پر لٹکادوں گا۔ (۱۲۴) انہوں نے جواب دیا کہ ہم (مرکر) اپنے

مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْآ اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

مالک ہی کے پاس جائیں گے۔ (۱۲۵) اور تو نے ہم میں کونسا عیب دیکھا ہے بجز اس کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے' جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال۔ (۱۲۶) اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰ اور ان کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں' اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کئے رہیں۔ فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم کو ان پر ہر طرح کا زور ہے۔ (۱۲۷) موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو' یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے' اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنا دے اور اخیر کامیابی ان ہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (۱۲۸) قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے' آپ کی تشریف آوری سے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد بھی۔ موسیٰ نے فرمایا کہ بہت جلد اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین کا خلیفہ بنا

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

دے گا پھر تمہارا طرز عمل دیکھے گا۔ (۱۲۹) اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں، تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔ (۱۳۰) سو جب ان پر خوشحالی آجاتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔ یاد رکھو کہ ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۱۳۱) اور یوں کہتے کیسی ہی بات ہمارے سامنے لاؤ کہ ان کے ذریعہ سے ہم پر جادو چلاؤ جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔ (۱۳۲) پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون، کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔ (۱۳۳) اور جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے! جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے، اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو بھی (رہا کر کے) آپ کے ہمراہ کر دیں گے۔ (۱۳۴) پھر جب ان سے اس

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ
عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ
اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

عذاب کو ایک خاص وقت تک کہ اس تک ان کو پہنچنا تھا ہٹا دیتے‘ تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔ (۱۳۵) پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا یعنی ان کو دریا میں غرق کر دیا اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے بالکل ہی غفلت کرتے تھے۔ (۱۳۶) اور ہم نے ان لوگوں کو جو کہ بالکل کمزور شمار کئے جاتے تھے۔ اس سرزمین کے پورب پچھم کا مالک بنا دیا‘ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور آپ کے رب کا نیک وعدہ‘ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا اور ہم نے فرعون کے اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے‘ سب کو درہم برہم کر دیا۔ (۱۳۷) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا۔ پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے تھے‘ کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے! جیسے ان کے یہ معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔ (۱۳۸) یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اور ان کا یہ کام محض بے بنیاد ہے۔ (۱۳۹) فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو تمہارا معبود تجویز

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ

کر دوں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی ہے۔ (۱۴۰) اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے بچالیا جو تم کو بڑی سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کرڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔ (۱۴۱) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس رات مزید سے ان تیس راتوں کو پورا کیا۔ سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس رات کا ہو گیا۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بد نظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔ (۱۴۲) اور جب موسیٰ ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب نے اس پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس کے پرخچے اڑا دیئے[۶] اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر

(۶) حالانکہ پہاڑ پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی کم ظہور ہوا تھا۔ جیسا کہ ترمذی میں روایت =

سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوۡسٰۤى اِنِّى اصۡطَفَيۡتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىۡ وَبِكَلَامِىۡ ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَيۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ‌ ۚ فَخُذۡهَا بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ يَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا ؕ سَاُورِيۡكُمۡ دَارَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ‌ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ

جب ہوش میں آئے تو عرض کیا' بیشک آپ کی ذات منزہ ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے اس پر ایمان لانے والا ہوں۔(۱۴۳) ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! میں نے پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے تو جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔ (۱۴۴) اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی' تم ان کو ساتھ پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں' اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا مقام دکھلاتا ہوں۔ (۱۴۵) میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں' جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشان دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں' اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

=کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت (۷:۱۴۳) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ''پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کی چھنگلی (انگلی کی پور) کے برابر اپنا ظہور فرمایا تھا۔''

اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ

اور ان سے غافل رہے۔ (۱۴۶) اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان کے سب کام غارت گئے۔ ان کو وہی سزا دی جائے گی جو کچھ یہ کرتے تھے۔ (۱۴۷) اور موسیٰ کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک بچھڑا معبود ٹھہرالیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا اس کو انہوں نے معبود قرار دیا اور بڑی بے انصافی کا کام کیا۔ (۱۴۸) اور جب نادم ہوئے اور معلوم ہوا کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا گناہ معاف نہ کرے تو ہم بالکل گئے گزرے ہو جائیں گے۔ (۱۴۹) اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی بری جانشینی کی؟ کیا اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کرلی، اور جلدی سے تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں جائے! ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں تو تم مجھ

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ

پر دشمنوں کو مت ہنسواؤ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار کرو۔ (۱۵۰) موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرما اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (۱۵۱) بے شک جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد انکے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (۱۵۲) اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ انکے بعد توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا، رحمت کرنے والا ہے۔ (۱۵۳) اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو ان تختیوں کو اٹھا لیا اور انکے مضامین میں ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی۔ (۱۵۴) اور موسیٰ نے ستر آدمی اپنی قوم میں سے ہمارے وقت معین کیلئے منتخب کئے، سو جب ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو موسیٰ عرض کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار! اگر تجھ کو یہ منظور ہوتا تو اس سے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتا۔ کہیں تو ہم میں سے چند بے وقوفوں کی حرکت پر

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ

سب کو ہلاک کردے گا۔ یہ واقعہ محض تیری طرف سے ایک امتحان ہے‘ایسے امتحانات سے جس کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم رکھے۔ تو ہی تو ہمارا خبر گیراں ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔(۱۵۵)اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔(۱۵۶)جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔[۷] وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور

(۷) تورات اور انجیل میں ان کے اصل متن کے مسخ ہو جانے کے باوجود محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بارے میں بڑی واضح پیشین گوئیاں موجود ہیں مثلاً استثناء ۱۸:۱۸۔۲۱‘۲۱:۲۱‘ زبور ۱۱۸:۲۲۔۲۳‘ ۔سعیاہ ۴۲:۱۔۱۳‘ حبقوق ۳:۳۔۴‘ انجیل متی ۲۱:۴۲۔۴۳ اور انجیل یوحنا ۱۴:۱۲۔۱۷۔۲۶۔۲۷‘۱۶:۷۔۱۴۔ دوسرے مقام پر اللہ نے فرمایا =

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ

پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے' ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔ (۱۵۷) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں' جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔ (۱۵۸) اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے

="اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ) ایمان لے آؤ اس قرآن پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کتاب) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے' قبل اس کے کہ ہم (لوگوں کے) چہرے بگاڑ کر پیچھے پھیر دیں یا اسی طرح ہم ان پر لعنت کریں جس طرح ہم نے سبت والوں پر لعنت کی تھی اور یاد رکھو' اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے"۔ (سورۂ نساء (۴) آیت: ۴۷) مزید ملاحظہ سورۃ الحدید' آیت ۲۸۔

يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا

جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق انصاف بھی کرتی ہے۔ (۱۵۹) اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کر دی اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کر لیا۔ اور ہم نے ان پر ابر کو سایہ فگن کیا اور ان کو ترنجبین[۸] اور بٹیریں پہنچائیں، کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ (۱۶۰) اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے اور جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ جو لوگ نیک کام کریں گے ان کو مزید بر آں اور دیں گے۔ (۱۶۱) سو بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کی ان سے فرمائش کی گئی تھی،[۹] اس پر ہم نے ان پر ایک آفت سماوی

---

(۸) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۵۷)

(۹) ملاحظہ ہو آیت و حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۵۹)

غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٕيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ

ع ۲۰ — النصف — ووقف لازم

بھیجی اس وجہ سے کہ وہ حکم کو ضائع کرتے تھے۔ (۱۶۲) اور آپ ان لوگوں سے، اس بستی والوں کا جو کہ دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دن نہ ہو تا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ (۱۶۳) اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کیلئے اور اس لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔ (۱۶۴) سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ (۱۶۵) یعنی جب وہ، جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا

عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۶۷ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۱۶۸ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

تم بندر ذلیل بن جاؤ۔ [۱۰] (۱۶۶) اور وہ وقت یاد کرنا چاہئے کہ آپ کے رب نے یہ بات بتلادی کہ وہ ان یہود پر قیامت تک ایسے شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو ان کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا' بلاشبہ آپ کا رب جلدی ہی سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔ (۱۶۷) اور ہم نے دنیا میں ان کی مختلف جماعتیں کردیں۔ بعض ان میں نیک تھے اور بعض ان میں اور طرح تھے اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں۔ (۱۶۸) پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کے جانشین ہوئے کہ کتاب کو ان سے حاصل کیا وہ اس دنیائے فانی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری

---

(۱۰) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی نافرمانی دنیا و آخرت دونوں میں ذلت و رسوائی کا باعث ہے اور اللہ کی نافرمانی سے اجتناب جنت کی ضمانت ہے۔ جیسے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مجھے اس کی حفاظت کی ضمانت دے جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی منہ اور زبان) اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (صحیح بخاری کتاب الرقاق / ب: ۲۳ / ح: ۶۴۷۴)

یعنی جو شخص غیبت' جھوٹ اور بیہودہ گفتگو وغیرہ سے اپنی زبان کی اور حرام اشیاء کے کھانے پینے سے اپنے منہ کی اور زنا' بدکاری کے ارتکاب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے' وہ جنتی ہے۔

وَرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ضرور مغفرت ہو جائے گی حالانکہ اگر ان کے پاس ویسا ہی مال متاع آنے لگے تو اس کو بھی لے لیں گے۔ کیا ان سے اس کتاب کے اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ کی طرف بجز حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں' اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو پڑھ لیا اور آخرت والا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ رکھتے ہیں'[۱۱] پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔ (۱۶۹) اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں' ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔ (۱۷۰) اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے اوپر معلق کر دیا اور ان کو یقین ہو گیا کہ اب ان پر گرا اور کہا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ قبول کرو اور یاد رکھو جو احکام اس میں ہیں اس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ (۱۷۱) اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے

---

(۱۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲)

اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ

ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ (۱۷۲) یا یوں کہو کہ پہلے پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم ان کے بعد ان کی نسل میں ہوئے' سو کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟ (۱۷۳) ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ باز آجائیں۔ (۱۷۴) اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی نکل گیا' پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔ (۱۷۵) اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے' یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں۔ (۱۷۶) ان لوگوں کی حالت بھی بری حالت ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ (۱۷۷) جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے سو

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

ہدایت پانے والا وہی ہوتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کر دے سو ایسے ہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں۔ (۱۷۸) اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کیے ہیں، جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں۔ (۱۷۹) اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں[۱۲] سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔ (۱۸۰) اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے اور اس کے موافق انصاف بھی کرتی ہے۔ (۱۸۱) اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم ان

---

(۱۲) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، انہیں جو کوئی بھی یاد کرے گا جنت میں داخل ہو گا اور اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الدعوات/ ب:۶۸/ ح:۶۴۱۰)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سكتہ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ط اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ط يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کو بتدریج لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں۔ (۱۸۲) اور ان کو مہلت دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ (۱۸۳) کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ ان کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔ (۱۸۴) اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمین کے عالم میں اور دوسری چیزوں میں جو اللہ نے پیدا کی ہیں اور اس بات میں کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب ہی آ پہنچی ہو۔ پھر قرآن کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے؟ (۱۸۵) جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔ (۱۸۶) یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے،[۱۳] اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی

(۱۳) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ لقمان (۳۱) آیت: ۳۴)

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾

کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۱۸۷) آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ (۱۸۸) وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس اپنے جوڑے سے انس حاصل کرے پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا۔ سو وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ بوجھل ہو گئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو ان کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر تو نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم خوب شکر گزاری کریں گے۔ (۱۸۹) سو جب اللہ نے دونوں کو صحیح سالم اولاد دے دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے، سو اللہ پاک ہے ان کے شرک سے۔ (۱۹۰) کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہ کر سکیں اور وہ خود ہی پیدا کئے گئے ہوں۔ (۱۹۱) اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود بھی مدد نہیں کر

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَتَّبِعُوكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١٩٤﴾
اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُونَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُونَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُونَ بِهَآ
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿١٩٥﴾
اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ
دُونِهٖ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَسْمَعُوا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

سکتے۔ (۱۹۲) اور اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں
تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو۔ (۱۹۳)
واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم
ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا کر دیں اگر تم سچے ہو۔ (۱۹۴) کیا ان کے
پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو تھام سکیں'
یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں' یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں
آپ کہہ دیجئے! تم اپنے سب شرکاء کو بلالو' پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو پھر مجھ
کو ذرا مہلت مت دو۔ (۱۹۵) یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل
فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔ (۱۹۶) اور تم جن لوگوں کی اللہ کو چھوڑ کر
عبادت کرتے ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ (۱۹۷)
اور ان کو اگر کوئی بات بتلانے کو پکارو تو اس کو نہ سنیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں کہ
گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے۔ (۱۹۸) آپ درگزر کو اختیار

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ

کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔(۱۹۹) اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔(۲۰۰) یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں' سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(۲۰۱) اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچے لے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے۔(۲۰۲) اور جب آپ کوئی معجزہ انکے سامنے ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے؟[۱۴] آپ فرما دیجئے! کہ میں اس کا اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے یہ گویا بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں

(۱۴) چنانچہ ایک موقعے پر نبی ﷺ نے اہل مکہ کو ان کے مطالبے پر ایک عظیم معجزہ دکھایا' جیسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپؐ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھایا۔ (صحیح بخاری 'کتاب المناقب / ب:۲۷/ ح:۳۶۳۷) لیکن اس کا کوئی فائدہ انہیں نہیں ہوا' اسی لیے اللہ تعالیٰ کفار کے کہنے پر بالعموم معجزہ نہیں دکھاتا تھا' بلکہ معجزے کا ظہور اسی وقت ہوتا تھا جب اللہ کی مشیت ہوتی تھی۔

وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ (۲۰۳) اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔ (۲۰۴) اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ [۱۵] اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔ (۲۰۵) یقیناً جو تیرے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ (۲۰۶)

۷۵ اٰیاتہا ۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۸۸ رکوعاتہا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے! کہ یہ غنیمتیں اللہ کی ہیں اور رسول کی ہیں، سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ (۱) بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر

(۱۵) کیونکہ اللہ کی یاد میں ہی اطمینان ہے، ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الرعد (۱۳) آیت:۲۸)

يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۳ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ۴ كَمَآ اَخْرَجَكَ
رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ ۵ يُجَادِلُوْنَكَ
فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ ۶ وَاِذْ يَعِدُكُمُ
اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ
وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ ۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کردیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (۲) جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (۳) سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ (۴) جیسا کہ آپ کے رب نے آپ کے گھر سے حق کے ساتھ آپ کو روانہ کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کو گراں سمجھتی تھی۔ (۵) وہ اس حق کے بارے میں، اس کے بعد کہ اس کا ظہور ہوگیا تھا آپ سے اس طرح جھگڑ رہے تھے کہ گویا کوئی ان کو موت کی طرف ہانکے لئے جاتا ہے اور وہ دیکھ رہے ہیں۔ (۶) اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو! جب کہ اللہ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت کردے اور ان کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ (۷) تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردے گو یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں۔ (۸) اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ

کر رہے تھے' پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔ (۹) اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ بشارت ہو اور تا کہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔ (۱۰) اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لئے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔ (۱۱) اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈالے دیتا ہوں' سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو۔ (۱۲) یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو بے

فہرست فہرست

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ (۱۳) سو یہ سزا چکھو اور جان رکھو کہ کافروں کے لئے جہنم کا عذاب مقرر ہی ہے۔ (۱۴) اے ایمان والو! جب تم کافروں سے دو بدو مقابل ہو جاؤ تو ان سے پشت مت پھیرنا۔ (۱۵) اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا جو (اپنی) جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے۔ باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا وہ بہت ہی بری جگہ ہے (۱۶) سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا۔ اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ (۱۷) (ایک بات تو یہ ہوئی اور (دوسری بات یہ ہے) اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنا تھا۔ (۱۸) اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تمہارے سامنے آموجود ہوا اور اگر باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے نہایت خوب ہے اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کام کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی گو کتنی زیادہ ہو اور

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ

واقعی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔ (۱۹) اے ایمان والو! اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو اور تم سن لیتے ہی ہو۔ (۲۰) اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سنتے (سناتے کچھ) نہیں۔ (۲۱) بے شک بدترین جانور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں جو کہ (ذرا) نہیں سمجھتے۔ (۲۲) اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی خوبی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق دے دیتا اور اگر ان کو اب سنا دے تو ضرور روگردانی کریں گے بے رخی کرتے ہوئے۔ (۲۳) اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ' جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔[1] اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی کے اور اس کے

---

(۱) اس میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا فائدہ بیان کیا گیا ہے یعنی جو سچا مومن ہے اسے زندگی جاوداں نصیب ہوتی ہے اور سچا مومن وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کا مطیع و فرمانبردار ہے اور عملی طور پر قرآن اور سنت رسول ﷺ (دین اسلام) کی پیروی کرتا ہے' جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے اور اگر وہ شہید ہو جائے تو اس پر موت نہیں بلکہ (جنت میں) ہمیشہ کے لئے ابدی زندگی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس غیر مومن (ایمان کے اعتبار سے) ایک مردے کی طرح ہوتا ہے اور اسے جہنم کی دائمی سزا دی =

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

ع ۱۷

قلب کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے اور بلاشبہ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے۔ (۲۴) اور تم ایسے وبال سے بچو! کہ جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے (۲۵) اور اس حالت کو یاد کرو! جب کہ تم زمین میں قلیل تھے، کمزور شمار کئے جاتے تھے۔ اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں تاکہ تم شکر کرو۔ (۲۶) اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں خیانت مت کرو[۲] اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو اور تم جانتے ہو۔ (۲۷) اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے۔ اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے۔ (۲۸) اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو

= جائے گی (وہاں نہ وہ جیئے گا نہ مرے گا)۔

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ جزء الف (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۶۴)

سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (۲۹) اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے! جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کرلیں' یا آپ کو قتل کرڈالیں یا آپ کو خارج وطن کردیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔ (۳۰) اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا' اگر ہم ارادہ کریں تو اس کے برابر ہم بھی کہہ دیں' یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے منقول چلی آرہی ہیں۔ (۳۱) اور جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا ہم پر کوئی دردناک عذاب واقع کردے۔ (۳۲) اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔ (۳۳) اور ان میں کیا بات ہے کہ انکو اللہ تعالیٰ سزا نہ دے حالانکہ وہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں' جب کہ وہ لوگ اس مسجد کے متولی نہیں۔ اسکے متولی تو سوا متقیوں کے اور اشخاص نہیں' لیکن ان

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ
بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾
قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ
سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔(۳۴)اور انکی نماز کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا۔ سو اپنے کفر کے سبب اس عذاب کا مزہ چکھو۔(۳۵) بلا شک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر وہ مال انکے حق میں باعث حسرت ہو جائیں گے۔ پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا۔(۳۶) تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاکوں کو ایک دوسرے سے ملا دے، پس ان سب کو اکٹھا ڈھیر کر دے پھر ان سب کو جہنم میں ڈال دے۔ ایسے لوگ پورے خسارے میں ہیں۔(۳۷) آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے! کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو انکے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر اپنی وہی عادت رکھیں گے تو (کفار) سابقین کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے۔(۳۸) اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کا ہو جائے[۳] پھر اگر یہ باز آجائیں

(۳) بعض علمائے اسلام نے بیان کیا ہے کہ یہ (ویکون الدین کلہ للہ) اس=

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔ (۳۹) اور اگر روگردانی کریں تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق ہے' وہ بہت اچھا رفیق ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔ (۴۰)

=وقت ہوگا جب (الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے وہ اسلام کے علاوہ' جو اللہ تعالیٰ کا سچا دین ہے' کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے۔ مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ' (۲) آیت: ۱۹۳)

(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ گواہی نہ دیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں پس اگر وہ ایسا کر لیں تو گویا انہوں نے مجھ سے اپنی جانیں اور مال محفوظ کر لئے' سوائے اس سزا کے جو کسی حد کے سلسلہ میں اسلام نے ان پر لازم کر دی ہو اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے"۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان / ب: ۱۷ / ح: ۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات (اللہ) کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بلاشبہ عنقریب ابن مریم (عیسیٰ) علیہما السلام تمہارے درمیان اتریں گے' وہ حاکم عادل ہوں گے' وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ (جزیہ ایک ایسا ٹیکس ہے جو ایسے غیر مسلموں (یہود و نصاریٰ وغیرہ) سے وصول کیا جاتا ہے جو ایک اسلامی =

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

= حکومت کی حفاظت میں رہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ جزیہ قبول نہیں کریں گے اور تمام انسانوں سے اسلام قبول کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا اور ان کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو گا) دولت کی اس قدر فراوانی ہو جائے گی کہ کوئی بھی صدقہ و خیرات قبول نہ کرے گا۔" (صحیح بخاری کتاب البیوع/ب:۱۰۲/ح:۲۲۲۲)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ
فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ
بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ
کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور مسافروں کا'
اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا
ہے' جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر
قادر ہے۔(۴۱) جب کہ تم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر
تھے اور قافلہ تم سے بہت نیچا تھا۔ اگر تم آپس میں وعدے کرتے تو یقیناً تم وقت
معین پر پہنچنے میں مختلف ہو جاتے۔ لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا' جو مقرر ہو
چکا تھا تا کہ جو ہلاک ہو' دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے' وہ
بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے۔ بیشک اللہ بہت سننے والا خوب جاننے والا
ہے۔(۴۲) جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے خواب میں ان کی تعداد کم دکھائی' اگر
ان کی زیادتی دکھاتا تو تم بزدل ہو جاتے اور اس کام کے بارے میں آپس میں
اختلاف کرتے' لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا' وہ دلوں کے بھیدوں سے خوب آگاہ
ہے۔(۴۳) جبکہ اس نے بوقت ملاقات انہیں تمہاری نگاہوں میں بہت کم دکھائے

سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا

اور تمہیں ان کی نگاہوں میں بہت کم دکھائے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام کو انجام تک پہنچادے جو کرنا ہی تھا اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔(۴۴) اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔(۴۵) اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو' آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبرو سہار رکھو' یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۴۶) ان لوگوں جیسے نہ بنو جو اتراتے ہوئے اور لوگوں میں خود نمائی کرتے ہوئے اپنے گھروں سے چلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے' جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے گھیر لینے والا ہے۔(۴۷) جبکہ ان کے اعمال شیطان انھیں زینت دار دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی آج تم پر غالب نہیں آسکتا' میں خود بھی تمہارا حمایتی ہوں' لیکن جب دونوں جماعتیں نمودار ہوئیں تو اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں تو تم سے بری ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں

لَا تَرَوۡنَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ ؕ وَ اللّٰہُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ ہٰۤؤُلَآءِ دِیۡنُہُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذۡ یَتَوَفَّی الَّذِیۡنَ کَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡہَہُمۡ وَ اَدۡبَارَہُمۡ ۚ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿ۙ۵۱﴾ کَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاَخَذَہُمُ اللّٰہُ بِذُنُوۡبِہِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمۡ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعۡمَۃً اَنۡعَمَہَا عَلٰی قَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ۙ وَ اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿ۙ۵۳﴾ کَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ

دیکھ رہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں' اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔ (۴۸) جبکہ منافق کہہ رہے تھے اور وہ بھی جن کے دلوں میں روگ تھا کہ انہیں تو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ بلاشک و شبہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ (۴۹) کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو۔ (۵۰) یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (۵۱) مثل فرعونیوں کے حال کے اور ان سے اگلوں کے' کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا' پس اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انھیں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے۔ (۵۲) یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (۵۳) مثل حالت فرعونیوں کے اور ان

رَبِّهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ‌ۚ وَكُلٌّ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ‌ۖ‌ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيۡنَ عَاهَدْتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَـرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ‌ؒ‏ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا ‌ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ

سے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی باتیں جھٹلائیں۔ پس ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد کیا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم تھے۔ (۵۴) تمام جانداروں سے بدتر، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو کفر کریں، پھر وہ ایمان نہ لائیں۔ [۴] (۵۵) جن سے آپ نے عہد و پیمان کر لیا پھر بھی وہ اپنے عہد و پیمان کو ہر مرتبہ توڑ دیتے ہیں اور بالکل پرہیز نہیں کرتے۔ (۵۶) پس جب کبھی تو لڑائی میں ان پر غالب آجائے انہیں ایسی مار مار کہ ان کے پچھلے بھی بھاگ کھڑے ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ عبرت حاصل کریں۔ (۵۷) اور اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد نامہ توڑ دے، اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (۵۸) کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے۔ یقیناً وہ عاجز نہیں کر سکتے۔ (۵۹) تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو

---

(۴) یعنی جو اپنے رب (اللہ) پر ایمان نہیں رکھتے، اس کی وحدانیت کا انکار کرتے ہیں اور اس کے سوا دوسروں کی پرستش کرتے ہیں، اس کے پیغمبروں کا انکار کرتے ہیں اور وحی الٰہی پر ایمان نہیں لاتے۔

رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ
اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا
تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ
وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ
بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ
اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ
اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی' جنہیں تم نہیں جانتے' اللہ انھیں
خوب جان رہا ہے جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صرف کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا
جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔(۶۰) اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح
کی طرف جھک جا' اور اللہ پر بھروسہ رکھ' یقیناً وہ بہت سننے جاننے والا ہے۔ (۶۱) اگر
وہ تجھ سے دغابازی کرنا چاہیں گے تو اللہ تجھے کافی ہے' اسی نے اپنی مدد سے مومنوں
سے تیری تائید کی ہے۔(۶۲) ان کے دلوں میں باہمی الفت بھی اسی نے ڈالی ہے۔
زمین میں جو کچھ ہے تو اگر سارا کا سارا بھی خرچ کر ڈالتا تو بھی ان کے دل آپس میں
نہ ملا سکتا۔ یہ تو اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی ہے وہ غالب حکمتوں والا ہے۔
(۶۳) اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں۔
(۶۴) اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ' اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے
ہوں گے' تو دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں ایک سو ہوں گے تو ایک ہزار
کافروں پر غالب رہیں گے اس واسطے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔ (۶۵) اچھا اب

يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ
وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ
يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ
وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ
اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے' وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے' پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے' اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (٦٦) نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہییں جب تک کہ ملک میں اچھی خونریزی کی جنگ نہ ہو جائے۔ تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے۔ (٦٧) اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی۔ (٦٨) پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے' خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو' یقیناً اللہ غفور و رحیم ہے۔ (٦٩) اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی۔ (٧٠) اور اگر وہ تجھ سے

رَّحِیْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَکَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْکَنَ مِنْھُمْ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ کَبِیْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا

خیانت کا خیال کریں گے تو یہ تو اس سے پہلے خود اللہ کی خیانت کر چکے ہیں آخر اس نے انہیں گرفتار کرا دیا' اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (۷۱) جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی' یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں' اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے' سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے' تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے۔ (۷۲) کافر آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں' اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ[۵] ہو گا اور زبردست فساد ہو جائے گا۔ (۷۳) جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور

---

(۵) تفسیر طبری ج ۱۰' ص: ۵۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ اس آیت "اور جو لوگ منکر حق ہیں وہ ایک دوسرے کے حمایتی و مددگار ہیں (اور) تم (دنیا بھر کے مسلمانو اجتماعی طور پر) ایسا نہ کرو گے (ایک متحدہ بلاک کی طرح ایک دوسرے کے حمایتی نہ بنو گے)" کی =

وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

جنھوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں‘ ان کے لیے بخشش

= بہترین تفسیر یہ ہے کہ اگر تم وہ کچھ نہ کرو جو ہم (اللہ) نے تمہیں کرنے کا حکم دیا ہے‘ یعنی تم دنیا بھر کے مسلمان اللہ کے دین کو غالب اور فتح مند کرنے کے لئے ایک متحدہ بلاک کی طرح ایک دوسرے کے حمایتی و حلیف نہ بنو گے تو دنیا میں عظیم فتنہ و فساد (شرک و کفر‘ جنگ و قتال‘ ہلاکت و خونریزی‘ ڈاکہ زنی‘ ایک بہت بڑا فساد بددیانتی اور ظلم و استبداد وغیرہ) برپا ہو جائے گا اور ایک ہی وقت میں متعدد خلفاء (مسلمان حکمرانوں) کا ہونا بھی ایک فتنہ ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں عرفجہ سے روایت کیا گیا ہے‘ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب تم سب (مسلمان) ایک خلیفہ کی قیادت (سربراہی) میں متحد ہو جاؤ اور کوئی شخص تمہارے درمیان افتراق و انتشار پیدا کر کے تمہیں الگ الگ گروہوں میں تقسیم کرنا چاہے تو ایسے شخص کی گردن اڑا دو۔“ (صحیح مسلم‘ کتاب الامارۃ‘ ب: ۱۴/ ح ۱۸۵۲)
صحیح مسلم میں ایک اور روایت ہے‘ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر مسلمان دنیا دو خلفاء (اعلیٰ مسلمان حکمران) سے بیعت (سمع و اطاعت کا عہد و پیمان) کر لیں تو ان میں سے پہلا جس کے ہاتھ پر پہلے بیعت کی گئی تھی خلیفہ کے طور پر باقی رہے گا جبکہ دوسرے کو قتل کر دیا جائے“ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ‘ ب: ۱۵ / ح: ۱۸۵۳) مذکورہ واضح دلائل قرآن کریم اور حدیث رسول (ﷺ) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک قانونی فرض ہے کہ ایک وقت میں ساری اسلامی دنیا کے لئے ایک سے زائد خلیفہ (مسلمان حکمران اعلیٰ) نہیں ہونا چاہیے بصورت دیگر مسلمانوں کے اندر ایک عظیم فتنہ (فساد) برپا ہو جائے گا جس کے انتہائی نتائج قابل ستائش نہ ہوں گے۔

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ مِنۡكُمۡ‌ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۵﴾

ہے اور عزت کی روزی۔ (۷۴) اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں' بیشک اللہ تعالٰی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (۷۵)

۱۲۹ اٰيَاتُهَا ۹ سُوۡرَةُ التَّوۡبَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۳ رُكُوۡعَاتُهَا ۱۶

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عَاهَدْتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ؕ‏ ﴿۱﴾ فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ‌ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِى الۡكٰفِرِيۡنَ‏ ﴿۲﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَكۡبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ‌ۙ وَرَسُوۡلُهٗ‌ؕ فَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ۚ وَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا

اللہ اور اس کے رسول کی سب سے بیزاری کا اعلان ہے۔ ان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا۔ (۱) پس (اے مشرکو!) تم ملک میں چار مہینے تک تو چل پھر لو' جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنیوالے نہیں ہو' اور یہ (بھی یاد رہے) کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنیوالا ہے۔ (۲) اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن صاف اطلاع ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے' اور اس کا رسول بھی' اگر اب بھی تم توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے' اور اگر تم روگردانی کرو تو

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا

جان لو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکتے۔ اور کافروں کو دکھ کی مار کی خبر پہنچا دیجئے۔ (۳) بجز ان مشرکوں کے جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے تمہیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچایا نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی ہے تو تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو' اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے۔ (۴) پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں گرفتار کرو' ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو'[1] ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۵) اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔ (۶) مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کیسے رہ سکتا ہے سوائے ان کے جن سے تم نے

(۱) ملاحظہ کیجئے حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۹۳)

لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ
فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

عہدو پیمان مسجد حرام کے پاس کیا ہے' جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی ان سے وفاداری کرو' اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت رکھتا ہے۔[۲] (۷) انکے وعدوں کا کیا اعتبار ان کا اگر تم پر غلبہ ہو جائے تو نہ یہ قرابت داری کا خیال کریں نہ عہدو پیمان کا' اپنی زبانوں سے 'تو تمہیں پرچا رہے ہیں لیکن ان کے دل نہیں مانتے ان میں سے اکثر تو فاسق ہیں۔(۸) انہوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اسکی راہ سے روکا۔ بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔(۹) یہ تو کسی مسلمان کے حق میں کسی رشتہ داری کا یا عہد کا مطلق لحاظ نہیں کرتے' یہ ہیں ہی حد سے گزرنیوالے۔ (۱۰) اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں 'تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کیلئے اپنی آیتیں کھول کر بیان فرمار ہے ہیں۔ (۱۱) اگر یہ لوگ عہدو پیمان کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں' ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آجائیں۔ (۱۲) تم ان لوگوں

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت:۲)

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ
اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا
وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ
وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ
يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ

کی سرکوبی کیلئے کیوں تیار نہیں ہوتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی اول بار انہوں نے تم سے چھیڑ کی ہے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔ (۱۳) ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل و رسوا کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔ (۱۴) اور ان کے دل کا غم و غصہ دور کرے گا، اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے۔ اللہ جانتا بوجھتا حکمت والا ہے۔ (۱۵) کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ نے تم میں سے انہیں ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جنہوں نے اللہ کے اور اس کے رسول کے اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔ اللہ خوب خبردار ہے جو تم کر رہے ہو۔ (۱۶) لائق نہیں کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ در آں حالیکہ وہ خود اپنے کفر کے آپ ہی گواہ ہیں، ان کے اعمال غارت و اکارت ہیں، اور وہ دائمی طور پر جہنمی

وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ

ہیں۔ (۱۷) اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں' نمازوں کے پابند ہوں' زکوٰۃ دیتے ہوں' اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں' توقع ہے کہ یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ (۱۸) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا' یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (۱۹) جو لوگ ایمان لائے' ہجرت کی' اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں' اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ [۳] (۲۰)

---

(۳) (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے' نماز قائم کرے' رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے (حق ٹھہرا لیا ہے) کہ وہ اسے جنت میں داخل کر دے۔ خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔" لوگوں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں؟ ارشاد فرمایا "جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ نے راہ حق میں جہاد کرنے والوں کیلئے =

بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَرِضۡوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمۡ فِيۡهَا نَعِيۡمٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ

انھیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی' ان کے لیے وہاں دوامی نعمت ہے۔(۲۱) وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔ (۲۲) اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو

= تیار کر رکھے ہیں' ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ چنانچہ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ ترین درجہ ہے۔" راوی کا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا "اس (فردوس) کے اوپر عرش رحمٰن ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔" (صحیح بخاری 'کتاب الجھاد والسیر' ب:۴/ ح:۲۷۹۰)

(ب) شہادت کی آرزو کرنا بھی ایک مومن کا امتیازی وصف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر کچھ ایمان والوں کو یہ بات ناگوار نہ ہوتی کہ وہ میرے پیچھے رہ جائیں اور میرے پاس سواریاں بھی نہیں ہیں کہ جن پر میں انہیں سوار کرادوں تو میں کسی سریے (مجاہدین کے دستے) سے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے' پیچھے نہ رہتا' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میری تو یہ آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کر دیا جاؤں' پھر قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کر دیا جاؤں۔" (صحیح بخاری 'کتاب الجھاد والسیر' ب:۷/ ح:۲۷۹۷)

اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴ۧ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا گنہگار ظالم ہے۔ (۲۳) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم اللہ کے حکم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ [۴] اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (۲۴) یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور حنین کی لڑائی والے

---

(۴) اس میں جہاد سے گریز پر سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ (اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے جنگ) کو اسلام میں انتہائی اہمیت دی گئی ہے اور یہ اس کے ارکان (جن پر یہ قائم ہے) میں سے ایک رکن ہے۔ جہاد میں سے اسلام کا قیام عمل میں آتا ہے۔ کلمۃ اللہ (اللہ کا کلمہ۔ دین اسلام) (لا الہ الا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو غلبہ حاصل ہوتا ہے، اور اس کے دین (اسلام) کی اشاعت ہوتی ہے۔ جہاد ترک کرنے سے اسلام (نعوذ باللہ من ذالک) پامال ہو کر رہ جاتا ہے اور مسلمان انتہائی پستی و ذلت میں جا گرتے ہیں وہ شرف و عزت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کی زمینیں غصب کر لی جاتی ہیں اور ان کی حکومت اور اقتدار معدوم ہو جاتا ہے۔ اسلام میں جہاد ایک =

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝٢٥ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ

دن بھی جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا' لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے۔ (۲۵) پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے وہ لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور کافروں کو پوری سزا دی۔ ان کفار کا یہی بدلہ تھا۔ (۲۶) پھر اس کے بعد بھی جس پر چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی توجہ فرمائے گا اللہ ہی بخشش و مہربانی کرنے والا ہے۔ (۲۷) اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں [5] وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے

= نہایت اہم فریضہ ہے اور جو اس فریضے سے فرار کی کوشش کرتا ہے یا دل کی گہرائیوں سے اس کو ادا کرنے کی آرزو و خواہش نہیں کرتا تو منافق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت کے ساتھ مرتا ہے (یعنی نفاق کی حالت میں اسے موت آتی ہے)۔ صحیح مسلم 'کتاب الامارۃ' باب:۴۷/ح:۱۹۱۰۔

(۵) ان (مشرکین) کی نجاست روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ روحانی (نجاست) یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے اور جسمانی نجاست یہ ہے کہ وہ ذاتی حفظان صحت' طہارت و صفائی کا کوئی اہتمام نہیں کرتے۔ (پیشاب' اجابت اور جنسی رطوبات کے اخراجات کے لحاظ سے جنبی اور =

خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖۤ اِنۡ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ عُزَيۡرُ اۨبۡنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ اللّٰهِ ؕ ذٰ لِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ ۚ يُضَاهِـُٔوۡنَ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

پائیں اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (۲۸) ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ [۶] ادا کریں۔ (۲۹) یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے [۷] یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں۔ (۳۰) ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ انہیں

=ناپاک ہوتے ہیں)

(۶) جزیہ ایک ایسا ٹیکس ہے جو ایسے غیر مسلموں (یہود و نصاریٰ وغیرہ) سے وصول کیا جاتا ہے جو مسلمان حکومت کی حفاظت و امان میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

(۷) حالانکہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں، وہ ان چیزوں سے پاک ہے، ملاحظہ ہو حاشیہ سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۱۶۔

وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ‌ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّطۡفِــُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَيَاۡبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ يُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَ لِيۡمٍۙ ﴿۳۴﴾ يَّوۡمَ يُحۡمٰى عَلَيۡهَا فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوٰى بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوۡبُهُمۡ وَظُهُوۡرُهُمۡ‌ؕ هٰذَا

النصف

صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی معبود نہیں (۸) وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے۔ (۳۱) وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں۔ (۳۲) اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں۔ (۳۳) اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد 'لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے' انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔ (۳۴) جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور

---

(۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا "وہ یقیناً ان کی عبادت نہیں کرتے تھے 'لیکن ان کے علماء جس چیز کو حلال قرار دیتے' یہ ان کو حلال سمجھتے اور جس چیز کو حرام کہہ دیتے' اسے حرام سمجھتے تھے۔" (ترمذی 'کتاب التفسیر س:۹' حدیث:۳۱۰۴) گویا علماء واحبار کی اندھی =

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع ٨

پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔ [9] (۳۵) مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے' اسی دن سے جب سے آسمان و زمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے' تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں [10] اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔ (۳۶) مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر کی زیادتی ہے اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں۔ ایک سال تو اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اسی کو حرمت والا کر لیتے ہیں' کہ اللہ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کر لیں پھر اسے حلال بنا لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے انہیں ان کے برے کام بھلے دکھا دیے گئے ہیں اور قوم کفار کی اللہ رہنمائی نہیں فرماتا۔ (۳۷) اے ایمان والو! تمہیں کیا

= پیروی ان کی عبادت کے مترادف ہے۔

(۹) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۸۰)

(۱۰) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۹۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۳۸ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ

ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کے راستے میں کوچ کرو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ (۱۱) کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ہی ریجھ گئے ہو۔ سنو! دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں کچھ یونہی سی ہے۔ (۳۸) اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک سزا دے گا اور تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل لائے گا، تم اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۳۹) اگر تم ان کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جبکہ اسے کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے

---

(۱۱) حالانکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بڑا فضیلت والا عمل ہے، حتیٰ کہ شہید دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو کرے گا تاکہ پھر شہادت کے درجے سے مشرف ہو۔ جیسے حدیث میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شخص ایسا نہیں جسے مرنے کے بعد اللہ کے ہاں اچھا اجر و ثواب ملے اور پھر بھی وہ دنیا میں واپس آنا پسند کرے، اگرچہ اس کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ دے دیا جائے۔ سوائے شہید کے، وہ شہادت کی فضیلت دیکھ کر چاہے گا کہ دنیا میں واپس آئے اور دوبارہ (اللہ کی راہ میں) مارا جائے۔" (صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، ب:۶/ ح:۲۷۹۵)

اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰیؕ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَاؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ کَانَ عَرَضًا قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْکَ وَلٰکِنْۢ بَعُدَتْ عَلَیْھِمُ الشُّقَّۃُؕ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَکُمْۚ یُھْلِکُوْنَ اَنْفُسَھُمْۚ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰہُ عَنْکَۚ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْکٰذِبِیْنَ ﴿۴۳﴾ لَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْؕ

ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے' پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں' اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے' اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ (۴۰) نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہو تو بھی اور بھاری بھر کم ہو تو بھی' اور راہ رب میں اپنی مال و جان سے جہاد کرو' یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔ (۴۱) اگر جلد وصول ہونے والا مال و اسباب ہوتا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے لیکن ان پر تو دوری اور دراز کی مشکل پڑ گئی۔ اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت و طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے' یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں ان کے جھوٹا ہونے کا سچا علم اللہ کو ہے۔ (۴۲) اللہ تجھے معاف فرما دے' تو نے انھیں کیوں اجازت دے دی؟ بغیر اس کے کہ تیرے سامنے سچے لوگ کھل جائیں اور تو جھوٹے لوگوں کو بھی جان لے۔ (۴۳) اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان و یقین رکھنے والے تو مالی اور جانی جہاد سے رک رہنے کی کبھی بھی تجھ سے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ

اجازت طلب نہیں کریں گے' اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ (۴۴) یہ اجازت تو تجھ سے وہی طلب کرتے ہیں جنہیں نہ اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن کا یقین ہے جن کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں ہی سرگرداں ہیں۔ (۴۵) اگر ان کا ارادہ جہاد کے لیے نکلنے کا ہوتا تو وہ اس سفر کے لیے سامان کی تیاری کر رکھتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا پسند ہی نہ تھا اس لیے انھیں حرکت سے ہی روک دیا اور کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ ہی رہو۔ (۴۶) اگر یہ تم میں مل کر نکلتے بھی تو تمہارے لیے سوائے فساد کے اور کوئی چیز نہ بڑھاتے بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑا دیتے اور تم میں فتنے ڈالنے کی تلاش میں رہتے ان کے ماننے والے خود تم میں موجود ہیں' اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (۴۷) یہ تو اس سے پہلے بھی فتنے کی تلاش کرتے رہے ہیں اور تیرے لیے کاموں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں' یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب آگیا باوجودیکہ وہ ناخوشی میں ہی رہے۔ (۴۸) ان میں سے کوئی تو کہتا ہے مجھے اجازت دیجئے مجھے فتنے میں نہ ڈالیے' آگاہ رہو وہ تو فتنے میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً

تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى
اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ
مُتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ
وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ

دوزخ کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔ (۴۹) آپ کو اگر کوئی بھلائی مل جائے تو انہیں برا لگتا ہے اور کوئی برائی پہنچ جائے تو یہ کہتے ہیں ہم نے تو اپنا معاملہ پہلے سے ہی درست کر لیا تھا' پھر تو بڑے ہی اتراتے ہوئے لوٹتے ہیں۔ (۵۰) آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں کوئی مصیبت پیش نہیں آ سکتی مگر جو اللہ نے ہماری قسمت میں لکھ دی ہے وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ (۵۱) کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس کا انتظار کرتے ہیں کہ یا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے کوئی سزا تمہیں دے یا ہمارے ہاتھوں سے' پس ایک طرف تم منتظر رہو دوسری جانب تمہارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں۔ (۵۲) کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو قبول تو ہرگز نہ کیا جائے گا' یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔ (۵۳) کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں[۱۲] اور برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں۔ (۵۴) پس آپ کو ان کے مال و اولاد تعجب میں

(۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں کاہلی منافقین کا شیوہ ہے' اس لئے حدیث میں بھی=

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ

نہ ڈال دیں۔ اللہ کی چاہت یہی ہے کہ اس سے انھیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور ان کے کفر ہی کی حالت میں ان کی جانیں نکل جائیں۔ (۵۵) یہ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ یہ تمہاری جماعت کے لوگ ہیں' حالانکہ وہ دراصل تمہارے نہیں بات صرف اتنی ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں۔ (۵۶) اگر یہ کوئی بچاؤ کی جگہ یا کوئی غار یا کوئی بھی سر گھسانے کی جگہ پالیں تو ابھی اس طرف لگام توڑ کر الٹے بھاگ چھوٹیں۔ (۵۷) ان میں وہ بھی ہیں جو خیراتی مال کی تقسیم کے بارے میں آپ پر عیب رکھتے ہیں' اگر انھیں اس میں سے مل جائے تو خوش ہیں اور اگر اس میں سے نہ ملا تو فوراً ہی بگڑ کھڑے ہوئے۔ (۵۸) اگر یہ لوگ اللہ اور رسول کے

= ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز فجر اور عشاء سے بڑھ کر منافقوں پر اور کوئی نماز بھاری نہیں لیکن اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان دونوں میں کس قدر اجر و ثواب ہے تو (مسجدوں میں) ضرور آئیں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا ''بلاشبہ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دوں پھر وہ اقامت کہے اور میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز میں لوگوں کی امامت کرے پھر میں آگ کے شعلے لے کر ان لوگوں کو جو نماز کے لئے (اپنے گھروں سے) نہ نکلے ہوں (انہیں ان کے گھروں سمیت) جلا ڈالوں۔'' (صحیح بخاری' کتاب الاذان' ب: ۳۴/ ح: ۶۵۷)

لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

دیے ہوئے پر خوش رہتے اور کہہ دیتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم تو اللہ کی ذات سے ہی توقع رکھنے والے ہیں۔ (۵۹) صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لیے،[١٣] فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (۶۰) ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کان کا کچا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لیے ہے وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لیے رحمت ہے، رسول اللہ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ (۶۱) محض تمہیں خوش کرنے کے لیے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ ایمان دار ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول رضامند کرنے کے

(۱۳) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۸۳ و ۲۷۳)

اَحَقُّ اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيۡهَا ؕ ذٰلِكَ الۡخِزۡىُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٣﴾ يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ قُلِ اسۡتَهۡزِءُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ مَّا تَحۡذَرُوۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿٦٦﴾ ع ٧ اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ

زیادہ مستحق تھے۔ (۶۳) کیا یہ نہیں جانتے کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اس کے لیے یقیناً دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے، یہ زبردست رسوائی ہے۔ (۶۴) منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انھیں بتلا دے۔ کہہ دیجئے کہ تم مذاق اڑاتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈر دبک رہے ہو۔ (۶۵) اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ (۶۶) تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔ (۶۷) تمام منافق مرد و عورت آپس میں ایک ہی ہیں، یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے انھیں بھلا دیا۔

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

بیشک منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں۔ (٦٧) اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انھیں کافی ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے، اور ان ہی کے لیے دائمی عذاب ہے۔ (٦٨) مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے، تم میں سے وہ زیادہ قوت والے تھے اور زیادہ مال و اولاد والے تھے پس وہ اپنا دینی حصہ برت گئے پھر تم نے بھی اپنا حصہ برت لیا جیسے تم سے پہلے کے لوگ اپنے حصے سے فائدہ مند ہوئے تھے اور تم نے بھی اسی طرح مذاقانہ بحث کی جیسے کہ انہوں نے کی تھی۔ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو گئے۔ یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں (٦٩) کیا انھیں اپنے سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں، قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اہل موتفکات (الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے) کی، ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلیں لے کر پہنچے، اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔ (٧٠) مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں

يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ

آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں' وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں' نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔(۷۱) ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہیشگی والی جنتوں میں ہیں' اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے' یہی زبردست کامیابی ہے۔ (۷۲) اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو' اور ان پر سخت ہو جاؤ ان کی اصلی جگہ دوزخ ہے' جو نہایت بدترین جگہ ہے۔ (۷۳) یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا' حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے۔ یہ صرف اسی بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ انھیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسولؐ نے

وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۗ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ

دولت مند کر دیا، اگر یہ اب بھی توبہ کر لیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے، اور اگر منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین بھر میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ کھڑا ہو گا۔ (۷۴) ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے اور پکی طرح نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔ (۷۵) لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا تو یہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔ (۷۶) پس اس کی سزا میں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اللہ سے ملنے کے دنوں تک کیونکہ انہوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کا خلاف کیا اور کیوں کہ جھوٹ بولتے رہے۔ (۷۷) کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے۔ (۷۸) جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ

اَلِيۡمٌ ﴿۷۹﴾ اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۸۰﴾ ع فَرِحَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ بِمَقۡعَدِهِمۡ خِلٰفَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوۡۤا اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَقَالُوۡا لَا تَنۡفِرُوۡا فِى الۡحَـرِّ ؕ قُلۡ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۸۱﴾ فَلۡيَضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّلۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلۡ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ

میسر ہی نہیں، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۷۹) ان کے لیے تو استغفار کر یا نہ کر۔ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انھیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے ایسے فاسق لوگوں کو رب کریم ہدایت نہیں دیتا۔ (۸۰) پیچھے رہ جانے والے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جانے کے بعد اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا ناپسند رکھا اور انہوں نے کہہ دیا کہ اس گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے، کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے۔ (۸۱) پس انھیں چاہیے کہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں بدلے میں اس کے جو یہ کرتے تھے۔ (۸۲) پس اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی کسی جماعت کی طرف لوٹا کر واپس لے آئے پھر یہ آپ سے میدان جنگ میں نکلنے کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے ساتھ ہرگز چل نہیں سکتے اور نہ میرے ساتھ تم دشمنوں سے لڑائی کر سکتے ہو۔ تم نے پہلی مرتبہ ہی بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

پس تم پیچھے رہ جانے والوں میں ہی بیٹھے رہو۔ (۸۳) ان میں سے کوئی مرجائے تو آپ اسکے جنازے کی ہرگز نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار بے اطاعت رہے ہیں۔ (۸۴) آپ کو انکے مال و اولاد کچھ بھی بھلے نہ لگیں! اللہ کی چاہت یہی ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیوی سزا دے اور یہ اپنی جانیں نکلنے تک کافر ہی رہیں۔ (۸۵) جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مندوں کا ایک طبقہ آپ کے پاس آکر یہ کہہ کر رخصت لے لیتا ہے کہ ہمیں تو بیٹھے رہنے والوں میں ہی چھوڑ دیجئے۔ (۸۶) یہ تو خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر ریجھ گئے اور ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی اب وہ کچھ سمجھ عقل نہیں رکھتے۔ (۸۷) لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں۔ (۸۸) انہی کیلئے اللہ نے وہ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا

جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ (۸۹) بادیہ نشینوں میں سے عذر والے لوگ حاضر ہوئے کہ انہیں رخصت دے دی جائے اور وہ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے جھوٹی باتیں بنائی تھیں۔ اب تو ان میں جتنے کفار ہیں انھیں دکھ دینے والی مار پہنچ کر رہے گی۔ (۹۰) ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں[۱۴] ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں' اللہ تعالیٰ بڑی

---

(۱۴) نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ دین خیر خواہی (اخلاص اور صداقت) کا نام ہے' اللہ کے لیے' اس کے رسول کے لیے اولی الامر کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ کے لیے خیر خواہی یہ ہے کہ اس کے آگے جھکا جائے' اس کے احکام کی پیروی کی جائے' اس کے کلمے کی بلندی کے لیے جہاد کیا جائے' اس سے محبت کی جائے اور اس سے ڈرا جائے۔ اللہ کے رسولؐ کے ساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی نصرت کی جائے اور ان کی سنت کی پیروی کی جائے۔ مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کے ساتھ تعاون کیا جائے' اس امر میں کہ وہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کریں یا ان کو ڈرائیں۔ عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ انہیں معروف کا حکم دیا جائے اور منکر سے روکا جائے نیز ان کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کیا جائے۔ =

عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

مغفرت و رحمت والا ہے۔ (۹۱) ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انھیں سواری مہیا کردیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کیلئے کچھ بھی نہیں پاتا' تو وہ رنج و غم سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انھیں خرچ کرنے کیلئے کچھ بھی میسر نہیں۔ (۹۲) بیشک ان لوگوں پر تو راہ الزام ہے اور انہی پر ہے جو باوجود دولتمند ہونے کے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ یہ خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر خوش ہیں[۱۵] اور ان کے دلوں پر مہر خداوندی لگ چکی ہے جس سے وہ محض بے علم ہو گئے ہیں۔ (۹۳)

= نیز حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل امور پر بیعت کی۔ ۱۔ نماز قائم کرنا۔ ۲۔ زکوٰۃ دینا۔ ۳۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا یعنی ان کو معروف کا حکم دینا' منکر سے روکنا' ان کی مدد کرنا اور ان کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرنا۔ (صحیح بخاری' کتاب الایمان' ب:۴۲/ ح:۵۷)

(۱۵) اس میں منافقین کے جہاد سے گریز و فرار کا بیان ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد میں صحیح معنوں میں وہی حصہ لے سکتا ہے جو دنیا کے مالوفات و مرغوبات سے دامن کش ہو جاتا ہے' اسی لیے بعض نبیوں کے حالات میں یہ ملتا ہے کہ انہوں نے ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ جہاد میں لے جانے کو پسند نہیں کیا جن کی دل بستگی کسی نہ کسی انداز میں دنیا کے ساتھ تھی' جیسے ذیل کی حدیث سے واضح ہے۔ حضرت =

=ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک نبی جہاد کے لئے نکلے تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا "جس کسی نے (ابھی) کسی عورت سے شادی کی ہے اور وہ اس سے (اپنی بیوی) سے ہم بستر نہیں ہوا ہے اور وہ اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہے' نیز جس شخص نے مکان بنایا اور ابھی چھت نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں خریدی ہیں اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنیں' وہ میرے ساتھ نہ چلے۔ پھر وہ جہاد کے لئے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت یا اس کے قریبی وقت میں ایک گاؤں کے نزدیک جا پہنچے تو انہوں (اس نبی) نے سورج کو مخاطب کرکے کہا' اے سورج! تو بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اللہ کا محکوم ہوں۔ اے اللہ! اس سورج کو ہمارے لئے غروب ہونے سے روک دے۔ وہ (سورج) روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے اس کو فتح عطا کر دی' پھر مال غنیمت جمع کیا گیا تو اسے جلانے کے لئے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن اسے جلا نہ سکی (اس وقت مال غنیمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی آگ میں جل جایا کرتا تھا) تو اس نبی نے اپنی قوم سے کہا' تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہٰذا ہر قبیلے کا ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا تو اس نبی نے کہا' تمہارے قبیلے میں کوئی خائن ہے لہٰذا تمہارے قبیلے کا ہر ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ تو نبی نے فرمایا' تم نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ وہ گائے کے سر کے برابر سونا لائے اور نبی کے سامنے رکھ دیا۔ اس کے بعد ایک آگ آئی اور اسے کھا گئی' اس کے بعد اللہ نے ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔" اللہ تعالیٰ نے ہمارے ضعف و عجز کو دیکھا اور غنیمت کو ہمارے لئے حلال کر دیا"۔ (صحیح بخاری' کتاب فرض الخمس' ب:۸/ ح:۳۱۲۴)

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ؕ قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَـكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ‏ ﴿۹۶﴾ اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ

یہ لوگ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے' اللہ تعالیٰ ہم کو تمہاری خبر دے چکا ہے اور آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمہاری کارگزاری دیکھ لیں گے پھر ایسے کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے پھر وہ تم کو بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ (۹۴) ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ وہ لوگ بالکل گندے ہیں[۱۶] اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔ (۹۵) یہ اس لیے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تو ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔ (۹۶) دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا ہی چاہیے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ بڑا علم

---

(۱۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ توبہ (۹) آیت: ۲۸)

يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ

والا بڑی حکمت والا ہے۔(۹۷)اور ان دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم مسلمانوں کے واسطے برے وقت کے منتظر رہتے ہیں' برا وقت ان ہی پر پڑنے والا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔(۹۸)اور بعض اہل دیہات میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو عنداللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں' یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بیشک ان کے لیے موجب قربت ہے' ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔(۹۹)اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔(۱۰۰)اور کچھ تمہارے گردوپیش والوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں' آپ ان کو نہیں جانتے'

ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

انکو ہم جانتے ہیں ہم انکو دہری سزا دیں گے' پھروہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔ (۱۰۱) اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کیے تھے' کچھ بھلے اور کچھ برے۔ اللہ سے امید ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ (۱۷) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔ (۱۰۲) آپ انکے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے' جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک

---

(۱۷) ایک حدیث میں اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان کی گئی ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات (میرے خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی بھی ملے جن کا آدھا جسم دیکھنے میں انتہائی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت ہی بدصورت۔ ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے۔ جب وہ واپس ہماری طرف آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی' وہ بہت ہی خوبصورت بن چکے تھے۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ باغ عدن (یعنی جنت عدن) ہے اور یہی آپ کی رہائش گاہ ہے پھر ان فرشتوں نے کہا یہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا جسم بدصورت تھا یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں طرح کے عمل کئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۹/ ب:۱۵/ ح:۴۶۷۴)

عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَسَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًا ۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمۡ

صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے' بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔ (۱۰۳) کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔ (۱۰۴) کہہ دیجئے کہ تم عمل کیے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے (بھی دیکھ لیں گے) اور ضرور تم کو ایسے کے پاس جانا ہے جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ سو وہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا۔ (۱۰۵) اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے ان کو سزا دے گا یا ان کی توبہ قبول کرلے گا' اور اللہ خوب جاننے والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔ (۱۰۶) اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے ان اغراض کے لیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے' اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں' اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ (۱۰۷) آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے

فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى

تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں' اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (۱۰۸) پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو' یا وہ شخص' کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر جو کہ گرنے ہی کو ہو' رکھی ہو' پھر وہ اس کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے' اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا۔ (۱۰۹) ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی' ہاں مگر ان کے دل ہی اگر پاش پاش ہو جائیں تو خیر' اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ (۱۱۰) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں' اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے' تو تم لوگ اپنی اس بیع پر

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾
اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ

جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ' اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۱۸) (۱۱۱) وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد کرنے والے' روزہ رکھنے والے' (راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے' نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور ایسے مومنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ (۱۱۲) پیغمبر کو اور

---

(۱۸) اس میں جہاد کی فضیلت اور اس کے اجر عظیم کا بیان ہے' احادیث میں بھی اس کی فضیلت واضح کر دی گئی ہے' جیسے حدیث ہے۔ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق ہی نے اسے گھر سے نکالا ہو تو اللہ اس کا ضامن بن جاتا ہے کہ یا تو اسے جنت میں داخل کر دے یا اجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر اسے اس کی قیام گاہ تک جہاں سے وہ نکلا تھا' واپس پہنچا دے۔" (صحیح بخاری' کتاب فرض الخمس' ب:۸/ ح:۳۱۲۳)

(ب) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غزوۂ احد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' مجھے یہ تو بتائیے کہ اگر میں اس لڑائی میں شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں۔" اس پر اس شخص نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں اور کافروں سے لڑنے لگا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (صحیح بخاری' کتاب المغازی' ب:۱۷/ ح:۴۰۴۶)

لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔ (۱۱۳) اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت مانگنا وہ صرف وعدہ کے سبب سے تھا جو انہوں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا۔ پھر جب ان پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے،[۱۹] واقعی ابراہیم بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔ (۱۱۴) اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے بعد میں گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلا دے جن سے وہ

=(ج) اسی طرح ترک جہاد پر سخت وعید بیان کی گئی ہے' چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جب تم بیع عینہ (کسی شخص کو کوئی چیز ایک خاص قیمت پر فروخت کرنا اور پھر اس سے کم قیمت پر اس سے واپس لے لینا) کرنے لگ جاؤ گے' گائے کی دموں کو تھام لو گے (یعنی کھیتی باڑی میں مشغول ہو جاؤ گے) اور زراعت' کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور وہ تم سے یہ ذلت دور نہیں ہٹائے گا حتیٰ کہ تم اپنے دین (اسلام) کی طرف واپس لوٹ آؤ۔" (ابو داؤد' کتاب الاجارۃ' باب: ۵۴/ ح: ۳۴۶۲)

(۱۹) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ انعام (۶) آیت: ۷۴)

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ

بچیں [۲۰] بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (۱۱۵) بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے' اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔ (۱۱۶) اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ

---

(۲۰) اسی لیے علماء نے بھی تاکید کی ہے کہ واضح دلائل کے بغیر کسی مسلمان کو کافر نہ کہا جائے۔ تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ کفر صریح اور ارتداد کے بعد بھی اسے کچھ نہ کہا جائے۔ چنانچہ علمائے اسلام نے اسی لیے خوارج کو اسلام کے دائرے سے نکال دیا تھا۔ خوارج یا "حروریہ" وہ لوگ ہیں جو دین اسلام سے نکل گئے اور جنہوں نے باقی مسلمانوں سے (دین کے مسلمہ عقائد میں) اختلاف کیا اور ملحدین (بے دین لوگ' دین کے مسلم عقائد کے مخالفین) کو ان پر حجت قائم کرنے کے بعد قتل کر دینا جائز ہے (اگر اسلام اور اسلامی حکومت کے مفاد کے لئے ضروری ہو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں (خوارج اور ملحدین کو) بدترین مخلوق سمجھا کرتے تھے اور فرماتے تھے "ان لوگوں (خوارج اور ملحدین) نے جو آیات کفار کے متعلق نازل ہوئی ہیں' انہیں غلط تعبیر و تشریح کر کے مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے "حروریہ" کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا "وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب استتابۃ المرتدین' ب:۶/ ح:۶۹۳۲)

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ

دیا‘ اسکے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے انکے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔ (۱۱۷) اور تین شخصوں کے حال پر بھی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسکے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر انکے حال پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔ (۱۱۸) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔[۲۱] (۱۱۹) مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی انکے گردوپیش ہیں انکو یہ زیبا نہ تھا

---

(۲۱) اس لیے کہ سچ انسان کی نجات کا اور جھوٹ تباہی و بربادی کا باعث ہے‘ چنانچہ حدیث میں ہے۔ (الف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بے شک سچائی نیکی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ صدیق بن جاتا ہے اور جھوٹ فجور (بدکاری‘ برے اعمال‘ گناہ) کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم میں پہنچا دیتا ہے اور ایک آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ”کذاب“ لکھ دیا جاتا ہے۔“ (صحیح بخاری‘ کتاب الادب‘ ب:۶۹/ ح:۶۰۹۴)

مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً

کہ رسول اللہ کو (چھوڑ کر) پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں' یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو تکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی' ان سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ محسنین [۲۲] کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (۱۲۰) اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے

= (ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ا۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ ۳۔ اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۶۹/ ح:۶۰۹۵)

(ج) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (رات خواب میں) دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص کو آپ نے دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے (منہ سے کانوں تک) چیرے جا رہے تھے' وہ بہت جھوٹا آدمی تھا۔ جو ایک جھوٹ بات کہہ دیتا تھا۔ لوگ اس کے جھوٹ کو آگے بیان کر دیتے حتیٰ کہ اس کا جھوٹ اطراف عالم میں پھیل جاتا تھا۔ چنانچہ حشر کے دن تک اس کو یہی سزا دی جاتی رہے گی۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۶۹/ ح:۶۰۹۶)

(۲۲) محسنین: نیکوکار لوگ جو دکھاوے' شہرت و ناموری اور ستائش کی تمنا کئے بغیر =

وَلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ج

خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے' یہ سب بھی انکے نام لکھا گیا تا کہ اللہ تعالیٰ انکے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔[۲۳] (۱۲۱) اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ انکی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ انکے پاس آئیں' ڈرائیں تا کہ وہ ڈر جائیں۔ (۱۲۲) اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیے۔ اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔ (۱۲۳) اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان کو زیادہ کیا ہے' سو

= محض اللہ کے لئے نیک اعمال انجام دیتے ہیں اور وہ یہ تمام نیک اعمال رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیتے ہیں۔

(۲۳) اس میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کا بیان ہے جو نیکی کا صلہ دیتے وقت وہ اختیار فرماتا ہے' چنانچہ (الف) اسلام قبول کرنے سے (اللہ کی راہ میں) ہجرت کرنے سے اور حج سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم' کتاب الایمان' ب: ۵۴/ ح:۱۲۱)

=

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ

جو لوگ ایمان دار ہیں اس سورت نے ان کے ایمان کو زیادہ کیا ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔ (۱۲۴) اور جن کے دلوں میں روگ ہے اس سورت نے ان میں ان کی گندگی کے ساتھ اور گندگی بڑھادی اور وہ حالت کفر ہی میں مر گئے۔ (۱۲۵) اور کیا ان کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی آفت میں پھنستے رہتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں۔ (۱۲۶) اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی

=(ب) اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرنا بڑے درجے کی بات ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "جب کوئی اخلاص کے ساتھ ایمان لاتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کا نیا حساب شروع ہوتا ہے جس میں اگر وہ ایک اچھا کام کرے تو اس کا اسے دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے اور اگر وہ برا کام کرے تو وہ ایک ہی گناہ شمار ہوتا ہے الآیہ کہ اللہ اسے بھی معاف فرمادے۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان، ب:۳۱/ ح:۴۱)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا "اگر تم میں سے کوئی دینی تعلیمات پر (سختی سے) عمل کرے تو اس کی ایک نیکی کا دس سے سات سو گنا تک ثواب دیا جاتا ہے اور اگر کوئی برا کام کرے تو اس کا ایک ہی گناہ شمار ہوتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان، ب:۳۱/ ح:۴۲)

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾

دیکھتا تو نہیں پھر چل دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا دل پھیر دیا ہے اس وجہ سے کہ وہ شخص بے سمجھ لوگ ہیں۔ (۱۲۷) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ (۱۲۸) پھر اگر روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے‘ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ [۲۴] کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (۱۲۹)

سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتہا ۱۰۹ — ۱۰ — ۵۱ — رکوعاتہا ۱۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ

الر۔ یہ پر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں۔ (۱) کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی [۱] بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرایئے اور جو ایمان لے آئے انکو یہ خوشخبری سنایئے کہ انکے رب کے پاس انکو

---

(۲۴) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۷۳)

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت: ۱۶۳)

قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ‌ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ‌ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰ لِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ

پورا مرتبہ ملے گا۔ کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔ (۲) بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں ایسا اللہ تمہارا ہے سو تم اس کی عبادت کرو، کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے۔ (۳) تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے، اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے۔ بیشک وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا تاکہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا ان کے کفر کی وجہ سے۔ (۴) وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کے لیے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں پیدا کیں۔ وہ یہ دلائل ان کو صاف صاف بتلا رہا ہے جو دانش رکھتے ہیں۔ (۵) بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا

کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے واسطے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔ (٦) جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ (٧) ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے۔ (٨) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب' ان کے مقصد تک پہنچادے گا نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ (٩) ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی ''سبحان اللہ'' اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا ''السلام علیکم'' اور ان کی اخیر بات یہ ہوگی تمام نعمتیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔ (١٠) اور اگر اللہ لوگوں پر جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لیے جلدی مچاتے ہیں تو ان کا وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا۔ سو ہم ان لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے ان کے حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ (١١) اور جب انسان کو

أَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ
لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ
وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾
ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْٓ

کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے ہٹا دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی تکلیف کے لیے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، ان حد سے گزرنے والوں (مسرفین)[۲] کے اعمال کو، ان کے لیے اسی طرح خوشنما بنا دیا گیا ہے۔ (۱۲) اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا جب کہ انہوں نے ظلم کیا حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے، اور وہ ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے؟ ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (۱۳) پھر ان کے بعد ہم نے دنیا میں بجائے ان کے تم کو جانشین کیا تاکہ ہم دیکھ لیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ (۱۴) اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے۔ آپؐ یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں

(۲) المسرفین: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور ہر طرح کے جرائم اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔

اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے' اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔(۱۵) آپ یوں کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں تم کو وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع دیتا کیونکہ اس سے پہلے تو ایک بڑے حصہ عمر تک تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔(۱۶) سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے' یقیناً ایسے مجرموں کو اصلاً فلاح نہ ہو گی۔(۱۷) اور یہ لوگ اللہ (واحد) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں' وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔(۱۸) اور تمام لوگ ایک ہی امت کے تھے[۳] پھر انہوں نے اختلاف

---

(۳) یعنی ہر شخص ہدایت (فطرت) پر پیدا ہوتا ہے' گویا سب ایک ہی امت ہیں' جیسے حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے =

رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ

ع ۱۰

پیدا کر لیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ (۱۹) اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی؟ سو آپ فرما دیجئے کہ غیب کی خبر صرف اللہ کو ہے سو تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ (۲۰) اور جب ہم لوگوں کو اس امر کے بعد کہ ان پر کوئی مصیبت پڑ چکی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں چالیں چلنے لگتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ چال چلنے میں تم سے زیادہ تیز ہے، بالیقین ہمارے فرشتے تمہاری سب چالوں کو لکھ رہے ہیں۔[۴] (۲۱) وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے، یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان

= فرمایا "ہر بچہ فطرت (اسلام کے عقیدۂ توحید یعنی صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا اور سچے ایمان کی حالت) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے ایک جانور ایک صحیح سالم بچے کو جنم دیتا ہے، کیا تم اسے کان کٹا ہوا پاتے ہو؟ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، ب: ۹۲/ ح: ۱۳۸۵)

(۴) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۶۱)

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ

پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (برے) آ گھرے‘ (اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے بچالے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے۔[5] (۲۲) پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو بچالیتا ہے تو فوراً ہی وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے لیے وبال ہونے والی ہے دنیاوی زندگی کے (چند) فائدے ہیں‘ پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو بتلا دیں گے۔ (۲۳) پس دنیاوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کی نباتات‘ جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں‘ خوب گنجان ہو کر نکلی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہو گئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حکم (عذاب) آپڑا سو ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہ موجود ہی نہ تھی۔ ہم

---

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت: ۶۷)

يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا

اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں۔(۲۴) اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔(۲۵) جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی اور ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت' یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۲۶) اور جن لوگوں نے بد کام کیے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی اور ان کو ذلت چھائے گی' ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۲۷) اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے وہ شرکاء کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ (۲۸) سو ہمارے تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر' کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔(۲۹) اس مقام

فہرست فہرست

إِلَى اللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٣٢﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ

پر ہر شخص اپنے اگلے کیے ہوئے کاموں کی جانچ کرلے گا اور یہ لوگ اللہ کی طرف جوان کا مالک حقیقی ہے لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ جھوٹ باندھا کرتے تھے سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔(۳۰) آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔(۳۱) سو یہ ہے اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب حقیقی ہے۔ پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے' پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟ (۳۲) اسی طرح آپ کے رب کی یہ بات کہ یہ ایمان نہ لائیں گے' تمام فاسق لوگوں کے حق میں ثابت ہو چکی ہے۔(۳۳) آپ کہیے کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے جو پہلی بار پیدا کرے پھر دوبارہ بھی پیدا کرے آپ یوں کہیے کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو؟ (۳۴) آپ کہیے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ حق کا راستہ بتاتا ہو؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتاتا ہے۔ تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ
اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ

ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے؟ پس تم کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ (۳۵) اور ان میں سے اکثر لوگ صرف گمان پر چل رہے ہیں۔ یقیناً گمان، حق (کی معرفت) میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا یہ جو کچھ کر رہے ہیں یقیناً اللہ کو سب خبر ہے۔ (۳۶) اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑ لیا گیا ہو۔ بلکہ یہ تو (ان کتابوں کی) تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے قبل (نازل) ہو چکی ہیں اور (احکام ضروریہ) کی تفصیل بیان کرنے والا ہے اس میں کوئی بات شک کی نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔[۱] (۳۷) کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تو پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورت لاؤ اور جن جن غیر اللہ کو بلا سکو، بلا لو اگر تم سچے

---

(۱) یعنی یہ قرآن کریم، بلکہ ایک حدیث میں نبی ﷺ نے اس قرآن کو اپنا سب سے اہم معجزہ قرار دیا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کو کچھ کچھ معجزات عطا کئے گئے جن کی وجہ سے لوگوں کو ایمان نصیب ہوا یا خلقت ایمان لائی۔ اور مجھے جو (معجزہ) عطا کیا گیا ہے وہ وحی الٰہی ہے جو اللہ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔" (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ب:۱/ ح:۷۲۷۴)

يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ
اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ
اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ
وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا
يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

ہو۔ (۳۸) بلکہ ایسی چیز کی **تکذیب** کرنے لگے جس کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز ان کو اس کا اخیر نتیجہ نہیں ملا۔ جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی جھٹلایا تھا' سو دیکھ لیجئے ان ظالموں کا انجام کیسا ہوا؟ (۳۹) اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان لے آئیں گے اور بعض ایسے ہیں کہ اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ (۴۰) اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو یہ کہہ دیجئے کہ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل 'تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری ہوں۔ (۴۱) اور ان میں بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے بیٹھے ہیں۔ کیا آپ بہروں کو سناتے ہیں؟ گو ان کو سمجھ بھی نہ ہو۔ (۴۲) اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ آپ کو تک رہے ہیں۔ پھر کیا آپ اندھوں کو راستہ دکھلانا چاہتے ہیں؟ گو ان کو بصیرت بھی نہ ہو۔ (۴۳) یہ یقینی بات ہے کہ اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (۴۴) اور ان کو وہ دن یاد دلایئے جس میں اللہ ان کو (اپنے حضور) جمع کرے گا کہ گویا وہ (دنیا میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے

بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوۡا مُهۡتَدِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ
فَاِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا
جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ
اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ
اَتٰٮكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ

ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کو کھڑے ہوں۔ واقعی خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے۔(۴۵) اور جس کا ان سے ہم وعدہ کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تھوڑا سا اگر ہم آپ کو دکھلا دیں یا (تو ان کو ایسا محسوس ہو گا) ہم آپ کو وفات دے دیں' سو ہمارے پاس تو ان کو آنا ہی ہے۔ پھر اللہ ان کے سب افعال پر گواہ ہے۔(۴۶) اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہے' سو جب ان کا وہ رسول آچکتا ہے ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے' اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔(۴۷) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہو گا؟ اگر تم سچے ہو۔(۴۸) آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیے تو کسی نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو۔ ہر امت کے لیے ایک معین وقت ہے جب ان کا وہ معین وقت آپہنچتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں۔(۴۹) آپ فرما دیجئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب رات کو آپڑے یا دن کو تو عذاب میں کون سی چیز ایسی ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں۔(۵۰) کیا پھر جب وہ آہی پڑے گا اس پر ایمان لاؤ گے۔ ہاں اب مانا! حالانکہ تم اس کی جلدی مچایا کرتے تھے۔(۵۱)

اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ

پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ تم کو تو تمہارے کیے کا بدلہ ملا ہے۔ (۵۲) اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرمادیجئے کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی امر سچ ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے۔ (۵۳) اور اگر ہر جان، جس نے ظلم (شرک) کیا ہے، کے پاس اتنا ہو کہ ساری زمین بھر جائے تب بھی اس کو دے کر اپنی جان بچانے لگے[۷] اور جب عذاب کو دیکھیں گے تو پشیمانی کو پوشیدہ رکھیں گے۔ اور ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (۵۴) یاد رکھو کہ جتنی چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب اللہ ہی کی ملک ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے آدمی علم ہی نہیں رکھتے۔ (۵۵) وہی جان ڈالتا ہے وہی جان نکالتا ہے اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔ (۵۶) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے

(۷) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۹۱)

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰ ع ۷/۱۱ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ
اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۱ اَلَآ اِنَّ
اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۶۳ لَهُمُ

لیے۔ (۵۷) آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش
ہونا چاہیے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔ (۵۸) آپ کہئے
کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ
حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا۔ آپ پوچھئے کہ کیا تم کو اللہ نے حکم دیا تھا یا
اللہ پر افترا ہی کرتے ہو؟ (۵۹) اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں ان کا
قیامت کی نسبت کیا گمان ہے؟ واقعی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر
آدمی شکر نہیں کرتے۔ (۶۰) اور آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے
آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور جو کام بھی کرتے ہو ہم کو سب کی خبر رہتی
ہے جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو۔ اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر
بھی غائب نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ
کوئی چیز بڑی مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے۔ (۶۱) یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ
کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔[۸] (۶۲) وہ‘ وہ ہیں جو ایمان لائے اور

(۸) یہ اللہ کے نیک بندوں کا حال بیان کیا گیا ہے‘ جب کہ اللہ کے نافرمانوں کا حال =

الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ ﴿۶۴﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ

(برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں۔(۶۳) ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری[9] ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔(۶۴) اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں۔ تمام تر غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے وہ سنتا جانتا ہے۔(۶۵) یاد رکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے

=اس کے برعکس ہو گا' چنانچہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور آدمی اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں پس اگر وہ (مردہ' متوفی) نیک ہوتا ہے' تو کہتا ہے مجھے جلدی جلدی لے چلو اور اگر برا ہوتا ہے تو کہتا ہے' ہائے خرابی وہ (مجھے) کہاں لے جا رہے ہیں؟ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ ہر ایک چیز سنتی ہے اور اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔" (صحیح بخاری' کتاب الجنائز' ب:۵۰/ ح:۱۳۱۴)

(۹) (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "نبوت میں کچھ بھی باقی نہیں رہا ماسوائے مبشرات کے" لوگوں نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا "سچے اور اچھے خواب۔" (جو خوشخبری پہنچائیں) (صحیح بخاری' کتاب التعبیر' ب:۵/ ح:۶۹۹۰)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب التعبیر' ب:۴/ ح:۶۹۸۸)

إِنْ يَتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ

زمین میں ہیں یہ سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کر رہے ہیں کس چیز کی اتباع کر رہے ہیں۔ محض بے سند خیال کی اتباع کر رہے ہیں اور محض اٹکلیں لگا رہے ہیں۔ (٦٦) وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن بھی اس طور پر بنایا کہ دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے، تحقیق اس میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو سنتے ہیں۔ (٦٧) وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ تو کسی کا محتاج نہیں [١٠] اسی کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے۔ (٦٨) آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں، وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ (٦٩) یہ دنیا میں تھوڑا سا عیش ہے پھر ہمارے پاس ان کو آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر کے بدلے سخت عذاب چکھائیں گے۔ (٧٠) اور آپ ان کو نوح کا قصہ پڑھ کر سنائیے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکام الٰہی کی نصیحت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے تو میرا تو اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ تم

(١٠) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (٢) آیت: ١١٦)

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

اپنی تدبیر مع اپنے شرکاء کے پختہ کر لو پھر تمہاری تدبیر تمہاری گھٹن کا باعث نہ ہونی چاہیے۔ پھر میرے ساتھ کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔ (۷۱) پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا' میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔ (۷۲) سو وہ لوگ انکو جھٹلاتے رہے پس ہم نے انکو اور جو انکے ساتھ کشتی میں تھے انکو نجات دی اور انکو جانشین بنایا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انکو غرق کر دیا۔ سو دیکھنا چاہیے کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ڈرائے جا چکے تھے۔ (۷۳) پھر نوح کے بعد ہم نے اور رسولوں کو انکی قوموں کی طرف بھیجا سو وہ انکے پاس روشن دلیلیں لیکر آئے پس جس چیز کو انہوں نے اول میں جھوٹا کہہ دیا یہ نہ ہوا کہ پھر اس کو مان لیتے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے۔ (۷۴) پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو' فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا۔ سو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ مجرم قوم تھے۔ (۷۵) پھر جب ان کو ہمارے پاس سے

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ؑ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ

صحیح دلیل پہنچی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یقیناً یہ صریح جادو ہے۔(۷۶)موسیٰ نے فرمایا کہ کیا تم اس میں صحیح دلیل کی نسبت جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے' حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔(۷۷)وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹادو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو دنیا میں بڑائی مل جائے اور ہم تم دونوں کو کبھی نہ مانیں گے۔ (۷۸) اور فرعون نے کہا کہ میرے پاس تمام ماہر جادوگروں کو حاضر کرو۔ (۷۹) پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے فرمایا کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔(۸۰)سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے' اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔ (۸۱) اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار رکھیں۔(۸۲)پس موسیٰ پر ان کی قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو تکلیف پہنچائے اور واقع میں فرعون اس ملک میں

فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

زور رکھتا تھا' اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد سے باہر ہو جاتا تھا۔ (۸۳) اور موسیٰ نے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔ (۸۴) انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالموں کا فتنہ نہ بنا۔ (۸۵) اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔ (۸۶) اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لیے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں۔ (۸۷) اور موسیٰ نے عرض کیا اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیے۔ اے ہمارے رب! (اسی واسطے دیے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔ (۸۸) حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی' سو تم ثابت

فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں۔ (۸۹) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر انکے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس (خدا پر) کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔(۹۰) (جواب دیا گیا کہ) اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا۔ (۹۱) سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کیلئے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ (۹۲) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ سو انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ انکے پاس علم پہنچ گیا۔ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب انکے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ (۹۳) پھر اگر آپ اس کی طرف سے شک میں ہوں جس کو ہم نے آپکے پاس بھیجا ہے تو آپ ان لوگوں

فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۚ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

سے پوچھ دیکھیے جو آپ سے پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے سچی کتاب آئی ہے۔ آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔[11] (۹۴) اور نہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا، کہیں آپ خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔ (۹۵) یقیناً جب لوگوں کے حق میں آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے وہ ایمان نہ لائیں گے۔ (۹۶) گو ان کے پاس تمام نشانیاں پہنچ جائیں جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں۔ (۹۷) چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیوی زندگی میں ان پر سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقت (خاص) تک کے لیے زندگی سے فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا۔ (۹۸) اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے آتے، تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن ہی ہو جائیں۔ (۹۹) حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا اللہ کے حکم کے بغیر

(۱۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۶۷ اور سورۂ اعراف (۷) آیت: ۱۵۷)

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

ع ۱۱ ۱۵

ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے۔ (۱۰۰) آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانیاں اور دھمکیاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتیں۔ (۱۰۱) سو وہ لوگ صرف ان لوگوں کے سے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اچھا تو تم انتظار میں رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔ (۱۰۲) پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے' اسی طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ (۱۰۳) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے شک میں ہو تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو' لیکن ہاں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے۔ اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ (۱۰۴) اور یہ کہ اپنا رخ یکسو ہو کر (اس) دین کی طرف کر لینا' اور کبھی مشرکوں میں سے نہ ہوں۔ (۱۰۵) اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ؕ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

پہنچا سکے۔ پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ [۱۳] (۱۰۶) اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں' وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔ (۱۰۷) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکا ہے' اس لیے جو شخص راہ راست پر آجائے سو وہ اپنے واسطے راہ راست پر آئے گا اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر پڑے گا اور میں تم پر مسلط نہیں کیا گیا۔ (۱۰۸) اور آپ اس کی اتباع کرتے رہیے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے۔ (۱۰۹)

۱۲۳ اٰیاتھا — ۱۱ — سُوْرَۃُ ھُوْدٍ مَکِّیَّۃٌ — ۵۲ — رکوعاتھا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ

الر' یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں' پھر صاف صاف بیان

(۱۳) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۶۵)

فہرست فہرست

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۲ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے۔(۱) یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔(۲) اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو' وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔(۳) تم کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(۴) یاد رکھو وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کیے دیتے ہیں تاکہ اپنی باتیں (اللہ) سے چھپا سکیں۔ یاد رکھو کہ وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں وہ اس وقت بھی سب جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بالیقین وہ دلوں کے اندر کی باتیں جانتا ہے۔(۵)

فہرست فہرست

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالٰی پر ہیں وہی انکے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور انکے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔ (۶) اللہ ہی وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان و زمین کو پیدا کیا اور اس کا عرش پانی[۱] پر تھا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے، اگر آپ ان سے کہیں کہ تم لوگ مرنے کے بعد اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے تو کافر لوگ پلٹ کر جواب دیں گے کہ یہ تو نرا صاف صاف جادو ہی ہے۔ (۷) اور اگر ہم ان سے عذاب کو گنی چنی مدت تک کیلئے پیچھے ڈال دیں تو یہ ضرور پکار

---

(۱) اس کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالٰی کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ دن رات کا خرچ (بخشش) اسے کم نہیں کرتا۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں وہ اس میں سے کتنا خرچ کر چکا ہے؟ لیکن جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے اس (خرچ و بخشش) نے اس میں کوئی کمی نہیں کی ہے۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی فیض (بخشش و عطا) یا قبض ہے (یعنی دوسرے ہاتھ سے جانیں قبض کرتا ہے) اور وہ بعض لوگوں کو بلند کرتا اور بعض کو پست کرتا ہے۔" (بعض لوگوں کو ترقی دیتا ہے اور بعض لوگوں کو تنزلی)۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، ب:۲۲/ ح:۷۴۱۹)

إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨﴾ ع وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا
مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ
عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا
لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ

اٹھیں گے کہ عذاب کو کون سی چیز روکے ہوئے ہے، سنو! جس دن وہ ان کے پاس آئے گا پھر ان سے ٹلنے والا نہیں پھر تو جس کی ہنسی اڑا رہے تھے وہ انہیں گھیر لے گی۔ (۸) اگر ہم انسان کو اپنی کسی نعمت کا ذائقہ چکھا کر پھر اسے اس سے لے لیں تو وہ بہت ہی ناامید اور بڑا ہی ناشکرا بن جاتا ہے۔ (۹) اور اگر ہم اسے کوئی نعمت چکھائیں اس سختی کے بعد جو اسے پہنچ چکی تھی تو وہ کہنے لگتا ہے کہ بس برائیاں مجھ سے جاتی رہیں، یقیناً وہ بڑا ہی اترانے والا شیخی خور ہے۔ (۱۰) سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔ (۱۱) پس شاید کہ آپ اس وحی کے کسی حصے کو چھوڑ دینے والے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی جاتی ہے اور اس سے آپ کا دل تنگ ہے، صرف ان کی اس بات پر کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترا؟ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آتا، سن لیجئے! آپ تو صرف ڈرانے والے ہی ہیں اور ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔ (۱۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا

اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَ اَنۡ
لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ
اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ لَـيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ
اِلَّا النَّارُ ‌ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ
رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ
بِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ‌ ۚ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ‌ ۚ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ

جسے چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم سچے ہو۔ (۱۳) پھر اگر وہ تمہاری اس بات کو قبول نہ کریں تو تم یقین سے جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پس کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ (۱۴) جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا (جاتا) ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ (۱۵) ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے وہاں کیا تھا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والا ہے۔ (۱۶) کیا وہ شخص جو اپنے رب کے پاس کی دلیل پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف کا گواہ ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (گواہ ہو) جو پیشوا اور رحمت ہے (اوروں کے برابر ہو سکتا ہے؟)۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا منکر ہو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے،[۲] پس تو اس میں کسی قسم کے شبہ میں نہ رہ، یقیناً یہ تیرے رب کی جانب سے سراسر برحق ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہوتے۔ (۱۷) اس

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

رَبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور سارے گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا' خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔ [۳]
(۱۸) جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش کر لیتے ہیں۔ یہی آخرت

---

(۳) درج ذیل حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سامنے آیا اور کہنے لگا' اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نجویٰ (سرگوشی) کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "مومن کو اپنے رب کے قریب لایا جائے گا۔" ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب کے اس قدر قریب ہو جائے گا کہ اس کا رب اس پر اپنا پہلو رکھ دے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرائے گا (اللہ اس سے فرمائے گا) کیا تجھے فلاں گناہ (جس کا تو نے ارتکاب کیا) معلوم ہے' وہ مومن دو مرتبہ کہے گا' میں جانتا ہوں۔ اے میرے رب! میں جانتا ہوں۔ اس وقت اللہ فرمائے گا "میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج میں انہیں تیرے لئے معاف کر دیتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کا رجسٹر (ریکارڈ) بند کر دیا جائے گا اور دوسرے لوگوں یا کفار کا حال یہ ہو گا کہ گواہوں کے سامنے اعلانیہ طور پر کہا جائے گا کہ "یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا تو سن لو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر"۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' =

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۹ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝۲۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۱ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۳ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲۵ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۲۶ فَقَالَ

کے منکر ہیں۔ (۱۹) نہ یہ لوگ دنیا میں اللہ کو ہرا سکے اور نہ ان کا کوئی حمایتی اللہ کے سوا ہوا، ان کیلئے عذاب دگنا کیا جائے گا نہ یہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ یہ دیکھتے ہی تھے۔ (۲۰) یہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا اور وہ سب کچھ ان سے کھو گیا، جو انہوں نے گھڑ رکھا تھا۔ (۲۱) بیشک یہی لوگ آخرت میں زیاں کار ہوں گے۔ (۲۲) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کیے اور اپنے پالنے والے کی طرف جھکتے رہے، وہی جنت میں جانے والے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہی رہنے والے ہیں۔ (۲۳) ان دونوں فرقوں کی مثال اندھے، بہرے اور دیکھنے، سننے والے جیسی ہے۔ کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں؟ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ (۲۴) یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں۔ (۲۵) کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت

= س:۱۱/ب:۴/ح:۴۶۸۵)

النجویٰ۔ قیامت کے روز اللہ اور اس کے بندے کے درمیان تنہائی میں بات چیت۔ اس سے مراد خفیہ مشاورت اور پنچایت بھی ہے۔

الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ

کرو، مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔ (۲۶) اس کی قوم کے کافروں کے سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی ہم سرسری نظر میں دیکھتے ہیں کہ سوائے نیچ اور موٹی عقل والوں کے اور کوئی نہیں، ہم تو تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھ رہے، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔ (۲۷) نوح نے کہا، میری قوم والو! مجھے بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی دلیل پر ہوا اور مجھے اس نے اپنے پاس کی کوئی رحمت عطا کی ہو، پھر وہ تمہاری نگاہوں میں نہ آئی تو کیا زبردستی میں اسے تمہارے گلے منڈھ دوں، حالانکہ تم اس سے بیزار ہو۔ (۲۸) میری قوم والو! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے نہ میں ایمان داروں کو اپنے پاس سے نکال سکتا ہوں، انہیں اپنے رب سے ملنا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کر رہے ہو۔ (۲۹) میری قوم کے لوگو! اگر میں ان مومنوں کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے مقابلہ میں میری مدد کون کر سکتا ہے؟ کیا تم کچھ بھی غور و فکر نہیں کرتے۔ (۳۰) میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، (سنو!) میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ

لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا

میں کوئی فرشتہ ہوں، نہ میرا یہ قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے گا ہی نہیں، انکے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں ایسی بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔ (۳۱) (قوم کے لوگوں نے) کہا اے نوح! تو نے ہم سے بحث کر لی اور خوب بحث کر لی۔ اب تو جس چیز سے ہمیں دھمکا رہا ہے وہی ہمارے پاس لے آ، اگر تو سچوں میں ہے۔ (۳۲) جواب دیا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ ہی لائے گا اگر وہ چاہے اور ہاں تم اسے ہرانے والے نہیں ہو۔ (۳۳) تمہیں میری خیر خواہی کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی، گو میں کتنی ہی تمہاری خیر خواہی کیوں نہ چاہوں، بشرطیکہ اللہ کا ارادہ تمہیں گمراہ کرنے کا ہو، وہی تم سب کا پروردگار ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۳۴) کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے خود اسی نے گھڑ لیا ہے؟ تو جواب دے کہ اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہو تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں ان گناہوں سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو۔ (۳۵) نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے انکے سوا اور کوئی اب ایمان لائے گا ہی نہیں، پس تو انکے کاموں پر غمگین نہ ہو۔ (۳۶)

تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۳۷ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝۳۸ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝۳۹ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۴۰ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖ٘ىهَا
وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۱ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ وَنَادٰى

اور ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے تیار کر اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی بات چیت نہ کر وہ پانی میں ڈبو دیے جانے والے ہیں۔ (۳۷) وہ (نوح) کشتی بنانے لگے ان کی قوم کے جو سرداران کے پاس سے گزرتے وہ ان کا مذاق اڑاتے' وہ کہتے اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تم پر ایک دن ہنسیں گے جیسے تم ہم پر ہنستے ہو۔ (۳۸) تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور اس پر ہمیشگی کی سزا اتر آئے۔ (۳۹) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور ابلنے لگا ہم نے کہا کہ اس کشتی میں ہر قسم کے (جانداروں میں سے) جوڑے (یعنی) دو (جانور' ایک نر اور ایک مادہ) سوار کرا لے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی' سوائے ان کے جن پر پہلے سے بات پڑ چکی ہے اور سب ایمان والوں کو بھی' اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے۔ (۴۰) نوح نے کہا' اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے' یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔ (۴۱) وہ کشتی انہیں لے کر موجوں میں پہاڑ کی طرح جا رہی تھی اور نوح نے اپنے لڑکے کو جو ایک کنارے پر

نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

تھا' پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ۔ (۴۲) اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آجاؤں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا' نوح نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں' صرف وہی بچیں گے جن پر اللہ کا رحم ہوا۔ (۴) اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔ (۴۳) فرمادیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا' اسی وقت پانی سکھادیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی "جودی" نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرمادیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو۔ (۴۴) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے' یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔ (۴۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح یقیناً وہ تیرے گھرانے سے

---

(۴) ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی کوئی خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے تو اس کے مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں' ایک اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس کی رغبت دلاتا ہے۔ دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے لیکن معصوم (بے گناہ محفوظ ہوا' بچایا ہوا) وہی ہے جسے اللہ بچائے رکھے۔" (صحیح بخاری' کتاب القدر' ب:۸/ ح:۶۶۱۱)

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ
فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ
سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ
تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ ؕ فَاصْبِرْ ۛ ؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

نہیں ہے‘ اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے مطلقاً" علم نہ ہو‘ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے اپنا شمار کرانے سے باز رہے۔ (۴۶) نوح نے کہا میرے پالنہار میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا‘ تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔ (۴۷) فرمادیا گیا کہ اے نوح! ہماری جانب سے سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ اتر‘ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر اور بہت سی وہ امتیں ہوں گی جنہیں ہم فائدہ تو ضرور پہنچائیں گے لیکن پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ (۴۸) یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں انہیں اس سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم‘ اس لیے آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانئے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔[۵] (۴۹) اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو ہم نے بھیجا‘ اس نے کہا میری قوم والو! اللہ ہی کی عبادت کرو‘ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں‘ تم تو صرف بہتان باندھ رہے

---

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲)

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۞ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۞ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۞ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۞ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِیْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۞ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ

ہو۔ (۵۰) اے میری قوم! میں تم سے اسکی کوئی اجرت نہیں مانگتا' میرا اجر اسکے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تو کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ (۵۱) اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اسکی جناب میں توبہ کرو' تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھادے اور تم گنہگار ہو کر روگردانی نہ کرو۔ (۵۲) انہوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل تو لایا نہیں اور ہم صرف تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ (۵۳) بلکہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تو ہمارے کسی معبود کے برے جھپٹے میں آگیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں تو اللہ کے سوا ان سب سے بیزار ہوں' جنہیں تم شریک بنا رہے ہو۔ (۵۴) اچھا تم سب مل کر میرے حق میں بدی کرلو اور مجھے بالکل مہلت بھی نہ دو۔ (۵۵) میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہے' جو میرا اور تم سب کا پروردگار ہے جتنے بھی پاؤں دھرنے والے ہیں سب کی پیشانی وہی تھامے ہوئے ہے۔ یقیناً میرا رب بالکل صحیح

اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ
رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ
اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾
وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ
قَوْمِ هُوْدٍ ۧ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ

راہ پر ہے۔ (۵۶) پس اگر تم روگردانی کرو تو کرو میں تو تمہیں وہ پیغام پہنچا چکا جو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا۔ میرا رب تمہارے قائم مقام اور لوگوں کو کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے' یقیناً میرا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (۵۷) اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور اس کے مسلمان ساتھیوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے ان سب کو سخت عذاب سے بچا لیا۔ (۵۸) یہ تھی قوم عاد' جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر ایک سرکش نافرمان کے حکم کی تابعداری کی۔ (۵۹) دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی' دیکھ لو قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا' ہود کی قوم عاد پر دوری ہو۔ (۶۰) اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا' اس نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے' پس تم اس سے معافی طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ بیشک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ (۶۱) انہوں نے کہا

تُجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

اے صالح! اس سے پہلے تو ہم تجھ سے بہت کچھ امیدیں لگائے ہوئے تھے' کیا تو ہمیں ان کی عبادتوں سے روک رہا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے' ہمیں تو اس دین میں حیران کن شک ہے جس کی طرف تو ہمیں بلا رہا ہے۔ (۶۲) اس نے جواب دیا کہ اے میری قوم کے لوگو! ذرا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی مضبوط دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنے پاس کی رحمت عطا کی ہو' پھر اگر میں نے اس کی نافرمانی کر لی تو کون ہے جو اس کے مقابلے میں میری مدد کرے؟ تم تو میرا نقصان ہی بڑھا رہے ہو۔ (۶۳) اور اے میری قوم والو! یہ اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک معجزہ ہے اب تم اسے اللہ کی زمین میں کھاتی ہوئی چھوڑ دو اور اسے کسی طرح کی ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ فوری عذاب تمہیں پکڑ لے گا۔ (۶۴) پھر بھی ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے' اس پر صالح نے کہا کہ اچھا تم اپنے گھروں میں تین تین دن تک تو رہ سہ لو' یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے۔ (۶۵) پھر جب ہمارا فرمان آپہنچا' ہم نے صالح کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے اس سے بھی بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی۔

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ

یقیناً تیرا رب نہایت توانا اور غالب ہے۔ (۶۶) اور ظالموں کو بڑے زور کی چنگھاڑ نے آدبوچا' پھر تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔ (۶۷) ایسے کہ گویا وہ وہاں کبھی آباد ہی نہ تھے' آگاہ رہو کہ قوم ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سن لو! ان ثمودیوں پر پھٹکار ہے۔ (۶۸) اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچا اور سلام کہا' انہوں نے بھی جواب سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ (۶۹) اب جو دیکھا کہ ان کے تو ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں پہنچ رہے تو انہیں انجان پا کر دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے' انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ (۷۰) اس کی بیوی جو کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی' تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی۔ (۷۱) وہ کہنے لگی ہائے میری کم بختی! میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے میں خود بڑھیا اور یہ میرے خاوند بھی بہت بڑی عمر کے ہیں یہ تو یقیناً بڑی عجیب بات ہے! (۷۲) فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ تم پر اے اس گھر کے لوگو اللہ کی رحمت اور اس کی

الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

برکتیں نازل ہوں' بیشک اللہ حمد وثنا کا سزاوار اور بڑی شان والا ہے۔(۷۳) جب ابراہیم کا ڈر خوف جاتا رہا اور اسے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں کہنے سننے لگے۔(۷۴) یقیناً ابراہیم بہت تحمل والے نرم دل اور اللہ کی جانب جھکنے والے تھے۔(۷۵) اے ابراہیم! اس خیال کو چھوڑ دیجئے' آپ کے رب کا حکم آپہنچا ہے' اور ان پر نہ ٹالے جانے والا عذاب ضرور آنے والا ہے۔(۷۶) جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔ (۷۷) اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آپہنچی' وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی' لوط نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں' اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔(۷۸) انہوں نے جواب دیا کہ تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو ہماری اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔ (۷۹) لوط نے کہا کاش کہ مجھ میں تم سے مقابلہ

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

النصف

کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔ (۸۰) اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل کھڑا ہو۔ تم میں سے کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھنا چاہیے، بجز تیری بیوی کے، اس لیے کہ اسے بھی وہی پہنچنے والا ہے جو ان سب کو پہنچے گا، یقیناً ان کے وعدے کا وقت صبح کا ہے، کیا صبح بالکل قریب نہیں۔ [۶] (۸۱) پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا، ہم نے اس بستی کو زیروزبر کر دیا اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔ (۸۲) تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے۔ (۸۳) اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو میں تو تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب کا خوف (بھی) ہے۔ (۸۴) اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ۔ (۸۵)

(۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ القمر (۵۴) آیت: ۳۳-۳۹)

أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ أَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۖ وَمَآ أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَآ أَنْهٰكُمْ عَنْهُ ۖ إِنْ أُرِيْدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۖ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ إِلَّا بِاللّٰهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ أَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ

اللہ تعالیٰ کا حلال کیا ہوا جو بچ رہے تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو' میں تم پر کچھ نگہبان (اور داروغہ) نہیں ہوں۔(۸۶) انہوں نے جواب دیا کہ اے شعیب! کیا تیری صلاۃ تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں اس کا کرنا بھی چھوڑ دیں تو تو بڑا ہی باوقار اور نیک چلن آدمی ہے۔(۸۷) کہا اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل لیے ہوئے ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے بہترین روزی دے رکھی ہے' میرا یہ ارادہ بالکل نہیں کہ تمہارا خلاف کر کے خود اس چیز کی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں روک رہا ہوں' میرا ارادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے۔ میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے' اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔(۸۸) اور اے میری قوم (کے لوگو!) کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو میری مخالفت ان[۷] عذابوں کا باعث (مستحق) بنا دے جو قوم نوح اور قوم ہود اور

(۷) یعنی علیحدگی' عداوت' غصہ اور مخالفت وغیرہ۔

تمہارا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (عقیدۂ توحید) پر ایمان سے انکار کرنا اور بت پرستی =

اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

قوم صالح کو پہنچے ہیں۔ اور قوم لوط تو تم سے کچھ دور نہیں۔ (۸۹) تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توجہ کرو، یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔ (۹۰) انہوں نے کہا اے شعیب! تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں اور ہم تو تجھے اپنے اندر بہت کمزور پاتے ہیں، اگر تیرے قبیلے کا خیال نہ ہوتا تو ہم تو تجھے سنگسار کر دیتے، اور ہم تجھے کوئی حیثیت والی ہستی نہیں گنتے۔ (۹۱) انہوں نے جواب دیا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا تمہارے نزدیک میرے قبیلے کے لوگ اللہ سے بھی زیادہ ذی عزت ہیں کہ تم نے اسے پس پشت ڈال دیا ہے یقیناً میرا رب جو کچھ تم کر رہے ہو سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ (۹۲) اے قومی بھائیو! اب تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں، تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے اور کون ہے جو جھوٹا ہے۔ تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ (۹۳)

=کرنا اور تمہارا لوگوں کو (ان کی اشیاء میں) دھوکا دینا اور تمہارا لوگوں کو (اشیاء) ناپ تول میں کمی کر کے دینا وغیرہ (اس بات کا باعث نہ ہو جائے کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو نوحؑ، ہودؑ یا صالحؑ اور لوطؑ کی قوم پر آیا تھا)

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ
لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا
فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ
عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ

جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے دھر دبوچا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ہو گئے۔ (۹۴) گویا کہ وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، آگاہ رہو مدین کے لیے بھی ویسی ہی دوری ہو جیسی دوری ثمود کو ہوئی۔ (۹۵) اور یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو اپنی آیات اور روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا تھا۔ (۹۶) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، پھر بھی ان لوگوں نے فرعون کے احکام کی پیروی کی اور فرعون کا کوئی حکم درست تھا ہی نہیں۔ (۹۷) وہ تو قیامت کے دن اپنی قوم کا پیش رو ہو کر ان سب کو دوزخ میں جا کھڑا کرے گا، وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر لا کھڑے کیے جائیں گے۔ (۹۸) ان پر تو اس دنیا میں بھی لعنت چپکا دی گئی اور قیامت کے دن بھی برا انعام ہے جو دیا گیا۔ (۹۹) بستیوں کی یہ بعض خبریں جنہیں ہم تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض (کی فصل) کٹ گئی ہیں۔ (۱۰۰) ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا، اور انہیں ان کے معبودوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، جب کہ تیرے

اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا

پروردگار کا حکم آپہنچا' بلکہ اور ان کا نقصان ہی انہوں نے بڑھا دیا۔(۱۰۱) تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی طریقہ ہے جب کہ وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہے۔[۸] (۱۰۲) یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشان عبرت ہے جو قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ وہ دن جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ' وہ دن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں گے۔ (۱۰۳) اسے ہم جو ملتوی کرتے ہیں وہ صرف ایک مدت معین تک ہے۔ (۱۰۴) جس دن وہ آجائے گی مجال نہ ہوگی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات بھی کرلے' سو ان میں کوئی بدبخت ہوگا اور کوئی نیک بخت۔ (۱۰۵) لیکن جو بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں چیخیں گے چلائیں گے۔ (۱۰۶) وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان و زمین برقرار رہیں۔ سوائے اس وقت

(۸) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ظالم (مشرک' گناہ گار' ستمگر وغیرہ) کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑ لیتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں ہے۔" ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۱۱/ب:۵/ح:۴۶۸۶)

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ
عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ
اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ
كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى

کے جو تمہارا رب چاہے۔ یقیناً تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے۔(۱۰۷) لیکن جو نیک بخت کیے گئے وہ جنت میں ہوں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین باقی رہے مگر جو تیرا پروردگار چاہے۔ یہ بے انتہا بخشش ہے۔(۱۰۸) اس لیے آپ ان چیزوں سے شک شبہ میں نہ رہیں جنہیں یہ لوگ پوج رہے ہیں' ان کی پوجا تو اس طرح ہے جس طرح ان کے باپ دادوں کی اس سے پہلے تھی۔ ہم ان سب کو ان کا پورا پورا حصہ بغیر کسی کمی کے دینے والے ہی ہیں۔(۱۰۹) یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ پھر اس میں اختلاف کیا گیا' اگر پہلے ہی آپ کے رب کی بات صادر نہ ہو گئی ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ کر دیا جاتا' انہیں تو اس میں سخت شبہ ہے۔(۱۱۰) یقیناً ان میں سے ہر ایک جب ان کے روبرو جائے گا تو آپ کا رب اسے اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ بیشک وہ جو کر رہے ہیں ان سے وہ باخبر ہے۔(۱۱۱) پس آپ جمے رہیے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں' خبردار تم حد سے نہ بڑھنا' اللہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے۔(۱۱۲) دیکھو ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا[۹] ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی)

(۹) یعنی ان سے دوستانہ تعلق نہ رکھنا اور نہ ان کی مدد کرنا۔ اور اسی میں وہ لوگ بھی =

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ

آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا اور تمہارا مددگار نہ کھڑا ہو سکے گا اور نہ تم مدد دیے جاؤ گے۔ (۱۱۳) دن کے دونوں سروں میں نماز برپا رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ (۱۰) یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔ (۱۱۴) آپ صبر کرتے رہیے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (۱۱۵) پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایسے اہل

= آ جاتے ہیں جو دین میں بدعات ایجاد کر کے دین پر اور لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، جیسے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینے کو بھی حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، مدینہ بھی حرم ہے، فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک۔ اس کے درخت کاٹنا حرام ہے اور جو کوئی جہاں کسی بدعت کو جاری کرے گا (ایجاد کرے گا) تو وہ اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا سزاوار ہو گا۔" عاصم کا بیان ہے کہ موسیٰ بن انس نے مجھے بتایا کہ انس نے یہ بھی فرمایا "یا کسی بدعتی (دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے والے) کو پناہ دے۔" (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ب:۶/ ح:۷۳۰۶)

(۱۰) یعنی چھوٹی موٹی برائیوں کو۔ جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک (پرائی) عورت کا بوسہ لے لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور نماز قائم کرو، دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گذرنے پر۔ (یعنی پانچ فرض =

مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

نیک لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے' سوائے ان چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی' ظالم لوگ تو اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس میں انہیں آسودگی دی گئی تھی اور وہ گنہگار تھے۔ (۱۱۶) آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیکو کار ہوں۔ (۱۱۷) اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر ایک گروہ کر دیتا۔ وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے۔ (۱۱۸) مگر ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے' انہیں تو اسی لیے پیدا کیا ہے' اور آپ کے رب کی یہ بات پوری ہے کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے پر کروں گا۔ (۱۱۹) رسولوں کے سب احوال ہم آپ کے سامنے آپ کے دل کی تسکین کے لیے بیان فرما رہے ہیں۔ آپ کے

= نمازیں) یقیناً نیکیاں برائیوں (صغیرہ گناہوں) کو دور کر دیتی ہیں' یہ یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو (اللہ کو) یاد رکھنے والے ہیں۔"

اس شخص نے عرض کیا کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ میرے ان تمام امتیوں کے لئے ہے جو ایسا کر بیٹھیں (جن کو ایسی صورت حال پیش آجائے)۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۱۱/ب:۶/ح:۴۶۸۷)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾ ع ١٠

پاس اس سورت میں بھی حق پہنچ چکا جو نصیحت و وعظ ہے مومنوں کے لیے۔(۱۲۰) ایمان نہ لانے والوں سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے طور پر عمل کیے جاؤ ہم بھی عمل میں مشغول ہیں۔(۱۲۱) اور تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔(۱۲۲) زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے' تمام کاموں کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے' پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔(۱۲۳)

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ١١١ ١٢ ٥٣ رُكُوْعَاتُهَا ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٣﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

الر' یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔(۱) یقیناً ہم نے اس کو عربی قرآن بنا کر نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔(۲) ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں سے تھے۔(۳) جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ اباجی میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ وہ

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ﴿۸﴾ ۨاقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ

سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ (۴) یعقوب نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں، شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (۵) اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے گا اور تجھے معاملہ فہمی (خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا فرمائے گا اور یعقوب کے گھر والوں کو بھی، جیسے کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دادا اور پردادا یعنی ابراہیم و اسحاق کو بھی بھرپور اپنی نعمت دی، یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور زبردست حکمت والا ہے۔ (۶) یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ (۷) جب کہ انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی بہ نسبت ہمارے، باپ کو بہت زیادہ پیارا ہے حالانکہ ہم (طاقتور) جماعت ہیں، کوئی شک نہیں کہ ہمارے ابا صریح غلطی میں ہیں۔ (۸) یوسف کو تو مار ہی ڈالو یا اسے کسی (نامعلوم) جگہ پھینک دو کہ تمہارے والد کا رخ صرف تمہاری طرف ہی ہو جائے۔ اس کے بعد تم نیک ہو جانا۔ (۹) ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو قتل تو نہ کرو بلکہ اسے کسی اندھے کنوئیں (کی تہ) میں

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا
لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿١٢﴾ قَالَ اِنِّيْ
لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا لَئِنْ
اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَجَآءُوْٓ
اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ

ڈال آؤ کہ اسے کوئی (آتا جاتا) قافلہ اٹھا لے جائے اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یوں کرو۔ (۱۰) انہوں نے کہا ابا! آخر آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔ (۱۱) کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے' اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں۔ (۱۲) (یعقوب نے) کہا اسے تمہارا لے جانا مجھے تو سخت صدمہ دے گا اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے بھیڑیا کھا جائے۔ (۱۳) انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی (زور آور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمّے ہی ہوئے۔ (۱۴) پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہہ میں پھینک دیں' ہم نے یوسف کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے کہ) تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔ (۱۵) اور عشاء کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے (۱۶) کہنے لگے کہ اباجی ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا پس اسے بھیڑیا کھا گیا' آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے'

كَذِبٍؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًاؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا
تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌؕ
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةًؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍۚ
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ
عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًاؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

ع ۱۴ / ۱۲

گو ہم بالکل سچے ہی ہوں۔(۱۷)اور یوسف کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کرلائے تھے' باپ نے کہا یوں نہیں' بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنالی ہے۔ پس صبر ہی بہتر ہے' اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔(۱۸)اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکا دیا' کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے' انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے کر چھپا دیا اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے۔(۱۹)اور انہوں نے اسے بہت ہی ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر ہی بیچ ڈالا' وہ تو یوسف کے بارے میں بہت ہی بے رغبت تھے۔(۲۰) مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو' بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنالیں' یوں ہم نے مصر کی سرزمین میں یوسف کا قدم جما دیا' کہ ہم اسے خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔(۲۱)اور جب (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم دیا' ہم نیک کاروں کو اسی

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ

طرح بدلہ دیتے ہیں۔ (۲۳)اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے' یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی لو آجاؤ۔ یوسف نے کہا اللہ کی پناہ! وہ میرا رب ہے' مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔ (۲۴)اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے' یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کردیں۔ بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔ (۲۵) دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا' تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کردیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا دی جائے۔ (۲۶) یوسف نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی' اور عورت کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے

مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ

ہے۔(۲۶) اور اگر اس کا کرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔(۲۷) خاوند نے جو دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم عورتوں کی چال بازی ہے' بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے۔ (۲۸) یوسف اب اس بات کو آتی جاتی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر' بیشک تو گنہگاروں میں سے ہے۔ (۲۹) اور شہر کی عورتوں میں (چرچا) ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا مطلب نکالنے کیلئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے' انکے دل میں یوسف کی محبت بیٹھ گئی ہے' ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے۔ (۳۰) اس نے جب انکی اس پر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کیلئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی۔ اور کہا اے یوسف! انکے سامنے چلے آؤ' ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے' اور زبان سے نکل گیا کہ حاشاللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں' یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔ (۳۱) اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا'

مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۳ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۴ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۳۵ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۶ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں، میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا' اور جو کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بیشک یہ بہت ہی بے عزت ہو گا۔ (۳۲) یوسف نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے' اگر تو نے انکا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں تو انکی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا۔ (۳۳) اسکے رب نے اسکی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیے' یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (۳۴) پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کچھ مدت کیلئے قید خانہ میں رکھیں۔ (۳۵) اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے' ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے' اور دوسرے نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں' ہمیں آپ اس کی تعبیر بتائیے' ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں۔ (۳۶) یوسف نے کہا

بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ
مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ
أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ
وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا
إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ (۳۷) میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں، یعنی ابراہیم واسحاق اور یعقوب کے دین کا، ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں، ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔[1] (۳۸) اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ (۳۹) اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۳۵)

أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّأْسِهٖ ۚ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ

نہیں جانتے۔ (۴۰) اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا' لیکن دوسرا سولی دیا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کھائیں گے' تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔ (۴۱) اور جس کی نسبت یوسف کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا' پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف نے کئی سال قید خانے میں ہی کاٹے۔ (۴۲) بادشاہ نے کہا' میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی فربہ گائیں ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری ہری اور دوسری سات اور بالکل خشک۔ اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔ (۴۳) انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ پریشان خوابوں کی تعبیر جاننے والے ہم نہیں۔ (۴۴) ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آگیا اور کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ

دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے۔(۴۵) اے یوسف! اے بہت بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلایئے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالکل سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک ہیں' تاکہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں۔(۴۶) یوسف نے جواب دیا کہ تم سات سال تک پے در پے لگاتار حسب عادت غلہ بویا کرنا' اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے۔(۴۷) اس کے بعد سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے' جو تم نے ان کے لیے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا' سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔(۴۸) اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرۂ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے۔(۴۹) بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ' جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا' اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔(۵۰) بادشاہ

رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾

نے پوچھا اے عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا چاہتی تھیں' انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی' پھر تو عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی۔ میں نے ہی اسے ورغلایا تھا' اس کے جی سے' اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔ (۵۱) (یوسف نے کہا) یہ اس واسطے کہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی اور یہ بھی کہ اللہ دغابازوں کے ہتھکنڈے چلنے نہیں دیتا۔[۲] (۵۲)

---

(۲) خیانت' بد عہدی اور دغابازی بڑا گناہ ہے' حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے' جیسے (الف) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر غدار (عہد شکن' دغاباز) کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور پھر یہ اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی غداری ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۹۹/ ح:۶۱۷۷)

(ب) ملاحظہ ہو حاشیہ (۱۴۵:۴)

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع ۷ وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ

میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتی۔ بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے، مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے، یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔ (۵۳) بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لیے مقرر کرلوں، پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج سے ذی عزت اور امانت دار ہیں۔ (۵۴) (یوسف نے) کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے، میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں۔ (۵۵) اسی طرح ہم نے یوسف کو ملک کا قبضہ دے دیا۔ کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے، ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکو کاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔ (۵۶) یقیناً ایمان داروں اور پرہیزگاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے۔ (۵۷) یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ (۵۸) جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں

الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ
عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا
يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ
اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ
هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ

ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔ (۵۹) پس اگر تم اسے لے کر پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا۔ (۶۰) انہوں نے کہا اچھا ہم اس کے باپ کو اس کی بابت پھسلائیں گے اور پوری کوشش کریں گے۔ (۶۱) اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہی کی بوریوں میں رکھ دو کہ جب لوٹ کر اپنے اہل و عیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت ممکن ہے کہ یہ پھر لوٹ کر آئیں۔ (۶۲) جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا پیمانہ روک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں۔ (۶۳) (یعقوب نے) کہا کہ مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا' بس اللہ ہی بہترین حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔ (۶۴) جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنا سرمایہ موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔ کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے۔ دیکھئے تو یہ ہمارا سرمایہ

كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ

بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کا پیمانہ زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ تو بہت آسان ہے۔ (٦٥) یعقوب نے کہا! میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول و قرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے، سوائے اس ایک صورت کے تم سب گرفتار کر لیے جاؤ۔ جب انہوں نے پکا قول قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔ (٦٦) اور (یعقوب) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ [۳] (٦٧)

---

(۳) ظاہری اسباب اختیار کرنا اگرچہ توکل کے خلاف نہیں ہے تاہم کلیتہ اللہ پر اعتماد بہت بڑا عمل ہے اور اس کی بڑی فضیلت احادیث میں بیان ہوئی ہے، جیسے (الف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ”میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تعویذ دھاگہ کرتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ (صرف) اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کرتے ہیں۔“ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ب:۲۱ ح:۶۴۷۲) =

=(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک اسرائیلی نے دوسرے اسرائیلی سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگے تو اس نے گواہ طلب کیئے تو پہلے نے کہا' اللہ ہی کافی گواہ ہے (اللہ کی گواہی کافی ہے)۔ دوسرے نے کہا' اچھا پھر کوئی ضامن لے آؤ تو پہلا بولا' اللہ ہی کافی ضامن ہے (اللہ کی ضمانت ہی کافی ہے)۔ دوسرے نے کہا" آپ نے سچ کہا' چنانچہ اس نے ایک معینہ عرصہ کے لئے اسے ایک ہزار دینار دے دیئے۔ مقروض سمندری سفر پر چل نکلا اور اپنا کام مکمل کیا اور پھر سواری کی تلاش میں لگ گیا تا کہ مقررہ وقت پر قرض واپس لوٹا سکے لیکن اسے سواری نہ مل سکی۔ چنانچہ اس نے ایک لکڑی لی پھر اس کے اندر سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور قرض خواہ کے نام ایک خط رکھ دیا پھر اس کا منہ بند کر کے اسے سمندر کے کنارے لے آیا اور عرض کیا' اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا تو میں نے کہا' اللہ ہی کافی ضامن ہے۔ اور اس نے تیری ضمانت کو قبول کر لیا' پھر اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے اس سے کہا' اللہ ہی کافی گواہ ہے اور اس نے تجھ کو بطور گواہ قبول کر لیا۔ بے شک میں نے بہت کوشش کی کہ سواری مل جائے تا کہ میں اسے اس کی رقم ادا کر سکوں۔ لیکن نہ مل سکی' اس لئے میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی۔ وہ لکڑی بہہ گئی اور وہ واپس چلا گیا۔ اسی دوران اس نے سواری کی تلاش شروع کر دی تا کہ وہ قرض خواہ کے ملک پہنچ سکے۔ ایک دن قرض خواہ اپنے گھر سے نکلا کہ شاید کوئی کشتی اس کی رقم واپس لے کر آئی ہو کہ اچانک اس کی نظر ایک لکڑی پر پڑی جس میں اس کی رقم رکھی گئی تھی۔ اس نے اسے ایندھن کے لئے اٹھالیا۔ جب اس نے اسے =

اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ

جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا' گئے۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کردی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے۔ مگر یعقوب کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا' بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۶۸) یہ سب جب یوسف کے پاس پہنچ گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھالیا اور کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہوں' پس یہ جو کچھ کرتے رہے اس کا کچھ رنج نہ کر۔ (۶۹) پھر جب انہیں ان کا سامان اسباب ٹھیک ٹھاک کر کے دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی

= چیرا تو اسے اس میں سے ایک ہزار دینار اور ایک خط ملا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہ مقروض بھی ایک ہزار دینار لے کر آگیا اور کہا۔ اللہ کی قسم میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے تاکہ آپ کی رقم آپ کو پہنچاسکوں لیکن میں جس سواری سے آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی نہ مل سکی۔ قرض خواہ بولا کیا تو نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی۔ مقروض بولا' میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ جس سواری سے میں یہاں پہنچا ہوں اس سے قبل مجھے کوئی سواری نہ مل سکی۔ قرض خواہ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے وہ رقم پہنچا دی ہے جو تم نے لکڑی میں ڈال کر بھیجی تھی۔ چنانچہ آپ یہ ہزار دینار لے کر خیر و عافیت سے واپس تشریف لے جائیں۔" (صحیح بخاری' کتاب الکفالۃ' ب:۱/ ح:۲۲۹۱)

لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴿۷۶﴾

پینے کا پیالہ رکھ دیا۔ پھر ایک آواز دینے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافلے والو! تم لوگ تو چور ہو۔(۷۰) انہوں نے ان کی طرف منہ پھیر کر کہا کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے؟ (۷۱) جواب دیا کہ شاہی پیمانہ گم ہے جو اسے لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔ اس وعدے کا میں ضامن ہوں۔(۷۲) انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم کو خوب علم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے کے لیے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں۔(۷۳) انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے ہو؟ (۷۴) جواب دیا کہ اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے وہی اس کا بدلہ ہے۔ ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔(۷۵) پس یوسف نے ان کے سامان کی تلاش شروع کی، اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے، پھر اس پیمانہ کو اپنے بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا۔ ہم نے یوسف کے لیے اسی طرح یہ تدبیر کی۔ اس بادشاہ کے قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ کو منظور ہو۔ ہم جس کے چاہیں درجے بلند کر دیں، ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے۔(۷۶) انہوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) اس

فہرست فہرست

قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ۧ فَلَمَّا اسْتَایْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾

کا بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے۔ یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا اور انکے سامنے بالکل ظاہر نہ کیا۔ کہا کہ تم بد تر جگہ میں ہو' اور جو تم بیان کرتے ہو اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ (۷۷) انہوں نے کہا کہ اے عزیز مصر! اسکے والد بہت بڑی عمر کے بالکل بوڑھے شخص ہیں۔ آپ اسکے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیجئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے نیک نفس ہیں۔ (۷۸) یوسف نے کہ ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسکے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں' ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً ناانصافی کرنے والے ہو جائیں گے۔ (۷۹) جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں جو سب سے بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کی قسم لے کر پختہ قول قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے' وہی بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔ (۸۰) تم سب والد صاحب

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــــَٔـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــــَٔـسُ

کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو کہ اباجی! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم آپ جانتے تھے۔ ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ تھے۔(۸۱) آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں‘ اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں۔(۸۲) (یعقوب نے) کہا یہ تو نہیں‘ بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنالی‘ پس اب صبر ہی بہتر ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچادے۔ وہ ہی علم و حکمت والا ہے۔(۸۳) پھر ان سے منہ پھیرلیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج و غم کے سفید ہو چکی تھیں اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے۔(۸۴) بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے رہیں گے یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں۔(۸۵) انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں‘ مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے۔(۸۶) میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسف کی اور اس کے بھائی کی پوری طرح تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً رب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ

ہیں۔ (۸۷) پھر جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہے۔ ہم حقیر پونجی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلہ کا ناپ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے‘ اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔ (۸۸) یوسف نے کہا جانتے بھی ہو کہ تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ اپنی نادانی کی حالت میں کیا کیا؟ (۸۹) انہوں نے کہا (واقعی) تو ہی یوسف ہے۔ جواب دیا کہ ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر فضل و کرم کیا۔ بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیز گاری اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (۹۰) انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری دی ہے اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ ہم خطاکار تھے۔ (۹۱) جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ اللہ تمہیں بخشے‘ وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔[۴] (۹۲) میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں‘ اور آجائیں اور

---

(۴) اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی وسعت کا اندازہ درج ذیل حدیث سے کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے =

اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔ (۹۳) جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔ (۹۴) وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اس خبط میں مبتلا ہیں۔(۹۵) جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت وہ پھر سے بینا ہو گئے۔ کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (۹۶) انہوں نے کہا اباجی! آپ ہمارے لیے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں۔ (۹۷) کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا' وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔ (۹۸) جب یہ سارا گھرانہ یوسف کے پاس پہنچ گیا تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب امن و امان کے ساتھ مصر میں آؤ۔ (۹۹) اور

= ہوئے سنا۔ ''جس روز اللہ نے رحمت کو پیدا کیا' اس کے سو حصے کئے۔ اس نے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لئے اور اس کا ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات کے لئے بھیج دیا۔ پس اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کس قدر عذاب ہے تو وہ جہنم سے بے خوف نہ رہے۔'' (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' ب:۱۹/ ح:۶۴۶۹)

اٰمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْــَٔـلُهُمْ عَلَيْهِ

اپنے تخت پر اپنے ماں باپ کو اونچا بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ تب کہا کہ اباجی! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا' اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔ میرا رب جو چاہے اس کے لیے بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اور وہ بہت علم و حکمت والا ہے۔(۱۰۰) اے میرے پروردگار! تو نے مجھے بعض ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے' تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔ (۱۰۱) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ تو آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔ (۱۰۲) گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایمان دار نہ ہوں گے۔ (۱۰۳) آپ ان سے اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہے۔ یہ تو تمام دنیا کے لیے نری

مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

نصیحت ہی نصیحت ہے۔ (۱۰۴) آسمانوں اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں۔ (۱۰۵) ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔ (۱۰۶) کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آجائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔ (۱۰۷) آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے۔ میں اور میرے فرماں بردار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں' پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ۔ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (۱۰۸) آپ سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے' کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے۔ (۱۰۹) یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور یہ خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آپہنچی جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے کہ ہمارا عذاب گناہ گاروں

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

سے واپس نہیں کیا جاتا۔ (۱۱۰) ان کے بیان میں عقل والوں کے لیے یقیناً نصیحت اور عبرت ہے' یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے کی ہیں' کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے ایمان دار لوگوں کے لیے۔[5] (۱۱۱)

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ ۱۳ — اٰيَاتُهَا ۴۳ — رُكُوْعَاتُهَا ۶ — ۹۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

المر۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں' اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے

(۵) گویا قرآن کے فہم کا حصول اور اس کے ذریعے سے راہ یاب ہو جانا' اللہ کا ایک انعام ہے' جیسے حدیث میں بھی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے تو وہ اسے دین کی سمجھ (قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی سمجھ) عطا فرما دیتا ہے' میں بانٹنے والا ہوں اور عطا کرنے والا اللہ ہے۔ (اور یاد رکھو!) یہ امت (سچے مسلمان' اسلام کے عقیدہ توحید کے سچے پیروکار) اللہ کی تعلیمات کی سختی سے پیروی کرتی رہے گی۔ اس کے مخالفین اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے (قیامت قائم ہو جائے)۔'' (صحیح بخاری' =

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝٢ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٣ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ
وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٤ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ

اتارا جاتا ہے' سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔(۱) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کر رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے' وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔(۲) اسی نے زمین پھیلا کر بچھادی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیے ہیں' وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔(۳) اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں' شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس میں عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔(۴) اگر تجھے تعجب ہو

= کتاب العلم، ب: ۱۳/ ح: ۷۱)

جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۵ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ‌ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ‌ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ‌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ‌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ‌ ؕ وَكُلُّ شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنۡكُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَمَنۡ جَهَرَ بِهٖ وَمَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۢ بِالَّيۡلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ

ع ۷

تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۵) اور جو تجھ سے (سزا کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی، یقیناً ان سے پہلے (سزائیں) بطور مثال گزر چکی ہیں، اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ (۶) اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر اسکے رب کی طرف سے کوئی نشان (معجزہ) کیوں نہیں اتارا گیا۔ بات یہ ہے کہ آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہے۔ (۷) مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی، ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے۔ (۸) ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے سب سے بڑا اور (سب سے) بلند و بالا۔ (۹) تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور با آواز بلند اسے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو، سب اللہ پر برابر و یکساں ہیں۔ (۱۰) اس کے پہرے دار انسان کے آگے

مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ

پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ [۱] کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں۔ (۱۱) وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک ڈرانے اور امید دلانے کے لیے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ (۱۲) گرج (الرعد) [۲] اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی، اس کے خوف سے۔ وہی آسمان سے بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے کفار اللہ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں اور اللہ سخت قوت والا ہے۔ (۱۳) اسی کو پکارنا حق ہے۔ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۶۱)

(۲) الرعد: بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جسے بادلوں پر مامور کیا گیا ہے۔ وہ اللہ کے حکم کے مطابق بادلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہانک کر لے جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ (تفسیر القرطبی، ج ۹، ص: ۲۹۶)

وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ ۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ

السجدۃ ۲

میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں' ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے۔ (۱۴) اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام۔ (۱۵) آپ پوچھئے کہ آسمان اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے! اللہ۔ کہہ دیجئے! کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے برے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے۔ کیا جنہیں یہ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو' کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔ (۱۶) اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے۔ پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھا لیا' اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا سازوسامان کے لیے اسی طرح کے جھاگ ہیں' اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا

ع ۱ النصف

فرماتا ہے' اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے'[۳] اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔ (۱۷) جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لیے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لیے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔[۴] یہی ہیں جن کے لیے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ (۱۸) کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے' اس شخص جیسا ہو سکتا ہے

---

(۳) جیسے سچائی ہے' جس کی بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ صدیق (سچا آدمی) بن جاتا ہے۔ جھوٹ فجور (یعنی گناہ' بد کاری) کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور فجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الأدب' ب:۶۹/ ح: ۶۰۹۴)

(۴) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۶۴ اور آیت: ۹۱)

يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ
صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ
اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ

جو اندھا ہو نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔(۱۹) جو اللہ کے عہد (وپیمان) کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو توڑتے نہیں۔(۲۰) اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔(۲۱) اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کیلئے صبر کرتے ہیں، اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔(۲۲) ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔(۲۳) کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔(۲۴) اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں،[۵] ان کے لیے لعنتیں ہیں اور ان کے لیے برا گھر

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲۷)

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہے۔ (۲۵) اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے یہ تو دنیا کی زندگی میں مست ہو گئے۔ حالانکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں نہایت (حقیر) پونجی ہے۔ (۲۶) کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشان (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دے دیجئے کہ جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے۔ (۲۷) جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ [۱] (۲۸) جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لیے خوشحالی ہے

= (۱) (الف) ذکر اللہ (اللہ کو یاد کرنے، یعنی اللہ کی تسبیح اور حمد بیان کرنے) کی فضیلت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر (تسبیح بیان) کرتا ہے۔ اس شخص کے مقابلے میں جو اپنے رب کا ذکر (تسبیح) نہیں کرتا، ایسے ہی ہے جیسے مردہ کے مقابلے میں زندہ مخلوق۔'' (صحیح بخاری' کتاب الدعوات' ب:۶۶/ ح:۶۴۰۷)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہے تو اس کی تمام (صغیرہ) خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (صحیح بخاری' کتاب الدعوات' ب:۶۵/ ح:۶۴۰۵)

=

طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

اور بہترین ٹھکانا۔ (۲۹) اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنائیے یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں' اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔ (۳۰) اگر (بالفرض) قرآن کے ساتھ پہاڑ چلا دیے جاتے یا زمین کافی (مسافت طے کی جاتی) ہے یا مردوں سے باتیں کرا

=(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص دن میں سو بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہی ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے) کہے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب دیا جاتا ہے اور اس کے لئے (اس کے نامہ اعمال میں) سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور یہ عمل دن بھر شیطان کے شر سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی بھی شخص اس (قیامت والے) دن اس شخص سے بڑھ کر کوئی نیک عمل نہ لا سکے گا ماسوائے اس کے جس نے یہ عمل اس سے زیادہ بار کیا۔"
(صحیح بخاری 'کتاب الدعوات' ب: ۶۴/ ح: ۶۴۰۳)

لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ

دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے)' بات یہ ہے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے' تو کیا ایمان والوں کو اس بات پر دل جمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت دیدے۔ کفار کو تو انکے کفر کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی تاوقتیکہ وعدۂ الٰہی آ پہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (۳۱) یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی پھر انہیں پکڑ لیا تھا' پس میرا عذاب کیسا رہا؟ (۳۲) آیا وہ اللہ جو کہ نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی' اس کے کیے ہوئے اعمال پر' ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو' کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں' یا صرف اوپری اوپری باتیں بنا رہے ہو' بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں سے ان کے لیے مکر سجادئے گئے ہیں' اور وہ صحیح راہ سے روک دیے گئے ہیں' اور جس کو اللہ گمراہ کردے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔ (۳۳) ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے' اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی زیادہ

اَلَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ
اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ؑ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

ع ٦

سخت ہے۔ انہیں اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں۔ (۳۴) اس جنت کی صفت، جس کا وعدہ پرہیز گاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کا میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی۔ یہ ہے انجام پرہیز گاروں کا، اور کافروں کا انجام کار دوزخ ہے۔ (۳۵) جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں۔ آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں، میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے۔ (۳۶) اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو اللہ (کے عذابوں) سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا۔ (۳۷) ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا، کسی رسول سے نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے، ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔ (۳۸)

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۗ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۗ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۗ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع ۶ ۱۲

اللہ جو چاہے مٹادے اور جو چاہے ثابت رکھے' لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔ (۷) (۳۹) ان سے کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھادیں یا آپ کو ہم فوت کرلیں تو آپ پر تو صرف پہنچادینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ذمہ ہی ہے۔ (۴۰) کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں' اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں' وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (۴۱) ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی مکاری میں کمی نہ کی تھی' لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں' جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ کے علم میں ہے۔ کافروں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ اس جہان کی جزا کس کے لیے ہے؟ (۴۲) یہ کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں۔ آپ جواب دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔ (۴۳)

---

(۷) تفسیر القرطبی میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور وہ روتے ہوئے کہہ رہے تھے "اے اللہ! اگر تو نے مجھے نیک بختوں (اہل السعادۃ) میں لکھ رکھا ہے تو تو مجھے ان کے ساتھ ثابت قدم رکھ اور اگر تو نے مجھے بدبخت گنہگاروں (اہل الشقاوۃ والذنب) میں لکھ رکھا ہے تو مجھے نیک =

۵۲ اٰیاتھا ۱۴ سُوْرَۃُ اِبْرٰهِیْمَ مَکِّیَّۃٌ ۷۲ رکوعاتھا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ① اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَوَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ② الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓىِٕكَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ③ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ④ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الر! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں' ان کے پروردگار کے حکم سے' زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔(۱) جس اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔اور کافروں کے لیے تو سخت عذاب کی (خرابی) ہے۔(۲) جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔(۳) ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے' اور جسے چاہے راہ دکھا دے' وہ غلبہ اور حکمت والا ہے۔(۴) (یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں

=بخت اور بخشے ہوئے (اہل السعادۃ والمغفرۃ) لوگوں سے بدل دے' بے شک تو جو چاہتا ہے' مٹا دیتا ہے اور ام الکتاب تیرے ہی پاس ہے۔ (تفسیر القرطبی' ج ۹' ص:۳۳۰)

اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ڟ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ

سے روشنی میں نکالے اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لیے۔ (۵) جس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کیے ہیں، جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے، اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بڑی آزمائش تھی۔ (۶) اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ (۷) موسیٰ نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔ (۸) کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں؟ یعنی قوم نوح کی اور عاد و ثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے، لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیے اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں

وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَقَالَ

اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے (ہم سے خاطر جمع نہیں۔) (۹) ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تو تمہیں اس لیے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما دے، اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے، انہوں نے کہا کہ تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔ (۱۰) ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان داروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (۱۱) آخر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جبکہ اسی نے ہمیں ہماری راہیں سجھائی ہیں۔ واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر ہی کریں گے۔ توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ اللہ ہی پر توکل کریں۔ (۱۲) کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ

اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ- تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے- (۱۳) اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین میں بسائیں گے- یہ ہے ان کے لیے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور میری وعید سے خوفزدہ رہیں- (۱۴) اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور تمام سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے- (۱۵) اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں وہ پیپ کا پانی پلایا جائے گا- (۱۶) جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پئے گا- پھر بھی اسے گلے سے اتار نہ سکے گا اور اسے ہر جگہ سے موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ مرنے والا نہیں- پھر اس کے پیچھے بھی سخت عذاب ہے- (۱۷) ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا' ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے- جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے' یہی دور کی گمراہی ہے- (۱۸) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے- اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

لائے۔ (۱۹) اللہ پر یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں۔ (۲۰) سب کے سب اللہ کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے۔ اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے، تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری رہنمائی کرتے، اب تو ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے ہمارے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔ (۲۱) جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کیے تھے ان کا خلاف کیا، میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا ہی نہیں، ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی، پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے تئیں ملامت کرو، نہ میں تمہارا فریاد رس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے، میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے، یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۲۲) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ ان جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ
اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾
وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۲۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ

ع ۶ ۱۶

سے۔ جہاں ان کا خیر مقدم سلام سے ہو گا۔[1] (۲۳) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔ (۲۴) جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (۲۵) اور ناپاک بات کی مثال گندے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو ہے نہیں۔ (۲۶) ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی،[2] ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔ (۲۷) کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ نساء (۴) آیت: ۸۶)

(۲) یعنی موت کے فوراً بعد (ان کی قبروں میں) جب فرشتے منکر اور نکیران سے یہ تین سوال کریں گے۔ (۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ اور (۳) تم اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں، جسے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا کیا کہتے ہو؟ ایمان والے صحیح =

دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا۔ (۲۸) یعنی دوزخ میں جس میں یہ سب جائیں گے، جو بدترین ٹھکانا ہے۔ (۲۹) انہوں نے اللہ کے ہمسر بنا لیے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے۔ (۳۰) میرے ایماندار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔ (۳۱) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔ (۳۲) اسی

= جواب دیں گے یعنی (۱) اللہ میرا رب ہے۔ (۲) میرا دین اسلام ہے اور (۳) یہ شخص محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے اور ہم ان پر ایمان لائے۔ جبکہ گناہ گار جو محمد ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دے سکیں گے۔ مزید ملاحظہ ہو۔ حاشیہ ' (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۹۳ اور سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ
اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ

نے تمہارے لیے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔(۳۳) اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے ہی رکھا ہے۔ اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے۔ یقیناً انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔(۳۴) (ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد ہے) جب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے، اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔(۳۵) اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔(۳۶) اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کے جنگل میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔[۳] اے ہمارے

---

(۳) یہ اشارہ ہے اس واقعے کی طرف جب حضرت ابراہیم علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اہلیہ سمیت اپنے شیر خوار بچے (اسماعیل) کو بے آب و گیاہ بستی میں چھوڑ آئے تھے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی طویل حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل اور ان کی والدہ کو جو ابھی اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں، بیت اللہ کے قریب زمزم کے پاس لا کر آباد کیا اور ان دونوں کے پاس ایک تھیلے میں =

= کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی رکھ دیا۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں کوئی انسانی آبادی نہ تھی اور وہاں پانی بھی نہ تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان دونوں کو چھوڑ کر واپس جانے لگے تو حضرت اسماعیل ؑ کی والدہ نے ان سے عرض کیا' اے ابراہیم! آپ ہمیں ایک ایسی وادی میں کہ جس کے اندر کوئی انسان اور رشتے نہیں' چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ اس پر حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا' مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔

جو اس آیت (۳۷) میں مذکور ہے۔ جب یہ کھجوریں اور پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش شروع کی اور صفا و مروہ کے درمیان اضطرار کے عالم میں چکر لگاتی رہیں۔ بالآخر اللہ کے حکم سے ایک فرشتے نے اس مقام پر اپنی ایڑی ماری' جس سے زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا۔ پانی کی وجہ سے پھر یہاں قبیلہ جرہم بھی آباد ہو گیا اور اسی قبیلے کی دو لڑکیوں سے یکے بعد دیگرے حضرت اسمٰعیل کی شادی ہوئی۔ کچھ عرصے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چھوڑے ہوئے افراد کا حال معلوم کرنے کے لئے تشریف لائے اور پھر باپ اور بیٹے دونوں نے مل کر بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانا شروع کر دیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا کر لاتے رہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے رہے اور دونوں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کرتے رہے۔ "اے ہمارے رب! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے بیشک تو ہی (سب کچھ) سننے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔" (۲:۱۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دونوں (ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام) بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے اور اس کے گرد پھرتے رہے اور اللہ سے (بار بار) یہ دعا کرتے رہے۔ "اے ہمارے رب! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے' بے شک تو ہی (سب کچھ) سننے والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء ب:۹/ ح:۳۳۶۴)

ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ

پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں' پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں۔ (۳۷) اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں۔ (۳۸) اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق عطا فرمائے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پالنہار اللہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔ (۳۹) اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی' اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ (۴۰) اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی بخش جس دن حساب ہونے لگے۔ (۴۱) ناانصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھ وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (۴۲) وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے' خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل اڑے اور گرے ہوئے خالی

اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۭ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى

ہوں گے۔(۴۴)لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کہ ان کے پاس عذاب آجائے گا' اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں۔ کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لیے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں۔(۴۴)اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا۔ ہم نے (تو تمہارے سمجھانے کو) بہت سی مثالیں بیان کر دی تھیں۔(۴۵) یہ اپنی اپنی چالیں چل رہے ہیں اور اللہ کو ان کی تمام چالوں کا علم ہے اور ان کی چالیں ایسی نہ تھیں کہ ان سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔(۴۶) آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا' اللہ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔(۴۷) جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی' اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔(۴۸) آپ اس دن گنہگاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۱ ۱۹

ہوں گے۔(۴۹) ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہو گی۔(۵۰) یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دے' بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی۔(۵۱) یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ ہوشیار کر دیے جائیں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اللہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں۔(۵۲)

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ — ۵۴ — اٰیاتُها ۹۹ — رُکوعاتُها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الر' یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور کھلے اور روشن قرآن کی۔(۱)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝۲ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۵ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹

وہ بھی وقت ہو گا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔[1] (۲) آپ انہیں کھاتا، نفع اٹھاتا اور (جھوٹی) امیدوں میں مشغول ہوتا چھوڑ دیجئے یہ خود ابھی جان لیں گے۔ (۳) کسی بستی کو ہم نے ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کیلئے مقررہ نوشتہ تھا۔ (۴) کوئی گروہ اپنی موت سے نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے رہتا ہے۔ (۵) انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر قرآن اتارا گیا ہے یقیناً تو تو کوئی دیوانہ ہے۔ (۶) اگر تو سچا ہی ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔ (۷) ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور اس وقت وہ مہلت دیے گئے نہیں ہوتے۔ (۸) ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔[2] (۹) ہم نے آپ سے پہلے اگلی

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

(۲) قرآن کریم کی یہ آیت بنی آدم کے لئے ایک چیلنج ہے اور ہر ایک اس بات کا پابند ہے کہ وہ اس قرآن حکیم کے معجزات پر ایمان لائے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ چودہ سو سال سے بھی زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود قرآن حکیم کے کسی ایک حرف میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اگرچہ کفار و منکرین نے اس کتاب میں تغیر و تبدیلی کی انتہائی کوششیں کیں لیکن وہ اپنی کوششوں میں بری طرح ناکام رہے۔ جیسا کہ اس =

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

امتوں میں بھی اپنے رسول (برابر) بھیجے۔ (۱۰) اور (لیکن) جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے۔ (۱۱) گنہ گاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح یہی رچادیا کرتے ہیں۔ (۱۲) وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے۔ (۱۳) اور اگر ہم ان پر آسمان کا دروازہ کھول بھی دیں اور یہ وہاں چڑھنے بھی لگ جائیں۔ (۱۴) تب بھی یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (۱۵) یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لیے اسے سجادیا گیا ہے۔[۳] (۱۶) اور اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا۔ (۱۷) ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے اس کے پیچھے دھکتا ہوا (کھلا شعلہ) لگتا ہے۔ (۱۸) اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (گڑنے والے) پہاڑ ڈال دیئے ہیں' اور

= آیت میں فرمایا گیا ہے۔ کہ "ہم اس کی حفاظت کریں گے۔"

اللہ کی قسم اس (اللہ) نے اس کی حفاظت کی ہے جبکہ اس کے برعکس دیگر آسمانی کتب (تورات اور انجیل وغیرہ) کو (ان کے اصل متن میں کمی وبیشی (حذف و اضافہ اور تغیر و تبدل کرکے) بگاڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔

(۳) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام' (۶) آیت: ۹۷)

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ
نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا
الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

اس میں ہم نے ہر چیز ایک کھلی تعداد سے اگا دی ہے۔ (١٩) اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنا دی ہیں اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو۔ (٢٠) اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں، اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے اتارتے ہیں۔ (٢١) اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کے ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔ (٢٢) ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں [٤] اور ہم ہی (بالآخر) وارث ہیں۔ (٢٣) اور تم میں سے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں ہیں۔ (٢٤) آپ کا رب

---

(٤) مرنا ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں، لیکن خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مر کر بھی فضائل و درجات سے بہرہ ور ہوتے رہتے ہیں، یہ کون لوگ ہیں؟ اس کی صراحت ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے ماسوائے ان تین اعمال کے (١) صدقہ جاریہ (صدقہ و خیرات کے اعمال، مثلاً یتیموں کے لئے گھر بنانا۔ پانی کے لئے کنواں وغیرہ تعمیر کرنا) (٢) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں نیک اور صالح اولاد جو اللہ سے اپنے والدین کی بخشش و مغفرت کی دعا کرے۔" (صحیح مسلم کتاب الوصیۃ ب: ٣/ ح: ١٦٣١)

مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ

سب لوگوں کو جمع کرے گا یقیناً وہ بڑی حکمتوں والا بڑے علم والا ہے۔ (۲۵) یقیناً ہم نے انسان کو خشک مٹی سے، جو کہ سڑے ہوئے گارے کی تھی، پیدا فرمایا ہے۔ (۲۶) اور اس سے پہلے جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا۔ (۲۷) اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو خمیر کی ہوئی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنیوالا ہوں۔ (۲۸) تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کیلئے سجدے میں گر پڑنا۔ (۲۹) چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کرلیا۔ (۳۰) مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔ (۳۱) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟ (۳۲) وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (۳۳) فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیوں کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ (۳۴) اور تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت کے دن تک۔ (۳۵) کہنے لگا کہ اے میرے رب! مجھے اس دن تک کی ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کھڑے کیے

اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ
لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ
فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ

جائیں۔ (۳۶) فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے۔ (۳۷) روز مقرر کے وقت تک کی۔ (۳۸) (شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کیلئے مزین کروں گا اور ان سب کو بھی بہکاؤں گا۔ (۳۹) سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔ (۴۰) ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔ (۴۱) میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں، لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔ (۴۲) یقیناً ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ (۴۳) جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کیلئے انکا ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔ (۴۴) پرہیزگار جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (۴۵) (ان سے کہا جائے گا) سلامتی اور امن کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ (۴۶) انکے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم سب کچھ نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ (۴۷) نہ تو وہاں انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے۔ (۴۸) میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور

عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۖ قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰى أَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ إِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ إِلَّا امْرَأَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ

بڑا ہی مہربان ہوں۔ (۴۹) اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔ (۵۰) انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا (بھی) حال سنادو۔ (۵۱) کہ جب انہوں نے ان کے پاس آکر سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے۔ (۵۲) انہوں نے کہا ڈرو نہیں، ہم تجھے ایک صاحب فہم فرزند کی بشارت دیتے ہیں۔ (۵۳) کہا، کیا اس بڑھاپے کے آجانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو! یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے ہو؟ (۵۴) انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں۔ (۵۵) کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ (۵۶) پوچھا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟ (۵۷) انہوں نے جواب دیا کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (۵۸) مگر خاندان لوط کہ ہم ان سب کو تو ضرور بچالیں گے۔ (۵۹) سوائے اس (لوط) کی بیوی کے کہ ہم نے اسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر کر دیا ہے۔ (۶۰) جب بھیجے ہوئے فرشتے آل لوط کے پاس پہنچے۔ (۶۱) تو انہوں (لوط) نے کہا تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔ (۶۲) انہوں نے

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

کہا نہیں بلکہ ہم تیرے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک شبہ کر رہے تھے۔ (۶۳) ہم تو تیرے پاس (صریح) حق لائے ہیں اور ہیں بھی بالکل سچے۔ (۶۴) اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات کے کسی حصہ میں چل دے اور آپ ان کے پیچھے رہنا، اور (خبردار) تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم کیا جا رہا ہے وہاں چلے جانا۔ (۶۵) اور ہم نے اس کی طرف اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑیں کاٹ دیجائیں گی۔ (۶۶) اور شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔ (۶۷) (لوط نے) کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم مجھے رسوانہ کرو۔ (۶۸) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔ (۶۹) وہ بولے کیا ہم نے تجھے دنیا بھر کی (ٹھیکیداری) سے منع نہیں کر رکھا؟ (۷۰) (لوط نے) کہا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری بچیاں موجود ہیں۔ (۷۱) تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔ (۷۲) پس سورج نکلتے نکلتے انہیں ایک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا۔ (۷۳) بالآخر ہم نے اس شہر کو اوپر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر والے پتھر برسائے۔ (۷۴) بلاشبہ نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے اس میں بہت سی

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

نشانیاں ہیں۔ (۷۵) یہ بستی ایسی راہ پر ہے جو برابر چلتی رہتی (عام گزر گار) ہے۔[۵] (۷۶) اور اس میں ایمان داروں کے لیے بڑی نشانی ہے۔ (۷۷) ایکہ بستی کے رہنے والے بھی بڑے ظالم تھے۔ (۷۸) جن سے (آخر) ہم نے انتقام لے ہی لیا۔ یہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر ہیں۔ (۷۹) اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ (۸۰) جنہیں ہم نے ان کو اپنی نشانیاں بھی عطا فرمائیں (لیکن) تاہم وہ ان سے روگردانی ہی کرتے رہے۔ (۸۱) یہ لوگ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے' بے خوف ہو کر۔ (۸۲) آخر انہیں بھی صبح ہوتے ہوتے چنگھاڑ نے آدبوچا۔ (۸۳) پس ان کی کسی تدبیر و عمل نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ (۸۴) ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے' اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن و خوبی (اور اچھائی) سے درگزر کر لے۔ (۸۵) یقیناً تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ (۸۶) یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں[۶] اور قرآن بھی دے رکھا ہے۔ (۸۷) آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی

---

(۵) اس کے لیے ابن کثیر کی ''کتاب التاریخ'' کا مطالعہ فرمائیں۔ (۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (۱:۲)

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

طرف نہ دوڑائیں، جس سے ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے، نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کیلئے اپنے بازو جھکائے رہیں۔ (۸۸) اور کہہ دیجئے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ (۸۹) جیسے کہ ہم نے ان قسمیں کھانے والوں پر اتارا۔ (۹۰) جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ (۹۱) قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔ (۹۲) ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔ (۹۳) پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر سنا دیجئے! اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے۔ (۹۴) آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لیے ہم کافی ہیں۔ (۹۵) جو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ (۹۶) ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ (۹۷) آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔[۷] (۹۸)

---

(۷) اس سے مراد باجماعت نماز کا اہتمام ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس کا بڑا اہتمام تھا، چنانچہ (الف) ابو معبد رحمہ اللہ تعالیٰ ابن عباس کے آزاد کردہ غلام، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جب لوگ فرض نمازوں =

یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾ ع

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔[۸] (۹۹)

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ — آیاتها ۱۲۸ — ۱۶ — ۷۰ — رکوعاتها ۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ

اللہ تعالیٰ کا حکم آپہنچا' اب اس کی جلدی نہ مچاؤ۔ تمام پاکی اس کیلئے ہے وہ برتر ہے ان سب سے جنہیں یہ اللہ کے نزدیک شریک بتلاتے ہیں۔ (۱) وہی فرشتوں کو اپنی وحی

= سے فارغ ہو جاتے تو بلند آواز سے اللہ کا ذکر (اللہ اکبر' استغفراللہ' استغفراللہ' استغفراللہ وغیرہ) کیا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما مزید فرماتے ہیں جب میں ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔" (صحیح بخاری' کتاب الأذان' ب:۱۵۵/ ح:۸۴۱)

(ب) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "تکبیر سن کر مجھے یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ نبی کریم ﷺ کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب الاذان' ب:۱۵۵/ ح:۸۴۲)

(۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو جائے تو وہ اس کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس موت کی آرزو کے علاوہ کوئی چارہ کار نظر نہ آئے تو اسے یوں کہنا چاہئے "اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیو جب تک زندگی میں میرے لئے بھلائی ہے اور موت اس وقت دے جب میرے لئے موت میں بھلائی ہو۔" (صحیح بخاری' کتاب المرضیٰ' ب:۱۹/ ح:۵۶۷۱)

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ

دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔ (۲) اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں۔ (۳) اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔ (۴) اسی نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔ (۵) اور ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی۔ (۶) اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم بغیر آدھی جان کیے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور نہایت مہربان ہے۔ (۷) گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔ (۸) درمیانی راہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والی ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں، اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا۔ (۹) وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان

وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ⑩ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ⑫ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ⑬ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑭ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ⑮ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ (۱۰) اسی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ (۱۱) اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لیے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم کے ماتحت ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لیے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں۔ (۱۲) اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لیے زمین پر پھیلا رکھی ہیں۔ بیشک نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔ (۱۳) اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔ (۱۴) اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے ہیں تا کہ تمہیں ہلا نہ دے، اور نہریں اور راہیں بنا دیں تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔ (۱۵)

يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

ع ۱۲

اور بھی بہت سی نشانیاں مقرر فرمائیں۔ اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔(۱۶) تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے۔(۱۷) اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۸) اور جو کچھ تم چھپاؤ اور ظاہر کرو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔(۱۹) اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔[1] (۲۰) مردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔(۲۱) تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔(۲۲) بے شک و شبہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو، جسے وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جسے ظاہر کرتے ہیں، بخوبی جانتا ہے۔ وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔(۲۳) ان سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے

(۱) یعنی ایک سے زیادہ خداؤں کے ماننے والے، بت پرست اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ رکھنے والے جو اللہ کے ساتھ دوسروں کی پرستش بھی کرتے ہیں اور اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ سب اللہ کی مخلوق ہیں اور مخلوق خدا کس طرح ہو سکتی ہے؟

لِيَحْمِلُوٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ
اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ
عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ
فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۗ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا
اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ (۲۴) اسی کا
نتیجہ ہو گا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے
بوجھ کے بھی حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو تو
کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ (۲۵) ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا'
(آخر) اللہ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور وہ ان
(کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں' اور ان کے پاس عذاب وہاں
سے آگیا جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ (۲۶) پھر قیامت والے دن بھی اللہ
تعالیٰ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے
بارے میں تم لڑتے جھگڑتے تھے' جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار اٹھیں گے کہ آج تو
کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی۔ (۲۷) وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں'
فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ
ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم
کرتے تھے۔ (۲۸) پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ
فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ
يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا
ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ

ہو جاؤ' پس کیا ہی برا ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا۔ (۲۹) اور پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے بھلائی کی ان کیلئے اس دنیا میں بھلائی ہے' اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر ہے' اور کیا ہی خوب پرہیز گاروں کا گھر ہے۔ (۳۰) ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' جو کچھ یہ طلب کریں گے وہاں ان کیلئے موجود ہوگی۔ پرہیز گاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے۔ (۳۱) وہ جن کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے' جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔ (۳۲) کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تیرے رب کا حکم آجائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ (۳۳) پس ان کے برے اعمال کے نتیجے انہیں مل گئے اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے

دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾

ان کو گھیر لیا۔ (۳۴) مشرک لوگوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے' نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی فعل ان سے پہلے کے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ (۳۵) ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں (طاغوت) [۲] سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی' پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ (۳۶) گو آپ ان کی ہدایت کے خواہش مند رہے ہیں [۳] لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت

---

(۲) طاغوت: ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲۵۶)

(۳) حدیث میں آپ کی اس خواہش اور کوشش کو اس طرح بیان کیا گیا ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی جب اس آگ نے اپنے اردگرد کو روشن کیا تو پروانے اور پتنگے اس میں گرنے لگے' وہ آدمی انہیں روکنے لگا (کہ وہ اس میں نہ گریں) لیکن وہ اس پر غالب آکر اس آگ میں گرتے رہے۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسی طرح میں بھی تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر آگ میں گرنے =

فہرست فہرست

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۚ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا

نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔ (۳۷) وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ تو اس کا برحق لازمی وعدہ ہے' لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ (۳۸) اس لیے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ صاف کر دے اور اس لیے بھی کہ خود کافر اپنا جھوٹا ہونا جان لیں۔ (۳۹) ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا' پس وہ ہو جاتی ہے۔ (۴۰) جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے' کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔ (۴۱) وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے۔ (۴۲) آپ سے پہلے بھی ہم انسانوں کو ہی بھیجتے رہے' جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم

= سے روک رہا ہوں لیکن تم ہو کہ آگ میں گرنے پر ہی مصر ہو۔" (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' ب: ۲۶/ ح: ۶۴۸۳)

نوٹ: آگ ان ناجائز و حرام اعمال کی علامت ہے جن سے نبی کریمؐ نے خبردار کیا ہے۔

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۳﴾ بِالۡبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡہِمۡ وَلَعَلَّہُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیۡنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّخۡسِفَ اللّٰہُ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ یَاۡتِیَہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۴۵﴾ اَوۡ یَاۡخُذَہُمۡ فِیۡ تَقَلُّبِہِمۡ فَمَا ہُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۴۶﴾ اَوۡ یَاۡخُذَہُمۡ عَلٰی تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَہُمۡ دٰخِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّالۡمَلٰٓئِکَۃُ وَہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَقَالَ

النصف — ع ۱۲ — السجدۃ ۳

نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔(۴۳) دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔(۴۴) بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ کا عذاب آ جائے جہاں کا انہیں وہم گمان بھی نہ ہو۔(۴۵) یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے۔ یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔(۴۶) یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے، پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے۔(۴۷) کیا انہوں نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر اللہ تعالیٰ کے سامنے سربہ سجود ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔(۴۸) یقیناً آسمان و زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔(۴۹) اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔(۵۰) اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو

اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔــرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ
مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ
لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ
لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ

معبود نہ بناؤ- معبود تو صرف وہی اکیلا [۴] ہے ‘پس تم سب صرف میرا ہی ڈر خوف رکھو-(۵۱) آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے ‘کیا پھر تم اس کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو؟(۵۲) تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی ہیں ‘اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف نالہ و فریاد کرتے ہو-(۵۳) اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کر دی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں-(۵۴) کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں-اچھا کچھ فائدہ اٹھالو آخر کار تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا-(۵۵) اور جسے جانتے بوجھتے بھی نہیں اس کا حصہ ہماری دی ہوئی چیزیں مقرر کرتے ہیں ‘واللہ تمہارے اس بہتان کا سوال تم سے ضرور ہی کیا جائے گا-(۵۶) اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں اور اپنے لیے وہ جو اپنی خواہش کے مطابق ہو-(۵۷) ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے-(۵۸) اس بری خبر کی وجہ سے

(۴) ملاحظہ کیجیے حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت:۱۷۱)

مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس ذلت کو لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبادے [(۵)] آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟(۵۹) آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی ہی بری مثال ہے ' اللہ کے لیے تو بہت ہی بلند صفت ہے ' وہ بڑا ہی غالب اور باحکمت ہے۔ (۶۰) اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی جاندار باقی نہ رہتا' لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے' جب ان کا وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔(۶۱) اور وہ اپنے لیے جو ناپسند رکھتے ہیں اللہ کے لیے

---

(۵) یہ اشارہ ہے زمانہ جاہلیت کے اس رسم کی طرف کہ وہ لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے۔ اسلام نے اس ظلم سے روکا' چنانچہ حدیث میں ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (۱) قیل و قال (فضول اور لغو گفتگو جیسے غیبت وغیرہ)(۲) بہت زیادہ سوال کرنے (اختلافی دینی معاملات میں) مال و دولت کو ضائع کرنے (اسراف اور تبذیر کرکے۔ فضول خرچی کرکے)(۴) ماؤں کی نافرمانی (۵) بچیوں کو زندہ درگور کرنے (۴) اور دوسروں کو اپنی کرم فرمائی (فیض رسانی) سے محروم رکھنے (یعنی دوسروں کے حقوق صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے) اور (۷) بلا ضرورت دوسروں کے آگے دست سوال دراز کرنے سے' منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ب:۳/ ح:۷۲۹۲)

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ
لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ
مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ

ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کہ ان کے لیے خوبی ہے۔ نہیں نہیں، دراصل ان کے لیے آگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں۔ (۶۲) واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے بد اعمال ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیئے، وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۶۳) اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو کھول دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ (۶۴) اور اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنیں۔ (۶۵) تمہارے لیے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے سہتا پچتا ہے۔ (۶۶) اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے تو اس میں بہت

وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾
ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ؑ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ
فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

بڑی نشانی ہے۔(۶۷) آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹہنیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔(۶۸) اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ' ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے' جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بھی بہت بڑا نشان ہے۔(۶۹) اللہ تعالیٰ نے ہی تم سب کو پیدا کیا ہے وہی پھر تمہیں فوت کرے گا' تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے بوجھنے کے بعد بھی نہ جانیں۔ بیشک اللہ دانا اور توانا ہے۔(۷۰) اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے' پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں' تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں؟[۱] (۷۱) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے یہ مثال ان مشرکین کے بارے میں بیان فرمائی ہے جو جھوٹے =

يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ بَنِيۡنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَتِ اللّٰهِ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ رِزۡقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ شَيۡـًٔا وَّلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضۡرِبُوۡا لِلّٰهِ الۡاَمۡثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبۡدًا مَّمۡلُوۡكًا لَّا يَقۡدِرُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّمَنۡ رَّزَقۡنٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنۡفِقُ مِنۡهُ سِرًّا وَّجَهۡرًا ؕ هَلۡ يَسۡتَوٗنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا

تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کریں گے؟ (۷۲) اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں کچھ بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ کچھ قدرت رکھتے ہیں۔ (۷۳) پس اللہ تعالیٰ کے لیے مثالیں مت بناؤ' اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (۷۴) اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا' جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک اور شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے' جس میں سے وہ چھپے کھلے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریف ہے' بلکہ ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔ (۷۵) اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان

= خداؤں کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں کہ وہ (مشرکین) خود اس بات پر رضامند نہ ہوں گے کہ ان کی دولت اور جائداد میں ان کے غلام حصہ دار بن جائیں پھر یہ لوگ اللہ کی بندگی و عبادت میں جھوٹے خداؤں (دیوتاؤں) کو شریک کرنے پر کیونکر راضی ہو جاتے ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ
عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ
بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔـا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ

فرماتا ہے' دو شخصوں کی' جن میں سے ایک تو گونگا ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہیں بھی اسے بھیجے وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا' کیا یہ اور وہ جو عدل کا حکم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پر' برابر ہو سکتے ہیں؟ (۷۶) اور آسمان و زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا' بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۷۷) اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے' اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو۔ (۷۸) کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضاء میں ہیں' جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں' بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ (۷۹) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنا دی ہے اور اسی نے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیے ہیں' جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو

أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۖ

اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی، اور ان کی اون اور روؤں اور بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے لیے فائدہ کی چیزیں بنائیں۔ (۸۰) اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لیے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لیے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں۔ وہ اسی طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ۔ (۸۱) پھر بھی اگر یہ منہ موڑے رہیں تو آپ پر صرف کھول کر تبلیغ کر دینا ہی ہے۔ (۸۲) یہ اللہ کی نعمتیں جانتے پہچانتے ہوئے بھی ان کے منکر ہو رہے ہیں، بلکہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں۔ (۸۳) اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کا کہا جائے گا۔ (۸۴) اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ ڈھیل دیے جائیں گے۔ (۸۵) اور جب مشرکین اپنے شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہی ہمارے وہ

فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ
أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ
ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے' پس وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم بالکل ہی جھوٹے ہو۔ (٨٦) اس دن وہ سب (عاجز ہو کر) اللہ کے سامنے اطاعت کا اقرار پیش کریں گے اور جو بہتان بازی کیا کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائے گی۔ (٨٧) جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے' یہ بدلہ ہو گا ان کی فتنہ پردازیوں کا۔ (٨٨) اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے' اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔ (٨٩) اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے[٧] اور بے حیائی کے کاموں' ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے' وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (٩٠) اور اللہ کے

---

(٧) لیکن رشتے داری کے بھی مدارج ہیں سب سے پہلے تمہارے والدین' پھر تمہاری اولاد' پھر تمہارے بھائی' بہنیں پھر تمہارے چچا اور پھوپھی پھر تمہارے ماموں اور خالہ اور پھر دیگر رشتہ دار۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ
اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ
اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ
بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے
بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ
اس کو بخوبی جان رہا ہے۔ (۹۱) اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت
مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا، کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے
مکر کا باعث ٹھہراؤ، اس لیے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے۔
بات صرف یہی ہے کہ اس عہد سے اللہ تمہیں آزما رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ
تمہارے لیے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس میں تم
اختلاف کر رہے تھے۔ (۹۲) اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے
چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، یقیناً تم جو کچھ کر رہے ہو اس
کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے۔ (۹۳) اور تم اپنی قسموں کو آپس کی
دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں گے اور
تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ کی راہ سے روک دیا اور
تمہیں بڑا سخت عذاب ہو گا۔ (۹۴) تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ

دیا کرو- یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو- (۹۵) تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے- اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے- (۹۶) جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے[8]- اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے- (۹۷) قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو- (۹۸) ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا- (۹۹) ہاں اس کا غلبہ ان پر تو یقیناً ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں- (۱۰۰) اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے وہ خوب جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے- بات یہ ہے

(۸) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت:۱۲۱)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔ (۱۰۱) کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔ (۱۰۲) ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے اس کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کر رہے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے۔ (۱۰۳) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ کی طرف سے بھی رہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لیے المناک عذاب ہیں۔ (۱۰۴) جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ (۱۰۵) جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو، مگر جو کوئی کھلے دل سے کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ (۱۰۶) یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے زیادہ محبوب رکھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ (۱۰۷) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔(۱۰۸) کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔(۱۰۹) جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔(۱۱۰) جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر (مطلقاً) ظلم نہ کیا جائے گا۔(۱۱۱) اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا[۹] تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں

---

(۹) نعمتوں کا کفر کرنے کا مطلب، ناشکری ہے، بندوں کی ناشکری بھی بڑا جرم ہے چہ جائیکہ انسان اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرے، یہ تو بدرجہا زیادہ بڑا جرم ہے۔ بندوں کی ناشکری اور اس کی سزا کی مثال ایک حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے دوزخ دکھلائی گئی، پس (میں نے دیکھا کہ) اس میں اکثریت عورتوں کی تھی جو کفر (ناشکری) کیا کرتی تھیں۔ عرض کیا گیا کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ (یا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟) آپ نے فرمایا:=

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا

کا۔ (۱۱۲) ان کے پاس انہی میں سے رسول پہنچا پھر بھی انہوں نے اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب نے آدبوچا اور وہ تھے ہی ظالم۔ (۱۱۳) جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ[10] اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (۱۱۴) تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (۱۱۵) کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی

= "وہ اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور (وہ شوہر) ان کے ساتھ جو احسان اور نیک برتاؤ کرتے ہیں اس کی بھی ناشکری کرتی ہیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ ایک زمانے تک احسان کرتا رہے پھر وہ تجھ میں ذرا سی بھی کوئی ایسی بات دیکھے (جس کو وہ پسند نہ کرتی ہو) تو کہنے لگتی ہے میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان، ب:۲۱/ ح:۲۹)

(۱۰) اس میں وہ مویشی بھی ہیں جنہیں اللہ نے تم (مسلمانوں) کے لئے حلال بنایا ہے اور جنہیں اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کیا جاتا ہے۔

حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ

کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔(۱۱۶) انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کیلئے ہی دردناک عذاب ہے۔(۱۱۷) اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں، ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔(۱۱۸) جو کوئی جہالت سے برے عمل کرلے پھر توبہ کرلے اور اصلاح بھی کرلے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔(۱۱۹) بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔(۱۲۰) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کرلیا تھا اور انہیں راہ راست سجھا دی تھی۔[۱۱] (۱۲۱) ہم نے اسے دنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکوکاروں میں ہیں۔(۱۲۲) پھر ہم

---

(۱۱) (الف) ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی (عیسائی) بلکہ وہ ایک سچے مسلم، حنیف، اسلامی عقیدہ توحید، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، کے ماننے والے تھے اور وہ مشرکوں میں سے بھی نہیں تھے۔ (القرآن ۳:۶۷)

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم

نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف[۱۲] کی پیروی کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (۱۲۳) ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا، بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔ (۱۲۴) اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وحی اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔ (۱۲۵) اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو[۱۳] اور اگر صبر کر

---

(۱۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۳۵)

(۱۳) بدلے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے بعض یہ بھی ہیں جن کا ذکر ذیل کی حدیثوں میں ہے۔ (الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ھند بنت عتبہ (ابوسفیان کی بیوی) آئی اور عرض کیا "اے اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے۔ اگر میں اس کی جائداد میں سے اپنے بچوں کے لئے کچھ خرچ کر ڈالوں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم اس میں سے انہیں معروف طریقے سے (اسراف و تبذیر کے بغیر) کھلاؤ تو کوئی حرج (مضائقہ) نہیں۔" (صحیح بخاری، کتاب البیوع، ب: ۹۵/ ح: ۲۲۱۱)

=

بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔ (۱۲۶) آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکرو فریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔ (۱۲۷) یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔[۱۴] (۱۲۸)

= (ب) عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ سے عرض کیا "آپ ہمیں باہر بھیجتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے ہاں قیام کرتے ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا "اگر تم کسی کے ہاں قیام کرو اور وہ تمہاری اس طرح مہمانداری کریں جیسا کہ انہیں ایک مہمان کی کرنی چاہیے تو ان کے مہمان نوازی قبول کرو اور اگر وہ (ایسا) نہ کریں تو ان سے اپنا حق مہمانی وصول کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب المظالم، ب:۱۸/ ح:۲۴۶۱)

(ج) کسی نے کسی پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب کیا ہے، تو بقدر ظلم و زیادتی اس کا بدلہ لینا جائز ہے۔

(۱۴) یہ نیکی اور پرہیز گاری ہی دراصل اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور رحمت الٰہی کے بغیر کسی کی بھی نجات کی امید نہیں، حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کی بھی نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کسی کے اعمال اسے (جہنم کی آگ سے) نجات نہیں دلائیں =

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

=گے لوگوں نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ کو بھی؟" فرمایا "مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے (مجھ پر اپنی رحمت کا سایہ کردے) للہذا تم اخلاص اور اعتدال کے ساتھ نیک اعمال بجالاؤ (تم سیدھی راہ اور میانہ روی اختیار کرو) صبح، شام اور رات کے آخری حصے میں اللہ کی عبادت کرو اور ہمیشہ اعتدال، میانہ روی اور مداومت کی راہ اختیار کرو۔ یہاں تک کہ منزل مقصود (جنت) پر جا پہنچو۔"
(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ب:۱۸/ ح:۶۴۶۳)

(ب) ملاحظہ ہو حاشیہ (۹:۱۲۰)


فهرست
فهرست

سُوۡرَةُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مَكِّيَّةٌ ۱۷ — اٰیَاتُهَا ۱۱۱ — رُكُوۡعَاتُهَا ۱۲ — ۵۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰهُ هُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَكِیۡلًا ﴿۲﴾ ؕ ذُرِّیَّةَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ

پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے' اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں' (۱) یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔(۱) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا کہ تم میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔(۲) اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کر دیا تھا' وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔

---

(۱) اس میں اللہ تعالیٰ نے اسراء کا تذکرہ فرمایا ہے اور معراج کا ذکر سورۂ نجم میں آئے گا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر اسراء اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے آسمانوں کا سفر معراج کہلاتا ہے۔ یہ اسراء و معراج نبی ﷺ کا ایک نہایت عظیم الشان معجزہ ہے' معجزہ ہوتا ہی وہ ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور پذیر ہو' نبی کا کوئی اختیار اس میں شامل نہ ہو۔ اس لیے اس واقعے کو روحانی سیر یا خواب باور کرانا بالکل غلط ہے۔ آپ کو معراج عالم بیداری میں بجسدہ العنصری ہی کرائی گئی ہے' یہ خواب کا واقعہ یا کشف نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو کفار کے لیے اس کے جھٹلانے کا کوئی جواز نہ ہوتا۔ لیکن کفار مکہ نے اسے جھٹلایا اور نبی ﷺ کو ان کے مشکل سوالات کا=

إِنَّهُۥ كَانَ عَبۡدٗا شَكُورٗا ﴿٣﴾ وَقَضَيۡنَآ إِلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ فِي ٱلۡكِتَٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِي ٱلۡأَرۡضِ مَرَّتَيۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوّٗا كَبِيرٗا ﴿٤﴾ فَإِذَا جَآءَ وَعۡدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثۡنَا عَلَيۡكُمۡ عِبَادٗا لَّنَآ أُوْلِي بَأۡسٖ شَدِيدٖ فَجَاسُواْ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِۚ وَكَانَ وَعۡدٗا مَّفۡعُولٗا ﴿٥﴾ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ ٱلۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ

(۴) ہم نے بنو اسرائیل کے لیے ان کی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔ (۴) ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے۔ پس وہ تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ (۵) پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن

= سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے آپ کو شدید بے چینی بھی ہوئی۔ اگر یہ خواب ہوتا تو آپ ﷺ آسانی سے یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کر سکتے تھے کہ میں تو خواب بیان کر رہا ہوں، تم مجھ سے یہ سوالات کیوں کر رہے ہو؟ لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا، بلکہ سخت پریشان ہوئے، جس پر اللہ تعالیٰ نے سارے حجابات دور کر کے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا، جیسا کہ حدیث میں ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ "جب قریش نے مجھے (میرے رات کے سفر کے سلسلے میں) جھٹلایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور میں نے ان (قریش والوں) کو اس کی نشانیاں بتانا شروع کر دیں جبکہ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔" (صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، ب:۴۱/ ح:۳۸۸۶) اسراء و معراج کا یہ واقعہ صحیح احادیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، یہاں اس کی گنجائش نہیں، قارئین کرام سیرت یا احادیث کی کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰي رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِىَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ۧ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاۗءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ

پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا۔(۶) اگر تم نے اچھے کام کیے تو خود اپنے ہی فائدہ کیلئے' اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لیے' پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے دوسرے بندوں کو بھیج دیا تاکہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں۔ اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ سے اکھاڑ دیں۔(۷) امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ ہاں اگر تم پھر بھی وہی کرنے لگے تو ہم بھی دوبارہ ایسا ہی کریں گے اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم کو بنا رکھا ہے۔(۸) یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلئے بہت بڑا اجر ہے۔(۹) اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(۱۰) اور انسان برائی کی دعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اس کی اپنی بھلائی کی دعا کی طرح' انسان ہے ہی بڑا جلدباز۔(۱۱) ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کے نشان بنائے ہیں' رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو

وَجَعَلۡنَاۤ اٰیَۃَ النَّہَارِ مُبۡصِرَۃً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ وَکُلَّ شَیۡءٍ فَصَّلۡنٰہُ تَفۡصِیۡلًا ﴿۱۲﴾ وَکُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وَ نُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلۡقٰىہُ مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾ اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ﴿ؕ۱۴﴾ مَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ

روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔ (۱۲) ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے[۲] جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پا لے گا۔ (۱۳) لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔ (۱۴) جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لیے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا

---

(۲) یہ اعمال وہ ہوں گے جو انسان دنیا میں کر کے گیا ہو گا، اچھے یا برے دونوں قسم کے اعمال انسان کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اور ان کی روشنی میں ان کے جنت یا دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہو گا۔ اس لیے ضرورت ہے کہ انسان دنیا میں زیادہ سے زیادہ اچھے عمل کرے، یہ اچھے عمل کون سے ہیں؟ ان میں سے چند فضیلت والے عمل ذیل کی حدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے اعمال افضل (بہترین) ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "۱- (روزانہ فرض) نمازیں ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔ ۲- والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور ان کی فرمانبرداری کرنا۔ ۳- پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" (صحیح بخاری، کتاب التوحید، ب:۴۸/ ح:۷۵۳۴)

اُخۡرٰی ؕ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّہۡلِکَ قَرۡیَۃً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِیۡہَا فَفَسَقُوۡا فِیۡہَا فَحَقَّ عَلَیۡہَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰہَا تَدۡمِیۡرًا ﴿۱۶﴾ وَ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۷﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعَاجِلَۃَ عَجَّلۡنَا لَہٗ فِیۡہَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِیۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَہٗ جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلٰىہَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَۃَ وَ سَعٰی لَہَا سَعۡیَہَا وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعۡیُہُمۡ مَّشۡکُوۡرًا ﴿۱۹﴾ کُلًّا نُّمِدُّ ہٰۤؤُلَآءِ وَ ہٰۤؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّکَ ؕ وَ مَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحۡظُوۡرًا ﴿۲۰﴾ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ اَکۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَکۡبَرُ

بوجھ اپنے اوپر نہ لادے گااور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں۔ (۱۵) اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کاارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ (۱۶) ہم نے نوح کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔ (۱۷) جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھتکارا ہوا داخل ہو گا۔ (۱۸) اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے ' وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو' پس یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔ (۱۹) ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردگار کے انعامات میں سے۔ تیرے پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے۔ (۲۰) دیکھ لے کہ ان میں

تَفۡضِیۡلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿ؕ۲۴﴾ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ ؕ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۵﴾ وَ اٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا

ایک کو ایک پر ہم نے کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو درجوں کی تمیز میں اور بھی بڑھ کر ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے۔(۲۱) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخرکار تو برے حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا۔(۲۲) اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔(۲۳) اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔(۲۴) جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔(۲۵) اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو[۳] اور اسراف

(۳) اس میں حسن اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے، مزید ملاحظہ ہو (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۸۳)

اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا

اور بیجا خرچ سے بچو۔ [۴] (۲۶) بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (۲۷) اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں، جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔ (۲۸) اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔ (۲۹) یقیناً تیرا رب جس کیلئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔ (۳۰) اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ (۳۱) خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔ (۳۲) اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں

---

(۴) یعنی تمہیں اپنے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے نہ بخیل نہ فضول خرچ اور نہ ان لوگوں کی طرح ہی ہونا چاہئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں مال خرچ کرتے ہیں۔

فہرست فہرست

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا
مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ
اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ

مار ڈالا جائے ہم نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے پس اسے چاہیے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے۔ (۳۳) اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو' یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کرو کیونکہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔ (۳۴) اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔ (۳۵) جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔ (۳۶) اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے۔ (۳۷) ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔ (۳۸) یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندۂ درگاہ ہو کر دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ (۳۹) کیا بیٹوں

قَوۡلًا عَظِيۡمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ؕ وَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا ﴿٤١﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰى ذِى الۡعَرۡشِ سَبِيۡلًا ﴿٤٢﴾ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِيۡحَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ﴿٤٥﴾

کیلئے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لیے فرشتوں کو لڑکیاں بنالیں؟ بیشک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو۔(۴۰) ہم نے تو اس قرآن میں ہر ہر طرح بیان فرما دیا کہ لوگ سمجھ جائیں لیکن اس سے انہیں تو نفرت ہی بڑھتی ہے۔(۴۱) کہہ دیجئے! کہ اگر اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو ضرور وہ اب تک مالک عرش کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے۔(۴۲) جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے وہ پاک اور بالاتر، بہت دور اور بہت بلند ہے۔(۴۳) ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔ وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔(۴۴) تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔[۵] (۴۵) اور انکے دلوں پر ہم نے پردے ڈال

---

(۵) تفسیر قرطبی، ج ۱۰، ص:۲۶۹ میں اس آیت (۱۷:۴۵) کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورۂ:۱۱۱ (تبت یدا) نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئی جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپؐ کے پاس =

وَّجَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَفِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرًا ؕ وَاِذَا ذَکَرۡتَ رَبَّکَ فِی الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَہٗ وَلَّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِہِمۡ نُفُوۡرًا ﴿۴۶﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِہٖۤ اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ

دیے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ 'اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔(۴۶) جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں' جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے ہوتے ہیں

=موجود تھے۔ ابوبکر نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا(اے اللہ کے رسول!) آپؐ پرے ہٹ جائیں وہ(ابولہب کی بیوی) ہماری طرف آرہی ہے کہیں وہ آپؐ سے ایسی باتیں نہ کرے جس سے آپؐ کو تکلیف پہنچے' وہ نہایت بدزبان عورت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میرے اور اس کے درمیان حجاب(پردہ) حائل کردیا جائے گا۔" چنانچہ وہ آپؐ کو نہ دیکھ سکی۔ اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا "تمہارے ساتھی نے ہماری ہجو کی ہے۔" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ کی قسم!وہ شعر نہیں کہتا۔" اس (عورت) نے کہا "کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو؟" پھر وہ وہاں سے چلی گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول!اس عورت نے آپؐ کو نہیں دیکھا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ایک فرشتہ میرے اور اس کے درمیان حائل تھا اور وہ مجھ پر پردہ(اوٹ) کیے ہوئے تھا۔" یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں بیان کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی سچا مومن صادق اس آیت (۱۷:۴۵) کی تلاوت کرے تو کفار سے اس کو چھپا دیا جائے گا(یعنی ان سے اس کی حفاظت کی جائے گی) واللہ اعلم بالصواب۔ (تفسیر القرطبی ج ۱۰'ص:۲۶۹)(۱۷:۵۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "اگر کسی شہر کے لوگ بدکاری اور سودی کاروبار کرنے لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بربادی وہلاکت کا حکم دے دیتا ہے۔" (تفسیر القرطبی ج ۱۰'ص ۲۸۰)

اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ
رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ
بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ

تب بھی اور جب یہ مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے۔(۴۷) دیکھیں تو سہی' آپ کے لیے کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں' پس وہ بہک رہے ہیں۔ اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں رہا۔(۴۸) انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو کر (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔(۴۹) جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔(۵۰) یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو' پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا' اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی آن لگی ہو۔(۵۱) جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کہ تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔(۵۲) اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد

اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ‌ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ
بِمَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾
قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَلَا تَحۡوِيۡلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰۤـئِكَ
الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ
عَذَابَهٗ‌ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا نَحۡنُ مُهۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ يَوۡمِ
الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا‌ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡـكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ
نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ كَذَّبَ بِهَا الۡاَوَّلُوۡنَ‌ؕ وَاٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا‌ؕ وَمَا

ڈلواتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔(۵۳) تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کردے یا اگر وہ چاہے تمہیں عذاب دے۔ ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا۔(۵۴) آسمان و زمین میں جو بھی ہے آپ کا رب سب کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی ہے اور داؤد کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے۔(۵۵) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کرسکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں۔(۵۶) جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اسکے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔(۵۷) جتنی بھی بستیاں ہیں ہم قیامت کے دن سے پہلے پہلے یا تو انہیں ہلاک کردینے والے ہیں یا سخت تر سزا دینے والے ہیں۔ یہ تو کتاب میں لکھا جاچکا ہے۔(۵۸) ہمیں نشانات (معجزات) کے نازل کرنے سے روک صرف اسی کی ہے

فہرست فہرست

نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا یَزِیۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا كَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ ع وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿۶۱﴾ ج قَالَ اَرَءَیۡتَكَ هٰذَا الَّذِیۡ كَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۳﴾ وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ

کہ اگلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں۔ ہم نے ثمودیوں کو بطور بصیرت کے اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم تو لوگوں کو دھمکانے کیلئے ہی نشانات بھیجتے ہیں۔(۵۹) اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرمادیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رویا (عینی رؤیت) ہم نے آپ کو دکھائی تھی[۱] وہ لوگوں کیلئے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔(۶۰) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا' اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔(۶۱) اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے' لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو، بجز بہت تھوڑے لوگوں کے' اپنے بس میں کر لوں گا۔(۶۲) ارشاد ہوا کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی

---

(۱) اس سے مراد وہی معراج ہے جس کی کچھ تفصیل سورۂ نجم کے آغاز میں آئے گی۔ یہاں رؤیا' خواب کے معنی میں نہیں' بلکہ رویت عینی کے مفہوم میں ہے' جیسا کہ احادیث میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

وَ اَجۡلِبۡ عَلَیۡہِمۡ بِخَیۡلِکَ وَ رَجِلِکَ وَ شَارِکۡہُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ وَ عِدۡہُمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُہُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ

سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ ہے۔(۶۳) ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی ساجھا لگا اور انہیں (جھوٹے) وعدے دے لے۔ ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں۔(۶۴) میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں۔ تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے۔(۶۵) تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔(۶۶) اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف اللہ باقی رہ جاتا ہے۔[۷] پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(۶۷) تو کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں خشکی کی طرف (لے جاکر زمین) میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے۔ پھر تم اپنے

(۷) ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس آیت (۱۷:۶۷) کے بارے میں بیان کیا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر عکرمہ بن ابی جہل رسول اللہ ﷺ سے ڈر کر بھاگ گئے اور حبشہ جانے کے لئے کشتی پر سوار ہوئے، وہ ابھی روانہ ہی ہوئے تھے کہ ان کی کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ ہر جانب سے بڑی بڑی لہروں نے ان کا رخ کر لیا اور انہیں یقین ہو=

لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ

لیے کسی نگہبان کو نہ پا سکو۔(۶۸) کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ پھر تمہیں دوبارہ دریا کے سفر میں لے آئے اور تم پر تیز و تند ہواؤں کے جھونکے بھیج دے اور تمہارے کفر کے باعث تمہیں ڈبو دے۔ پھر تم اپنے لیے ہم پر اس کا دعویٰ (پیچھا) کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔(۶۹) یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔(۷۰) جس دن ہم

= گیا کہ وہ وہیں گھر گئے ہیں۔ کشتی میں سوار لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے اللہ (جو آسمانوں اور زمین کا واحد سچا خدا ہے) کے سوا تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ لہٰذا پورے اخلاص کے ساتھ اس کو پکارو (دعا کرو) کہ وہ تمہیں ڈوبنے سے بچالے۔ عکرمہ نے اپنے جی میں کہا "اللہ کی قسم! اگر سمندر میں اللہ (واحد) کے سوا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو پھر بے شک زمین پر بھی اللہ واحد کے سوا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اے اللہ! میں تیرے حضور عہد کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس (طوفان) سے بچالیا تو میں سیدھا جا کر اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں دے دوں گا اور یقیناً وہ مجھ پر مہربانی اور رحم و کرم فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ نے انہیں بچالیا ساحل پر واپس پہنچے اور سمندر سے باہر نکل آئے۔ عکرمہ سیدھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اپنا قصہ بیان کیا) اور اسلام قبول کر لیا (جیسا کہ انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا) اور ایک کامل مسلمان بن گئے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص: ۵۰ اور ۴۲۱)

مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی
الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
لِتَفْتَرِیَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ
اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا
نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾

ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت بلائیں گے۔ پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامہ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہ کیے جائیں گے۔ (۷۱) اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا' وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔ (۷۲) یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں' تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے۔ (۷۳) اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔ (۷۴) پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا' پھر آپ تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔ (۷۵) یہ تو آپ کے قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے ہی لگے تھے کہ آپ کو اس سے نکال دیں۔ پھر یہ بھی آپ کے بعد بہت ہی کم ٹھہر پاتے۔ (۷۶) ایسا ہی دستور ان کا تھا جو آپ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور آپ ہمارے دستور میں کبھی ردوبدل نہ پائیں گے۔ (۷۷) نماز کو قائم کریں

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾

آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔[۸] (۷۸) رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لیے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود[۹] میں کھڑا کرے گا۔ (۷۹) اور دعا کیا کریں کہ اے میرے

---

(۸) اس کا مطلب حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے اور اکٹھے ہوتے ہیں، چنانچہ ابو سلمٰی بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نماز باجماعت کا اجر ایک شخص کی تنہا نماز سے پچیس گناہ زیادہ ہے رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔''

اس کے بعد ابو ہریرہ نے فرمایا ''اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی یہی آیت تلاوت کرلو۔ اور فجر کی نماز میں بھی قرآن کا التزام کرو، بلاشبہ فجر (نماز فجر) کا قرآن مشہود ہوتا ہے۔'' (۱۷: ۷۸) (یعنی رات اور دن کے فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں)۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، ب:۳۱/ ح:۶۴۸)

(۹) یہ مقام محمود، قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا جائے گا، جس پر فائز ہو کر آپ شفاعت فرمائیں گے۔ جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے۔ (الف) ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ''قیامت کے دن لوگ اپنے گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے ہوں گے اور ہر امت اپنے نبی کے پیچھے چلے گی اور وہ کہیں گے ''اے فلاں! اے فلاں! اللہ سے ہماری شفاعت (سفارش) کر حتیٰ کہ شفاعت (کا حق) نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دے دیا =

وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا

پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔ (۸۰) اور اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور ناحق نابود ہو گیا۔ یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔ (۸۱) یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ (۸۲) اور انسان پر جب ہم اپنا انعام

= جائے گا اور وہ وہی دن ہو گا جب اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔" (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۱۷/ ب:۱۱/ ح:۴۷۱۸)

(ب) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودان الذی وعدتہ

(اے اللہ! اس دعوت کامل اور اس نماز کے رب، جو ابھی قائم ہونے والی ہے، محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔) ان کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہو گی۔" (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۱۷/ ب:۱۱/ ح:۴۷۱۹) الوسیلۃ: جنت میں ایک اعلیٰ ترین مقام ہے جو نبی کریم ﷺ کو بطور خاص عطا کیا جائے گا۔ الفضیلۃ: عزت و تکریم کا ایک اضافی درجہ ہے جو نبی کریم ﷺ کو باقی تمام مخلوق پر عطا کیا جائے گا۔

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ
كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ

کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ (۸۳) کہہ دیجئے! کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے جو پوری ہدایت کے راستے پر ہیں انہیں تمہارا رب ہی بخوبی جاننے والا ہے۔ (۸۴) اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں' آپ جواب دے دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔ (۸۵) اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی آپ کی طرف ہم نے اتاری ہے سب سلب کر لیں' پھر آپ کو اس کے لیے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آسکے۔ (۸۶) سوائے آپ کے رب کی رحمت کے' یقیناً آپ پر اس کا بڑا ہی فضل ہے۔ (۸۷) کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ (۸۸) ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح سے تمام مثالیں بیان کر دی ہیں' مگر اکثر لوگ انکار سے باز نہیں آتے۔ (۸۹) انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان لانے کے نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے لیے

یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَکُوْنَ لَکَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْھٰرَ خِلٰلَھَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾
اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا کِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ
بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُہٗ
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ھَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَھُمُ
الْھُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَةٌ یَّمْشُوْنَ
مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ
وَبَیْنَکُمْ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ

زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کر دیں۔ (۹۰) یا خود آپ کیلئے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس کے درمیان آپ بہت سی نہریں جاری کر دکھائیں۔ (۹۱) یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیں جیسا کہ آپ کا گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔ (۹۲) یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں' آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔ (۹۳) لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟ (۹۴) آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی انکے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔ (۹۵) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا

النصف

والا ہے۔ (۹۶) اللہ جس کی رہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا رفیق اس کے سوا کسی اور کو پائے' ایسے لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ [۱۰] حشر کریں گے' دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور بہرے ہوں گے' ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔ (۹۷) یہ سب ہماری آیتوں سے کفر کرنے اور اس کہنے کا بدلہ ہے کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزے ہو جائیں گے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ (۹۸) کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے' اسی نے ان کے لیے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا ہے جو شک شبہ سے یکسر خالی ہے' لیکن ظالم لوگ انکار کیے بغیر رہتے ہی نہیں۔ (۹۹) کہہ دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی

---

(۱۰) یعنی منہ کے بل (منہ نیچے اور ٹانگیں اوپر) اس کی بابت حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر کو اس کے منہ کے بل کیسے لایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا "جس ذات نے دنیا میں اسے دو پاؤں کے بل چلایا کیا وہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ قتادہؒ نے فرمایا "ہمارے رب کی عزت و جلالت کی قسم! کیوں نہیں۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲۵/ ح:۴۷۶۰)

كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ
الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ
لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ
فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاؤ تو تم اس وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے اس کو روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ دل۔ (۱۰۰) ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے' تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تو تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (۱۰۱) موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان و زمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے' سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں' اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو تباہ برباد و ہلاک کیا گیا ہے۔ (۱۰۲) آخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ (۱۰۳) اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرما دیا کہ اس سرزمین پر تم رہو سہو۔ ہاں جب آخرت کا وعدہ آئے گا ہم تم سب کو سمیٹ اور لپیٹ کر لے آئیں گے۔ (۱۰۴) اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اترا۔ ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔[۱۱] (۱۰۵) قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا ہے کہ

---

(۱۱) (الف) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ اور سورۃ النساء (۴) =

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾
قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ یَخِرُّوۡنَ
لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّیَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾ وَیَخِرُّوۡنَ
لِلۡاَذۡقَانِ یَبۡكُوۡنَ وَیَزِیۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَیًّامَّا
تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِكَ
سَبِیۡلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ شَرِیۡكٌ فِی الۡمُلۡكِ وَلَمۡ
یَكُنۡ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِیۡرًا ﴿۱۱۱﴾

آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔ (۱۰۶) کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (۱۰۷) اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلاشک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہی ہے۔ (۱۰۸) وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔ (۱۰۹) کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔ نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے۔ (۱۱۰) اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے نہ اس سبب سے کہ وہ کمزور ہے، کون اس کا حمایتی ہے اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ۔ (۱۱۱)

= آیت:۸۰) (ب) ملاحظہ ہو حاشیہ (۴:۸۰)

رکوعاتها ١٢ — ١٨ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ٦٩ — اٰیاتها ١١٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿١﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ﴿٣﴾ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿٤﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ اَمْ

تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ (۱) بلکہ تمام ٹھیک ٹھاک رکھا تاکہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنادے کہ ان کیلئے بہترین بدلہ ہیں۔ (۲) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۳) اور ان لوگوں کو بھی ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔ (۴) درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔ (۵) پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کرڈالیں گے۔ (٦) روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔ (۷) اس پر جو کچھ ہے ہم اسے ایک ہموار صاف میدان کر ڈالنے والے ہیں۔ (۸)

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا

کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی بہت عجیب نشانی سمجھ رہا ہے؟ (۹) ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کو آسان کر دے۔ (۱۰) پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دیے۔ (۱۱) پھر ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ دونوں گروہ میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھی ہے۔ (۱۲) ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرمارہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی۔ (۱۳) ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیے تھے جبکہ یہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے' ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم نے نہایت ہی غلط بات کہی۔ (۱۴) یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باندھنے

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ
مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ
وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ

والے سے زیادہ ظالم کون ہے؟ (۱۵) جبکہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا۔ (۱۶) آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کی بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پا سکیں۔ (۱۷) آپ خیال کریں گے کہ وہ بیدار ہیں، حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں، خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے ہیں، ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر آپ جھانک کر انہیں دیکھنا چاہیں تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں اور ان کے رعب سے آپ پر دہشت چھا جاتی ہے۔ (۱۸) اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ کیوں بھئی تم کتنی دیر ٹھہرے رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔ کہنے لگے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَلَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمۡ اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ وَلَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمًا ۢ بِالۡغَيۡبِ ۚ

کہ تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اب تو تم اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ چاندی دے کر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کہ شہر کا کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے' پھر اسی میں سے تمہارے کھانے کے لیے لے آئے' اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔ (۱۹) اگر یہ کافر تم پر غلبہ پا لیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تمہیں ہرگز فلاح نہ ہونے کی۔ (۲۰) ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ جبکہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنا لو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے۔ جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنا لیں گے۔ (۲۱) کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔ کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا' غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں' نشانہ دیکھے بغیر پتھر چلا دینے کی طرح' کچھ کہیں گے کہ وہ سات ہیں اور

وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ
فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ
ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ
مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ
بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا
يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن
تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

آٹھواں ان کا کتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے' انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ پس آپ انکے مقدمے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے انکے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں۔(۲۲) اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا کہ میں اسے کل کروں گا۔(۲۳) مگر ساتھ ہی انشاء اللہ کہہ لینا۔ اور جب بھی بھولے' اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرنا اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے گا۔(۲۴) وہ لوگ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو سال اور زیادہ گزارے۔ (۲۵) آپ کہہ دیں اللہ ہی کو انکے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے' آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے۔ سوائے اللہ کے انکا کوئی مددگار نہیں' اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔(۲۶) تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ' اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اسکے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا
قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا
بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

گا۔ (۲۷) اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے (رضامندی چاہتے) ہیں' خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔ (۲۸) اور اعلان کردے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے بھون دے گا' بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔ (۲۹) یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔ (۳۰) ان کے لیے ہمیشگی والی جنتیں ہیں' ان کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی' وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے نرم و باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے' وہاں تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔

مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآٮِٕكِ‌ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿۳۲﴾ؕ كِلۡتَا الۡجَـنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔـا ۙ وَّفَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ‌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ۙ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآٮِٕمَةً ۙ وَّلَٮِٕنۡ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ؕ لٰـكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوۡلَاۤ

کیا خوب بدلہ ہے' اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے۔ (۳۱) اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی لگا رکھی تھی۔ (۳۲) دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی۔ (۳۳) الغرض اس کے پاس میوے تھے' ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔ (۳۴) اور یہ اپنے باغ میں گیا اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد ہو جائے۔ (۳۵) اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا۔ (۳۶) اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا۔ (۳۷) لیکن

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ

میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔(۳۸) تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے 'کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے '[1] اگر تو مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔(۳۹) بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے اور اس پر آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چٹیل اور چکنا میدان بن جائے۔(۴۰)

(۱) ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ خیر و برکت اور نظر سے بچاؤ کی دُعا ہے۔ علاوہ ازیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ (اللہ کے سوا کسی کو گناہ سے پھیرنے کی اور اس کے سوا کسی کو نیکی کرنے کی توفیق دینے کی قوت و طاقت نہیں) بھی ایک بہت اچھا کلمہ ہے اور اس کی بڑی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے' چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ٹیلے یا پہاڑی پر چڑھنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی جب اس کی بلندی پر پہنچا تو اس نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے آپؐ نے فرمایا "تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔" پھر فرمایا "اے ابو موسیٰ! (یا فرمایا اے عبداللہ!) کیا میں تمہیں جنت کے خزانے میں سے ایک کلمہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں (کیوں نہیں ضرور بتلائیے) آپؐ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ (صحیح بخاری 'کتاب الدعوات' باب:۶۷/ح:۶۴۰۹)

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے بس میں نہ رہے کہ تو اسے ڈھونڈھ لائے۔ (۴۱) اور اسکے (سارے) پھل گھیر لیے گئے' پس وہ اپنے اس خرچ پر جو اس نے اس میں کیا تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور وہ باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور (وہ شخص) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا۔ (۴۲) اس کی حمایت میں کوئی جماعت نہ اٹھی کہ اللہ سے اس کا کوئی بچاؤ کرتی اور نہ وہ خود ہی بدلہ لینے والا بن سکا۔ (۴۳) یہیں سے (ثابت ہے) کہ اختیارات اللہ برحق کیلئے ہیں وہ ثواب دینے اور انجام کے اعتبار سے بہت ہی بہتر ہے۔ (۴۴) انکے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلا) ہے' پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴۵) مال و اولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے' اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ازروئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔ (۴۶) اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ (۴۷) اور سب کے سب تیرے

نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ
بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا
فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا ع
اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ
دُوْنِیْ وَهُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا
خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ

رب کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح
آئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے
کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر نہیں کریں گے۔ (۴۸) اور
نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ پس تو دیکھے گا کہ گنہگار اس (کی تحریر) سے
خوفزدہ ہو رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب
ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے باقی ہی نہیں چھوڑا' اور جو کچھ انہوں نے کیا
تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔ (۴۹) اور جب
ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا'
یہ جنوں میں سے تھا' اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی' کیا پھر بھی تم اسے اور
اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔
ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے۔ (۵۰) میں نے انہیں آسمان و زمین کی پیدائش
کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں' اور میں گمراہ کرنے
والوں کو اپنا زور بازو بنانے والا بھی نہیں۔ (۵۱) اور جس دن وہ فرمائے گا کہ

زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهُمۡ وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَ لَمۡ یَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ اَکۡثَرَ شَیۡءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰی وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ سُنَّۃُ الۡاَوَّلِیۡنَ اَوۡ یَاۡتِیَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ مَاۤ اُنۡذِرُوۡا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعۡرَضَ عَنۡهَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَهُوۡهُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَدۡعُهُمۡ

تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے۔ (۵۲) اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے جانے والے ہیں لیکن اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔ (۵۳) ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں لیکن انسان تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (۵۴) لوگوں کے پاس ہدایت آچکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اسی چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آموجود ہو جائے۔ (۵۵) ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں کہ) اس سے حق کو لڑکھڑا دیں' انہوں نے آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق بنا ڈالا ہے۔ (۵۶) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا

اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا
لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

ہے اسے بھول جائے' بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے' لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے۔ (۵۷) تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ اگر ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلد ہی عذاب کر دے' بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے۔ (۵۸) یہ ہیں وہ بستیاں جنہیں ہم نے ان کے مظالم کی بنا پر غارت کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی۔ (۵۹) جبکہ موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچوں' (۲) مجھے سالہا سال چلنا پڑے۔ (۶۰) جب وہ دونوں دریا کے سنگم پر پہنچے' وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنا لیا۔ (۶۱) جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ لا ہمارا ناشتہ دے ہمیں تو اپنے اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی

---

(۲) یہ وہ مقام تھا جس کی بابت کہا گیا تھا کہ یہاں حضرت خضر سے ملاقات ہو گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر کی ملاقات کی مزید وضاحت کے لئے ملاحظہ ہو (صحیح بخاری' کتاب التفسیر س:۱۸' حدیث:۴۷۲۵)

قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِکْرًا ﴿٧٠﴾ ع ١١ فَانْطَلَقَا

پڑی۔(۶۳)اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جبکہ ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا' دراصل شیطان نے ہی مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ اس مچھلی نے ایک انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ کر لیا۔(۶۴)موسیٰ نے کہا یہی تھا جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔(۶۵) پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا' جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔(۶۶)اس سے موسیٰ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔(۶۷)اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔(۶۸)اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟(۶۹)موسیٰ نے جواب دیا کہ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔(۷۰)اس نے کہا اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے کچھ نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی تذکرہ نہ کروں۔(۷۱) پھر وہ دونوں چلے' یہاں تک کہ

حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیۡنَۃِ خَرَقَہَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَہَا لِتُغۡرِقَ اَہۡلَہَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِیۡ بِمَا نَسِیۡتُ وَ لَا تُرۡہِقۡنِیۡ مِنۡ اَمۡرِیۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾ فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَیۡئًا نُّکۡرًا ﴿۷۴﴾

ایک کشتی میں سوار ہوئے' خضر نے اس کے (تختے) توڑ دیے' موسیٰ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں' یہ تو آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی۔ (۷۱) خضر نے جواب دیا کہ میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔ (۷۲) موسیٰ نے جواب دیا کہ میری بھول پر مجھے نہ پکڑیئے [۳] اور مجھے اپنے کام میں تنگی میں نہ ڈالیے۔ (۷۳) پھر دونوں چلے' یہاں تک کہ ایک لڑکے کو پایا' خضر نے اسے مار ڈالا' موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔ (۷۴)

---

(۳) اس سے معلوم ہوا کہ بھول چوک معاف ہے' چنانچہ ایک اور مقام پر ارشاد الٰہی ہے ''اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم بھول کر کوئی غلطی کر ڈالو'' (سورۃ الاحزاب (۳۳) آیت:۵) اسی طرح دل میں پیدا ہونے والے وسوسے بھی معاف ہیں۔

(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے امتیوں کے دلوں میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں۔ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ کہیں۔'' (صحیح بخاری' کتاب الایمان و النذور' ب:۱۵/ ح:۶۶۶۴)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں بھول کر کچھ کھالے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ مکمل کر لے۔ یہ تو اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، ب: ۱۵/ ح: ۶۶۶۹)

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ۚ ﴿۸۰﴾ فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔(۷۵) موسیٰ نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بیشک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا' یقیناً میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے۔(۷۶) پھر دونوں چلے ایک گاؤں والوں کے پاس آکر ان سے کھانا طلب کیا انہوں نے ان کی مہمانداری سے صاف انکار کر دیا' دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی' اس نے اسے ٹھیک اور درست کر دیا' موسیٰ کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے۔(۷۷) اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان' اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دوں گا جس پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔(۷۸) کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے۔ میں نے اس میں کچھ توڑ پھوڑ کرنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (صحیح سالم) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا۔(۷۹) اور اس نوجوان کے ماں باپ ایمان دار تھے۔ ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انہیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر دے۔(۸۰) اس لیے ہم نے چاہا کہ انہیں ان کا پروردگار اس

خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ؕ﴿۸۲﴾ وَيَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنۡ ذِى الۡقَرۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ سَاَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ مِّنۡهُ ذِكۡرًا ؕ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الۡاَرۡضِ وَاٰتَيۡنٰهُ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾ فَاَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى

کے بدلے اس سے بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت و پیار والا بچہ عنایت فرمائے۔(۸۱)دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے' ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آکر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں' میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا' یہ تھی اصل حقیقت ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔(۸۲) آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں' آپ کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔(۸۳) ہم نے اسے زمین میں قوت عطا فرمائی تھی اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیے تھے۔(۸۴)وہ ایک راہ کے پیچھے لگا۔(۸۵) یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا' ہم نے فرما دیا کہ اے ذوالقرنین! یا تو تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔(۸۶)اس نے کہا کہ جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا دیں گے'

رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰی ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ

پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر عذاب کرے گا۔ (۸۷) ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کیلئے تو بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی ہی کہیں گے۔(۸۸) پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا۔(۸۹) یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کیلئے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی۔ (۹۰) واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اسکے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (۹۱) وہ پھر ایک سفر کے سامان میں لگا۔ (۹۲) یہاں تک کہ جب دو دیواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔ (۹۳) انہوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں [۴] تو کیا ہم آپ کیلئے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور انکے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ (۹۴) اس نے جواب دیا

---

(۴) اس میں یاجوج و ماجوج کا ذکر ہے، یہ اللہ کی مخلوق ہیں، جو فی الحال ایک دیوار کے پیچھے محصور ہیں، قیامت کے قریب جب اللہ چاہے گا، ان کی دیوار میں سوراخ ہو جائے گا اور یہ باہر نکل آئیں گے اور فساد مچائیں گے، ذیل کی حدیث میں اسی =

فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ

کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔(۹۵) میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا، تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔(۹۶) پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے

طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اس (زینب) کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لا الـه الا الـلـه (اللہ کے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے) جس شئے (آفت) میں عرب کی خرابی ہے وہ (ان کے) نزدیک آ پہنچی ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔" اور آپؐ نے اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں جب بدکاری بہت ہو جائے گی۔" (صحیح بخاری، کتاب الفتن، ب:۲۸/ح:۷۱۳۵)

حدیث میں الـخـبـث کا لفظ ہے جس سے مراد زنا کاری، حرامی بچے اور ہر طرح کا برا فعل ہے۔

مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ

تھے-(۹۷) کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین دوز کردے گا' بیشک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے-(۹۸) اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کرکے ہم جمع کرلیں گے-(۹۹) اس دن ہم جہنم کو (بھی) کافروں کے سامنے لا کھڑا کردیں گے-(۱۰۰) جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھی اور (امر حق) سن بھی نہیں سکتے تھے-(۱۰۱) کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنالیں گے؟[۵] (سنو) ہم نے

---

(۵) اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر اللہ کے بندوں کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ لیا- اور دوسرا مفہوم ہے یہ کہ دین میں ان کو مطاع مطلق سمجھ لیا' جس کو انہوں نے حلال کہا' اسے حلال اور جسے حرام کہا' اسے حرام سمجھا- جیسے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو اپنا رب بنالیا- (ان چیزوں میں ان کی پیروی کرکے جنہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی خواہشات کے مطابق حرام یا حلال بنا دیا) اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی (انہوں نے اپنا رب بنالیا) حالانکہ انہیں (یہود و نصاریٰ کو تورات اور انجیل میں) ایک معبود برحق (اللہ) کے سوا کسی اور کی بندگی کا حکم نہیں دیا گیا تھا' وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں (لا الہ الا ھو) وہ ان کی مشرکانہ باتوں سے پاک ہے- =

اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ

تو ان کفار کی مہمانی کیلئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔(۱۰۲) کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟(۱۰۳) وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔[۶] (۱۰۴) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے

= ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اس آیت کی تلاوت فرمارہے تھے کہ عدی بن حاتم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول!" وہ ان (علماء و مشائخ) کی بندگی نہیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یقیناً وہ کرتے ہیں۔ انہوں (علماء و مشائخ) نے حلال اشیاء کو حرام اور حرام اشیاء کو حلال بنادیا اور وہ (یہود و نصاریٰ) ان کی پیروی کرتے رہے اور وہ ایسا کر کے دراصل ان کی بندگی ہی تو کرتے رہے۔" (تفسیر الطبری' ج ۱۰' ص ۱۱۴)

(۶) اس میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو اپنی طرف سے اعمال گھڑ کر کرتے ہیں اور بزعم خویش انہیں اچھا سمجھتے ہیں' جیسے بدعتی وغیرہ ہیں' لیکن اللہ نے فرمایا' ان کے سارے عمل برباد ہیں' اس لیے کہ نیک اعمال کی قبولیت ذیل کی دو بنیادی شرائط سے مشروط ہے جن کو پورا کیا جانا چاہئے۔

(الف) نیتوں کا درست ہونا (اخلاص) نیک اعمال ریا اور شہرت و ناموری کی بجائے محض اللہ کے لئے کئے جائیں۔

(ب) ایسے اعمال خاتم الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیئے جائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے =

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ

پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا' اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔(۱۰۵) حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو مذاق میں اڑایا۔(۱۰٦) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے یقیناً ان کے لیے جنت الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔(۱۰۷) جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہو گا۔(۱۰۸) کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا' گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں۔(۱۰۹) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔(ہاں)

= ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (ایجاد کی) جس کی اصل اس دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔'' (صحیح بخاری' کتاب الصلح' ب: ۵/ ح: ۲٦۹۷) ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی ایسا (نیک) کام کرے جسے کرنے کا ہم نے (کسی کو) حکم نہیں دیا ہے (یا وہ ہمارے دین اسلام سے مطابقت نہ رکھتا ہو) تو اس عمل کو رد کر دیا جائے گا اور اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔''
(مسلم کتاب الأقضية حديث: ۱۸)

يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔[٧] (١١٠)

آیاتھا ٩٨ — سُورَۃُ مَرْیَمَ مَکِّیَّۃٌ ١٩ — ٤٤ — رکوعاتھا ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى

كٓهٰيٰعٓصٓ۔(١) یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔(٢) جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی۔(٣) کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے، لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔(٤) مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے، میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما۔(٥) جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی جانشین اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔(٦) اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری

(٧) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام (٦) آیت: ٣١)

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾

دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔(۷) زکریا کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہو گا، میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں۔(۸) ارشاد ہوا کہ وعدہ اسی طرح ہو چکا، تیرے رب نے فرما دیا ہے کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں۔(۹) کہنے لگے میرے پروردگار میرے لیے کوئی علامت مقرر فرما دے، ارشاد ہوا کہ تیرے لیے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے تو تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا۔(۱۰) اب زکریا اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آ کر انہیں اشارہ کرتے ہیں کہ تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو۔(۱۱) اے یحییٰ! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لے اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔(۱۲) اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیزگار شخص تھا۔(۱۳) اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا وہ سرکش اور گنہ گار نہ تھا۔(۱۴) اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے۔(۱۵) اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جبکہ وہ اپنے گھر

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ

کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر ایک مشرقی مکان میں آئیں۔(۱۶)اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا‘ پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔(۱۷)یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔(۱۸)اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں‘ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔(۱۹) کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔(۲۰)اس نے کہا بات تو یہی ہے‘ لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو اسے لوگوں کے لیے ایک نشان بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت‘ یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔(۲۱)پس وہ حمل سے ہو گئیں[۱] اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں۔(۲۲) پھر درد زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا‘ اور بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور لوگوں کی یاد

---

(۱)اس حقیقت کو ایک دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا۔

”اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی۔ ہم نے ان کے اندر اپنی روح سے پھونک دی اور خود انہیں اور ان کے لڑکے کو تمام جہان کے لیے نشانی بنا دیا۔“ (سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت:۹۱)

مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔـا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِيْ

سے بھی بھولی بسری ہو جاتی۔(۲۳)اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو' تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔(۲۴)اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا' یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔(۲۵)اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ' اگر تجھے کوئی انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔(۲۶)اب حضرت عیسیٰ کو لیے ہوئے وہ اپنی قوم کے پاس آئیں۔ سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت کی۔(۲۷)اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔(۲۸)مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟[۲] (۲۹)بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔(۳۰)اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں' اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔(۳۱)اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۴۶)

مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝٣١ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝٣٢ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝٣٣ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٣٤ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٣٥ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٣٦ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٩ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ

بد بخت نہیں کیا۔(۳۲)اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا' سلام ہی سلام ہے۔(۳۳)یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم کا' یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔(۳۴)اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا ہونا لائق نہیں' وہ تو بالکل پاک ذات ہے' وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔[۳] (۳۵)میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو' یہی سیدھی راہ ہے۔(۳۶)پھر یہ فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے'[۴] پس کافروں کے لیے "ویل" ہے ایک بڑے (سخت) دن کی حاضری سے۔(۳۷)کیا خوب دیکھنے سننے والے ہوں گے اس دن جبکہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے' لیکن آج تو یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔(۳۸)تو انہیں اس رنج و افسوس کے دن کا ڈر سنا دے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا

---

(۳)ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت:۱۱۶)

(۴)ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ آل عمران (۳) آیت:۱۰۳)

عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ

جائے گا' اور یہ لوگ غفلت[۵] اور بے ایمانی میں ہی رہ جائیں گے۔(۳۹) خود زمین کے اور تمام زمین والوں کے وارث ہم ہی ہوں گے اور سب لوگ ہماری طرف لوٹا کر لائے جائیں گے۔(۴۰) اس کتاب میں ابراہیم کا قصہ بیان کر' بیشک وہ

(۵) پھر جب قیامت برپا ہو گی تو ان کی آنکھیں کھلیں گی اور حسرت کریں گے' لیکن پھر اس کا ازالہ ممکن ہی نہیں ہو گا' کیونکہ وہاں جو آرام و راحت میں ہو گا' ہمیشہ آرام و راحت میں رہے گا' اور جو عذاب میں مبتلا ہو گا' وہ برابر مبتلائے عذاب رہے گا' چنانچہ حدیث میں ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا' اے جنت والو! چنانچہ وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں' یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر دوبارہ پکارا جائے گا (اعلان کیا جائے گا) اے جہنم والو! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ''ہاں'' (جانتے ہیں) یہ تو موت ہے۔ کیونکہ اس وقت تک وہ سب اسے دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اس (مینڈھے) کو ذبح کر دیا جائے گا اور پکارنے والا کہے گا اے جنت والو! تم ہمیشہ (جنت میں) رہو گے اور اب (کسی کو) موت نہیں آئے گی اور اے جہنم والو! تم ہمیشہ (جہنم میں) رہو گے اور اب (کسی کو) موت نہیں آئے گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگوں کو اس حسرت (پچھتاوے) کے دن سے ڈراؤ جب کہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت تو یہ لوگ (یعنی اہل دنیا) غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں۔'' (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۱۹/ ب:۱/ ح:۴۷۳۰)

لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ‌ ۚ لَٮِٕنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ‌ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ‌ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّىۡ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ

بڑی سچائی والے پیغمبر تھے۔ (۴۱) جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا! آپ ان کی پوجاپاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔ (۴۲) میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ کی طرف آپ کی رہبری کروں گا۔ (۴۳) میرے ابا آپ شیطان کی پرستش سے باز آجائیں شیطان تو رحم و کرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے۔ (۴۴) اباجی! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔ (۴۵) اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ۔ (۴۶) کہا اچھا تم پر سلام ہو، میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، وہ مجھ پر حد درجہ مہربان ہے۔ (۴۷) میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگنے میں محروم نہ رہوں گا۔ (۴۸) جب ابراہیم ان سب کو اور اللہ کے سوا

وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَاجۡتَبَيۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُ

ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انہیں اسحاق و یعقوب عطا فرمائے' اور دونوں کو نبی بنا دیا۔ (۴۹) اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا کر دیا۔[۶] (۵۰) اس قرآن میں موسیٰ کا ذکر بھی کر' جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا۔ (۵۱) ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔ (۵۲) اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔ (۵۳) اس کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بھی بیان کر' وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔ (۵۴) وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا' اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔ (۵۵) اور اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کر' وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۔ (۵۶) ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھا لیا۔ (۵۷) یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم

---

(۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۱۳۵۔ اور سورۃ النحل (۱۶) آیت: ۱۲۱)

الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴿۵۸﴾ فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ

نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھالیا تھا' اور اولاد ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔ [۷] (۵۸) پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے' [۸] سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔(۵۹) بجز ان کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ [۹] (۶۰)

---

(۷) سجدہ: قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کو اس مقام پر (تلاوت موقوف کر کے) قبلہ رخ ہو کر اللہ کے حضور سجدہ کرنا چاہئے۔ اور سجدے میں یہ دعاء پڑھے۔ سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ فتبارك اللہ احسن الخالقین۔ (مشکوٰۃ' باب سجود القرآن' و عون المعبود' ج۱'ص ۵۳۳)

(۸) جیسے شراب نوشی' جھوٹی گواہی دینا' حرام اشیاء کھانا--- ایسے جانوروں کا گوشت کھانا جنہیں اللہ کے حکم کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو' منشیات' افیون' مارفیا' ہیروئن' بھنگ اور چرس وغیرہ کا استعمال' اور فسق و فجور کا ارتکاب مثلاً زناکاری' ناحق قتل کرنا' ناجائز طور پر دوسرے کے حقوق غصب کرنا' ڈاکہ زنی' چوری' غداری' غیبت' بہتان طرازی اور جھوٹ بولنا وغیرہ۔

(۹) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت:۱۲۱)

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ
الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ
لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ
لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ

ہمیشگی والی جنتوں میں جن کا غائبانہ وعدہ اللہ مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہی ہے۔(۶۱) وہ لوگ وہاں کوئی لغوبات نہ سنیں گے صرف سلام ہی سلام سنیں گے، ان کے لیے وہاں صبح شام ان کا رزق ہو گا۔(۶۲) یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بناتے ہیں جو متقی ہوں۔(۶۳) ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے، ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اسی کی ملکیت میں ہیں، تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں۔(۶۴) آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پر جم جا۔ کیا تیرے علم میں اس کا ہمنام ہم پلہ اور بھی ہے؟[۱۰] (۶۵) انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟(۶۶) کیا یہ انسان اتنا بھی یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔(۶۷) تیرے پروردگار کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے

---

(۱۰) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۷۳)

أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا

اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔(٦٨) ہم پھر ہر ہر گروہ سے انہیں الگ نکال کھڑا کریں گے جو اللہ رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے۔ (٦٩) پھر ہم انہیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہیں۔ (٧٠) تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے[11] یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔(٧١) پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔(٧٢) جب انکے سامنے

---

(۱۱) اس کی تفسیر صحیح احادیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جہنم کے اوپر پل بنایا جائے گا جس پر سے ہر مومن و کافر کو گزرنا ہو گا۔ مومن تو اپنے اپنے اعمال کے مطابق جلد یا بدیر گزر جائیں گے، کچھ تو پلک جھپکتے میں، کچھ بجلی اور ہوا کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح اور کچھ عمدہ گھوڑوں اور دیگر سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ یوں کچھ بالکل صحیح سالم، کچھ زخمی، تاہم پل عبور کر لیں گے۔ کچھ جہنم میں گر پڑیں گے جنہیں بعد میں شفاعت کے ذریعے نکال لیا جائے گا۔ لیکن کافر اس پل کو عبور کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے اور سب جہنم میں گر پڑیں گے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ "جس کے تین بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے، اسے آگ نہیں چھوئے گی، مگر صرف قسم حلال کرنے کے لیے۔" (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، مسلم، کتاب البر) یہ قسم وہی ہے جسے اس آیت میں حتما مقضیا (قطعی فیصل شدہ امر) کہا گیا ہے۔ یعنی اس کا ورود جہنم میں صرف پل صراط سے گزرنے کی حد تک ہی ہو گا۔ (احسن البیان)

جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِئْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ
مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰىٓ اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا
السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ
مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟ (۷۳) ہم تو ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو سازو سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔ (۷۴) کہہ دیجئے! جو گمراہی میں ہو تا اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو' اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون برے مرتبے والا اور کس کا جتھا کمزور ہے۔ (۷۵) اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے' اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہیں۔ (۷۶) کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دی جائے گی۔ (۷۷) کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اللہ کا کوئی وعدہ لے چکا ہے؟ (۷۸) ہرگز نہیں' یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے' اور اس کیلئے عذاب بڑھائے چلے جائیں گے۔ (۷۹) یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے اسے ہم اسکے

اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ
لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾
لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ

بعد لے لیں گے- اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہو گا-(۸۰) انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں-(۸۱) لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں- وہ تو ان کی پوجا سے منکر ہو جائیں گے' اور الٹے ان کے دشمن بن جائیں گے-(۸۲) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم کافروں کے پاس شیطانوں کو بھیجتے ہیں جو انہیں خوب اکساتے ہیں-(۸۳) تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر' ہم تو خود ہی ان کے لیے مدت شماری کر رہے ہیں-(۸۴) جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے-(۸۵) اور گنہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے-(۸۶) کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے ان کے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے-(۸۷) ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے-(۸۸) یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو-(۸۹) قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں-(۹۰) کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھیں-(۹۱) شان رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے-(۹۲) آسمان

فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدۡ اَحۡصٰہُمۡ وَعَدَّہُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَکُلُّہُمۡ اٰتِیۡہِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِہٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَکَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ ہَلۡ

و زمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔ (۹۳) ان سب کو اس نے گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے۔ (۹۴) یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکیلے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں۔ (۹۵) بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لیے اللہ رحمٰن محبت پیدا کردے گا۔[۱۲] (۹۶) ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیز گاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے۔[۱۳] (۹۷) ہم نے ان سے پہلے بہت سی جماعتیں تباہ کر دی

---

(۱۲) یعنی زمین میں اہل دنیا کے دلوں میں اور آسمانوں میں فرشتوں کے دلوں میں، جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبرائیل کو بلا کر فرماتا ہے، اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان (منادی) کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے" (اس کے بعد وہ زمین میں بھی بندگان خدا کا مقبول اور محبوب بن جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، ب:۴۱/ ح:۶۰۴۰)

(۱۳) جھگڑالو لوگ، وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی =

تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾ ع

ہیں 'کیا ان میں سے ایک کی بھی آہٹ تو پاتا ہے یا ان کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے؟(۹۸)

آیاتہا ۱۳۵ — سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ۲۰ — ۴۵ — رکوعاتہا ۸

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿۳﴾ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ﴿۸﴾ وَهَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ﴿۹﴾

طہ۔(۱) ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔(۲) بلکہ اس کی نصیحت کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔(۳) اس کا اتارنا اس کی طرف سے ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔(۴) جو رحمٰن ہے 'عرش پر قائم ہے۔ (۵) جس کی ملکیت آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان اور (کرۂ خاک) کے نیچے کی ہر ایک چیز ہے۔(۶) اگر تو اونچی بات کہے تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ' بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز کو بھی بخوبی جانتا ہے۔(۷) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ' بہترین نام اسی کے ہیں۔ [1] (۸) تجھے موسیٰ کا قصہ بھی معلوم

= رسالت پر ایمان نہیں رکھتے اور ہر چیز (کام) کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ اعراف (۷) آیت: ۱۸۰)

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ

ہے؟(۹) جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارا تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں۔ (۱۰) جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ! (۱۱) یقیناً میں ہی تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے' کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے۔ (۱۲) اور میں نے تجھے منتخب کر لیا ہے اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن۔ (۱۳) بیشک میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر' اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ (۱۴) قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔ (۱۵) پس اب اس کے یقین سے تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو' ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ [۲] (۱۶) اے موسیٰ! تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ (۱۷) جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے' جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ مریم (۱۹) آیت: ۵۹)

أُخْرٰی ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰی ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰی ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰی ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ
اٰيَةً اُخْرٰی ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿۲۴﴾ قَالَ
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ
فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ

مجھے بہت سے فائدے ہیں۔ (۱۸) فرمایا اے موسیٰ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے۔ (۱۹) ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔ (۲۰) فرمایا بے خوف ہو کر اسے پکڑ لے، ہم اسے اسی پہلی سی صورت میں دوبارہ لا دیں گے۔ (۲۱) اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈال لے تو وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا، لیکن بغیر کسی عیب (اور روگ) کے یہ دوسرا معجزہ ہے۔ (۲۲) یہ اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں۔ (۲۳) اب تو فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے۔ (۲۴) موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لیے کھول دے۔ (۲۵) اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ (۲۶) اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ (۲۷) تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔ (۲۸) اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے۔ (۲۹) یعنی میرے بھائی ہارون کو۔ (۳۰) تو اس سے میری کمر کس دے۔ (۳۱) اور اسے میرا شریک کار کر دے۔ (۳۲) تاکہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔ (۳۳) اور بکثرت تیری یاد کریں۔ (۳۴) بیشک تو ہمیں خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔ (۳۵) جناب باری تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تیرے تمام سوالات پورے کر دیے گئے۔ (۳۶) ہم نے تو تجھ پر ایک بار اور بھی بڑا احسان

قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا

کیا ہے-(۳۷) جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جارہا ہے-(۳۸) کہ تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے‘ پس دریا اسے کنارے لاڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا‘ اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت و مقبولیت تجھ پر ڈال دی- تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے-(۳۹) (یاد کر) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں اسے بتادوں جو اس کی نگہبانی کرے‘ اس تدبیر سے ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو- اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچالیا‘ غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزمالیا- پھر تو کئی سال تک مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا‘ پھر تقدیر الٰہی کے مطابق اے موسیٰ! تو آیا-(۴۰) اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کیلئے پسند فرمالیا-[۳] (۴۱) اب تو اپنے بھائی

---

(۳) یعنی میں نے تجھ کو اپنی وحی اور رسالت کے لئے چن لیا ہے یا میں نے تجھ کو اپنے لئے پیدا کیا ہے یا تجھے مضبوط بنایا ہے اور تجھے سکھایا تا کہ تو میرے بندوں کو میرے امر و نہی (احکام) پہنچائے-" (تفسیر القرطبی‘ ج ۱۱‘ ص ۱۹۸)

تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ

سمیت میری نشانیاں ہمراہ لیے ہوئے جا' اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔ (۴۲) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ (۴۳) اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔ (۴۴) دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔ (۴۵) جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں اب تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہوں گا۔ (۴۶) تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے' ان کی سزائیں موقوف کر۔ ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشان لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لیے ہے جو ہدایت کا پابند ہو جائے۔ (۴۷) ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کے لیے عذاب ہے۔ (۴۸) فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ (۴۹) جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا دی۔ (۵۰) اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے زمانے والوں کا حال کیا ہونا ہے۔ (۵۱) جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے' نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا

كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَكَ لَكُمۡ فِيۡهَا
سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوۡا وَارۡعَوۡا
اَنۡعَامَكُمۡ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ
تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا
بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ فَاجۡعَلۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُهٗ
نَحۡنُ وَلَاۤ اَنۡتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوۡعِدُكُمۡ يَوۡمُ الزِّيۡنَةِ وَاَنۡ يُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾
فَتَوَلّٰى فِرۡعَوۡنُ فَجَمَعَ كَيۡدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

ہے۔ (۵۲) اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے' پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔ (۵۳) تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۵۴) اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔ (۵۵) ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھادیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔ (۵۶) کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تو اسی لیے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے ہمارے ملک سے باہر نکال دے۔ (۵۷) اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا جادو ضرور لائیں گے' پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر کر لے' کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو صاف میدان میں مقابلہ ہو۔ (۵۸) موسیٰ نے جواب دیا کہ زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں۔ (۵۹) پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے جمع کیے پھر آ گیا۔

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ
اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا

(٦٠) موسیٰ نے ان سے کہا تمہاری شامت آچکی' اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذابوں سے ملیامیٹ کردے' یاد رکھو وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی۔ (٦١) پس یہ لوگ آپس کے مشوروں میں مختلف رائے ہو گئے اور چھپ کر چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے۔ (٦٢) کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور ان کا پختہ ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب کو برباد کریں۔ (٦٣) تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا نہ رکھو' پھر صف بندی کرکے آؤ۔ جو آج غالب آگیا وہی بازی لے گیا۔ (٦٤) کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں۔ (٦٥) جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو۔ اب تو موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔ (٦٦) پس موسیٰ نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس کیا۔ (٦٧) ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا۔ (٦٨) اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے' انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔ (٦٩) اب تو تمام

يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰي مَا جَاۗءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰي ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾

جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔(۷۰) فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے' (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا' اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔(۷۱) انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو ہمارے سامنے آچکیں اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اب تو تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر' تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیوی زندگی میں ہی ہے۔(۷۲) ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا ہے' اللہ ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔(۷۳) بات یہی ہے کہ جو بھی گنہگار بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو گا اس کے لیے دوزخ ہے' جہاں نہ موت ہو گی اور نہ زندگی۔(۷۴) اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہو گا اور

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَلَقَدۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى ۙ اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡ فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ طَرِیۡقًا فِی الۡبَحۡرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخۡشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ بِجُنُوۡدِهٖ فَغَشِیَهُمۡ مِّنَ الۡیَمِّ مَا غَشِیَهُمۡ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرۡعَوۡنُ قَوۡمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰكُمۡ مِّنۡ عَدُوِّكُمۡ وَوٰعَدۡنٰكُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَلَا تَطۡغَوۡا فِیۡهِ فَیَحِلَّ عَلَیۡكُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَمَنۡ یَّحۡلِلۡ عَلَیۡهِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَاۤ اَعۡجَلَكَ عَنۡ قَوۡمِكَ

اس نے اعمال بھی نیک کیے ہوں گے اس کے لیے بلند و بالا درجے ہیں-(۷۵) ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے- یہی انعام ہے ہراس شخص کا جو پاک ہے-(۷۶) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل' اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنالے' پھر نہ تجھے کسی کے آپکڑنے کا خطرہ ہو گا نہ ڈر-(۷۷) فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کہ چھا جانے والا تھا-(۷۸) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا-(۷۹) اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا-[۴](۸۰) تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ' اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو' ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا' اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا-(۸۱) ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور

(۴) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت:۵۷)

يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ڏ وَّلَا يَمْلِكُ

راہ راست پر بھی رہیں۔ (۸۲) اے موسیٰ! تجھے اپنی قوم سے (غافل کر کے) کون سی چیز جلدی لے آئی؟ (۸۳) کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے ہیں' اور میں نے اے رب! تیری طرف جلدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو جائے۔ (۸۴) فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انہیں سامری نے بہکا دیا ہے۔ (۸۵) پس موسیٰ سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے' اور کہنے لگے کہ اے میری قوم والو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اس کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو؟ کہ تم نے میرے وعدے کا خلاف کیا۔ (۸۶) انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدے کا خلاف نہیں کیا۔ بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جو بوجھ لاد دیے گئے تھے انہیں ہم نے ڈال دیا' اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیے۔ (۸۷) پھر اس نے لوگوں کیلئے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت' جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی' لیکن موسیٰ بھول گیا ہے۔ (۸۸) کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں

لَهُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿٩٠﴾ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيۡتَ اَمۡرِىۡ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِىۡ نَفۡسِىۡ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذۡهَبۡ

دے سکتا اور نہ ان کے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے۔(۸۹) اور ہارون نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے تو صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے، تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے، پس تم سب میری تابعداری کرو۔ اور میری بات مانتے چلے جاؤ۔(۹۰) انہوں نے جواب دیا کہ موسیٰ کی واپسی تک تو ہم اسی کے مجاور بنے بیٹھے رہیں گے۔(۹۱) موسیٰ کہنے لگے اے ہارون! انہیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا۔(۹۲) کہ تو میرے پیچھے نہ آیا۔ کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا۔(۹۳) ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ، اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔(۹۴) موسیٰ نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے۔(۹۵) اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انہیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے فرستادۂ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا۔ اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لیے بنا دی۔(۹۶) کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا، اور ایک اور بھی وعدہ تیرے

فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰـهِكَ
الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ
اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ
يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہ ٹلے گا' اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کیے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا دیں گے۔(۹۷) اصل بات یہی ہے کہ تم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے۔(۹۸) اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان فرما رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں۔(۹۹) اس سے جو منہ پھیر لے گا وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہو گا۔[۵] (۱۰۰) جس میں ہمیشہ ہی رہے گا' اور ان کے لیے قیامت کے دن (بڑا) برا بوجھ ہے۔(۱۰۱) جس دن صور پھونکا جائے گا اور گنہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے ساتھ گھیر لائیں گے۔(۱۰۲) وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔(۱۰۳) جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں ان میں سب سے زیادہ اچھی راہ والا کہہ رہا ہو گا کہ تم تو صرف ایک ہی دن رہے۔(۱۰۴) وہ آپ سے پہاڑوں

---

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا
رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ
الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ
الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ
ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ
أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

کی نسبت سوال کرتے ہیں' تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔(۱۰۵) اور زمین کو بالکل ہموار صاف میدان کر کے چھوڑے گا۔ (۱۰۶) جس میں تو نہ کہیں موڑ توڑ دیکھے گا نہ اونچ (نیچ) (۱۰۷) جس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی کجی نہ ہوگی اور اللہ رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی سوائے کھسر پھسر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہ دے گا۔ (۱۰۸) اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جسے رحمٰن حکم دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ (۱۰۹) جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ (۱۱۰) تمام چہرے اس زندہ اور خبرگیر اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے ہوں گے' یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لاد لیا۔ (۱۱۱) اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا۔ (۱۱۲) اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے۔ (۱۱۳) پس اللہ تعالیٰ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰۤى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ ۖ وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدۡ عَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنۡ قَبۡلُ فَنَسِىَ وَلَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰۤٮِٕكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلۡنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ فَلَا يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ الۡجَنَّةِ فَتَشۡقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوۡعَ فِيۡهَا وَلَا تَعۡرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا وَلَا تَضۡحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ وَمُلۡكٍ لَّا يَبۡلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ ۚ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ

ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے' ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار! میرا علم بڑھا۔ (۱۱۴) ہم نے آدم کو پہلے ہی تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا۔ (۱۱۵) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا' اس نے صاف انکار کر دیا۔ (۱۱۶) تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔ (۱۱۷) یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔ (۱۱۸) اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ (۱۱۹) لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا' کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔ (۱۲۰) چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھالیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا۔ (۱۲۱) پھر اس کے رب نے نوازا اس کی طرف توجہ فرمائی اور راس کی رہنمائی کی۔ (۱۲۲) فرمایا' تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ

وَهُدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو' اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھٹکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا-(۱۲۳) اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی' اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے-(۱۲۴) وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا-(۱۲۵) (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو تو بھی بھلا دیا جاتا ہے-(۱۲۶) ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے' اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت (اور بہت) دیرپا ہے-(۱۲۷) کیا ان کی رہبری اس بات نے بھی نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی بستیاں ہلاک کر دی ہیں جن کے رہنے سہنے کی جگہ یہ چل پھر رہے ہیں- یقیناً اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں-(۱۲۸) اگر تیرے رب کی بات پہلے ہی سے مقرر شدہ اور وقت معین کردہ نہ ہوتا تو اسی وقت عذاب آچمٹتا- (۱۲۹) پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور

قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآئِ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـئَلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوۡ اَنَّاۤ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِعَذَابٍ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَقَالُوۡا رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّذِلَّ وَنَخۡزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوۡا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِىِّ وَمَنِ اهۡتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔(۱۳۰) اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انہیں اس میں آزما لیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔(۱۳۱) اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، آخر میں بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے۔(۱۳۲) انہوں نے کہا کہ یہ نبی ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لایا؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں کی واضح دلیل نہیں پہنچی؟(۱۳۳) اور اگر ہم اس سے پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس اپنا رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رسوا ہوتے۔(۱۳۴) کہہ دیجئے! ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو۔ ابھی ابھی قطعاً جان لو گے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں۔(۱۳۵)


فهرست
فهرست

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ ۲۱ — اٰیاتھا ۱۱۲ — ۷۳ — رکوعاتھا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ۱ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ
رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ ۲ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۳ قٰلَ
رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۴ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ
اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۵ مَآ اٰمَنَتْ
قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ (۱) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے اسے وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں۔ (۲) ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے، پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھے جادو میں آجاتے ہو۔ (۳) پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اس بات کو جو زمین و آسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے، وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (۴) اتنا ہی نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ یہ قرآن پراگندہ خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے، ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے کہ اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔ (۵) ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے اجاڑیں سب ایمان سے خالی تھیں۔ تو کیا اب یہ ایمان لائیں گے۔ (٦) تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن

نُوحِيٓ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوٓا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾ وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا
يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ وَمَنۡ
نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۹﴾ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا
تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰﴾ ع وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۱۱﴾
فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ط لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِيۡهِ
وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰٮهُمۡ
حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِدِيۡنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۱۶﴾
لَوۡ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ لَهۡوًا لَّاتَّخَذۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنۡ كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۱۷﴾ بَلۡ نَقۡذِفُ

کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو۔(۷) ہم نے انہیں ایسے جثے نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔(۸) پھر ہم نے ان سے کیے ہوئے سب وعدے سچے کیے انہیں اور جن جن کو ہم نے چاہا نجات عطا فرمائی اور حد سے نکل جانے والوں کو غارت کر دیا۔(۹) یقیناً ہم نے تمہاری جانب کتاب نازل فرمائی ہے جس میں تمہارے لیے ذکر ہے، کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے؟(۱۰) اور بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم کو پیدا کر دیا۔(۱۱) جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کر لیا تو لگے اس سے بھاگنے۔(۱۲) بھاگ دوڑ نہ کرو اور جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی وہیں واپس لوٹو اور اپنے مکانات کی طرف جاؤ تاکہ تم سے سوال تو کر لیا جائے۔(۱۳) کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے۔(۱۴) پھر تو ان کا یہی قول رہا یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑ سے کٹے ہوئے (کھیت) اور بجھی پڑی آگ (کی طرح) کر دیا۔(۱۵) ہم نے آسمان و زمین اور ان کے مابین

بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا

چیزوں کو طنز اور مذاق کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔[1] (۱۶) اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے' اگر ہم کرنے والے ہی ہوتے۔ (۱۷) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا توڑ ہوتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے' تم جو باتیں بناتے ہو وہ تمہارے لیے باعث خرابی ہیں۔ (۱۸) آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ (۱۹) وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔ (۲۰) کیا ان لوگوں نے زمین (کی مخلوقات میں) سے جنہیں معبود بنا رکھا ہے وہ زندہ کر دیتے ہیں۔ (۲۱) اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے' پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب (ہر) اس وصف سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں۔ (۲۲) وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے آگے)

---

(۱) بلکہ آسمانوں اور زمین' وغیرہ کی تخلیق میں انسانوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں کہ اس سے وہ سبق سیکھیں اور جان لیں کہ اس کائنات کا خالق اور مدبر صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے لا الہ الا اللہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔"

بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۶ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۸ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا

جواب دہ ہیں۔ (۲۳) کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں' ان سے کہہ دو لاؤ اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (۲۴) تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔ (۲۵) (مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن کی اولاد ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے' بلکہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔ (۲۶) کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔ (۲۷) وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں و ترساں ہیں۔ (۲۸) ان میں سے اگر کوئی بھی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں لائق عبادت ہوں تو ہم اسے دوزخ کی سزا دیں ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ (۲۹) کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہر

مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِهِمۡ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلۡنَا السَّمَآءَ سَقۡفًا مَّحۡفُوۡظًا ۖۚ وَّهُمۡ عَنۡ اٰيٰتِهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلۡنَا لِبَشَرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ الۡخُلۡدَ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مِّتَّ فَهُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَنَبۡلُوۡكُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً ؕ وَاِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِىۡ يَذۡكُرُ اٰلِهَتَكُمۡ ۚ وَهُمۡ بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا

زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔(۳۰) اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے' اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ ہدایت حاصل کریں۔(۳۱) آسمان کو محفوظ چھت بھی ہم نے ہی بنایا ہے۔ لیکن لوگ اس کی قدرت کے نمونوں پر دھیان ہی نہیں دھرتے۔(۳۲) وہ اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔(۳۳) آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی' کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لیے رہ جائیں گے۔(۳۴) ہر جان دار موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۳۵) یہ منکرین تجھے جب بھی دیکھتے ہیں تو تمہارا انداق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے' اور وہ خود ہی رحمٰن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں۔ (۳۶) انسان جلدباز مخلوق ہے۔ میں تمہیں اپنی

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ط اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ

نشانیاں ابھی ابھی دکھاؤں گا تم مجھ سے جلدی نہ کرو۔(۳۷) کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو بتادو کہ یہ وعدہ کب ہے۔(۳۸) کاش! یہ کافر جانتے کہ اس وقت نہ تو یہ کافر آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔(۳۹) (ہاں ہاں!) وعدے کی گھڑی انکے پاس اچانک آجائے گی اور انہیں ہکابکا کردے گی' پھر نہ تو یہ لوگ اسے ٹال سکیں گے اور نہ ذرا سی بھی مہلت دیے جائیں گے۔(۴۰) اور تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کیا گیا پس ہنسی کرنے والوں کو ہی اس چیز نے گھیر لیا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔(۴۱) ان سے پوچھیے کہ رحمٰن سے' دن اور رات تمہاری حفاظت کون کرتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے پھرے ہوئے ہیں۔(۴۲) کیا ہمارے سوا انکے اور معبود ہیں جو انہیں مصیبتوں سے بچالیں۔ کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی ہماری طرف سے رفاقت دیا جاتا ہے۔(۴۳) بلکہ ہم نے انہیں اور انکے باپ دادوں کو زندگی کے سروسامان دیے یہاں تک کہ ان کی مدت عمر گزر گئی۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اسکے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ
الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ

ہیں' [۲] اب کیا وہی غالب ہیں؟ (۴۴) کہہ دیجئے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ساتھ آگاہ کر رہا ہوں مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انہیں آگاہ کیا جائے۔ (۴۵) اگر انہیں تیرے رب کے کسی عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے تو پکار اٹھیں کہ ہائے ہماری بد بختی! یقیناً ہم گنہگار تھے۔ (۴۶) قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے' اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔ (۴۷) یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ و ہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور پرہیز گاروں کیلئے وعظ و نصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے۔ (۴۸) وہ لوگ جو اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت کے (تصور سے) کانپتے رہتے ہیں۔ (۴۹) اور یہ نصیحت

---

(۲) یہی بات اللہ نے اس سے قبل سورۃ الرعد میں بھی بیان فرمائی ہے۔ "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں۔ اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں۔ وہ جلد حساب لینے والا ہے۔" (سورۃ الرعد (۱۳) آیت :۴۱) زمین کو گھٹانے کا مطلب ہے کہ عرب کی سرزمین مشرکین پر بتدریج تنگ ہو رہی ہے اور اسلام کو غلبہ و عروج حاصل ہو رہا ہے۔

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ

و برکت والا قرآن بھی ہمیں نے نازل فرمایا ہے کیا پھر بھی تم اس کے منکر ہو۔[۳] (۵۰) یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اس کی سمجھ بوجھ بخشی تھی اور ہم اس کے احوال سے بخوبی واقف تھے۔(۵۱) جبکہ اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟(۵۲) سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا۔(۵۳) آپ نے فرمایا! پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔(۵۴) کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر رہے ہیں۔(۵۵) آپ نے فرمایا نہیں در حقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو آسمان و زمین کا مالک ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے' میں تو اسی بات کا گواہ اور قائل ہوں۔(۵۶) اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا۔(۵۷) پس اس نے ان سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہاں صرف

(۳) (الف) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ یونس (۱۰) آیت ۳۷۔ اور حاشیہ سورہ آل عمران (۳) آیت:۸۵)

لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْــَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾

بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لیے کہ وہ سب اس کی طرف ہی لوٹیں۔ (۵۸) کہنے لگے کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے۔ (۵۹) بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔ (۶۰) سب نے کہا اچھا اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں۔ (۶۱) کہنے لگے! اے ابراہیم کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ (۶۲) آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے خداؤں سے ہی پوچھ لو اگر یہ بولتے چالتے ہوں۔[۴] (۶۳) پس یہ لوگ اپنے دلوں میں قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقعی ظالم تو تم ہی ہو۔ (۶۴) پھر اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تو تجھے بھی معلوم ہے

---

(۴) ایک حدیث میں حضرت ابراہیم کے ثلاث کذبات کا ذکر ہے' یہ ان میں سے ایک ہے' جیسا کہ ذیل کی حدیث میں اس کی تفصیل ہے (ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اہلیہ (سارہ) کے ساتھ ہجرت کی۔ وہ انہیں لے کر ایک ایسی بستی میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ یا ظالم و جابر حکمران تھا۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ وہ سارہ کو اس (بادشاہ) کے پاس بھیج دے۔ چنانچہ جب ابراہیمؑ نے سارہ کو (بادشاہ کے پاس) بھیج دیا تو وہ اس کے =

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

کہ یہ بولنے چالنے والے نہیں۔ (۶۵) اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان۔ (۶۶) تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا

= ساتھ بدی کرنے کی نیت سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن سارہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے وضو کیا اور نماز ادا کی اور عرض کیا یا اللہ! میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دے۔ (یہ دعا کرنا ہی تھا کہ) وہ (بادشاہ) بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور اپنی ٹانگیں زمین پر رگڑنے لگا۔ اس نے تین مرتبہ ایسا کیا اور ہر مرتبہ اس کا یہی حشر ہوا بالآخر اس نے حضرت سارہ کو چھوڑ دیا۔"

حضرت ابراہیمؑ نے اس موقعے پر اپنی بیوی سارہ کو اپنی بہن کہا تھا۔ یہ ایک توریہ تھا' مقصد دینی بہن تھا۔ اسی طرح دو اور موقعوں پر آپ نے توریہ فرمایا' ایک اس وقت جب فرمایا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا' اس وقت جب بتوں کو توڑا اور قوم نے پوچھا تو فرمایا کہ اس بڑے بت نے یہ کام کیا ہے' (جس کا ذکر آیت زیر بحث میں ہے) اس لئے اس سے پوچھو۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:۸/ ح:۳۳۵۸)

یہ تینوں باتیں تعریض' کنایہ اور توریے کی قسم سے ہیں۔ لیکن حدیث میں ان کو ان کی ظاہری شکل کے اعتبار سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ جھوٹ نہیں ہیں۔ لیکن حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت ایسا کیا گیا ہے۔ جیسے حضرت آدم کے نسیان کو بھی عصی آدم ربہ فغوی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس لئے حدیث پر اعتراض کرنے اور اسے رد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' جیسے بعض معاصرین کر رہے ہیں۔ نعوذ باللہ من ھذا۔

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ ۚ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ۧ وَنُوْحًا

تمہیں اتنی سی عقل بھی نہیں؟(٦٧) کہنے لگے کہ اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔ (٦٨) ہم نے فرمادیا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی (اور آرام کی چیز بن جا!)(٦٩) گو انہوں نے ابراہیم کا برا چاہا، لیکن ہم نے انہیں ناکام بنا دیا۔ (٧٠) اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی۔ (٧١) اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس پر مزید۔ اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا۔(٧٢) اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی' اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ (٧٣) ہم نے لوط کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے۔ اور تھے بھی وہ بدترین گنہگار۔(٧٤) اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا بے شک وہ نیکو کار لوگوں میں سے تھا۔ (٧٥) نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس

اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ

سے پہلے دعا کی ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔ (٧٦) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے تھے ان کے مقابلے میں ہم نے اس کی مدد کی' یقیناً وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔ (٧٧) اور داؤد اور سلیمان کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چگ گئی تھیں' اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔ (٧٨) ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم و علم دے رکھا تھا اور داؤد کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی۔ ہم کرنے والے ہی تھے۔ (٧٩) اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تا کہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو۔ کیا (اب بھی) تم شکر گزار بنو گے؟ (٨٠) ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی' اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔ (٨١) اسی طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اس کے تابع کیے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے

يَغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے' ان کے نگہبان ہم ہی تھے۔(۸۲) ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔(۸۳) تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور' اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لیے سبب نصیحت ہو۔(۸۴) اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل' یہ سب صابر لوگ تھے۔(۸۵) ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ یہ سب لوگ نیک تھے۔(۸۶) مچھلی والے (حضرت یونس) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے' بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔(۸۷) تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔(۸۸) اور زکریا کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ' تو سب سے بہتر وارث ہے۔(۸۹) تو ہم نے

رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿۸۹﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا
لَهٗ زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا
خٰشِعِيۡنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوۡۤا
اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ ؕ كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۸ فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ

اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا۔ یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔ (۹۰) اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہم نے اس کے اندر اپنی روح سے پھونک دی[۵] اور خود انہیں اور ان کے لڑکے کو تمام جہان کے لیے نشانی بنا دیا۔ (۹۱) یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔ (۹۲) مگر لوگوں نے آپس میں اپنے دین میں فرقہ بندیاں کر لیں، سب کے سب ہماری ہی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (۹۳) پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ مومن (بھی) ہو تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائے گی۔ ہم تو اس کے لکھنے والے ہیں۔[۶] (۹۴) اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر

---

(۵) بیان کیا جاتا ہے کہ جبرائیل نے حضرت مریم علیہا السلام کی قمیض میں محض ایک پھونک ماری تھی، پس اللہ تعالیٰ نے اس پھونک سے حضرت مریمؑ کے پیٹ میں حضرت مسیحؑ کو پیدا فرمایا۔ (تفسیر القرطبی)

(۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت:۱۲۱)

لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

دیا اس پر لازم ہے کہ وہاں کے لوگ پلٹ کر نہیں آئیں گے۔(۹۵) یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔[۷] (۹۶) اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی‘ کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔ (۹۷) تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو‘ سب دوزخ کا ایندھن بنو گے‘ تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔[۸] (۹۸) اگر یہ (سچے) معبود

(۷) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ کہف (۱۸) آیت: ۹۴)

(۸) جب اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا:
تو مشرکین قریش بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے۔ ”ہم خوش ہیں کہ دوزخ میں ہم اپنے معبودوں کے ساتھ ہوں گے‘ جیسا کہ بت (دوزخ میں) اپنے پجاریوں کے ساتھ ہوں گے لہٰذا عیسیٰ ابن مریمؑ بھی (دوزخ میں) اپنے پجاریوں کے ساتھ ہوں گے اور اسی طرح دوسرے لوگ بھی......“
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کی وضاحت اور ان مشرکین کے اس دعویٰ کی تردید و انکار کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت (۲۱:۱۰۱) نازل فرمائی ”وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ یقیناً دوزخ سے دور ہی رکھے جائیں گے۔“ (یعنی عیسیٰ ابن مریم اور عزیر علیہما السلام وغیرہ)

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ
فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ
الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے' اور سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں-(۹۹) وہ وہاں چلا رہے ہوں گے اور وہاں کچھ بھی نہ سن سکیں گے-[۹] (۱۰۰) البتہ بے شک جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی ٹھہر چکی ہے- وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے- (۱۰۱) وہ تو دوزخ کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے- (۱۰۲) وہ بڑی گھبراہٹ (بھی) انہیں غمگین نہ کر سکے گی اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے' کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دیے جاتے رہے- (۱۰۳) جس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیے جاتے ہیں' جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے- یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے- (۱۰۴) ہم زبور میں پند و نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں

---

(۹) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی اور فرمایا "جب وہ لوگ (جن کے لئے یہ مقدر ہو چکا ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) دوزخ میں پھینکے جائیں گے تو ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ آگ کے تابوت (صندوق) میں ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ یہ نہ دیکھ سکے گا کہ اس کے سوا کسی اور کو بھی دوزخ کی سزا دی گئی ہے-" پھر ابن مسعود نے اس آیت کی تلاوت کی (۲۱:۱۰۰) (تفسیر ابن کثیر' طبری' قرطبی)

وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٠٧﴾ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿١١٢﴾

النصف ﴿٧﴾ ركوع

کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی) ہوں گے۔ (۱۰۵) عبادت گزار بندوں کے لیے تو اس میں ایک بڑا پیغام ہے۔ (۱۰۶) اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ (۱۰۷) کہہ دیجئے! میرے پاس تو پس وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے ‘تو کیا تم بھی اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہو؟ (۱۰۸) پھر اگر یہ منہ موڑلیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا دور۔[10] (۱۰۹) البتہ اللہ تعالیٰ تو کھلی اور ظاہریات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے۔ (۱۱۰) مجھے اس کا بھی علم نہیں ‘ممکن ہے یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک مقررہ وقت تک کا فائدہ (پہنچانا) ہے۔ (۱۱۱) خود نبی نے کہا اے رب! انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔ (۱۱۲)

---

(۱۰) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲): ۱۹۳)

۷۸ اٰیاتھا ۲۲ سُوْرَۃُ الْحَجِّ مَدَنِیَّۃٌ ۱۰۳ رکوعاتھا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّبِعُ كُلَّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ③ كُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَیَهْدِیْهِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ ④ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ (۱) جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پلاتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے' حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔ (۲) بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے ساتھ اور سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ (۳) جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔ (۴) لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے [1] جو صورت دیا گیا تھا اور بے

(۱) ذیل کی حدیث سے بھی اس کی تائید و تشریح ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن =

مُّخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَـيْــــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ

نقشہ تھا۔ یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں' اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں پھر تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو' تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لیے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز

= مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق و مصدوق ہیں (یعنی آپ سچے ہیں اور دوسروں نے بھی سچا مانا) نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے شکم میں پہلے (نطفہ کی صورت میں) چالیس روز تک رکھا جاتا ہے' پھر وہ چالیس روز تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے' پھر وہ چالیس روز تک گوشت کا لوتھڑا بن کر رہتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ دے چنانچہ وہ اس کے اعمال' اس کی موت کا وقت' اس کا رزق اور یہ کہ وہ بد بخت ہو گا یا کہ نیک بخت' لکھ دیتا ہے پھر اس کے جسم میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ کوئی آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے تو وہ جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے عمل کرنے لگ جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء' ب:١/ ح:٣٣٣٢)

وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔ (۵) یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(۶) اور یہ کہ قیامت قطعاً آنے والی ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔(۷) بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں۔(۸) اپنی کروٹ موڑنے والا بن کر[۲] اس لیے کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اسے دنیا میں بھی رسوائی ہو گی اور قیامت کے دن بھی ہم اسے جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے۔(۹) یہ ان اعمال کی وجہ

---

(۲) اس سے مراد تکبر کا اظہار ہے جو اللہ کو سخت ناپسند ہے، چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ "جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔" ایک آدمی نے پوچھا "ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی تکبر ہے)؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔" "تکبر یہ ہے کہ آدمی حق سے اعراض کرے اور دوسروں کو حقیر سمجھے۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ب:۳۹/ ح:۹۱)

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

تیرے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے- یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں-(۱۰) بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں- اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی آفت آگئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں' انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا- واقعی یہ کھلا نقصان ہے-(۱۱) اللہ کے سوا انہیں پکارا کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں نہ نفع- یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے-(۱۲) اسے پکارتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے' یقیناً برے والی ہیں اور برے ساتھی- (۱۳) ایمان اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے جائے گا- اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے-(۱۴) جس کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ کر کاٹ لے (اپنے حلق میں پھندا پھانس لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے؟(۱۵) ہم نے اسی طرح اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے- جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ
وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ
بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

السجدة ٥

ہے۔(١٦) ایمان دار اور یہودی اور صابئی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کردے[٣] گا' اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔(١٧) کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی۔ ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہو چکا ہے' جسے رب ذلیل کردے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔(١٨) یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں' پس کافروں کیلئے تو آگ کے کپڑے بیونت کر کاٹے جائیں گے' اور انکے سروں کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی کا تریڑا بہایا جائے گا۔(١٩) جس سے انکے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلادی جائیں گی۔(٢٠) اور ان کی سزا کیلئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔(٢١) یہ جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے

(٣) اس آیت کی تفسیر کے لئے ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (٢) آیت: ٦٢)

مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۗ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا

وہیں لوٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو! (۲۲) ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہو گا۔ (۲۳) ان کو پاکیزہ بات کی رہنمائی کر دی گئی اور قابل صد تعریف راہ کی ہدایت کر دی گئی۔ (۲۴) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کیلئے مساوی کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں، جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ (۲۵) اور جبکہ ہم نے ابراہیم کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔ (۲۶) اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام

اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا
وَاَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ۝۲۸ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ۝۲۹ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ
الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

راہوں سے آئیں گے۔ [۴] (۲۷) اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ (۲۸) پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔ [۵] (۲۹) یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اسکے اپنے لیے اسکے رب کے پاس بہتری ہے۔ [۶] اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کردیے گئے بجز انکے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ (۳۰) اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ

(۴) اس میں حج کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حج کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے اللہ کے لئے اس گھر (بیت اللہ) کا حج کیا (اس ادائیگی حج کے دوران) نہ اس نے اپنی بیوی سے مباشرت کی اور نہ کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ اس بچے کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے جسے ابھی ابھی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔" (صحیح بخاری، کتاب المحصر، ب:۹، ح:۱۸۱۹۔ مزید ملاحظہ ہو، سورۂ بقرہ (۲) آیت ۱۹۶ کا حاشیہ)

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۲۸)

(۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت: ۳۲)

الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ
الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا' اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔ (۳۱) یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے۔ (۳۲) ان میں تمہارے لیے ایک مقرر وقت تک کا فائدہ ہے پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔ (۳۳) اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے! (۳۴) انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں' انہیں جو برائی پہنچے اس پر صبر کرتے ہیں' نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ بھی دیتے رہتے ہیں۔ (۳۵) قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے نشانات مقرر کر دیے ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو' پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے

عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ

(خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکر گزاری کرو۔(۳۶) اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور نیک لوگوں[۷] کو خوشخبری سنا دیجئے!(۳۷) سن رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے۔ کوئی خیانت کرنے والا ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔(۳۸) جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔(۳۹) یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا

---

(۷) نیک لوگوں (محسنین) یعنی: ایسا احسان کرنے والے، نیکوکار جو کسی دکھلاوے کے بغیر یا کسی شہرت و ناموری کے حصول کی بجائے محض اللہ کے لئے نیک اعمال بجالاتے ہیں اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیتے ہیں۔

وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھائے جا چکے ہوتے جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔ (۴۰) یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں[۸] قائم کریں اور زکوٰتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ (۴۱) اگر یہ

---

(۸) (الف) نمازیں ادا کرنے (اقامت صلوٰۃ) کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان مرد ہو یا عورت پر فرض ہے کہ وہ باقاعدگی سے دن رات میں اپنی پانچ نمازیں مقررہ اوقات میں ادا کرے۔ مرد مسجد میں جماعت کے ساتھ اور عورت گھر میں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو (اس بارے میں) ان کی پٹائی کرو“ (خاندان شہر اور قبیلے وغیرہ کا) سربراہ اور کسی ملک کا مسلمان حکمران اپنی حکومت و اقتدار کے ماتحت بسنے والے مسلمانوں کی طرف سے اس دینی فریضے کی عدم ادائیگی کی صورت میں اللہ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

(ب) نبی کریم ﷺ جن لوازم، آداب و شرائط (قواعد و ضوابط) کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتے تھے ہر شخص کو اسی طرح سے نماز ادا کرنی چاہئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”تم اس طرح سے نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔“ =

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُودُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ إِبْرٰهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿۴۳﴾ وَّأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۴﴾ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيدٍ ﴿۴۵﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿۴۶﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ

لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) تو ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود۔ (۴۲) اور قوم ابراہیم اور قوم لوط۔(۴۳) اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر دبایا' پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟ (۴۴) بہت سی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تہ و بالا کر دیا اس لیے کہ وہ ظالم تھے پس وہ اپنی چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے آباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں۔(۴۵) کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان (واقعات) کو سن لیتے' بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ (۴۶) اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا۔ ہاں البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن

=(صحیح بخاری' کتاب اخبار الاحاد' ب:۱/ ح:۷۲۴۶)
خصائص صلوٰۃ النبی ﷺ کے لئے ملاحظہ ہو۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان' ب:۸۳۔۸۴ / ح:۷۳۵۔۷۳۶) (ج) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ توبہ (۹) آیت:۵۴)

سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا
وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا
مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ
اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔(۴۷) بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں کو میں نے ڈھیل دی پھر آخر انہیں پکڑ لیا' میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (۴۸) اعلان کر دو کہ لوگو! میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہی ہوں۔(۴۹) پس جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان ہی کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔(۵۰) اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔(۵۱) ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا' پس شیطان کی ملاوٹ اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے۔(۵۲) یہ اس لیے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں۔(۵۳) اور اس لیے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب ہی کی طرف سے

إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ

سراسر حق ہی ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف جھک جائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان داروں کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے۔(۵۴) کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آجائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آجائے جو منحوس ہے۔ (۵۵) اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھرے باغوں میں ہوں گے۔(۵۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔(۵۷) اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کردیے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔(۵۸) انہیں اللہ تعالیٰ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے' بیشک اللہ تعالیٰ علم اور بردباری والا ہے۔(۵۹) بات یہی ہے' اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ بیشک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔(۶۰) یہ اس لیے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۶۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۶۱ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۶۲ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ
فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۶۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶۴ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ
تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۶۵ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝۶۶ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ

ع ۷ ۱۵

ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔(۶۱)
یہ سب اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے بھی یہ پکارتے ہیں وہ
باطل ہے اور بیشک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا ہے۔(۶۲) کیا آپ نے نہیں
دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے' پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے
شک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے۔ (۶۳) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے
اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا۔ (۶۴) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ
ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے بس میں کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے
پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس
کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر شفقت و نرمی کرنے والا
اور مہربان ہے۔ (۶۵) اسی نے تمہیں زندگی بخشی' پھر وہی تمہیں مار ڈالے گا پھر
وہی تمہیں زندہ کرے گا' بے شک انسان البتہ ناشکرا ہے۔ (۶۶) ہر امت کے
لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے' جسے وہ بجا لانے والے ہیں

اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ

پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے- یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں-(۶۷) پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے الجھنے لگیں تو آپ کہہ دیں کہ تمہارے اعمال سے اللہ بخوبی واقف ہے-(۶۸) بیشک تمہارے سب کے اختلاف کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ آپ کرے گا- (۶۹) کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے- یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے- اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے-(۷۰) اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں- ظالموں کا کوئی مددگار نہیں-(۷۱) جب ان کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں- وہ تو قریب ہوتے ہیں کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں' کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں- وہ آگ ہے' جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کر رکھا ہے' اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے-(۷۲) لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی

مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ

ہے' ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے' گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے' بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔(۷۳) انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں' اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور و قوت والا اور غالب و زبردست ہے۔(۷۴) فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے رسولوں کو اللہ ہی چھانٹ لیتا ہے' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔(۷۵) وہ بخوبی جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے' اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔(۷۶) اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(۷۷) اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی'[۹] دین تمہارے

---

(۹) یعنی دین بہت آسان ہے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "اللہ کا پسندیدہ دین وہ=

الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾ ع ١٠

باپ ابراہیم کا (قائم رکھو) اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیئے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکٰوۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مدد گار ہے۔ (٧٨)

ہے جو سیدھا اور معتدل (آسان) ہے۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک دین (اسلام) بہت آسان ہے اور جو کوئی اس دین میں ناروا سختی کرے گا تو وہ (دین) اس پر غالب آجائے گا پس تم میانہ روی اختیار کرو اور (کامل و افضل اعمال کے) قریب تر رہو اور (اجر و ثواب کی امید) پر خوش ہو جاؤ (جو تمہیں دیا جائے گا) اور صبح و شام اور رات کے آخری حصے میں عبادت گزاری کر کے مدد و قوت حاصل کرو۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان، ب:٢٩/ ح:٣٩)۔ مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ بقرہ (٢) آیت: ١٤٣)

۱۱۸ اٰیَاتُھَا سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ ۲۳ ۷۴ رُکُوْعَاتُھَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

وقف لازم

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی۔ (۱) جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ (۲) جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ (۳) جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ (۴) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (۵) بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ (۶) اس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔ (۷) جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (۸) جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (۹) یہی وارث ہیں۔ (۱۰) جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (۱۱) یقیناً ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ (۱۲) پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا۔ (۱۳) پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا' پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں پیدا کر دیں'

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۖ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا' پھر دوسری بناوٹ میں اس کو پیدا کر دیا۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے اچھا ہے پیدا کرنے والوں میں۔[1] (۱۴) اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔(۱۵) پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔(۱۶) ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم مخلوقات سے غافل نہیں ہیں۔(۱۷) ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں' پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں' اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔(۱۸) اسی پانی کے ذریعہ سے ہم تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیتے ہیں' کہ تمہارے لیے ان میں بہت سے میوے ہوتے ہیں انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ (۱۹) اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن ہے۔(۲۰) تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی بھاری عبرت ہے۔ ان کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سے نفع تمہارے لیے ان میں ہیں ان میں سے بعض بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔ (۲۱) اور

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورة الحج (۲۲) آیت:۵)

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا
بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ
بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا

ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کرائے جاتے ہو -(۲۲) یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا' اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے-(۲۳) اس کی قوم کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے' یہ تم پر فضیلت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے- اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا' ہم نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں-(۲۴) یقیناً اس شخص کو جنون ہے' پس تم اسے ایک وقت مقرر تک ڈھیل دو-(۲۵) نوح نے دعا کی اے میرے رب! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر-(۲۶) تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا- جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی' مگر ان میں سے جس کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے- خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے-(۲۷) جب تو اور تیرے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۱۰ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ

ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی۔(۲۸) اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر ہے اتارنے والوں میں۔(۲۹) یقیناً اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور ہم بیشک آزمائش کرنے والے ہیں۔(۳۰) ان کے بعد ہم نے اور بھی امت پیدا کی۔(۳۱) پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم کیوں نہیں ڈرتے؟(۳۲) اور سرداران قوم نے جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا، کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے۔(۳۳) اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کرلی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔(۳۴) کیا یہ تم سے اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر صرف خاک اور ہڈی رہ جاؤ گے تو تم پھر زندہ کیے جاؤ گے۔(۳۵) نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے وہ جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو۔(۳۶) یہ تو صرف

بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ
فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ
مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ
فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

زندگانی دنیا ہی ہے ہم مرتے جیتے رہتے ہیں اور یہ نہیں کہ ہم پھر اٹھائے جائیں
گے۔(۳۷) یہ تو بس ایسا شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھ لیا ہے، ہم تو
اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(۳۸) نبی نے دعا کی کہ پروردگار! ان کے
جھٹلانے پر تو میری مدد کر۔(۳۹) جواب ملا کہ یہ تو بہت ہی جلد اپنے کیے پر پچھتانے
لگیں گے۔(۴۰) بالآخر عدل کے تقاضے کے مطابق چیخ نے پکڑ لیا اور ہم نے انہیں
کوڑا کرکٹ کر ڈالا، پس ظالموں کے لیے دوری ہو۔(۴۱) ان کے بعد ہم نے اور بھی
بہت سی امتیں پیدا کیں۔(۴۲) نہ تو کوئی امت اپنے وقت مقررہ سے آگے بڑھی اور
نہ پیچھے رہی۔(۴۳) پھر ہم نے لگاتار رسول بھیجے، جس امت کے پاس اس کا رسول آیا
اس نے جھٹلایا، پس ہم نے ایک کو دوسرے کے پیچھے لگا دیا اور انہیں افسانہ بنا دیا۔ ان
لوگوں کو دوری ہے جو ایمان قبول نہیں کرتے۔(۴۴) پھر ہم نے موسیٰ کو اور اس کے
بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔(۴۵) فرعون اور اس کے
لشکروں کی طرف، پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ۔(۴۶) کہنے لگے
کہ کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں؟ حالانکہ خود ان کی قوم (بھی) ہمارے

عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾

ماتحت ہے-(۴۷) پس انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا آخر وہ بھی ہلاک شدہ لوگوں میں مل گئے- (۴۸) ہم نے تو موسیٰ کو کتاب (بھی) دی کہ لوگ راہ راست پر آجائیں- (۴۹) ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو بلند صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی-(۵۰) اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں-(۵۱) یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں' پس تم مجھ سے ڈرتے رہو- (۵۲) پھر انہوں نے خود (ہی) اپنے امر (دین) کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے' ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر اترا رہا ہے-[۲] (۵۳) پس آپ (بھی) انہیں ان کی غفلت میں ہی کچھ مدت پڑا رہنے دیں- (۵۴) کیا یہ (یوں) سمجھ بیٹھے ہیں؟ کہ ہم جو بھی ان کے مال و اولاد بڑھا رہے ہیں-(۵۵) وہ ان کے لیے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں-(۵۶) یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں-(۵۷) اور جو اپنے

---

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳):۱۰۳)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں-(۵۸) اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے-(۵۹) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں-[۳] (۶۰) یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں-(۶۱) ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے' اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے' ان کے اوپر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا-(۶۲) بلکہ ان کے دل اس طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے لیے اس کے سوا

---

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) نے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اور جو لوگ (اپنے صدقات و خیرات) دیتے ہیں جو کچھ بھی وہ دیتے ہیں (اور دیگر عمل صالح بھی کرتے ہیں) اور ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں کہ انہیں اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے۔" (۲۳:۶۰)

حضرت عائشہ نے کہا کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب نوشی اور چوری کا ارتکاب کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنت صدیق! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات دیتے ہیں اور وہ خوفزدہ رہتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ان اعمال کو قبول نہ فرمائے یہ وہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کے لئے جلدی کرتے ہیں۔" (سنن ترمذی' حدیث:۳۲۲۵ تفسیر القرطبی ج ۱۲ص ۱۳۲)

عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

بھی بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں۔(۶۳) یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو وہ بلبلانے لگے۔(۶۴) آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کیے جاؤ گے۔(۶۵) میری آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے۔(۶۶) اکڑتے اینٹھتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے۔(۶۷) کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا؟ بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا؟ (۶۸) یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا نہیں کہ اس کے منکر ہو رہے ہیں؟ (۶۹) یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے؟ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لایا ہے۔ ہاں ان میں اکثر حق سے چڑنے والے ہیں۔(۷۰) اگر حق ہی ان کی خواہشوں کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز درہم برہم ہو جائے۔ حق تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں ان کی نصیحت پہنچا دی ہے لیکن وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں۔(۷۱) کیا آپ ان سے کوئی اجرت چاہتے ہیں؟ یاد رکھیے کہ آپ کے رب کی اجرت بہت ہی بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی رساں

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ
وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْۤا
ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ

ع ۲۷

ہے-(۷۳) یقیناً آپ تو انہیں راہ راست کی طرف بلا رہے ہیں-(۷۴) بیشک جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے راستے سے مڑ جانے والے ہیں-(۷۵) اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور ان کی تکلیفیں دور کر دیں تو یہ تو اپنی اپنی سرکشی میں جم کر اور بہکنے لگیں- (۷۶) اور ہم نے انہیں عذاب میں بھی پکڑا تاہم یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار کی- (۷۷) یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اسی وقت فوراً مایوس ہو گئے- (۷۸) وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے' مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو-(۷۹) اور وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے- (۸۰) اور یہ وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات دن کے ردوبدل کا مختار بھی وہی ہے- کیا تم کو سمجھ بوجھ نہیں؟ (۸۱) بلکہ ان لوگوں نے بھی ویسی ہی بات کہی جو اگلے کہتے چلے آئے- (۸۲) کہ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا پھر بھی ہم ضرور اٹھائے جائیں گے؟(۸۳) ہم سے اور ہمارے باپ دادوں

قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا

سے پہلے ہی سے یہ وعدہ ہوتا چلا آیا ہے کچھ نہیں یہ تو صرف اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔(۸۳) پوچھئے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو؟ (۸۴) فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی، کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔ (۸۵) دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟(۸۶) وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟(۸۷) پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا، اگر تم جانتے ہو تو بتلا دو؟(۸۸) یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے پھر تم کدھر سے جادو کر دیے جاتے ہو؟(۸۹) حق یہ ہے کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا ہے اور یہ بیشک جھوٹے ہیں۔(۹۰) نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لیے لیے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا۔ جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ پاک (اور بے نیاز) ہے۔(۹۱) وہ غائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے۔ (۹۲)

تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰۤی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُھُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ
ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾
وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ؕ اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَ قَآئِلُھَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی
یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ

آپ دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا وعدہ انہیں دیا جا رہا ہے۔ (۹۳) تو اے رب! تو مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نہ کرنا۔ (۹۴) ہم جو کچھ وعدے انہیں دے رہے ہیں سب آپ کو دکھا دینے پر یقیناً قادر ہیں۔ (۹۵) برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں۔ (۹۶) اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (۹۷) اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ جائیں۔ (۹۸) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔ (۹۹) کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوتا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔ (۱۰۰) پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی پوچھ گچھ۔ (۱۰۱) جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔ (۱۰۲) اور جن کی ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔ (۱۰۳) ان کے چہروں کو آگ

فہرست فہرست

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾
اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا
وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ
تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ
فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ

جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے۔ (۱۰۴) کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر بھی تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ (۱۰۵) کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ۔ (۱۰۶) اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نجات دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں۔ (۱۰۷) اللہ فرمائے گا پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔ (۱۰۸) میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لاچکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ (۱۰۹) (لیکن) تم انہیں مذاق میں ہی اڑاتے رہے یہاں تک کہ (اس مشغلے نے) تم کو میری یاد (بھی) بھلا دی اور تم ان سے مذاق ہی کرتے رہے۔ (۱۱۰) میں نے آج انہیں انکے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔ (۱۱۱) اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تم زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے؟ (۱۱۲) وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم، گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجئے۔ (۱۱۳) اللہ تعالیٰ فرمائے گا فی الواقع

لَبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ۶ (۲۶)

تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو اے کاش! تم اسے پہلے ہی سے جان لیتے؟(۱۱۴) کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔(۱۱۵) اللہ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے' اسکے سوا کوئی معبود نہیں' وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔(۱۱۶) جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اسکے پاس نہیں' پس اسکا حساب تو اسکے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔(۱۱۷) اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔(۱۱۸)

اٰيَاتُهَا ۶۴ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ ۲۴ ۱۰۲ رُكُوْعَاتُهَا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ

یہ ہے وہ سورت جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور مقرر کردی ہے اور جس میں ہم نے کھلی آیتیں (احکام) اتارے ہیں تاکہ تم یاد رکھو۔(۱) زناکار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ (۱) ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے

(۱) اس میں زانی اور زانیہ کا لفظ اگرچہ عام ہے' لیکن نبی ﷺ نے اسے غیر شادی شدہ=

اللّٰہِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ اَلزَّانِیْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞

تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے' اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔(۲) زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زناکار عورت بھی بجز زانی یا مشرک مرد کے اور نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کردیا گیا۔(۳) جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کرسکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ یہ فاسق لوگ

=کے ساتھ خاص کردیا ہے یعنی یہ سزا' جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے' وہ ایسے بدکار مرد یا عورت کو دی جائے گی جو غیر شادی شدہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں اس کے لیے آپ نے جلاوطنی کی سزا کا بھی اضافہ فرمایا' جیسا کہ ذیل کی حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فیصلہ فرمایا کہ زانی غیر محصن (کنوارے بدکار) کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے اور اس پر حد جاری کی جائے۔ (یعنی سو کوڑے) (صحیح بخاری' کتاب الحدود' ب:۳۲/ ح:۶۸۳۳) اور شادی شدہ زانی کی سزا سنگساری ہے' جیسا کہ ذیل کی حدیث سے واضح ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم قبیلے کا ایک آدمی نبی کریمؐ کے پاس آیا اور چار بار گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اسے رجم کردیا جائے کیونکہ وہ شادی شدہ تھا۔'' (صحیح بخاری' کتاب الحدود' ب:۲۱/ ح:۶۸۱۴) مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ النساء(۴) آیت:۲۵)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ

ہیں- (۴) ہاں جو لوگ اسکے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہے-(۵)جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور انکا کوئی گواہ بجز خود انکی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں-(۶)اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو-(۷)اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اسکا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے-(۸)اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اسکا خاوند سچوں میں سے ہو-(۹)اگر اللہ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا (تو تم پر مشقت اترتی) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنیوالا باحکمت ہے-(۱۰)جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں [۲]

---

(۲) اس سے مراد وہ بہتان ہے جو زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بعض منافقین کی طرف سے عائد کیا گیا تھا۔ یہ قصہ معروف ہے' ایک جنگ میں واپسی پر کسی وجہ سے حضرت عائشہ رض قافلے سے پیچھے رہ گئیں تو منافقین نے ان پر تہمت لگادی' جس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ سخت پریشان رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے =

شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۱ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۲ لَوْلَا جَاۗءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَاۗءِ فَاُولٰۗىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۳ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۴ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ڰ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو' بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت ہی بڑا ہے۔ (۱۱) اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمانی کیوں نہ کی اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے۔ (۱۲) وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو یہ بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں۔ (۱۳) اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ (۱۴) جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی 'گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات

= حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت میں آیات (۱۱ تا ۲۰) نازل فرمادیں۔ جن سے حضرت عائشہ کی پاک دامنی اور منافقین کی شرارت واضح ہو گئی۔ یہ قصہ واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے۔ ملاحظہ ہو (صحیح بخاری 'کتاب التفسیر 'س: ۲۴/ ب: ۶/ ح: ۴۷۵۰)

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِى الْقُرْبٰى

تھی۔(۱۵) تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ! تو پاک ہے' یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔ (۱۶) اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔(۱۷) اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔(۱۸) جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں' اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔(۱۹) (یہ بات نہ ہوتی) اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔(۲۰) ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے' کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب سننے والا سب جاننے والا ہے۔(۲۱) تم میں

وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع

سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو راہ للہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیے' بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرمادے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔(۲۲) جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔(۲۳) جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔(۲۴) اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔(۲۵) خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں' ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی۔(۲۶) اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو' یہی

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ
لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

تمہارے لیے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (۲۷) اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ‘ یہی بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے‘ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ (۲۸) ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی فائدہ یا اسباب ہو‘ جانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ (۲۹) مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں‘ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے‘ لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔ (۳۰) مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں‘[۳] سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی

---

(۳) اس آیت کی بابت حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں "اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنھوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈال لیں" تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر انہیں اپنے اوپر اوڑھ =

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۗ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ

اوڑھنیوں کے بکل مارے رہیں' اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں' سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے' اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ (۳۱) تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے

= لیا" (ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو ڈھانپ لیا) صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب یہ آیت "اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈال لیں۔" (۲۴:۳۱) نازل ہوئی تو عورتوں نے اپنی چادروں کو دونوں کناروں سے پھاڑ کر انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ (ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو ڈھانپ لیا) (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۲۴/ ب:۱۲/ ح:۴۷۵۸)

فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

امیر بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔(۳۲) اور ان لوگوں کو پاک دامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے، تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو، تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔(۳۳) ہم نے تمہاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔(۳۴) اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا، اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ

مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے' نور پر نور ہے' اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے' لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ (۳۵) ان گھروں میں جن کے ادب و احترام کا اور اللہ تعالیٰ کا نام وہاں لیے جانے کا حکم ہے'[۴] وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ (۳۶) ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز

(۴) آیت میں گھروں سے مراد مسجدیں ہیں' جن میں جانے اور بیٹھنے کے بھی خصوصی آداب ہیں اور عبادات کا اجر و ثواب بھی زیادہ' جیسا کہ ذیل کی احادیث سے واضح ہے۔

(الف) ابو قتادہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔ (صحیح بخاری' کتاب الصلاۃ' ب:۶۰/ ح:۴۴۴)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اجر و ثواب اس کے گھر یا بازار میں نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب اچھی طرح سے وضو کر کے نماز کے لئے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور جب وہ =

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾

کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ (۳۷) اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔ (۳۸) اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا،(۵) ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے۔ (۳۹) یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت

= نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑا رہتا ہے فرشتے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے (رحمت و مغفرت کی) دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ! اس پر رحم فرما، یا اللہ! اس پر مہربانی فرما اور تم میں سے کوئی جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو گویا وہ نماز ہی (کی حالت) میں رہتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، ب: ۶۳/ ح: ۶۴۷)

(۵) یعنی کافر کے اعمال ایک پیاسے آدمی کے لئے سراب کی طرح ہیں جب کافر اللہ سے ملے گا تو وہ خیال کرے گا کہ اسے اللہ کی طرف سے اس کے نیک اعمال کا اچھا اجر ملے گا، لیکن سراب کی طرح اسے کچھ بھی نہ مل پائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِیْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ

گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو' پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں۔ الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے درپے ہیں۔ جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے' اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ (۴۰) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے' لوگ جو کچھ کریں اس سے اللہ بخوبی واقف ہے۔ (۴۱) زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (۴۲) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے' پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے' پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے' پھر جنہیں چاہے ان کے پاس انہیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔ (۴۳) اللہ تعالیٰ ہی دن اور رات

ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

کو ردوبدل کرتا رہتا ہے آنکھوں والوں کیلئے تو اس میں یقیناً بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔ (۴۴) تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۴۵) بلاشک و شبہ ہم نے روشن اور واضح آیتیں اتار دی ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (۴۶) اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہوئے، پھر ان میں سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے۔ یہ ایمان والے ہیں (ہی) نہیں۔ (۴۷) جب یہ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے جھگڑے چکا دے تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے۔ (۴۸) ہاں اگر انہی کو حق پہنچتا ہو تو مطیع و فرماں بردار ہو کر اس کی طرف چلے آتے ہیں۔ (۴۹) کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انہیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

ظالم ہیں۔ (۵۰) ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ (۵۱) جو بھی اللہ تعالیٰ کی اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔ (۵۲) بڑی پختگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کا حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہوں گے۔ کہہ دیجئے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) اطاعت (کی حقیقت) معلوم ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ (۵۳) کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، رسول اللہ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کردیا گیا ہے اور تم پر اس کی جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب رسول کی ماتحتی کرو۔ سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔ (۵۴) تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا‘ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔ (۵۵) نماز کی پابندی کرو‘ زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (۵۶) یہ خیال آپ کبھی بھی نہ کرنا کہ منکر لوگ زمین میں (ادھر ادھر بھاگ کر) ہمیں ہرا دینے والے ہیں‘ ان کا اصلی ٹھکانا تو جہنم ہے جو یقیناً بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ (۵۷) ایمان والو! تم سے تمہاری ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد‘ یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں۔ ان وقتوں کے ماسوا نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر۔ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

بکثرت آنے جانے والے ہو(ہی)' اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام تم سے بیان فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے۔(۵۸) اور تمہارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے' اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم و حکمت والا ہے۔(۵۹) بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں' تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے' اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔(۶۰) اندھے پر' لنگڑے پر' بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھا لو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا

أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ

اپنے دوستوں کے گھروں سے- تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں تم سب ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ- پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ' یوں ہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرما رہا ہے تاکہ تم سمجھ لو-(۶۱) باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں کہیں نہیں جاتے-جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں- پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں' بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے-(۶۲) تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کر لو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے- تم میں سے انہیں اللہ خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں- سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا

اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾

چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب (نہ) پہنچے۔ (۶۳) آگاہ ہو جاؤ کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے' اور جس دن یہ سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے اس دن ان کو ان کے کیے سے وہ خبردار کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (۶۴)

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتها ۷۷ — ۲۵ — ۴۲ — رکوعاتها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔ (۱) اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا' نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔ (۲) ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں' یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔ (۳) اور کافروں نے کہا

لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ ۚ وَقَالُوْٓا
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ
وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ
اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ
ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ ۧ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ

یہ تو بس خود اسی کا گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے' دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سر تا سر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔(۴) اور یہ بھی کہا کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھ رکھے ہیں بس وہی صبح وشام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔(۵) کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان و زمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔(۶) اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے' اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔(۷) یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا۔ اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔(۸) خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔ پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر نہیں آسکتے۔(۹) اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت فرما دے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر

خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ⑩ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ⑪ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ⑫ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ⑬ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ⑭ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ⑮ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْــُٔوْلًا ⑯ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ⑰ۭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ

ہوں جن کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے دے۔(۱۰) بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔(۱۱) جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اس کا غصے سے بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔(۱۲) اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ میں مشکیں کس کر پھینک دیے جائیں گے تو وہاں اپنے لیے موت ہی موت پکاریں گے۔(۱۳) (ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی اموات کو پکارو۔(۱۴) آپ کہہ دیجئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے' جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ ہے۔(۱۵) وہ جو چاہیں گے ان کے لیے وہاں موجود ہو گا' ہمیشہ رہنے والے۔ یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابل درخواست ہے۔(۱۶) اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے' انہیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے۔(۱۷) وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ

مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

ع ۱۱ ۱۷

تیرے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انہیں اور ان کے باپ دادوں کو آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے' یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے۔(۱۸) تو انہوں نے تو تمہیں تمہاری تمام باتوں میں جھٹلایا' اب نہ تو تم میں عذابوں کے پھیرنے کی طاقت ہے' نہ مدد کرنے کی' تم میں سے جس جس نے ظلم کیا ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔[1] (۱۹) ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔(۲۰)

---

(۱) مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔ اور جو کسی اور کی بھی عبادت کرے گا تو یقیناً وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو گا' ورنہ اللہ تو اتنا مہربان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو عذاب دینا پسند ہی نہیں کرتا' چنانچہ حدیث میں ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ معاذ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں" (پھر فرمایا) "کیا تم جانتے ہو کہ ان (بندوں) کا اس (اللہ) پر کیا=

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

=حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ انہیں عذاب نہ دے۔" (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۱/ ح: ۷۳۷۳)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کرلی ہے۔(۲۱) جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن ان گنہ گاروں کو کوئی خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کیے گئے۔(۲۲) اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔(۲۳) البتہ اس دن جنتیوں کا ٹھکانا بہتر ہوگا اور خواب گاہ بھی عمدہ ہوگی۔(۲۴) اور جس دن آسمان بادل پر پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔(۲۵) اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمٰن کا ہی ہوگا اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔(۲۶) اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول ﷺ کی راہ اختیار کی ہوتی۔[۲] (۲۷) ہائے افسوس کاش کہ

---

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بھی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات (اللہ) =

يَٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِى ۗ وَكَانَ ٱلشَّيْطَٰنُ لِلْإِنسَٰنِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِى ٱتَّخَذُوا۟ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ ٱلْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ ٱلْقُرْءَانُ جُمْلَةً وَٰحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِۦ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَٰهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَٰكَ بِٱلْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ ٱلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُو۟لَٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ

میں نے فلاں کو دوست بنایا ہوا نہ ہوتا۔(۲۸) اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔(۲۹) اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔(۳۰) اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گنہ گاروں کو بنا دیا ہے۔ اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔(۳۱) اور کافروں نے کہا کہ اس پر قرآن سارا کا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہ اتارا گیا اسی طرح ہم نے (تھوڑا تھوڑا کر کے) اتارا تاکہ اس سے ہم آپ کا دل قوی رکھیں، ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے۔(۳۲) یہ آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ توجیہ آپ کو بتا دیں گے۔(۳۳) جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ وہی بدتر مکان والے اور گمراہ تر راستے

=کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے! اس امت میں موجود یہود و نصاریٰ میں سے جو کوئی بھی میرے (میری نبوت و رسالت کے) بارے میں سنے اور پھر میرے لائے ہوئے پیغام (دین اسلام) پر ایمان لائے بغیر ہی مر جائے تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔'' (مسلم کتاب الایمان حدیث:۲۴۰)

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

والے ہیں۔[۳] (۳۴) اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی ہارون کو ان کا وزیر بنا دیا۔ (۳۵) اور کہہ دیا کہ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جو ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ پھر ہم نے انہیں بالکل ہی پامال کر دیا۔ (۳۶) اور قوم نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے انہیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب مہیا کر رکھے ہیں۔ (۳۷) اور عادیوں اور ثمودیوں اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان کی بہت سی امتوں کو (ہلاک کر دیا)۔ (۳۸) اور ہم نے ان کے سامنے مثالیں بیان کیں پھر ہر ایک کو بالکل ہی تباہ و برباد کر دیا۔ (۳۹) یہ لوگ اس بستی کے پاس سے بھی آتے جاتے ہیں جن پر بری طرح کی بارش برسائی گئی۔ کیا یہ پھر بھی اسے دیکھتے نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ انہیں مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں۔ (۴۰) اور تمہیں جب بھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن کرنے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (۴۱) (وہ تو کہتے) کہ ہم اس پر جمے رہے ورنہ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں

(۳) ملاحظہ ہو حاشیہ سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت: ۹۷

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ

چھوڑی تھی- اور یہ جب عذابوں کو دیکھیں گے تو انہیں صاف معلوم ہو جائے گا کہ پوری طرح راہ سے بھٹکا ہوا کون تھا؟ (۴۲) کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ (۴۳) کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں- وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے- (۴۴) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سایے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا- پھر ہم نے آفتاب کو اس کا رہنما بنایا (۴۵) پھر ہم نے اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا- (۴۶) اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت- (۴۷) اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں- (۴۸) تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں- (۴۹) اور بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تاکہ وہ نصیحت حاصل

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَىِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۗ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۚ ﴿۵۸﴾ الَّذِىْ

کریں‘ مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے مانا نہیں۔(۵۰) اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔(۵۱) پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔(۵۲) اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں‘ یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری کڑوا‘ اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی۔(۵۳) وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا‘ پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔(۵۴) یہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں کوئی نفع دے سکیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکیں‘ اور کافر تو ہے ہی اپنے رب کے خلاف (شیطان کی) مدد کرنے والا۔(۵۵) ہم نے تو آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے۔(۵۶) کہہ دیجئے کہ میں قرآن کے پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راہ پکڑنا چاہے۔(۵۷) اس ہمیشہ زندہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں‘ وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩ ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ

ع ١٦ ٢ السجدة ٧

(۵۸) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں ہی پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ رحمٰن ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔ (۵۹) ان سے جب بھی کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمٰن ہے کیا؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں (اور) اضافہ کر دیا۔ (۶۰) بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔ (۶۱) اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس شخص کی نصیحت کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکرگزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (۶۲) رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ (۶۳) اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔[۴] (۶۴) اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم

(۴) مطلب یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نفلی نمازوں کا اہتمام کرنے والے اس کا مصداق ہوں گے۔ تاہم صرف فرائض کی ادائیگی بھی معمولی عمل نہیں اور وہ بھی اس میں یقیناً داخل ہیں۔

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ (۶۵) بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔ (۶۶) اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل راہ ہوتی ہے۔ (۶۷) اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کردیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ (۶۸) اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ (۶۹) سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔[5] (۷۰) اور جو شخص توبہ

(۵) ”اسلام گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی طرح (اللہ کے لئے) ہجرت اور حج بیت اللہ بھی۔“ (مسلم، کتاب الایمان، ب: ۵۴/ ح: ۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ چند مشرکین جنہوں نے بہت زیادہ قتل اور بہت زیادہ زنا کئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور =

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ

کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔(۷۱) اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔ (۷۲) اور جب انہیں انکے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔(۷۳) اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔(۷۴) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں انکے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا

=انہوں نے کہا آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس (دین) کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھا ہے لیکن آپؐ ہمیں یہ تو بتا دیں کہ جو ہم نے (برے) اعمال کئے ہیں اس کا کوئی کفارہ بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی "اور جو اللہ کے ساتھ (کسی) دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان کی) جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ہلاک نہیں کرتے مگر ہاں بربنائے حق۔ اور نہ وہ زنا (کا ارتکاب) کرتے ہیں اور جو کوئی ایسے کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا" (۶۸:۲۵) مگر جس نے توبہ کی.....(۷۰:۲۵)

اور قرآن کریم کی یہ آیت بھی نازل ہوئی "اے رسول! تم ہماری طرف سے کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔" (۲۹: ۵۳) (صحیح بخاری' حدیث: ۴۸۱۰)

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ١٧

جائے گا-(۷۵)اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے' وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے-(۷۶) کہہ دیجئے! اگر تمہاری دعا التجا (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری مطلق پروانہ کرتا' تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تمہیں چمٹ جانے والی ہو گی-(۷۷)

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ٢٦ — اٰيَاتُهَا ٢٢٧ — رُكُوْعَاتُهَا ١١ — ٤٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع ١ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ

طسم (۱) یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں-(۲) انکے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے-(۳) اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسا نشان اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں-(۴) اور انکے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے بن گئے-(۵) ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب ان کے پاس جلدی سے اس کی خبریں آجائیں گی جس کے ساتھ وہ مسخراپن کر رہے ہیں-(۶) کیا انہوں نے زمین پر نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر اگائے ہیں؟(۷) بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں-(۸) اور تیرا رب

مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ۭ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ۙ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٧﴾ۭ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ۙ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ۭ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا

یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے۔(۹) اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو آواز دی کہ ظالم قوم کے پاس جا۔ (۱۰) قوم فرعون کے پاس ' کیا وہ پرہیز گاری نہ کریں گے۔(۱۱) موسیٰ نے کہا میرے پروردگار! مجھے تو خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں۔(۱۲) اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی) بھیج۔(۱۳) اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔ (۱۴) جناب باری نے فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہو گا' تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں۔(۱۵) تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں۔(۱۶) کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دے۔(۱۷) فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت سے سال ہم میں نہیں گزارے؟(۱۸) پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں میں ہے۔(۱۹) حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا۔ (۲۰) پھر تم سے خوف کھا کر میں تم میں سے بھاگ گیا' پھر مجھے

خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ

میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے کر دیا۔(۲۱) مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ (۲۲) فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے؟ (۲۳) حضرت موسیٰ نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے، اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔(۲۴) فرعون نے اپنے ارد گرد والوں سے کہا کہ کیا تم سن نہیں رہے؟ (۲۵) حضرت موسیٰ نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔ (۲۶) فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے۔(۲۷) حضرت موسیٰ نے فرمایا! وہی مشرق و مغرب کا اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔(۲۸) فرعون کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا۔(۲۹) موسیٰ نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟(۳۰) فرعون نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر۔(۳۱) آپ نے (اسی وقت) اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدہا بن گئی۔(۳۲) اور اپنا ہاتھ کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی

فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ

وقت ہر دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا۔ (۳۴) فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر ہے۔ (۳۵) یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی نکال دے، بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو۔ (۳۶) ان سب نے کہا آپ اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔ (۳۷) جو آپ کے پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں۔ (۳۸) پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام جادوگر جمع کیے گئے۔ (۳۹) اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو جاؤ گے؟ (۴۰) تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم ان ہی کی پیروی کریں۔ (۴۱) جادوگر آکر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟ (۴۲) فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص درباری بن جاؤ گے۔ (۴۳) حضرت موسیٰ نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو۔ (۴۴) انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔ (۴۵) اب حضرت موسیٰ نے بھی اپنی

فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوسٰى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حٰشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حٰذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ

لکڑی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے بنے بنائے کھلونوں کو نگلنا شروع کر دیا۔(۴۵) یہ دیکھتے ہی جادوگر سجدے میں گر گئے۔(۴۶) اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر ایمان لائے۔(۴۷) یعنی موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔(۴۸) فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔(۴۹) انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں، ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ہی۔(۵۰) اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے بنے ہیں ہمیں امید پڑتی ہے کہ ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرما دے گا۔ (۵۱) اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کیے جاؤ گے۔(۵۲) فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا۔(۵۳) کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد میں ہے۔(۵۴) اور اس پر یہ ہمیں سخت غضب ناک کر رہے ہیں۔(۵۵) اور یقیناً ہم بڑی جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے۔(۵۶) بالآخر

وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے۔(۵۷) اور خزانوں سے۔ اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔ (۵۸) اسی طرح ہوا اور ہم نے ان (تمام) چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا۔ (۵۹) پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے۔ (۶۰) پس جب دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا' تو موسیٰؑ کے ساتھیوں نے کہا' ہم تو یقیناً پکڑ لیے گئے۔(۶۱) موسیٰ نے کہا' ہرگز نہیں۔ یقین مانو' میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ دکھائے گا۔ (۶۲) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لکڑی مار' پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے سارے پہاڑ کے ہو گیا۔ (۶۳) اور ہم نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔ (۶۴) اور موسیٰ کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دے دی۔(۶۵) پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا۔(۶۶) یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں۔ (۶۷) اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے۔(۶۸) انہیں ابراہیم کا واقعہ بھی سنا دو۔(۶۹) جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟(۷۰) انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے ہیں بتوں کی' ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں۔ (۷۱) آپ نے فرمایا

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾

کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟ (۷۲) یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ (۷۳) انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔ (۷۴) آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو؟ (۷۵) تم اور تمہارے اگلے باپ دادا' وہ سب میرے دشمن ہیں۔ (۷۶) بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے۔ (۷۷) جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری رہبری فرماتا ہے۔ (۷۸) وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (۷۹) اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ (۸۰) اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا۔ (۸۱) اور جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا۔ (۸۲) اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا دے۔ (۸۳) اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔ (۸۴) مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا دے۔ (۸۵) اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔ (۸۶) اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں مجھے رسوا نہ کر۔ (۸۷) جس دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ (۸۸) لیکن فائدہ

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ
يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا
وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾
وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۟الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ

والا وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے۔ (۸۹) اور پرہیزگاروں کے لیے جنت بالکل نزدیک لادی جائے گی۔ (۹۰) اور گمراہ لوگوں کے لیے جہنم ظاہر کردی جائے گی۔ (۹۱) اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے وہ کہاں ہیں؟ (۹۲) جو اللہ تعالیٰ کے سوا تھے 'کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟ یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں۔ (۹۳) پس وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے۔ (۹۴) اور ابلیس کے تمام کے تمام لشکر بھی وہاں۔ (۹۵) آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔ (۹۶) کہ قسم اللہ کی! یقیناً ہم تو کھلی غلطی پر تھے۔ (۹۷) جبکہ تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے۔ (۹۸) اور ہمیں تو سوا ان بدکاروں کے کسی اور نے گمراہ نہیں کیا تھا۔ (۹۹) اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں۔ (۱۰۰) اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔ (۱۰۱) اگر کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ پھر جانا ملتا تو ہم پکے سچے مومن بن جاتے۔ (۱۰۲) یہ ماجرا یقیناً ایک زبردست نشانی ہے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ (۱۰۳) یقیناً آپ کا پروردگار ہی غالب مہربان ہے۔ (۱۰۴) قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔ (۱۰۵)

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَکَ وَاتَّبَعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ

النصف

جبکہ ان کے بھائی نوح نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں! (١٠٦) سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔ (١٠٧) پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے۔ (١٠٨) میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا' میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔ (١٠٩) پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری کرو۔ (١١٠) قوم نے جواب دیا کہ کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے۔ (١١١) آپ نے فرمایا! مجھے کیا خبر کہ وہ پہلے کیا کرتے رہے؟ (١١٢) ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہو تو۔ (١١٣) میں ایمان داروں کو دھکے دینے والا نہیں۔ (١١٤) میں تو صاف طور پر ڈرا دینے والا ہوں۔ (١١٥) انہوں نے کہا کہ اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کر دیا جائے گا۔ (١١٦) آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا۔ (١١٧) پس تو مجھ میں اور ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو نجات دے۔ (١١٨) چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (سوار کرا کر) نجات دے دی۔ (١١٩) بعد

ع ۸

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ
لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً
تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ

ازاں باقی کے تمام لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔ (۱۲۰) یقیناً اس میں بہت بڑی عبرت ہے۔
ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔ (۱۲۱) اور بیشک آپ کا
پروردگار البتہ وہی ہے زبردست رحم کرنے والا۔ (۱۲۲) عادیوں نے بھی رسولوں کو
جھٹلایا۔ (۱۲۳) جبکہ ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ (۱۲۴)
میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ (۱۲۵) پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو! (۱۲۶) میں اس
پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا' میرا ثواب تو تمام جہان کے پروردگار کے
پاس ہی ہے۔ (۱۲۷) کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشا یادگار (عمارت) بنا رہے
ہو۔ (۱۲۸) اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر رہے ہو' گویا کہ تم ہمیشہ
یہیں رہو گے۔ (۱۲۹) اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔
(۱۳۰) اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ (۱۳۱) اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے
تمہاری امداد کی جنہیں تم جانتے ہو۔ (۱۳۲) اس نے تمہاری مدد کی مال سے اور اولاد
سے۔ (۱۳۳) باغات سے اور چشموں سے۔ (۱۳۴) مجھے تو تمہاری نسبت بڑے دن
کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ (۱۳۵) انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے
والوں میں نہ ہوں ہم پر یکساں ہے۔ (۱۳۶) یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے۔

اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ
وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾
وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ

(۱۳۷) اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیے جائیں گے۔ (۱۳۸) چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا، اس لیے ہم نے انہیں تباہ کر دیا، یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر بے ایمان تھے۔ (۱۳۹) بیشک آپ کا رب وہی ہے غالب مہربان۔ (۱۴۰) ثمودیوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ (۱۴۱) ان کے بھائی صالح نے ان سے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ (۱۴۲) میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں۔ (۱۴۳) تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا کرو۔ (۱۴۴) میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہی ہے۔ (۱۴۵) کیا ان چیزوں میں جو یہاں ہیں تم امن کے ساتھ چھوڑ دیے جاؤ گے۔ (۱۴۶) یعنی ان باغوں اور ان چشموں۔ (۱۴۷) اور ان کھیتوں اور ان کھجوروں کے باغوں میں جن کے شگوفے نرم و نازک ہیں۔ (۱۴۸) اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پر **تکلف** مکانات بنا رہے ہو۔ (۱۴۹) پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (۱۵۰) بے باک حد سے گزر جانے والوں کی اطاعت سے باز آ جاؤ۔ (۱۵۱) جو ملک میں فساد پھیلا رہے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ (۱۵۲) وہ بولے کہ بس تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا گیا

اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ
ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ
الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

ہے۔ (۱۵۳) تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے۔ اگر تو سچوں سے ہے تو کوئی معجزہ لے آ۔ (۱۵۴) آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی، پانی پینے کی ایک باری اس کی اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری۔ (۱۵۵) (خبردار!) اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کرلے گا۔ (۱۵۶) پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں، بس وہ پشیمان ہو گئے۔ (۱۵۷) اور عذاب نے انہیں آدبوچا۔ بیشک اس میں عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر لوگ مومن نہ تھے۔ (۱۵۸) اور بیشک آپ کا رب بڑا زبردست اور مہربان ہے۔ (۱۵۹) قوم لوط نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔ (۱۶۰) ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں رکھتے؟ (۱۶۱) میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔ (۱۶۲) پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (۱۶۳) میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔ (۱۶۴) کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔ (۱۶۵) اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا جوڑ بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو، بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے۔ (۱۶۶)

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

انہوں نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا۔(۱۶۷) آپ نے فرمایا، میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں۔(۱۶۸) میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچالے جو یہ کرتے ہیں۔(۱۶۹) پس ہم نے اسے اور اسکے متعلقین کو سب کو بچالیا۔(۱۷۰) بجز ایک بڑھیا کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گئی۔(۱۷۱) پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا۔(۱۷۲) اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا مینہ برسایا، پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا۔(۱۷۳) یہ ماجرا بھی سراسر عبرت ہے۔ ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے۔(۱۷۴) بیشک تیرا پروردگار وہی ہے غلبے والا مہربانی والا۔(۱۷۵) ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔(۱۷۶) جبکہ ان سے شعیب نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟(۱۷۷) میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔(۱۷۸) اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔(۱۷۹) میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا، میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس ہے۔(۱۸۰) ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔(۱۸۱) اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو۔(۱۸۲)

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۱۸۶﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۸۹﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۹۰﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹۱﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿۱۹۵﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۶﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ

لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو' بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔(۱۸۳) اس اللہ کا خوف رکھو جس نے خود تمہیں اور اگلی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ (۱۸۴) انہوں نے کہا تو تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا جاتا ہے۔(۱۸۵) اور تو تو ہم ہی جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹ بولنے والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں۔(۱۸۶) اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔(۱۸۷) کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔(۱۸۸) چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا۔ وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا۔(۱۸۹) یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان میں سے اکثر مسلمان نہ تھے۔ (۱۹۰) اور یقیناً تیرا پروردگار البتہ وہی ہے غلبے والا مہربانی والا۔ (۱۹۱) اور بیشک و شبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا ہے۔(۱۹۲) اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔(۱۹۳) آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ (۱۹۴) صاف عربی زبان میں ہے۔(۱۹۵) اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی اس قرآن کا تذکرہ ہے۔ (۱۹۶) کیا انہیں یہ نشانی کافی نہیں کہ حقانیت قرآن کو تو بنی

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔[۱] (۱۹۷) اور اگر ہم اسے کسی عجمی شخص پر نازل فرماتے۔ (۱۹۸) پس وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو یہ اسے باور کرنے والے نہ ہوتے۔ (۱۹۹) اسی طرح ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں اس انکار کو داخل کر دیا ہے۔ (۲۰۰) وہ جب تک دردناک عذابوں کو ملاحظہ نہ کر لیں ایمان نہ لائیں گے۔ (۲۰۱) پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آجائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہو گا۔ (۲۰۲) اس وقت کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت دی جائے گی؟ (۲۰۳) پس کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟ (۲۰۴) اچھا یہ بھی بتاؤ کہ اگر ہم نے انہیں کسی سال بھی فائدہ اٹھانے دیا۔ (۲۰۵) پھر انہیں وہ عذاب آلگا جن سے یہ دھمکائے جاتے تھے۔ (۲۰۶) تو جو کچھ بھی یہ برتتے رہے اس میں سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ (۲۰۷) ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لیے ڈرانے والے تھے۔ (۲۰۸) نصیحت کے طور پر اور ہم ظلم کرنے والے نہیں ہیں۔ (۲۰۹) اس قرآن کو شیطان نہیں لائے۔ (۲۱۰) نہ وہ اس کے قابل ہیں' نہ انہیں اس کی طاقت ہے۔ (۲۱۱) بلکہ وہ تو سننے سے بھی محروم کر دیے گئے ہیں۔ (۲۱۲)

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت:۶۶) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قصہ

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾

پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا کے قابل بن جائے۔(۲۱۳) اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈرا دے۔[۲] (۲۱۴) اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ، جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔(۲۱۵) اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو تو اعلان کر دے کہ میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو۔(۲۱۶) اپنا پورا

---

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر نکلے اور کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکارا یا صباحاہ (لوگو ہوشیار ہو جاؤ) (مکے کے) لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا "بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟" لوگوں نے کہا "ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا" (اسی وجہ سے آپ کو امین اور صادق کا لقب دے رکھا ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو میں تمہیں اس عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔" (اس پر) ابولہب کہنے لگا "تو ہلاک ہو جائے! تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ پھر ابولہب واپس چلا گیا۔ اس پر سورۃ اللھب "ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا" نازل ہوئی (۱۱۱:۱) (صحیح بخاری، حدیث: ۴۹۷۱)

یا صباحاہ: اہل عرب یہ لفظ کسی مصیبت، آفت کی صورت میں لوگوں کو مدد کے لئے پکارنے یا انہیں کسی خطرہ سے خبردار و ہوشیار کرنے کے لئے بولا کرتے تھے۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

ع ١١ ١٥

بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔(۲۱۷) جو تجھے دیکھتا رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے۔ (۲۱۸) اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی۔(۲۱۹) وہ بڑا ہی سننے والا اور خوب ہی جاننے والا ہے۔(۲۲۰) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔(۲۲۱) وہ ہر ایک جھوٹے پر اترتے ہیں۔(۲۲۲) (اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔(۲۲۳) شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔(۲۲۴) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔ (۲۲۵) اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ (۲۲۶) سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔(۲۲۷)

٩٣ اٰیاتها ٢٧ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ٤٨ رکوعاتها ٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طٰسٓ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ

طٰس، یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی۔ (۱) ہدایت اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

خوشخبری ایمان والوں کیلئے-(۲) جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں-(۳) جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے انہیں انکے کرتوت زینت دار کر دکھائے ہیں، پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں-(۴) یہی لوگ ہیں جن کیلئے برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ سخت نقصان یافتہ ہیں-(۵) بیشک آپ کو اللہ حکیم و علیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے-(۶) (یاد ہو گا) جبکہ موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے کر ابھی تمہارے پاس آجاؤں گا تا کہ تم سینک تاپ کرلو-(۷) جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اسکے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے-(۸) موسیٰؑ! سن بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں غالب باحکمت-(۹) تو اپنی لاٹھی ڈال دے، موسیٰؑ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰؑ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے-(۱۰)

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَإِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ أَنْفُسُهُمْ
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا
وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ
دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ
الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰٓى إِذَآ

ع ١٤ ١٦

لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔ (۱۱) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال' وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے' تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف جا' یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے۔ (۱۲) پس جب ان کے پاس آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔ (۱۳) انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بناء پر۔ پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرداز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا۔ (۱۴) اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا' تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ (۱۵) اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ دیے گئے ہیں۔ بیشک یہ بالکل کھلا ہوا فضل الٰہی ہے۔ (۱۶) سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔ (۱۷) جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک

أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ
وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ
فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿۲۰﴾
لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ
فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿۲۲﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ
وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن

چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ' ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔ (۱۸) اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیے اور دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔ (۱۹) آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟ (۲۰) یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا' یا اسے ذبح کر ڈالوں گا' یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے۔ (۲۱) کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ آکر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں' میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں۔ (۲۲) میں نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔ (۲۳) میں نے اسے اور اس کی قوم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا
يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾
اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا
اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا
عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى
تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا

سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا' شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔(۲۴) کہ اسی اللہ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا ہے' اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔(۲۵) اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔(۲۶) سلیمان نے کہا' اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔(۲۷) میرے اس خط کو لے جا کر انہیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔(۲۸) وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔(۲۹) جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔(۳۰) یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ۔(۳۱) اس نے کہا اے میرے سردارو! تم میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی امر کا قطعی فیصلہ جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو نہیں کیا کرتی۔(۳۲) ان سب نے جواب دیا کہ ہم طاقت اور قوت والے سخت لڑنے

تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ

بھڑنے والے ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ ہمیں آپ کیا کچھ حکم فرماتی ہیں۔ (۳۳) اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔ (۳۴) میں انہیں ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں' پھر دیکھ لوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں۔ (۳۵) پس جب قاصد حضرت سلیمان کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا تم مال سے مجھے مدد دینا چاہتے ہو؟ مجھے تو میرے رب نے اس سے بہت بہتر دے رکھا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ (۳۶) جا ان کی طرف واپس لوٹ جا' ہم ان (کے مقابلہ) پر وہ لشکر لائیں گے جن کے سامنے پڑنے کی ان میں طاقت نہیں اور ہم انہیں ذلیل و پست کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ (۳۷) آپ نے فرمایا اے سردارو! تم میں سے کوئی ہے جو ان کے مسلمان ہو کر پہنچنے سے پہلے ہی اس کا تخت مجھے لا دے۔ (۳۸) ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں' یقین مانئے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار۔ (۳۹) جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول اٹھا کہ آپ پلک

مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب کا فضل ہے' تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری' شکر گزار اپنے ہی نفع کے لیے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار (بے پروا اور بزرگ ہے) غنی اور کریم ہے۔(۴۰) حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ پھیر بدل کر دو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پا لیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پاتے۔(۴۱) پھر جب وہ آگئی تو اس سے کہا (دریافت کیا) گیا کہ ایسا ہی تیرا (بھی) تخت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ گویا وہی ہے' ہمیں اس سے پہلے ہی علم دیا گیا تھا اور ہم مسلمان تھے۔(۴۲) اسے انہوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی رہی تھی' یقیناً وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔(۴۳) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلی چلو' جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں' فرمایا یہ تو شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے' کہنے لگی میرے پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع اور فرمانبردار بنتی

صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ
اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ

ہوں- (۴۴) یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی وہ دو فریق بن کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے- (۴۵) آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے- (۴۶) وہ کہنے لگے ہم تو تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے ہاں ہے' بلکہ تم فتنے میں پڑے ہوئے لوگ ہو- (۴۷) اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے- (۴۸) انہوں نے آپس میں بڑی قسمیں کھا کھا کر عہد کیا کہ رات ہی کو صالح اور اس کے گھر والوں پر ہم چھاپہ ماریں گے' اور اس کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم اس کی اہل کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور ہم بالکل سچے ہیں- (۴۹) انہوں نے مکر (خفیہ تدبیر) کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے سمجھتے ہی نہ تھے- (۵۰) (اب) دیکھ لے ان کے مکر کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ کہ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو غارت کر دیا- (۵۱) یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں' جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑا نشان

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ اٰۗللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

ہے۔(۵۲) ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بال بال بچالیا۔(۵۳) اور لوط کا (ذکر کر)[1] جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیاباوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟(۵۴) یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے ہو۔(۵۵) قوم کا جواب بجز اس کہنے کے اور کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے شہر بدر کر دو' یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں۔(۵۶) پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بجز اس کی بیوی کے سب کو بچالیا' اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے۔(۵۷) اور ان پر ایک (خاص قسم کی) بارش برسادی' پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بری بارش ہوئی۔(۵۸) تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں۔[2] (۵۹)

---

(۱) حضرت لوط کی بستی کا نام سدوم تھا' جو فلسطین میں واقع تھی یہ وہی جگہ ہے جہاں اس وقت بحر مردار (Dead Sea) موجود ہے۔(ملاحظہ ہو ابن کثیر کی کتاب قصص الانبیاء)

(۲) اس میں شرک سے ڈرایا جا رہا ہے' کیونکہ شرک' ایک تو اللہ کی محبت کے منافی =

= ہے جب کہ ایک مومن کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت سب سے زیادہ ہونی چاہیے۔ دوسرے، شرک ناقابل معافی ہے، اگر ایک شخص شرک کرتے کرتے فوت ہو گیا تو وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو گا۔ اعاذنا اللہ منہا ذیل کی احادیث میں ان چیزوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

(الف) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی میں یہ تین (خصلتیں) خوبیاں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت (لذت) سے بہرہ ور ہو گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (۲) دوسرے یہ کہ وہ محض اللہ کے لئے کسی شخص سے محبت کرے۔ تیسرے یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانا (یعنی دوبارہ کافر بننا) اسے اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔" (صحیح بخاری، حدیث:۱۶)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل (بہترین) عمل کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔" دریافت کیا گیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" کہا گیا پھر کون سا؟ فرمایا حج مبرور (مقبول)۔ (ایسا حج جو محض اللہ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے کیا جائے جس میں ریا اور دکھلاوے کی کوئی آمیزش نہ ہو۔ جس کے دوران کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ادا کیا گیا ہو۔) (صحیح بخاری، حدیث:۲۶)

(ج) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قرآن کریم کی یہ آیت "جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی (یعنی اللہ =

= کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا) نازل ہوئی تو اصحاب رسول ﷺ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے **ظلم** (گناہ) نہ کیا ہو؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "بلاشبہ شرک بہت بڑا **ظلم** (گناہ) ہے۔" (۳۱: ۱۳) (صحیح بخاری' حدیث: ۳۲) یعنی اس آیت میں **ظلم** سے مراد عام گناہ نہیں' بلکہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک سے سب کو بچائے۔


فهرست
فهرست

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

بھلا بتاؤ تو؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگا دیے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے' کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ (سیدھی راہ سے) (۶۰) کیا وہ جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کیلئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔ (۶۱) بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے' کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔ (۶۲) کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں' ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔ (۶۳) کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے

وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

رہا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ-(۶۴) کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا' انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟(۶۵) بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے' بلکہ یہ اس سے شک میں ہیں- بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں-(۶۶) کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی کیا ہم پھر نکالے جائیں گے-(۶۷) ہم اور ہمارے باپ دادوں کو بہت پہلے سے یہ وعدے دیے جاتے رہے- کچھ نہیں یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں- (۶۸) کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر ذرا دیکھو تو سہی کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا؟ (۶۹) آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں اور ان کے داؤں گھات سے تنگ دل نہ ہوں- (۷۰) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہے اگر سچے ہو تو بتلا دو-(۷۱) جواب دیجئے! کہ شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچا رہے ہو تم سے بہت ہی قریب ہو گئی ہوں-(۷۲) یقیناً آپ کا پروردگار

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں-(۷۳) بیشک آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں ان کے دل چھپا رہے ہیں اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں-(۷۴) آسمان و زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو-(۷۵) یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا بیان کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں-(۷۶) اور یہ قرآن ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے-(۷۷) آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے سب فیصلے کر دے گا' وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے-(۷۸) پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے' یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں-(۷۹) بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں' جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں-(۸۰) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے رہنمائی کر سکتے ہیں آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں-(۸۱) جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا' ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہو گا

لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِیْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِی
الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾
وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ

کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔[۳] (۸۲) اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان لوگوں کے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے گھیر گھار کر لائیں گے پھر وہ سب کے سب الگ کر دیے جائیں گے۔ (۸۳) جب سب کے سب آ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے میری آیتوں کو باوجودیکہ تمہیں ان کا پورا علم نہ تھا کیوں جھٹلایا؟ اور یہ بھی بتلاؤ کہ تم کیا کچھ کرتے رہے؟ (۸۴) بسبب اسکے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر بات جم جائے گی اور وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔ (۸۵) کیا وہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم نے رات کو اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کر لیں اور دن کو ہم نے دکھلانے والا بنایا ہے' یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں جو ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ (۸۶) جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہے' اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر اسکے سامنے حاضر ہوں گے۔ (۸۷) اور آپ پہاڑوں کو اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کریں گے لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے' یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا

(۳) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۱۵۸)

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

ع (۱۱)

ہے' جو کچھ تم کرتے ہو اس سے وہ باخبر ہے-(۸۸) جو شخص نیک عمل لائے گا اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے-(۸۹) اور جو برائی لے کر آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے- صرف ہی بدلہ دیے جاؤ گے جو تم کرتے رہے-(۹۰) مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے'(۴) جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں-(۹۱) اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں' جو راہ راست پر آجائے وہ اپنے نفع کے لیے راہ راست پر آئے گا- اور جو بہک جائے تو کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں- (۹۲) کہہ دیجئے' کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم (خود) پہچان لوگے- اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں-(۹۳)

---

(۴) اس سے مراد مکہ شہر ہے' چنانچہ (الف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا "اللہ نے اس شہر کو حرم (جائے امن) قرار دیا ہے اس کی کانٹے دار جھاڑیاں نہ کاٹی جائیں' نہ وہاں کے شکاری جانور کا تعاقب کیا=

۸۸ اٰیَاتُہَا ۲۸ سُوْرَۃُ الْقَصَصِ مَکِّیَّۃٌ ۴۹ رُکُوْعَاتُہَا ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ② نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ یَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ④ وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ ⑤ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ⑥ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِیْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ

طسم-(۱) یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی-(۲) ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح واقعہ بیان فرماتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں-(۳) یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو چھوڑ دیتا تھا- بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے-(۴) پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا' اور ہم انہیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں-(۵) اور یہ بھی کہ ہم انہیں زمین میں قدرت واختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے

= جائے اور کوئی اس کی (وہاں) گری پڑی اشیاء نہ اٹھائے سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے-" (صحیح بخاری کتاب الحج حدیث:۱۵۸۷)

(ب) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت:۱۹۱)

فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾
فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن
يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن
كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ
لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ
مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾

وہ ڈر رہے ہیں۔ (۶) ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب
تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا
رنج غم نہ کرنا، ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں
میں بنانے والے ہیں۔ (۷) آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھالیا کہ آخر کار
یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا، کچھ شک نہیں کہ فرعون اور
ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطاکار۔ (۸) اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور
تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی
فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔ (۹)
موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہوگیا، قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر
دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے
والوں میں رہے۔ (۱۰) موسیٰ کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے
پیچھے جا، تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ
ہوا۔ (۱۱) ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ یہ

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ﱪ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ﱪ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

کہنے لگیں کہ کیا میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ اس بچے کے خیر خواہ۔(۱۲) پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا' تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(۱۳) اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا' نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔(۱۴) اور موسیٰ ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے۔ یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا' یہ ایک تو اس کے رفیقوں میں سے تھا اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے' اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی' جس پر موسیٰ نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے' یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔(۱۵) (پھر دعا کرنے) کہنے لگے کہ اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا' تو مجھے معاف فرما دے' اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا' وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔(۱۶) کہنے لگا اے میرے رب! جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی

الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصۡبَحَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَسۡتَصۡرِخُهٗ‌ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اَتُرِيۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِىۡ كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ۖ اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا تُرِيۡدُ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡعٰى قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ الۡمَلَاَ يَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ لِيَـقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّىۡ لَـكَ مِنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ‌ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يَّهۡدِيَنِىۡ سَوَآءَ ع ۸

گنہگار کا مددگار نہ بنوں گا۔ (۱۷) صبح ہی صبح ڈرتے اندیشہ کی حالت میں خبریں لینے کو شہر میں گئے، کہ اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی ان سے فریاد کر رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ اس میں شک نہیں تو تو صریح بے راہ ہے۔ (۱۸) پھر جب اپنے اور اس کے دشمن کو پکڑنا چاہا وہ فریادی کہنے لگا کہ موسیٰ کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا ہے مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے، تو تو ملک میں ظالم و سرکش ہونا ہی چاہتا ہے اور تیرا یہ ارادہ ہی نہیں کہ ملاپ کرنے والوں میں سے ہو۔ (۱۹) شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا موسیٰ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، پس تو بہت جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان۔ (۲۰) پس موسیٰ وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے، کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے۔ (۲۱) اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ لے چلے گا۔ (۲۲) مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو

السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ
دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ سکتۃ
وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ
مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ
لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ وقفۃ نَجَوْتَ
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ
الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ

دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے (جانوروں کو) روکتی ہوئی دیکھیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے، وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ (۲۳) پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔ (۲۴) اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی، کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں، جب حضرت موسیٰ ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔ (۲۵) ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جی! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجئے، کیونکہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔ (۲۶) اس بزرگ نے کہا میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ

حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ

ع ۷

کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس (مہر پر) کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں۔ ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان کے ہے میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں' اللہ کو منظور ہے تو آگے چل کر آپ مجھے بھلا آدمی پائیں گے۔ (۲۷) موسیٰ نے کہا' خیر تو یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہو گئی' میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو' ہم یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے۔ (۲۸) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم سینک لو۔ (۲۹) پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیے گئے کہ اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔ (۳۰) اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لکڑی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی

وَلَا تَخَفۡ اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِيۡنَ ﴿۳۱﴾ اُسۡلُكۡ يَدَكَ فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ وَّاضۡمُمۡ اِلَيۡكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهۡبِ فَذٰنِكَ بُرۡهَانٰنِ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِىۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّىۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ مَعِىَ رِدۡاً يُّصَدِّقُنِىۡۤ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيۡكَ وَنَجۡعَلُ لَـكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا يَصِلُوۡنَ اِلَيۡكُمَا ۛۚ بِاٰيٰتِنَاۤ ۛۚ اَنۡتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى

طرح پھن پھنا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ بھی نہ کیا، ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آ ڈر مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔ (۳۱) اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لیے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے، پس یہ دونوں معجزے تیرے لیے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی جماعت کی طرف، یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں۔ (۳۲) موسیٰ نے کہا پروردگار! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ اب مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی قتل کر ڈالیں۔ (۳۳) اور میرا بھائی ہارون مجھ سے بہت زیادہ فصیح زبان والا ہے تو اسے بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ مجھے سچا مانے، مجھے تو خوف ہے کہ وہ سب مجھے جھٹلا دیں گے۔ (۳۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے، بسبب ہماری نشانیوں کے، تم دونوں اور تمہاری تابعداری کرنے والے ہی غالب رہیں گے۔ (۳۵) پس جب ان کے پاس موسیٰ ہمارے دیے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۴

تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی یہ نہیں سنا۔ (۳۶) حضرت موسیٰ کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لیے آخرت کا (اچھا) انجام ہوتا ہے۔ یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہو گا۔ (۳۷) فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔ سن اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لیے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں تو جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں۔ (۳۸) اس نے اور اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے۔ (۳۹) بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا، اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ (۴۰) اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔ (۴۱) اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی لعنت لگا دی اور قیامت

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ
وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى
الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ
اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ

کے دن بھی وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے۔ (۴۲) اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کرلیں۔ (۴۳) اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی، نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔ (۴۴) لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں، اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے رہے۔ (۴۵) اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے، اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا، کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں۔ (۴۶) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ

اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔ (۴۷) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا گیا جیسے دیے گئے تھے موسیٰ۔ اچھا تو کیا موسیٰ کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا' صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں۔ (۴۸) کہہ دے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو میں اسی کی پیروی کروں گا۔ (۴۹) پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے' بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (۵۰) اور ہم برابر پے در پے لوگوں کے لیے اپنا کلام لاتے رہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔ (۵۱) جس کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ تو اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ (۵۲) اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی

مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

مسلمان ہیں۔ [۱] (۵۴)یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دیے جائیں گے۔ [۲] یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو انہیں دے رکھا ہے یہ بھی دیتے رہتے ہیں۔(۵۴)اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کرلیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔(۵۵) آپ

---

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت:۶۶)

(۲) اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہر قسم کے حالات میں انبیاء اور کتاب الٰہی پر ایمان لاتے اور اس پر ثابت قدمی سے قائم رہتے ہیں، پہلے نبی پر ایمان لائے، اس کے بعد دوسرا نبی آگیا تو اس پر ایمان لائے، ان کے دوہرا اجر ہے۔ حدیث میں بھی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(الف) حضرت ابو بردہ کے والد نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسے تعلیم اور ادب سکھائے اور اچھی طرح اس کی تربیت کرے پھر آزاد کرکے اس سے نکاح کرے تو اسے دوہرا ثواب ہوگا اور اہل کتاب میں سے جو شخص اپنے پیغمبر پر ایمان لاکر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اس کو دوہرا ثواب ملے گا اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کا حق ادا کرکے اپنے پروردگار کا بھی حق ادا کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔" (صحیح بخاری، حدیث: ۵۰۸۳)

(ب) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵)

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا

جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔[۳] (۵۶) کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابع دار بن جائیں تو ہم تو اپنے ملک سے اچک لیے جائیں، کیا ہم

---

(۳) اس کے شان نزول کا واقعہ حسب ذیل ہے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے باپ مسیب سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ ابو جہل اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا ''تم لا الـہ الا اللـہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' کہہ دو تاکہ اس کو میں تمہارے لئے (مغفرت و بخشش کے لئے) اللہ کے ہاں حجت بنا سکوں۔'' (اس پر) ابو جہل اور امیہ بن خلف کہنے گے اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ (اس سے منہ پھیر لو گے۔ چھوڑ دو گے) وہ دونوں ابو طالب سے یہی کہتے رہے، چنانچہ ابو طالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ ''میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں'' اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں آپ ؑ کی بخشش و مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے ایسا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔'' تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''رسول اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ سزاوار نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی کہ وہ دوزخی ہیں۔'' (۹: ۱۱۳) اور یہ آیت زیر بحث بھی نازل ہوئی ''(اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم) ''تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔'' (۲۸: ۵۶) (صحیح بخاری، حدیث: ۳۸۸۴)

مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا

نے انہیں امن و امان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں' (۴) لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔(۵۷) اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کر دیں جو اپنی عیش و عشرت میں اترانے لگی تھیں' یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث۔ (۵۸) تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم و ستم پر کمر کس لیں۔ (۵۹) اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف زندگی دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے' ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔(۶۰) کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے جسے وہ قطعاً پانے والا ہے مثل اس شخص

---

(۴) یہ مکے کی وہ خصوصیت ہے جس کا مشاہدہ لاکھوں حاجی اور عمرہ کرنے والے ہر سال کرتے ہیں کہ مکے میں پیداوار نہ ہونے کے باوجود نہایت فراوانی سے ہر قسم کا پھل بلکہ دنیا بھر کا سامان ملتا ہے' مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ النمل (۲۷) آیت ۹۱ اور حاشیہ سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۹۱)

فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ

کے ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے زندگانی دنیا کی کچھ یونہی سی منفعت دے دی پھر بالآخر وہ قیامت کے روز پکڑا باندھا حاضر کیا جائے گا۔ (۶۱) اور جس دن اللہ تعالیٰ انہیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں۔ (۶۲) جن پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا، ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے، ہم تیری سرکار میں اپنی دست برداری کرتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ (۶۳) کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ، وہ بلائیں گے لیکن انہیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب دیکھ لیں گے، کاش یہ لوگ ہدایت پالیتے۔ (۶۴) اس دن انہیں بلا کر پوچھے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟ (۶۵) پھر تو اس دن تمام خبریں اندھی ہو جائیں گی اور ایک دوسرے سے سوال تک نہ کریں گے۔ (۶۶) ہاں جو شخص توبہ کر لے ایمان لے آئے اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ (۶۷) اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور چن کر مختار کر لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ہی کیلئے پاکی ہے وہ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾

بلند تر ہے ہر اس چیز سے کہ لوگ شریک کرتے ہیں۔ (۶۸) ان کے سینے جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے۔ (۶۹) وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے۔ (۷۰) کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (۷۱) پوچھئے! کہ یہ بھی بتا دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم آرام حاصل کرو، کیا تم دیکھ نہیں رہے؟ (۷۲) اسی نے تو تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو، یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔ (۷۳) اور جس دن انہیں پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے شریک خیال کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ (۷۴) اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۷۵﴾ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۷۷﴾ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ

کرلیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو پس اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف ہے' اور جو کچھ افترا وہ جوڑتے تھے سب انکے پاس سے کھو جائے گا۔ (۷۵) قارون تھا تو قوم موسیٰ سے' لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقت ور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے' ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ (۷۶) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو' یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔ (۷۷) قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے' کیا اسے اب تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سے بستی والوں کو غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور بہت بڑی جمع پونجی والے تھے۔ اور گنہگاروں سے انکے گناہوں کی بازپرس ایسے وقت نہیں کی جاتی۔ (۷۸)

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ
الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُوْنَ وَیْكَاَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَیْكَاَنَّهٗ

پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا‘ تو زندگانی دنیا کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔ (۷۹) ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور مطابق سنت عمل کریں‘ یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبرو سہار والے ہوں۔ (۸۰) (آخر کار) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا۔[۵] (۸۱) اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو

---

(۵) یہ ہے وہ انجام‘ جو تکبر کرنے والوں کا ہوتا ہے‘ اسی لیے احادیث میں آتا ہے کہ از راہ فخرو تکبر اپنی ازار (پاجامہ‘ شلوار وغیرہ) زمین پر گھسیٹ کر چلنے والا بھی برے انجام سے دو چار ہو گا‘ چنانچہ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی =

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ

ہمیں بھی دھنسا دیتا' کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی؟(۸۲) آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں- پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے-[٦] (۸۳) جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو ان کے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے- (۸۴) جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے' کہہ دیجئے! کہ میرا رب اسے بھی بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا

= نہیں جو ازراہ فخر و غرور اپنی ازار (چادر' تہہ بند یا جامہ پتلون' شلوار) کو گھسیٹ کر چلتا ہے-" (صحیح بخاری' حدیث:۵۷۸۸)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص جوڑا پہنے ہوئے' کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا-" (صحیح بخاری' حدیث:۵۷۸۹)

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک آدمی اپنی ازار کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے جا رہا تھا کہ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک وہ زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا-" (صحیح بخاری' حدیث:۵۷۹۰)

(٦) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت:۹)

مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے-(۸۵) آپ کو تو کبھی اس کا خیال بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی جائے گی لیکن یہ آپ کے رب کی مہربانی سے اترا- اب آپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نہ ہونا چاہیے-(۸۶) خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں-(۸۷) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ- اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے-(۸۸)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

آیاتہا ۶۹ — ۲۹ — ۸۵ — رکوعاتہا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾

الم!(۱) کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟(۲) ان سے اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا- یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔(۳) کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے‘ یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں۔ (۴) جسے اللہ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً آنے والا ہے‘ وہ سب کی سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ [۱] (۵) اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ (۶) اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم انکے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں انکے نیک اعمال کے بہترین بدلے دیں گے۔ [۲] (۷) ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کر لیں جس کا آپ کو علم نہیں تو انکا کہنا نہ مانئے‘ تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا۔(۸) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام

(۱) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت:۳۱)

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت:۱۲۱)

فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ
اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١١﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ
مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ
وَلَيُسْــَٔـلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ
فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

کیے انہیں میں اپنے نیک بندوں میں شمار کرلوں گا۔[۳] (۹) اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذادہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح بنا لیتے ہیں، ہاں اگر اللہ کی مدد آجائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہی ہیں کیا دنیا جہان کے دلوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ دانا نہیں ہے؟ (۱۰) جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی جان کر رہے گا اور منافقوں کو بھی جان کر رہے گا۔ (۱۱) کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے، حالانکہ وہ انکے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے، یہ تو محض جھوٹے ہیں۔ (۱۲) البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھولیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ ہی اور بوجھ بھی۔ اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائے گی۔ (۱۳) اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے، پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم۔ (۱۴) پھر ہم نے

---

(۳) ملاحظہ ہو حاشیہ (جزء ب) (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۸۵)

وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ

انہیں اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہان کے لیے عبرت کا نشان بنادیا۔(۱۵) اور ابراہیم نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو' اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔(۱۶) تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں کی پوجاپاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجاپاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(۱۷) اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے' رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچادینا ہی ہے۔(۱۸) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتداء کس طرح اللہ نے کی پھر اللہ اس کا اعادہ کرے گا' یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔(۱۹) کہہ دیجئے! کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۰) جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے' تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

يَشَاءُ ۚ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۶﴾

(۲۱) تم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں' اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مدد گار۔ (۲۲) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہیں۔ (۲۳) ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا اسے جلا دو۔ آخرش اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا' اس میں ایمان دار لوگوں کے لیے تو بہت سی نشانیاں ہیں۔ [۴] (۲۴) (حضرت ابراہیم نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا پر ٹھہرا لیا ہے' تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا اور تمہارا کوئی مدد گار نہ ہو گا۔ (۲۵) پس حضرت ابراہیم پر حضرت لوط ایمان لائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ وہ بڑا ہی غالب اور حکیم ہے۔ (۲۶) اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب عطا فرمایا اور ہم

(۴) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۷۳)

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ
فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ
انْصُرْنِىْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا
اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ صلے قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ
قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ وقفہ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

ع ۸ ۱۵

نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے۔(۲۷) اور حضرت لوط کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا۔(۲۸) کیا تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لیے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔(۲۹) حضرت لوط نے دعا کی کہ پروردگار! اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔(۳۰) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم کے پاس بشارت لے کر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے والے ہیں' یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں۔(۳۱) (حضرت ابراہیم نے) کہا اس میں تو لوط ہیں' فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوط کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچالیں گے'

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا
تَحْزَنْ ٝ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى
اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ
اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۟
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ

البتہ وہ عورت رہ جانے والوں میں سے ہے۔ (۳۲) پھر جب ہمارے قاصد لوط کے
پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔
قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھایئے نہ آزردہ ہوجیئے ہم آپ کو مع آپ کے
متعلقین کے بچالیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں
میں سے ہوگی۔ (۳۳) ہم اس بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں
اس وجہ سے کہ یہ بے حکم ہو رہے ہیں۔ (۳۴) البتہ ہم نے اس بستی کو صریح
عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔ (۳۵) اور مدین کی
طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو!
اللہ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔
(۳۶) پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا آخرش انہیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے
گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔ (۳۷) اور ہم نے عادیوں اور
ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور
شیطان نے انہیں ان کی بد اعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور انہیں راہ سے

وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ
كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

روک دیا تھا باوجودیکہ یہ آنکھوں والے اور ہوشیار تھے۔ (۳۸) اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی، ان کے پاس حضرت موسیٰ کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے۔ (۳۹) پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا، ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زور آور سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا، اللہ تعالیٰ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ (۴۰) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے، کاش! وہ جان لیتے۔ (۴۱) اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اس کے سوا پکار رہے ہیں،[۵] وہ زبردست اور ذی حکمت ہے۔ (۴۲) ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں انہیں صرف علم

(۵) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۶۵)

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۶

والے ہی جانتے ہیں۔(۴۳) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ پیدا کیا ہے' ایمان والوں کے لیے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے۔(۴۴)

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا

جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں ' یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے ' بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے ' تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔ (۴۵) اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو ' مگر انکے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کردو کہ ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر اتاری گئی ' ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔ (۴۶) اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے ' پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں [۶] اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ (۴۷) اس سے پہلے تو آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے اور نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل پرست لوگ شک و شبہ میں پڑتے۔ (۴۸) بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ

---

(۶) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت: ۶۶)

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

ہیں' ہماری آیتوں کا منکر بجز ظالموں کے اور کوئی نہیں۔(۴۹) انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ نشانات (معجزہ) اس کے رب کی طرف سے کیوں نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانات تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔(۵۰) کیا انہیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے' اس میں رحمت (بھی) ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان دار ہیں۔[۷] (۵۱) کہہ دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ گواہ

(۷) مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کو توجہ اور غور و فکر سے پڑھا جائے تو انسان کو فائدہ ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کے اس طرح قرآن پڑھنے سے خوش ہوتا ہے' چنانچہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنا پیغمبر کی خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن پاک کی قراءت کو سنتا ہے۔" حضرت سفیان بن عینیہ کے مطابق اس سے مراد ہے کہ قرآن پڑھنے کی لذت انہماک اسے ہر دوسری چیز سے مستغنی کر دے۔ (صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن ب:۱۹ ح:۵۰۲۴)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رشک صرف دو آدمیوں پر ہی کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو اور وہ رات دن اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو اس صورت میں اس کا ہمسایہ یوں رشک کر سکتا ہے' کاش! مجھ کو بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو=

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ

ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم ہے' جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں۔(۵۲) یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نہ ہوتا تو ابھی تک ان کے پاس عذاب آچکا ہوتا' یہ یقینی بات ہے کہ اچانک ان کی بے خبری میں ان کے پاس عذاب آپہنچیں گے۔(۵۳) یہ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور (تسلی رکھیں) جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔(۵۴) اس دن ان کے اوپر تلے سے انہیں عذاب ڈھانپ رہے ہوں گے اور (اللہ) فرمائے گا کہ اب اپنے (بد) اعمال کا مزہ چکھو۔(۵۵) اے میرے ایماندار بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔[۸] (۵۶) ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تم

= میں بھی اس کی طرح (تلاوت) کرتا رہتا۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے اچھے کاموں میں خرچ کرتا ہو' اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے کاش! مجھ کو بھی ایسی ہی دولت ملتی تو میں اس کی طرح (اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں خرچ) کرتا۔" (صحیح بخاری' کتاب فضائل القرآن ب:۱۹/ ح۵۰۲۶)

(۸) کیونکہ یہی اللہ کا حق بندوں پر ہے' چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ کے ساتھ ایک ہی اونٹ پر سوار تھے' آپؐ نے =

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۚ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے' کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔(۵۸) وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔[۹] (۵۹) اور بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے' ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے' وہ بڑا ہی سننے جاننے والا ہے۔(۶۰) اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو

= آواز دی معاذ! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک۔ آپ ﷺ نے پھر آواز دی اور حضرت معاذ نے یہی کہا اس طرح تین بار ہوا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا "معاذ کیا تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ (صرف) اللہ کی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔" پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپؐ نے فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک۔ تو آپؐ نے فرمایا "کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب وہ شرک نہ کرتے ہوں؟ یہ حق ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے۔" (صحیح بخاری' کتاب الاستئذان ب:۳۰/ ح:۶۲۶۷)

(۹) ملاحظہ ہو حاشیہ جزء ب (سورۂ یوسف (۱۲) آیت:۶۷)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

ان کا جواب یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ' پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں۔(۶۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(۶۲) اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہو گا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کہہ دیں کہ ہر تعریف اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے' بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔(۶۳) اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے' کاش! یہ جانتے ہوتے۔[۱۰] (۶۴) پس یہ لوگ جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کیلئے عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ

(۱۰) کہ اہل جنت کا کیا مقام ہو گا؟ اور وہاں ان کو کیسی کیسی نعمتیں ملیں گی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی ہوں گی' وہ بشری ضروریات تھوک ناک کی رطوبت اور بول و براز سے مبرا ہوں گے' ان کے برتن سونے کے اور کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ہوں گی۔ انگیٹھیوں میں عود کی خوشبو دار لکڑی استعمال ہو گی' ان کے پسینے میں مشک کی خوشبو چھوٹے گی' ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی خوبصورتی اور نزاکت اتنی زیادہ ہو گی کہ ان کی پنڈلی کی =

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع ٦

انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں۔[11] (٦٥) تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں سے مکرتے رہیں اور برتتے رہیں۔ ابھی ابھی پتہ چل جائے گا۔ (٦٦) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں' کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں۔ (٦٧) اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے' کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہو گا؟[12] (٦٨) اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔[13] (٦٩)

=ہڈی کا گودا بھی باہر سے دکھائی دے رہا ہو گا۔ جنتی آپس میں اختلاف اور بغض سے پاک ہوں گے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔ (صحیح بخاری' کتاب بدالخلق ب:٨/ ح:٣٢٤٥)

(١١) حاشیہ (سورۂ بنی اسرائیل (١٧) آیت:٦٧) ملاحظہ کریں۔

(١٢) حاشیہ (سورۂ آل عمران (٣) آیت:٨٥) ملاحظہ کریں۔

(١٣) حاشیہ (سورۃ التوبۃ (٩) آیت:١٢٠) ملاحظہ کریں۔

آیاتہا ۶۰ ۳۰ سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

الم-(۱) رومی مغلوب ہو گئے ہیں-(۲) نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے-(۳) چند سال میں ہی اس سے پہلے اور اسکے بعد بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے- اس روز مسلمان شادمان ہوں گے-(۴) اللہ کی مدد سے' وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے- اصل غالب اور مہربان وہی ہے-(۵) اللہ کا وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے-(۶) وہ تو (صرف) دنیوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل ہی بے خبر ہیں-(۷) کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین اور انکے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کیلئے (ہی) پیدا کیا ہے' ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں-(۸) کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے

وَاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ

لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا؟ وہ ان سے بہت زیادہ توانا (اور طاقتور) تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے۔ یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(۹) پھر آخرش برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا' اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔(۱۰) اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۱۱) اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو گنہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے۔(۱۲) اور ان کے تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور (خود یہ بھی) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔(۱۳) اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن (جماعتیں) الگ الگ ہو جائیں گی۔(۱۴) جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش و خرم کر دیے جائیں گے۔(۱۵) اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑوا دیے جائیں گے۔(۱۶) پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ

وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ (۱۷) تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔ (۱۸) (وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔ (۱۹) اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو۔ (۲۰) اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۲۱) اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (بھی) ہے، دانش مندوں کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔ (۲۲) اور (بھی) اس کی (قدرت) کی نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیند میں ہے[1] اور اس کے فضل (یعنی روزی) کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے۔ جو لوگ (کان لگا کر)

---

(۱) نیند بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے، طب کی دنیا آج تک اس بات کا صحیح طور پر پتہ نہیں لگا سکی کہ انسان کو نیند کیوں آتی ہے، صرف چند نظریات ہی =

وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

سننے کے عادی ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔(۲۳) اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے' اس میں (بھی) عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔(۲۴) اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں' پھر جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے۔ (۲۵) اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے ماتحت ہے۔(۲۶) وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔ اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے' آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔(۲۷) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی' جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا

= پیش کیے جا سکے ہیں۔ کفار کی اس الزام تراشی کے برعکس کہ یہ من گھڑت قصہ کہانیوں کا مجموعہ ہے' یہ قرآن پاک اللہ کا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ

ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟[٢] اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسا خود اپنوں کا' ہم عقل رکھنے والوں کے لیے اسی طرح کھول کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔(٢٨) بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش پرستی کر رہے ہیں' اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ تعالیٰ راہ سے ہٹا دے' ان کا ایک بھی مددگار نہیں۔(٢٩) پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں' یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔[٣] (٣٠) (لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔(٣١) ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے[٤] ہر

(٢) ظاہر بات ہے کہ کوئی بھی اپنے غلام یا ماتحت کو اپنا شریک یا برابر کا درجہ رکھنے والا' بنانا پسند نہیں کرتا' پھر جب تم خود اپنے غلاموں میں سے کسی کو اپنا شریک نہیں بنا سکتے تو اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کو کس طرح شریک ٹھہراتے ہو؟

(٣) حاشیہ (سورۂ یونس (١٠) آیت:١٩) ملاحظہ فرمائیں۔

(٤) اس میں فرقہ سازی اور فرقہ پرستی کی سخت مذمت ہے' مزید ملاحظہ ہو' حاشیہ =

فہرست فہرست

بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ
مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا
النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾
فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ

گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے۔ (۳۲) لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرتے ہیں' پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے۔(۳۳) تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دی اچھا تم فائدہ اٹھالو ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔(۳۴) کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو اسے بیان کرے جسے یہ اللہ کے ساتھ شریک کر رہے ہیں۔ (۳۵) اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوب خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے تو ایک دم وہ محض ناامید ہو جاتے ہیں۔(۳۶) کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ' اس میں بھی ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔(۳۷) پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے' یہ ان کیلئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا چاہتے ہوں' ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔(۳۸) تم جو

= (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۲۰)

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کے منہ کی طلب کیلئے (خوشنودی کیلئے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے۔ (۳۹) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔ (۴۰) خشکی اور تری میں لوگوں کی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لیے کہ انہیں انکے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھادے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔ (۴۱) زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ اگلوں کا انجام کیا ہوا۔ جن میں اکثر لوگ مشرک تھے۔ (۴۲) پس آپ اپنا رخ اس سچے اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اسکے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں' اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔ (۴۳) کفر کرنے والوں پر انکے کفر (کا وبال) ہو گا اور

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ
اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ
فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ
مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

نیک کام کرنے والے اپنی ہی آرام گاہ سنوار رہے ہیں۔ (۴۴) تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔(۴۵)اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے' اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکرگزاری کرو۔(۴۶)اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیلیں لائے۔ پھر ہم نے گنہ گاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔(۴۷) اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں' اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔(۴۸) یقین مانا کہ بارش ان پر برسنے سے پہلے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے۔(۴۹) پس آپ رحمت الٰہی کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس

ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰىۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَىٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ؒ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةًؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ٘ فَهٰذَا

طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے-(۵۰) اور اگر ہم باد تند چلا دیں اور یہ لوگ انہی کھیتوں کو (مرجھائی ہوئی) زرد پڑی ہوئی دیکھ لیں تو پھر اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں-(۵۱) بیشک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ گئے ہوں-(۵۲) اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں-(۵۳) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی' پھر اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے' وہ سب سے پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے-(۵۴) اور جس دن قیامت برپا ہو جائے گی گنہ گار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی کے سوا نہیں ٹھہرے' اسی طرح یہ بہکے ہوئے ہی رہے-(۵۵) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٦

رہے۔ آج کا یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے۔(۵۶) پس اس دن ظالموں کو ان کی عذر معذرت کچھ کام نہ آئے گی اور نہ ان سے توبہ طلب کی جائے گی۔(۵۷) بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سامنے کل مثالیں بیان کر دی ہیں۔ آپ ان کے پاس کوئی بھی نشان لائیں' یہ کافر تو یہی کہیں گے کہ تم (بے ہودہ گو) بالکل جھوٹے ہو۔(۵۸) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے یوں ہی مہر کر دیتا ہے۔(۵۹) پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ کو وہ لوگ ہلکا (بے صبرا) نہ کریں جو یقین نہیں رکھتے۔(۶۰)

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتها ٣٤ — ٣١ — ٥٧ — رکوعاتها ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

الم (۱) یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ (۲) جو نیکو کاروں کے لیے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے۔[1] (۳) جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں۔(۴) یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے

(۱) حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت:۱۲۰) ملاحظہ کریں۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں-(۵)اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں[۲] یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والے عذاب ہیں-(۶)جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں' آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے-[۳] (۷)بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی نیک (مطابق سنت) کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں-(۸)جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے-اللہ کا سچا وعدہ ہے' وہ بہت بڑی عزت والا اور کامل حکمت والا ہے-(۹)اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انہیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیے-اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیے-(۱۰)یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا

(۲)حاشیہ (سورۃ المائدۃ (۵) آیت:۹۰)اور بخاری کی حدیث: ۵۵۹۰ملاحظہ کریں-
(۳)حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت:۹)ملاحظہ فرمائیں-

زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿١٤﴾ وَاِنْ

دوسرے کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں)' بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔(۱۱) اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔(۱۲) اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔[۴] (۱۳) ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھٹائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر'[۵] (تم سب کو) میری

(۴) (الف) حاشیہ (سورۃ النمل (۲۷) آیت:۵۹) جزء ج ملاحظہ فرمائیں۔ نیز (سورۃ البقرہ (۲) آیت:۲۲)

(۵) (الف) حاشیہ (سورۃ النمل (۲۷) آیت:۵۹) ملاحظہ کریں۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آپؐ سے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل ترین عمل سمجھتے ہیں اس لئے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا (عورتوں کے لئے) بہترین جہاد حج مبرور ہے۔" (سنت رسول اللہؐ کے مطابق ادا ہونے والا حج جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو) (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر ب: ۱/ ح:۲۷۸۴)

جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔(۱۴) اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا' ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔(۱۵) پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے۔(۱۶) اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا' اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا' برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ (بڑی) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔(۱۷) لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔[۶] (۱۸) اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر' اور آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔

(۶) حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت : ۹) ملاحظہ کریں

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ

(۱۹) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں، بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں۔ (۲۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے، (بھلا) اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (۲۱) اور جو (شخص) اپنے منہ کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار یقیناً اس نے مضبوط کڑا تھام لیا، تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے۔ (۲۲) کافروں کے کفر سے آپ رنجیدہ نہ ہوں، آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو بتائیں گے جو انہوں نے کیا ہے، بے شک اللہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ (۲۳) ہم انہیں گو کچھ یونہی سا فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے۔ (۲۴) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۲۶ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۷ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۲۸ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۲۹ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۳۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ

جواب دیں گے کہ اللہ' تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ ہی ہے' لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔(۲۵) آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔(۲۶) روئے زمین کے (تمام) درختوں کی اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات سمندر اور ہوں تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے' بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور باحکمت ہے۔(۲۷) تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد جلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک جی کا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔(۲۸) کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے' سورج چاند کو اسی نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے' اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔(۲۹) یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔(۳۰) کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاوے' یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۴ ۱۲

لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔(۳۱) اور جب ان پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ (نہایت) خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں' اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بد عہد اور ناشکرے ہوں۔[۷] (۳۲) لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی نفع کرنے والا ہو گا (یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے۔(۳۳) بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے[۸] وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔(۳۴)

---

(۷) حاشیہ (سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت:۶۷) ملاحظہ کریں۔

(۸) حاشیہ (سورۃ الاعراف (۷) آیت:۱۸۷) ملاحظہ کریں۔

۳۰ اٰیَاتُهَا سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَکِّیَّةٌ ۳۲ ۷۵ رُکُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶﴾ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷﴾

الم-(۱) بلاشبہ اس کتاب کا اتارنا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے-(۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے-(نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جنکے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں-(۳) اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا' تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں- کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے-(۴) وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے پھر (وہ کام) ایک دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے-(۵) یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا' زبردست غالب بہت ہی مہربان-(۶) جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی-(۷) پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ

چلائی۔ (۸) جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی' اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو۔ (۹) اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے کیا پھر نئی پیدائش میں آجائیں گے؟ بلکہ (بات یہ ہے) کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔ (۱۰) کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۱۱) کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ گنہ گار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے' کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔ (۱۲) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے' لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا۔ (۱۳) اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو' ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کیے ہوئے اعمال (کی شامت) سے ابدی عذاب کا مزہ چکھو۔ (۱۴) ہماری

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ہیں۔ [۱] (۱۵) ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں [۲] اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔(۱۶) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے' جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔ (۱۷) کیا وہ جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے۔(۱۸) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے لیے ہیشگی

(۱) حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت:۹) ملاحظہ کریں۔

(۲) اس کی تفسیر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ دکھاؤں؟ (اور وہ یہ ہیں) (۱) روزہ دوزخ کے خلاف ڈھال ہے۔ (۲) صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اللہ کے بندے کا رات کے آخری تہائی حصے میں نماز پڑھنا۔" پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔" (ابو داوٗد' ترمذی' تفسیر القرطبی' ج ۱۴' ص:۱۰۰) گویا کروٹوں کا بستروں سے الگ رہنے کا مطلب' رات کی تنہائی میں نرم گرم بستر چھوڑ کر قیام اللیل یعنی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

والی جنتیں ہیں، مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے۔(۱۹) لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور کہہ دیا جائے گا کہ اپنے جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو۔(۲۰) بالیقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں۔(۲۱) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گنہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔(۲۲) بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، پس آپ کو ہرگز اس کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے [۳] اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا۔(۲۳) اور ہم نے ان میں سے چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا تھا ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے، اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔(۲۴) آپ کا رب ان

---

(۳) کہا جاتا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس ملاقات کی طرف جو معراج کی رات نبی ﷺ اور حضرت موسیٰ کے درمیان ہوئی۔ معراج کے لئے دیکھئے حاشیہ (سورۃ النجم (۵۳) آیت ۱۲ اور صحیح بخاری حدیث: ۳۲۰۷)

يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

(سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کررہے ہیں۔(۲۵) کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کردیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس میں تو (بڑی) بڑی نشانیاں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے؟(۲۶) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کرلے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں' کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟(۲۷) اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ) (۲۸) جواب دے دو کہ فیصلے والے دن ایمان لانا بے ایمانوں کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔(۲۹) اب آپ ان کا خیال چھوڑ دیں اور منتظر رہیں۔ یہ بھی منتظر ہیں۔(۳۰)

آیاتہا ۷۳ | ۳۳ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ | رکوعاتہا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ

اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔(۱) جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کریں (یقین مانو) کہ اللہ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے۔(۲) آپ اللہ ہی پر توکل رکھیں' وہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔(۳) کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے' اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا'[1] اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے' یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں' اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ (سیدھی) راہ سجھاتا ہے۔(۴) لے پالکوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں' تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں' البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔(۵) پیغمبر

(۱) ملاحظہ ہو سورۃ المجادلۃ (۵۸) کی آیات ۲۔ ۳۔

اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں [۲] اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں، اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے بہ نسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حق دار ہیں (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔(۶) جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے،[۳] اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔

(۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے نفسوں سے بھی زیادہ محبت ہونی چاہیے چنانچہ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ! آپ مجھے ہر شئے سے بڑھ کر عزیز ہیں سوائے میری اپنی جان کے۔ تو آپؐ نے فرمایا "نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے (تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو گا) جب تک تم اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہیں کرو گے۔" یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا "اگر ایسا ہے تو اللہ کی قسم! اب آپؐ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں" اس پر رسول اللہ نے فرمایا "اب اے عمر! "تم مومن ہو۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور ب:۳/ح:۶۶۳۲)

(۳) اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی تعداد میں پیغمبر اور انبیاء علیہم السلام بھیجے ہیں جن میں=

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ

(۷) تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے' اور کافروں کیلئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ (۸) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجیں کی فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں' اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کو دیکھتا ہے۔ (۹) جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر سے اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آگئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (۱۰) یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح وہ جھنجھوڑ دیے گئے۔ (۱۱) اور اس وقت منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک) کا روگ تھا کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا۔ (۱۲) ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لیے ٹھکانہ نہیں چلو لوٹ چلو'

= سے قرآن پاک میں تقریباً پچیس کا ذکر موجود ہے' ان پچیس میں اولوالعزم صرف پانچ ہی ہیں یعنی حضرت محمد ﷺ جو حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام۔ اس آیت میں ان پانچوں انبیاء کا ذکر ہے۔

فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿۱۵﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۸﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ

اور ان کی ایک اور جماعت یہ کہہ کر نبیؐ سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں' حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا۔ (۱۳) اور اگر مدینے کے اطراف سے ان پر (لشکر) داخل کیے جاتے پھر ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ ضرور اسے برپا کر دیتے اور نہ لڑتے مگر تھوڑی مدت۔ (۱۴) اس سے پہلے تو انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے' اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدہ کی بازپرس ضرور ہو گی۔ (۱۵) کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے۔ (۱۶) پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے (یا تم سے روک سکے؟)' اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔ (۱۷) اللہ تعالیٰ تم میں سے انہیں (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ۔ اور کبھی کبھی ہی لڑائی میں آجاتے ہیں۔ (۱۸) تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں' پھر جب ڈر دہشت کا موقعہ آجائے تو

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ
فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ
اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ یَّاْتِ
الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ
مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ
وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

آپ انہیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں مال کے بڑے ہی حریص ہیں' یہ ایمان لائے ہی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیے ہیں' اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے۔ (۱۹) سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے' اور اگر فوجیں آجائیں تو تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش! وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے' اگر وہ تم میں موجود ہوتے (تو بھی کیا؟) نہ لڑتے مگر برائے نام۔ (۲۰) یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے' ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ (۲۱) اور ایمان داروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا' اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا

فرماں برداری میں اور اضافہ کر دیا۔ (۲۲) مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا'[۴] بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (۲۳) تاکہ اللہ

(۴) یہ آیت ان بعض صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے غزوۂ احد میں جانثاری کے عجیب و غریب جوہر دکھائے تھے اور ان ہی میں وہ صحابہ بھی شامل ہیں جو جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے لیکن انہوں نے عہد کر رکھا تھا کہ اب آئندہ کوئی معرکہ پیش آیا تو جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے۔ جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے' انہوں نے اللہ کے رسول سے عرض کیا میں مشرکین کے خلاف پہلی جنگ میں شامل نہ تھا اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے خلاف جہاد کا موقع دیا تو یقیناً اللہ دیکھے گا کہ میں کس جانبازی سے لڑتا ہوں' پھر جب غزوۂ احد کے دن مسلمان سراسیمہ ہو کر بکھر گئے تو انہوں نے کہا "اے اللہ! جو مسلمانوں نے کیا میں اس سے تو معذرت کرتا ہوں اور مشرکین نے جو کیا اس سے بیزار ہوں' پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا "اے سعد بن معاذ! جنت ہی کی خواہش ہے۔ رب کی قسم احد (پہاڑ) کی جانب سے مجھ کو جنت کی خوشبو آ رہی ہے' بعد میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انس کی طرح جانبازی کی استطاعت نہیں رکھتا' ان کے جسم پر تلواروں اور نیزوں کے اسی (۸۰) سے زیادہ زخم پائے گئے' ان کی لاش اس قدر بری طرح مسخ حالت میں ملی کہ صرف ان کی بہن ہی انگلیوں کے پوروں کے ذریعے اسے شناخت کر سکیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ قرآن کی یہ =

تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ

تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے' اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے۔ (۲۴) اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا' اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے۔ (۲۵) اور جن اہل کتاب نے ان سے سازباز کر لی تھی انہیں (بھی) اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نکال دیا اور ان کے دلوں میں (بھی) رعب بھر دیا

== آیت ان کے بارے میں یا انہیں کی طرح کے افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے "مومنوں میں وہ جواں مرد ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کئے تھے انہیں سچا کر دکھایا۔" (۳۳:۲۳)

انہی حضرت انس بن نضر کا واقعہ ہے کہ ان کی بہن حضرت ربیع نے ایک عورت کے سامنے کا دانت توڑ دیا' جس پر نبی ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ اس موقعے پر حضرت انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا' میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا اور پھر اس عورت کے وارث قصاص معاف کر کے دیت پر راضی ہو گئے' آپؐ نے اس پر فرمایا "اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اللہ کے بھروسے پر کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کر دیتا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الجهاد والسير ب: ۱۲ ح ۲۸۰۵' ۲۸۰۶)

فَرِيْقًا ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ

کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہو۔(۲۶) اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھر بار کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس کو تمہارے قدموں نے روندا نہیں' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۲۷) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینت دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔[۵] (۲۸) اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو

---

(۵) یہ اشارہ ہے اس واقعے کی طرف کہ جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ زیادہ نان و نفقہ کا مطالبہ کیا' جسے آپ نے ناپسند فرمایا اور وقتی طور پر ان سے علیحدگی اختیار فرمالی' جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں' ان میں اللہ نے آپ کو یہ اختیار عنایت فرمایا کہ آپ جن کو چاہیں طلاق دے کر اپنے سے علیحدہ کر دیں' چنانچہ آپ نے یہ اختیار بیویوں کو دے دیا کہ جو علیحدہ ہونا چاہے' وہ طلاق لے سکتی ہے۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دیں تو آپؐ نے پہلے مجھ سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا "میں تم سے ایک بات کہتا ہوں لیکن تم جواب دینے میں جلدی نہ کرنا جب تک کہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو" آپؐ کو علم تھا کہ میرے ماں باپ مجھے آپؐ سے جدا ہونے کا مشورہ نہ دیں گے۔ پھر آپؐ نے یہی آیات تلاوت فرمائیں میں نے کہا بھلا میں اپنے والدین سے کیا رائے لوں گی۔ میں اللہ' اس کا رسول اور =

الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

(یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں-(۲۹) اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (سی بات) ہے-(۳۰)

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

= آخرت کا گھر چاہتی ہوں۔ پھر نبی ﷺ کی باقی سب ازواج نے بھی ایسا ہی کیا جو میں نے کیا۔ (صحیح بخاری 'کتاب التفسیر' ب:۵/ ح:۴۷۸۶)

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں اختیار دیا تھا (کہ آپؐ کے ساتھ رہیں یا طلاق لے لیں) اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا انتخاب کیا۔ لہٰذا دیئے جانے والے اس اختیار کو طلاق نہیں سمجھا گیا۔ (صحیح بخاری 'کتاب الطلاق' ب: ۵/ ح:۵۲۶۲)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا
لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ

اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔ (۳۱) اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو' اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔ (۳۲) اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور (قدیم) جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ (۳۳) اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو' یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا خبردار ہے۔ (۳۴) بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر

الصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ

کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔(۳۵) اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا' (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔(۳۶) (یاد کرو) جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے' پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ

لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ
اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۴۰ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۴۲ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ

مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنی غرض ان سے پوری کرلیں' اللہ کا (یہ) حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔(۳۷) جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کیلئے مقرر کی ہیں ان میں نبی پر کوئی حرج نہیں' (یہی) اللہ کا دستور ان میں بھی رہا جو پہلے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر مقرر کیے ہوئے ہیں۔(۳۸) یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے' اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کیلئے کافی ہے۔(۳۹) (لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے'[۶] اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے۔(۴۰) مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔(۴۱) اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔(۴۲) وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں)

---

(۶) ختم نبوت و ختم رسالت کا مطلب یہ ہے کہ اب رسالت محمدیہ پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں۔ مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۲۵۲) جزء ب ملاحظہ کریں۔

عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔(۴۳) جس دن یہ (اللہ سے) ملاقات کریں گے ان کا تحفہ سلام ہوگا' ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔(۴۴) اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا' خوشخبریاں سنانے والا' آگاہ کرنے والا بھیجا ہے۔(۴۵) اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔[7](۴۶) آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے! کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔(۴۷) اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے! اور جو ایذا (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اللہ پر بھروسہ کیے رہیں' اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔(۴۸) اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے (ہی) طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو' پس تم کچھ نہ کچھ انہیں دے دو اور بھلے طریق پر انہیں رخصت کر دو۔(۴۹) اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے

---

(۷) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۶۴) ملاحظہ کریں۔

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ

مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے' اور وہ باایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے' یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں' ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں' یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو' اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔ (۵۰) ان میں سے جسے تو چاہے دور رکھ دے اور جسے چاہے اپنے پاس رکھ لے' اور اگر تو ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لے جنہیں تو نے الگ کر رکھا تھا تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں' اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ ان عورتوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی تو انہیں دے دے اس پر سب کی سب راضی رہیں' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ (خوب) جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم اور حلم والا ہے۔ (۵۱) اس کے بعد اور عورتیں

لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا
مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ
مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ
حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ
اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا

آپ کے لیے حلال نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں
سے (نکاح کرے) اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں۔
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (پورا) نگہبان ہے۔(۵۲) اے ایمان والو! جب تک تمہیں
اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لیے' کھانے کے
لیے بھی اجازت کے بعد جاؤ' یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے
پکنے کا انتظار کرتے رہے بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو'
وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی
ہے۔ تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا' جب
تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو' تمہارے
اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے' نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول
اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی
بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔(۵۳) تم کسی
چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ تو ہر ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔ (۵۴) ان

شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ

عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی غلام) کے سامنے ہوں۔ (عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔ (۵۵) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔[۸] (۵۶) جو لوگ اللہ اور

---

(۸) صحابہ کرام التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرتے تھے، اس لیے جب یہ آیت اتری جس میں سلام کے ساتھ صلاۃ (درود) پڑھنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ تو صحابہ کرام نے اس کی بابت استفسار فرمایا چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپؐ پر سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا ہے اب درود آپؐ پر کیسے بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

"یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر =

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رسوا کن عذاب ہیں۔ [9] (۵۷) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو' وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (۵۸) اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں' اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی [10] پھر نہ ستائی جائیں گی' اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۵۹) اگر (اب بھی) یہ منافق اور وہ جن کے

= رحمت کی' بے شک تو تمام تعریفوں کے لائق خوبیوں اور بڑائی والا ہے۔ یا اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکتیں نازل کر' جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل کیں بیشک تو تمام تعریفوں کے لائق' خوبیوں اور بڑائی والا ہے"۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء ب:۱۰/ ح:۳۳۷۰)

(۹) اس میں اللہ اور اس کے رسول کے خلاف زبان درازی اور الزام تراشی' اللہ کی صفت تخلیق کی نقالی کرتے ہوئے تصویریں بنانا اور اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی شامل ہیں۔

(۱۰) اس میں پردے کا حکم دیا گیا ہے جو ایک عورت کے تقدس اور اس کی عصمت کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے۔ مزید ملاحظہ ہو' سورۃ النور (۲۴) آیت: ۳۱ کا حاشیہ۔

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا

دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان (کی تباہی) پر مسلط کر دیں گے پھر تو وہ چند دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے۔(۶۰) ان پر پھٹکار برسائی گئی' جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔(۶۱) ان سے اگلوں میں بھی اللہ کا یہی دستور جاری رہا۔ اور تو اللہ کے دستور میں ہرگز ردوبدل نہ پائے گا۔(۶۲) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے' آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔ (۶۳) اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۶۴) جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔ (۶۵) اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔ (۶۶) اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا (۶۷) پروردگار تو انہیں دگنا

وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔ (۶۸) اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ نے انہیں اس سے بری فرما دیا'[۱۱] اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔ (۶۹) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ (۷۰) تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے' اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پا لی۔ (۷۱) ہم

---

(۱۱) یہ اشارہ ہے اس واقعے کی طرف کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی طرف ایک غلط بات کا انتساب کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ایک پتھر کے ذریعے سے آپ کی صفائی کا اہتمام کروا دیا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے حیادار اور جسم کو پوری طرح ڈھانپنے والے شخص تھے اور ان کی شرم و حیا کے سبب بنی اسرائیل میں سے کوئی ان کا بدن نہیں دیکھ سکتا تھا۔ انہیں ایذا پہنچانے کے لئے بنی اسرائیل کے کچھ افراد نے یہ کہا کہ آپ اپنے بدن کا اس قدر پردہ کسی عیب یا جلدی بیماری (برص یا فتق) کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اللہ نے چاہا کہ آپؑ کی بے عیبی کھل جائے تو ایک روز موسیٰ علیہ السلام نے تنہائی میں جا کر اپنے کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دیئے پھر نہانے لگے۔ جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے کے لئے آگے بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ موسیٰ اپنا عصا لے کر پتھر کے پیچھے دوڑے اور =

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ وَيَتُوۡبَ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۷۳﴾

ع ۵

نے اپنی امانت کو آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اسے اٹھالیا' وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔ (۷۲) (یہ اس لیے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے' اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔[۱۳] (۷۳)

= فرمانے لگے اے پتھر! میرے کپڑے دے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ تک جا پہنچے' جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا عریاں جسم انتہائی خوبصورت اور بے عیب دیکھا۔ اسی طرح اللہ نے آپ کو ان لوگوں کے لگائے جانے والے الزام سے بری فرمادیا' اسی موقع پر پتھر ٹھہر گیا۔ آپ نے اپنے کپڑے پہنے اور پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے جس کے چند نشان پتھر میں اب بھی موجود ہیں۔ یہی مطلب ہے سورۂ احزاب کی اس آیت کا کہ اللہ نے ان کو ان چیزوں سے پاک کر دیا جو ان کی بابت لوگ سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک ذی عزت تھے۔ (صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء ب:۲۸/ ح:۳۴۰۴)

(۱۳) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۶۴) ملاحظہ کریں۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ ۳۴ — اٰيَاتُهَا ۵۴ — رُكُوْعَاتُهَا ۶ — ۵۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④ وَالَّذِيْنَ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لیے ہے' وہ (بڑی) حکمتوں والا اور (پورا) خبردار ہے۔(۱) جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔ (۲) کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم ہونے کی نہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔ (۳) تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے' یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ (۴) اور ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کی سزاؤں کا

سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ
لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ
السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٩ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝١٠ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ

عذاب ہے۔[1] (۵) اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ (سراسر) حق ہے اور اللہ غالب خوبیوں والے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔ (۶) اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم پھر سے ایک نئی پیدائش میں آؤ گے۔ (۷) (ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔ (۸) کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان و زمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں، یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو (دل سے) متوجہ ہو۔ (۹) اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی (یہی

---

(۱) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۹۱) ملاحظہ کریں۔

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾ یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا

حکم ہے)اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کردیا-(۱۰) کہ تو پوری پوری زرہیں بنا اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کیا کرو-(یقین مانو) کہ میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں-(۱۱)اور ہم نے سلیمان کیلئے ہوا کو مسخر کردیا کہ صبح کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کیلئے تانبے کا چشمہ بہادیا-اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے-(۱۲)جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کردیتے مثلاً قلعے اور مجسّمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولھوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں'اے آل داوٗد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو'میرے بندوں میں سے شکرگزار بندے کم ہی ہوتے ہیں-(۱۳) پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا-پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے-(۱۴) قوم سبا کیلئے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے

فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ ۬ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ

دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، عمدہ شہر اور بخشنے والا رب۔ (۱۵) لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم نے ان کے (ہرے بھرے) باغوں کے بدلے دو (ایسے) باغ دیے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے درختوں والے تھے۔ (۱۶) ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا۔ ہم (ایسی) سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں ہی کو دیتے ہیں۔ (۱۷) اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو بر سر راہ ظاہر تھیں، اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بہ امن و امان چلتے پھرتے رہو۔ (۱۸) لیکن انہوں نے پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لیے ہم نے انہیں (گزشتہ) فسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیے، بلاشبہ ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے اس (ماجرے) میں بہت سی عبرتیں ہیں۔ (۱۹) اور شیطان

اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا

نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا یہ لوگ سب کے سب اس کے تابعدار بن گئے سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔ (۲۰) شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں معلوم کر لیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں۔ اور آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (۲۱) کہہ دیجئے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو' نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ (۲۲) (درخواست) شفاعت بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان کے جن کیلئے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔ (۲۳) پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ۔ (سنو) ہم یا تم۔ یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟ (۲۴) کہہ دیجئے! کہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کی بابت تم سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾
قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

النصف ۱۰ ع

کوئی سوال نہ کیا جائے گا نہ تمہارے اعمال کی بازپرس ہم سے کی جائے گی۔(۲۵) انہیں خبر دے دیجئے کہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کرکے پھر ہم میں سچے فیصلے کر دے گا۔ وہ فیصلے چکانے والا ہے اور دانا۔(۲۶) کہہ دیجئے! کہ اچھا مجھے بھی تو انہیں دکھا دو جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہرا کر اس کے ساتھ ملا رہے ہو' ایسا ہرگز نہیں' بلکہ وہی اللہ ہے غالب با حکمت۔(۲۷) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور دھمکا دینے والا بنا کر بھیجا ہے[۲] ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے۔(۲۸) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ ہے کب؟ سچے ہو تو بتا دو۔(۲۹) جواب دیجئے کہ وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس سے ایک ساعت نہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔(۳۰) اور کافروں نے کہا کہ ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم تو مومن ہوتے۔(۳۱) یہ

---

(۲) حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲۵۲) ملاحظہ کریں۔

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ
اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ
نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ
وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ

بڑے لوگ ان کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے۔ (۳۲) (اس کے جواب میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے' (نہیں نہیں) بلکہ تمہارا دن رات مکر و فریب سے ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا' اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل میں پشیمان ہو رہے ہوں گے' اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے انہیں صرف ان کے کیے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ (۳۳) اور ہم نے تو جس بستی میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ (۳۴) اور کہا ہم مال و اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم عذاب کیے جائیں۔ (۳۵) کہہ دیجئے! کہ میرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی کر دیتا ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۳۶) اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں ہمارے پاس (مرتبوں سے) قریب

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾
وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ
وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا

کردیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر و بے خوف ہو کر بالا خانوں میں رہیں گے۔(۳۷) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے مقابلہ کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں یہی ہیں جو عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔(۳۸) کہہ دیجئے! کہ میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کردیتا ہے' تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والوں میں ہے۔(۳۹) اور ان سب کو اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔(۴۰) وہ کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے' ان میں کے اکثر کو انہی پر ایمان تھا۔(۴۱) پس آج تم میں سے کوئی (بھی) کسی کے لیے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا۔ اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے رہے۔[۳] (۴۲) اور جب ان کے سامنے ہماری

---

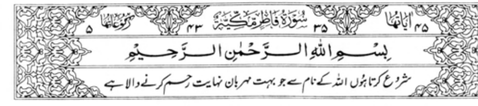
(۳) حاشیہ (سورۃ الکہف (۱۸) آیت: ۱۰۲) ملاحظہ کریں۔

هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّصُدَّكُمۡ عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُكُمۡ‌ ۚ وَقَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡكٌ مُّفۡتَـرًى‌ ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ كُتُبٍ يَّدۡرُسُوۡنَهَا وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ قَبۡلَكَ مِنۡ نَّذِيۡرٍ ؕ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۙ وَمَا بَلَغُوۡا مِعۡشَارَ مَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ فَكَذَّبُوۡا رُسُلِىۡ‌ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۵﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ ‌ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ لَّـكُمۡ بَيۡنَ يَدَىۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ﴿۴۶﴾ قُلۡ مَا سَاَلۡـتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَـكُمۡ‌ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۴۷﴾ قُلۡ اِنَّ رَبِّىۡ يَقۡذِفُ بِالۡحَـقِّ‌ ۚ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۴۸﴾ قُلۡ جَآءَ

صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک شخص تو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)، اور کہتے ہیں کہ یہ تو گھڑا ہوا جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آچکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ (۴۳) اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا۔ (۴۴) اور ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے، پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا، (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔ (۴۵) کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے ضد چھوڑ کر دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی، تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں، وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ (۴۶) کہہ دیجئے! کہ جو بدلہ میں تم سے مانگوں وہ تمہارے لیے ہے میرا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ وہ ہر چیز سے باخبر (اور مطلع) ہے۔ (۴۷)

الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ إِلَيَّ رَبِّيْ ۭ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَأَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ ۚ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع

کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔(۴۸) کہہ دیجئے! کہ حق آچکا باطل نہ تو پہلی بار ابھرا نہ دوبارہ ابھر سکے گا۔ (۴۹) کہہ دیجئے کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہی ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بہ سبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔(۵۰) اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لیے جائیں گے۔(۵۱) اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ سے کیسے ہاتھ پہنچ سکتا ہے۔(۵۲) اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے کفر کیا تھا' اور دور دراز سے بن دیکھے ہی پھینکتے رہے۔(۵۳) ان کی چاہتوں اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا' وہ بھی (انہی کی طرح) شک و تردد میں (پڑے ہوئے) تھے۔ (۵۴)



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے، مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔(۲) لوگو! تم پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے کیے ہیں انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے جاتے ہو؟ (۳) اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں۔ تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ (۴) لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے، اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔(۵) یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب

شَدِيْدٌ ۜ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ
عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ
سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا

جہنم واصل ہو جائیں۔ (٦) جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت سزا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ہے۔ (۷) کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال مزین کر دیے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے' (یقین مانو) کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے' یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔ (۸) اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔ (۹) جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے' تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے' جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے' اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔ (۱۰) لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے' پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد

تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ

وعورت) بنادیا ہے ' عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا تولد ہونا سب اس کے علم سے ہی ہے ' اور جو بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور جس کسی کی عمر گھٹے وہ سب کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات بالکل آسان ہے۔(۱۱) اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا' تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔(۱۲) وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگادیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔(۱۳) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے' بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ [۱] آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ

---

(۱) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

فہرست فہرست

وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ
بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ
اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

دے گا۔ (۱۴) اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے۔ (۱۵) اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔ (۱۶) اور یہ بات اللہ کو کچھ مشکل نہیں۔ (۱۷) کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا' اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہو گا۔ لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔ (۱۸) اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں۔ (۱۹) اور نہ تاریکی اور روشنی۔ (۲۰) اور نہ چھاؤں اور نہ دھوپ۔ (۲۱) اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے' اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے' اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔ (۲۲) آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔ (۲۳) ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ
وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ

کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔ (۲۴) اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے۔ (۲۵) پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔ (۲۶) کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔ (۲۷) اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں' اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔ (۲۸) جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہو گی۔ (۲۹) تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے

أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۗ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۗ كَذٰلِكَ

اور زیادہ دے بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔(۳۰)اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔(۳۱) پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔(۳۲) وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جاویں گے۔ اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔(۳۳)اور کہیں گے کہ اللہ کالاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔(۳۴) جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔(۳۵)اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ

نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔(۳۶) اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے' (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا' سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔(۳۷) بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا' بیشک وہی جاننے والا ہے دل کی باتوں کا۔ (۳۸) وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا' سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کیلئے ان کا کفران کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے' اور کافروں کیلئے ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے۔[۲] (۳۹) آپ کہئے! کہ تم اپنے قرارداد شریکوں کا حال تو بتلاؤ جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو۔ یعنی مجھ کو یہ بتلاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کون سا (جزو) بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵)

فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ
اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاۤءَهُمْ
نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۤءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۨ ﴿۴۲﴾
اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ

کی دلیل پر قائم ہوں' بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں۔[۳] (۴۰) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو پھر اللہ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا۔ وہ حلیم غفور ہے۔ (۴۱) اور ان کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آئے تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں۔ پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔ (۴۲) دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے' اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے' سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے' اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں

---

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو (مٹھی کی طرح) اپنے داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں' اب زمین کے بادشاہ۔ کدھر گئے؟" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' ب:۳/ ح:۴۸۱۲)

یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ کَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡہُمۡ قُوَّۃً ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعۡجِزَہٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیۡمًا قَدِیۡرًا ﴿۴۴﴾ وَ لَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوۡا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہۡرِہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّ لٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾ ع ۸ ۱۷

گے۔(۴۳)اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے' اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ بڑے علم والا' بڑی قدرت والا ہے۔(۴۴) اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا' لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے' سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔(۴۵)

آیاتہا ۸۳ ۳۶ سُوۡرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ ۴۱ رکوعاتہا ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

یٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ

یٰسین (۱) قسم ہے قرآن با حکمت کی۔(۲) کہ بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہیں۔(۳) سیدھے راستے پر ہیں۔(۴) یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔(۵) تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے' سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں۔(۶) ان میں سے اکثر لوگوں پر بات

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ

ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔(۷) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں‘ جس سے ان کے سر اوپر کو الٹ گئے ہیں۔ (۸) اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی‘ جس سے ہم نے ان کو ڈھانک دیا وہ نہیں دیکھ سکتے۔(۹) اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں دونوں برابر ہیں‘ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (۱۰) بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے‘ سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے۔(۱۱) بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے‘ اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں‘ اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔ (۱۲) اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی ایک) بستی والوں کی مثال (اس وقت کا) بیان کیجئے جبکہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے۔ (۱۳) جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔ (۱۴) ان لوگوں نے کہا کہ تم تو

مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْــَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ہماری طرح معمولی آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔(۱۵) ان (رسولوں) نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔(۱۶) اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔(۱۷) انہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کردیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔(۱۸) ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے' کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔(۱۹) اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو (۲۰) ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں۔(۲۱)

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً

اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۲۲) کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر اللہ رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں۔ (۲۳) پھر تو میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں۔ (۲۴) میری سنو! میں تو (سچے دل سے) تم سب کے رب پر ایمان لا چکا۔ (۲۵) (اس سے) کہا گیا کہ جنت میں چلا جا، کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا۔ [1] (۲۶) کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔ (۲۷) اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا، اور نہ اس طرح ہم اتارا کرتے ہیں۔ (۲۸) وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکایک وہ سب کے سب بجھ

---

(۱) یعنی اس بات کا کہ نجات اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننے میں ہے اور یہی ہدایت اور جنت کا راستہ ہے۔ احادیث میں بھی اس مفہوم کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری مثال اور جو کلام اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی قوم والوں کے پاس آئے اور کہے میں دشمن کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر آیا ہوں اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں۔ بھاگو! بھاگو! (اپنی جان بچاؤ) اب ان میں سے ایک =

= گروہ تو اس کی بات مان لے اور رات کو خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل کر اپنی جان بچالے جبکہ ایک گروہ اس کی بات نہ مانے پھر صبح سویرے، دشمن کی فوج اس کو تباہ کر ڈالے۔" (صحیح بخاری، کتاب الرقاق ب:۲۶/ ح:۶۴۸۲)

(ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں داخل ہونے والا کوئی شخص بھی واپس دنیا میں آنا پسند نہیں کرے گا چاہے اسے زمین کے سارے خزانے بھی دے دیئے جائیں البتہ شہید یہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس لوٹے اور اللہ کی راہ میں دس بار قتل ہو کیونکہ وہ شہادت کا اجر و مقام دیکھ لیتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، ب:۲۱/ ح:۲۸۱۷)

(ج) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جان لو، جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، ب: ۲۲/ ح:۲۸۱۸)

(د) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی (بے طاقتی) اور کاہلی (سستی) اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔" (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، ب:۲۵/ ح:۲۸۲۳)

(ر) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "لوگوں کا حال اونٹوں کی طرح ہے سو اونٹ میں ایک اونٹ بھی (تیز) سواری کے قابل نہیں ملتا۔" (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ب:۳۵/ ح:۶۴۹۸)

مطلب یہ ہے کہ ایمان دار لوگ اتنے کمیاب ہو جائیں گے، جیسے اونٹوں میں ایک اونٹ بھی کام کا نہ نکلے۔

فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

بجھ گئے۔ (۲۹) (ایسے) بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی ہنسی انہوں نے نہ اڑائی ہو۔ (۳۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کے پہلے بہت سی قوموں کو ہم نے غارت کر دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں۔ (۳۱) اور نہیں ہے کوئی جماعت مگر یہ کہ وہ جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کی جائے گی۔ (۳۲) اور ان کے لیے ایک نشانی (خشک) زمین ہے جس کو ہم نے زندہ کر دیا اور اس سے غلہ نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔ (۳۳) اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگور کے باغات پیدا کر دیئے' اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیئے ہیں۔ (۳۴) تاکہ (لوگ) اس کے پھل کھائیں' اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ پھر کیوں شکر گزاری نہیں کرتے۔ (۳۵) وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں' خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔ (۳٦) اور ان کے لیے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ (۳۷) اور سورج کے لیے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر

الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ

چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے اندازہ (ٹھہرایا ہوا) غالب' باعلم اللہ تعالیٰ کا۔(۳۸) اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں' یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔(۳۹) نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے' اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔(۴۰) اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔(۴۱) اور ان کے لیے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔(۴۲) اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے۔ پھر نہ تو کوئی ان کا فریاد رس ہوتا نہ وہ بچائے جاتے۔(۴۳) لیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے انہیں فائدے دے رہے ہیں۔(۴۴) اور ان سے جب (کبھی) کہا جاتا ہے کہ اگلے پچھلے (گناہوں) سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(۴۵) اور ان کے پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے یہ بے رخی نہ برتتے ہوں۔(۴۶) اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے کچھ دو' تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں؟

مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ۱۸
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا' تو تم تو ہو ہی کھلی گمراہی میں۔ (۴۷) وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا' سچے ہو تو بتلاؤ۔ (۴۸) انہیں صرف ایک سخت چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آپکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی ہوں گے۔ (۴۹) اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں گے۔ (۵۰) تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے۔ (۵۱) کہیں گے ہائے ہائے! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہہ دیا تھا۔ (۵۲) یہ نہیں ہے مگر ایک تند آواز' کہ یکایک سارے جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔ (۵۳) پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں نہیں بدلہ دیا جائے گا' مگر صرف ان ہی کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔ (۵۴) جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں۔ (۵۵) وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (۵۶) ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور بھی جو کچھ وہ طلب کریں۔ (۵۷) مہربان پروردگار کی طرف انہیں سلام کہا جائے گا۔ (۵۸) اے گناہ گارو! آج تم

رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ
وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ ع ١٧
وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ

الگ ہو جاؤ۔ (۵۹) اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا' وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔(۶۰) اور میری ہی عبادت کرنا۔ سیدھی راہ یہی ہے۔[۲] (۶۱) شیطان نے تو تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ (۶۲) یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔(۶۳) اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لیے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ (۶۴) ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے' ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔(۶۵) اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر دیتے پھر یہ رستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟ (۶۶) اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔[۳] (۶۷) اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر الٹا کر دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔(۶۸) نہ

---

(۲) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۲۲) ملاحظہ کریں۔

(۳) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۹۱) ملاحظہ کریں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ

تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔ (۶۹) تاکہ وہ ہر اس شخص کو آگاہ کردے جو زندہ ہے، اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے۔ (۷۰) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے چوپائے جانور (بھی) پیدا کر دیے، جن کے یہ مالک ہو گئے ہیں۔ (۷۱) اور ان مویشیوں کو ہم نے ان کا تابع فرمان بنا دیا ہے جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔ (۷۲) انہیں ان سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں، اور مشروبات۔ کیا پھر (بھی) یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟ (۷۳) اور وہ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تاکہ وہ مدد کئے جائیں۔ (۷۴) (حالانکہ) ان میں ان کی مدد کی طاقت ہی نہیں، (لیکن) پھر بھی (مشرکین) ان کے لیے حاضر باش لشکری ہیں۔ (۷۵) پس آپ کو ان کی بات غمناک نہ کرے، ہم ان کی پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو (بخوبی) جانتے ہیں۔ (۷۶) کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا۔ (۷۷) اور اس نے ہمارے لیے

خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۙ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۱۶

مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا' کہنے لگا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟ (۷۸) آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے' جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔ (۷۹) وہی جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی جس سے تم یکایک آگ سلگاتے ہو۔ (۸۰) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ان جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں' بے شک قادر ہے۔ اور وہی تو پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے۔ (۸۱) وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا' وہ اسی وقت ہو جاتی ہے۔ (۸۲) پس پاک ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ (۸۳)

آیاتها ۱۸۲ — سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّیَّةٌ ۳۷ — ۵۶ — رکوعاتها ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی۔ (۱) پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی۔ (۲) پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔ (۳) یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔ (۴)

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے۔ (۵) ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا۔[۱] (۶) اور حفاظت کی سرکش شیطان سے۔(۷) عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے' بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں۔(۸) بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہیں۔(۹) مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فوراً ہی)اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔(۱۰) ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے؟ (۱۱) بلکہ تو تعجب کر رہا ہے اور یہ مسخرا پن کر رہے ہیں۔ (۱۲) اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے یہ نہیں مانتے۔(۱۳) اور جب کسی معجزے کو دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں۔(۱۴) اور کہتے ہیں کہ یہ تو بالکل کھلم کھلا جادو ہی ہے۔ (۱۵) کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟(۱۶) کیا ہم سے پہلے کے ہمارے باپ دادا بھی؟(۱۷) آپ جواب دیجئے!

(۱) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت:۹۷) ملاحظہ کریں۔

وَقَالُوا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾

کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل (بھی) ہوؤ گے۔ (۱۸) وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکایک یہ دیکھنے لگیں گے۔ (۱۹) اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے۔ (۲۰) یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔ (۲۱) ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش کرتے تھے۔ (۲۲) (ان سب کو) جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو۔ (۲۳) اور انہیں ٹھہرا لو' (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں۔ (۲۴) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسروں کی مدد نہیں کرتے۔ (۲۵) بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے۔ (۲۶) وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے۔ (۲۷) کہیں گے کہ تم تو ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے۔ (۲۸) وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ تم ہی ایماندار نہ تھے۔ (۲۹) اور کچھ ہمارا زور تو تم پر تھا (ہی) نہیں۔ بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے۔ (۳۰) اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی یہ بات ثابت ہو چکی کہ ہم (عذاب) چکھنے والے ہیں۔ (۳۱) پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم تو خود بھی گمراہ ہی تھے۔ (۳۲) سو اب آج کے دن تو (سب کے سب) عذاب میں شریک ہیں۔ (۳۳) ہم گناہ گاروں کے ساتھ اسی

فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

طرح کیا کرتے ہیں۔ (۳۴) یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے۔[۲] (۳۵) اور کہتے تھے کہ کیا اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں؟ (۳۶) (نہیں نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں۔ (۳۷) یقیناً تم دردناک عذاب (کا مزہ) چکھنے والے ہو۔ (۳۸) تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے۔ (۳۹) مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے۔ (۴۰) انہیں کیلئے مقررہ روزی ہے۔ (۴۱) (ہر طرح کے) میوے اور باعزت و اکرام ہیں۔ (۴۲) نعمتوں والی جنتوں میں۔ (۴۳) تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔ (۴۴) جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہو گا۔ (۴۵) جو صاف شفاف اور پینے میں لذیذ ہو گی۔ (۴۶) نہ اس سے درد سر ہو اور نہ اسکے پینے سے بہکیں۔ (۴۷) اور انکے پاس نیچی نظروں، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔ (۴۸) ایسی جیسے چھپائے ہوئے انڈے۔ (۴۹) (جنتی) ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے۔ (۵۰)

(۲) حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت:۹) ملاحظہ کریں

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ
الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾
اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ
رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔ (۵۱) جو (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو (قیامت کے آنے کا) یقین کرنے والوں میں سے ہے؟ (۵۲) کیا جب کہ ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا اس وقت ہم جزا دیے جانے والے ہیں؟ (۵۳) کہے گا تم چاہتے ہو کہ جھانک کر دیکھ لو؟ (۵۴) جھانکتے ہی اسے بیچوں بیچ جہنم میں (جلتا ہوا) دیکھے گا۔ (۵۵) کہے گا واللہ! قریب تھا کہ تو مجھے (بھی) برباد کر دے۔ (۵۶) اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا۔ (۵۷) کیا (یہ صحیح ہے) کہ ہم مرنے والے ہی نہیں؟ (۵۸) بجز پہلی ایک موت کے، اور نہ ہم عذاب کیے جانے والے ہیں۔ (۵۹) پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی کامیابی ہے۔ (۶۰) ایسی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ (۶۱) کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا سینڈھ (زقوم) کا درخت؟ (۶۲) جسے ہم نے ظالموں کے لیے سخت آزمائش بنا رکھا ہے۔ (۶۳) بے شک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ (۶۴) جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔ (۶۵) (جہنمی) اسی درخت میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ (۶۶)

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا

پھر اس پر گرم جلتے جلتے پانی کی ملونی ہو گی۔ (۶۷) پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی (آگ کے ڈھیر کی) طرف ہو گا۔ (۶۸) یقین مانو! کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو بہکا ہوا پایا۔(۶۹) اور یہ انہی کے نشان قدم پر دوڑتے رہے۔ (۷۰) ان میں سے پہلے بھی بہت سے اگلے بہک چکے ہیں۔ (۷۱) جن میں ہم نے ڈرانے والے (رسول) بھیجے تھے۔ (۷۲) اب تو دیکھ لے کہ جنہیں دھمکایا گیا تھا ان کا انجام کیسا کچھ ہوا۔ (۷۳) سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے۔ (۷۴) اور ہمیں نوح نے پکارا تو (دیکھ لو) ہم کیسے اچھے دعا قبول کرنے والے ہیں۔ (۷۵) ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو اس زبردست مصیبت سے بچا لیا۔ (۷۶) اور اس کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والی بنا دیا۔ (۷۷) اور ہم نے اس کا (ذکر خیر) پچھلوں میں باقی رکھا۔ (۷۸) نوح پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔ (۷۹) ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلے دیتے ہیں۔ (۸۰) وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔ (۸۱) پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔ (۸۲) اور اس (نوح کی) تابعداری کرنے والوں میں سے (ہی) ابراہیم (بھی) تھے۔ (۸۳) جبکہ اپنے رب کے پاس بے عیب دل لائے۔ (۸۴) انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم

تَعْبُدُوْنَ ۚ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ
نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ
اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۚ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ
يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا
لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا

سے کہا کہ تم کیا پوج رہے ہو؟ (۸۵) کیا تم اللہ کے سوا گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟ (۸۶) تو یہ (بتلاؤ کہ) تم نے رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ (۸۷) اب ابراہیم نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی۔ (۸۸) اور کہا میں تو بیمار ہوں۔ (۸۹) اس پر وہ سب اس سے منہ موڑے ہوئے واپس چلے گئے۔ (۹۰) آپ (چپ چپاتے) ان کے معبودوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں؟ (۹۱) تمہیں کیا ہو گیا کہ بات تک نہیں کرتے ہو۔ (۹۲) پھر تو (پوری قوت کے ساتھ) دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے پر پل پڑے۔ (۹۳) وہ (بت پرست) دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔ (۹۴) تو آپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں (خود) تم تراشتے ہو۔ (۹۵) حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ (۹۶) وہ کہنے لگے اس کے لیے ایک مکان بناؤ اور اس (دہکتی ہوئی) آگ میں اسے ڈال دو۔ (۹۷) انہوں نے اس (ابراہیم) کے ساتھ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انہی کو نیچا کر دیا۔ (۹۸) اور اس (ابراہیم) نے کہا میں تو ہجرت کر کے اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔ (۹۹) اے میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ (۱۰۰) تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔

بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ٞ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۚ﴿۱۰۳﴾ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۙ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۖ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَ عَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ۧ وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ع ۳۹

(۱۰۱) پھر جب وہ (بچہ) نئی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو ابراہیم نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجالائیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(۱۰۲) غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔(۱۰۳) تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم!(۱۰۴) یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ (۱۰۵) درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔(۱۰۶) اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اسکے فدیہ میں دے دیا۔ (۱۰۷) اور ہم نے انکا ذکر پچھلوں میں باقی رکھا۔(۱۰۸) ابراہیم پر سلام ہو۔(۱۰۹) ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔(۱۱۰) بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔(۱۱۱) اور ہم نے اس کو اسحاق نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں میں سے ہو گا۔ (۱۱۲) اور ہم نے ابراہیم و اسحاق پر برکتیں نازل فرمائیں، اور ان دونوں کی اولاد میں بعضے تو نیک بخت ہیں اور بعض اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والے ہیں۔ (۱۱۳)

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ

یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بڑا احسان کیا۔ (۱۱۴) اور انہیں اور ان کی قوم کو بہت بڑے دکھ درد سے نجات دے دی۔ (۱۱۵) اور ان کی مدد کی تو وہی غالب رہے۔ (۱۱۶) اور ہم نے انہیں (واضح اور) روشن کتاب دی۔ (۱۱۷) اور انہیں سیدھے راستہ پر قائم رکھا۔ (۱۱۸) اور ہم نے ان دونوں کیلئے پیچھے آنے والوں میں یہ بات باقی رکھی۔ (۱۱۹) کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ (۱۲۰) بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلے دیا کرتے ہیں۔ (۱۲۱) یقیناً یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ (۱۲۲) بے شک الیاس بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ (۱۲۳) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔ (۱۲۴) کیا تم بعل (نامی بت) کو پکارتے ہو؟ اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟ (۱۲۵) اللہ جو تمہارا اور تمہارے اگلے تمام باپ دادوں کا رب ہے۔ (۱۲۶) لیکن قوم نے انہیں جھٹلایا، پس وہ ضرور (عذاب میں) حاضر کیے جائیں گے۔ (۱۲۷) سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔ (۱۲۸) ہم نے (الیاس) کا ذکر خیر پچھلوں میں بھی باقی رکھا۔ (۱۲۹) کہ الیاس پر سلام ہو۔ (۱۳۰) ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ (۱۳۱) بیشک وہ ہمارے ایمان دار

لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ
الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾
لَلَبِثَ فِىْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً
مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾
فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

بندوں میں سے تھے۔ (۱۳۲) بیشک لوط (بھی) پیغمبروں میں سے تھے۔ (۱۳۳) ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔ (۱۳۴) بجز اس بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی۔ (۱۳۵) پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔ (۱۳۶) اور تم تو صبح ہونے پر ان کی بستیوں کے پاس سے گزرتے ہو۔ (۱۳۷) اور رات کو بھی، کیا پھر بھی نہیں سمجھتے؟ (۱۳۸) اور بلاشبہ یونس نبیوں میں سے تھے۔ (۱۳۹) جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی پر۔ (۱۴۰) پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے۔ (۱۴۱) تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے۔ (۱۴۲) پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔ (۱۴۳) تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔ (۱۴۴) پس اسے ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے۔ (۱۴۵) اور اس پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگا دیا۔ (۱۴۶) اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ (۱۴۷) پس وہ ایمان لائے، اور ہم نے انہیں ایک زمانہ تک عیش و عشرت دی۔ (۱۴۸) ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

ان کے بیٹے ہیں؟(۱۴۹) یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مونث پیدا کیا۔(۱۵۰) آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افترا پردازی سے کہہ رہے ہیں۔(۱۵۱) کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔(۱۵۲) کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی۔(۱۵۳) تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟(۱۵۴) کیا تم اس قدر بھی نہیں سمجھتے؟(۱۵۵) یا تمہارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل ہے۔(۱۵۶) تو جاؤ اگر سچے ہو تو اپنی ہی کتاب لے آؤ۔(۱۵۷) اور ان لوگوں نے تو اللہ کے اور جنات کے درمیان بھی قرابت داری ٹھہرائی ہے' اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ (اس عقیدہ کے) لوگ (عذاب کے سامنے) پیش کیے جائیں گے۔(۱۵۸) جو کچھ یہ بیان کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے۔ (۱۵۹) ہاں! اللہ کے مخلص بندے۔(۱۶۰) یقین مانو کہ تم سب اور تمہارے معبودان (باطل)۔(۱۶۱) کسی ایک کو بھی بہکا نہیں سکتے۔(۱۶۲) بجز اس کے جو جہنمی ہی ہے۔(۱۶۳) (فرشتوں کا قول ہے کہ) ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے۔(۱۶۴) اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں۔(۱۶۵) اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔(۱۶۶) کفار تو کہا کرتے تھے۔(۱۶۷) کہ اگر ہمارے سامنے اگلے لوگوں کا ذکر

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

ع ۴۴

ہو تا۔ (۱۶۸) تو ہم بھی اللہ کے چیدہ بندے بن جاتے۔ (۱۶۹) لیکن پھر اس قرآن کے ساتھ کفر کر گئے' پس اب عنقریب جان لیں گے۔ (۱۷۰) اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے رسولوں کیلئے صادر ہو چکا ہے۔ (۱۷۱) کہ یقیناً وہ ہی مدد کیے جائیں گے۔ (۱۷۲) اور ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا۔ (۱۷۳) اب آپ کچھ دنوں تک ان سے منہ پھیر لیجئے۔ (۱۷۴) اور انہیں دیکھتے رہیے' اور یہ بھی آگے چل کر دیکھ لیں گے۔ (۱۷۵) کیا یہ ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟ (۱۷۶) سنو! جب ہمارا عذاب انکے میدان میں اتر آئے گا اس وقت ان کی جن کو متنبہ کر دیا گیا تھا بڑی بری صبح ہو گی۔ (۱۷۷) آپ کچھ وقت تک انکا خیال چھوڑ دیجئے۔ (۱۷۸) اور دیکھتے رہیے یہ بھی ابھی دیکھ لیں گے۔ (۱۷۹) پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک) بیان کرتے ہیں۔ (۱۸۰) پیغمبروں پر سلام ہے۔ (۱۸۱) اور سب طرح کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ (۱۸۲)

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتہا ۸۸ — ۳۸ — ۳۸ — رکوعاتہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّۃٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ
مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَھُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْھُمْ وَقَالَ
الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰـھًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْھُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِھَتِکُمْ ۚ اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا
بِھٰذَا فِی الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ ۚ اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَیْہِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا ط
بَلْ ھُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ ذِکْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ اَمْ عِنْدَھُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَۃِ
رَبِّکَ الْعَزِیْزِ الْوَھَّابِ ﴿۹﴾ اَمْ لَھُمْ مُّلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا فَلْیَرْتَقُوْا فِی

ص! اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔ (۱) بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۲) ہم نے ان سے پہلے بھی بہت سی امتوں کو تباہ کر ڈالا انہوں نے ہر چند چیخ پکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا۔ (۳) اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آگیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔ (۴) کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔ (۵) ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلو جی اور اپنے معبودوں پر جمے رہو' یقیناً اس بات میں کوئی غرض ہے۔ (٦) ہم نے تو یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی' کچھ نہیں یہ تو صرف گھڑنت ہے۔ (۷) کیا ہم سب میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک میں ہیں' بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں۔ (۸) یا کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں۔ (۹) یا کیا آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہرچیز کی بادشاہت ان ہی کی ہے' تو پھر یہ رسیاں تان کر چڑھ جائیں۔ (۱۰) یہ بھی

الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

(بڑے بڑے) لشکروں میں سے شکست پایا ہوا (چھوٹا سا) لشکر ہے۔(۱۱) ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا۔(۱۲) اور ثمودیوں نے اور قوم لوط نے اور ایکہ کے رہنے والوں نے بھی، یہی (بڑے) لشکر تھے۔(۱۳) ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے رسولوں کی تکذیب نہ کی ہو پس میری سزا ان پر ثابت ہو گئی۔(۱۴) انہیں صرف ایک چیخ کا انتظار ہے جس میں کوئی توقف (اور ڈھیل) نہیں ہے۔(۱۵) اور انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری سرنوشت تو ہمیں روز حساب سے پہلے ہی دے دے۔(۱۶) آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا، یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔(۱۷) ہم نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی کریں۔(۱۸) اور پرندے جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے۔(۱۹) اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکمت دی تھی اور بات کا فیصلہ کرنا۔(۲۰) اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آگئے۔(۲۱) جب یہ (حضرت) داؤد کے پاس

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِىْ فِى الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِىْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدۃ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

السجدۃ ۱۵

پہنچے' پس یہ ان سے ڈر گئے' انہوں نے کہا خوف نہ کیجئے! ہم دو فریق مقدمہ ہیں' ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے' پس آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ (۲۲) (سنئے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے۔ (۲۳) آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں' سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے' پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور (پوری طرح) رجوع کیا۔ (۲۴) پس ہم نے بھی انہیں وہ معاف کر دیا' یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں۔ (۲۵) اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا

إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی' یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔(۲۶) اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا' یہ گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کے لیے خرابی ہے آگ کی۔(۲۷) کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے' یا پرہیز گاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟(۲۸) یہ بابرکت کتاب جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔(۲۹) اور ہم نے داؤد کو سلیمان (نامی فرزند) عطا فرمایا' جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بے حد رجوع کرنے والا تھا۔(۳۰) جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے کے گھوڑے پیش کیے گئے۔(۳۱) تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی' یہاں تک کہ (آفتاب) چھپ گیا۔(۳۲) ان (گھوڑوں) کو دوبارہ میرے سامنے

وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ

لاؤ! پھر تو پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ (۳۳) اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا۔ (۳۴) کہا کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو' تو بڑا ہی دینے والا ہے۔ (۳۵) پس ہم نے ہوا کو ان کے ماتحت کر دیا وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے نرمی سے پہنچا دیا کرتی تھی۔ (۳۶) (طاقت ور) جنات کو بھی (ان کا ماتحت کر دیا) ہر عمارت بنانے والے کو اور غوطہ خور کو۔ (۳۷) اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے۔ (۳۸) یہ ہے ہمارا عطیہ اب تو احسان کر یا روک رکھ کچھ حساب نہیں۔ (۳۹) ان کے لیے ہمارے پاس بڑا تقرب ہے اور بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ (۴۰) اور ہمارے بندے ایوب کا (بھی) ذکر کر' جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے (۴۱) اپنا پاؤں مارو' یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔ (۴۲) اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبہ عطا فرمایا بلکہ اتنا ہی اور بھی اسی کے ساتھ اپنی (خاص) رحمت سے' اور عقلمندوں کی نصیحت کے لیے۔ (۴۳) اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا

اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا

(جھاڑو) لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر'(۱) سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا' وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی رغبت رکھنے والا-(۴۴) ہمارے بندوں ابراہیم' اسحاق اور یعقوب کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے-(۴۵) ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا- (۴۶) یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے-(۴۷) اسماعیل' یسعؑ اور ذوالکفل کا بھی ذکر کر دیجئے- یہ سب بہترین لوگ تھے-(۴۸) یہ نصیحت ہے اور یقین مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے-(۴۹) (یعنی ہمیشگی والی) جنتیں جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہوئے ہیں-(۵۰) جن میں بافراغت تکیے لگائے بیٹھے ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کر رہے ہیں-(۵۱) اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر حوریں ہوں گی- (۵۲) یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کیلئے کیا جاتا

---

(۱) بیماری کے ایام میں حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ کسی بات پر ناراض ہو کر حضرت ایوب علیہ السلام نے اسے سو کوڑے مارنے کی قسم کھا لی- لہٰذا اللہ نے حکم دیا کہ سو تنکوں والی جھاڑو لے کر ایک مرتبہ اسے مار دے' تیری قسم پوری ہو جائے گی۔

مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾
هٰذَا ۙ فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ ؕ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ
لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ
الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ؕ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ

تھا۔ (۵۳) بیشک روزیاں (خاص) ہمارا عطیہ ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔ (۵۴) یہ تو ہوئی جزا' (یاد رکھو کہ) سرکشوں کے لیے بڑی بری جگہ ہے۔ (۵۵) دوزخ ہے جس میں وہ جائیں گے (آہ) کیا ہی برا بچھونا ہے۔ (۵۶) یہ ہے' پس اسے چکھیں' گرم پانی اور پیپ۔ (۵۷) اور کچھ اور اسی طرح کی طرح طرح کی چیزیں۔ (۵۸) یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے' انہیں خوشی اور کشادگی نہ ہو' یہی تو جہنم میں جانے والے ہیں۔ (۵۹) وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہیں خوشی نہ ہو تم ہی نے تو اسے پہلے ہی سے ہمارے سامنے لا رکھا تھا' پس رہنے کی بڑی بری جگہ ہے۔ (۶۰) وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جس نے (کفر کی رسم) ہمارے لیے پہلے سے نکالی ہو اس کے حق میں جہنم کی دگنی سزا کر دے۔ (۶۱) اور جہنمی کہیں گے کیا بات ہے کہ وہ لوگ ہمیں دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ (۶۲) کیا ہم نے ہی ان کا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں۔ (۶۳) یقین جانو کہ دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور ہی ہو گا۔ (۶۴) کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے اور کوئی لائق عبادت نہیں۔ (۶۵) جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾
مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ
كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ

کے درمیان ہے' وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔(٦٦) آپ کہہ دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ (٦٧) جس سے تم بے پرواہ ہو رہے ہو۔(٦٨) مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت کا) کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ تکرار کر رہے تھے۔(٦٩) میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔(٧٠) جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔(٧١) سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں' تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ (٧٢) چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔(٧٣) مگر ابلیس نے (نہ کیا)' اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔ (٧٤) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو کچھ گھمنڈ میں آگیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے۔[٢] (٧٥) اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا' اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔(٧٦) ارشاد ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا۔(٧٧) اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری

---

(٢) حاشیہ (سورۂ آل عمران (٣) آیت: ٧٣) ملاحظہ کریں۔

مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

لعنت و پھٹکار ہے۔(۷۸) کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے۔(۷۹) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے۔(۸۰) متعین وقت کے دن تک۔(۸۱) کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکادوں گا۔(۸۲) بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں۔(۸۳) فرمایا سچ تو یہ ہے' اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں۔(۸۴) کہ تجھ سے اور تیرے تمام ماننے والوں سے میں (بھی) جہنم کو بھردوں گا۔(۸۵) کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔(۸۶) یہ تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت (و عبرت) ہے۔(۸۷) یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ ہی وقت کے بعد (صحیح طور پر) جان لوگے۔(۸۸)

آیاتها ٧٥ — ٣٩ سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ٥٩ — رکوعاتها ٨

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا

اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب باحکمت کی طرف سے ہے۔(۱) یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی

لَهُ الدِّيْنَ ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ

عبادت کریں' اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ (۲) خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کردیں' یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔ (۳) اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی کا ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ (لیکن) وہ تو پاک ہے[1] وہ وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت والا۔ (۴) نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ (۵) اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے' پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے

(۱) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۱۶) ملاحظہ کریں

اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ

پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں' یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کیلئے بادشاہت ہے' اسکے سوا کوئی معبود نہیں' پھر تم کہاں بہک رہے ہو۔(۶) اگر تم ناشکری کرو تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے' اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلادے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے۔(۷) اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہو کر اپنے رب کو پکارتا ہے' پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرمادیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل) بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے' آپ کہہ دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھالو' (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے۔(۸) بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو' آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا

رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۹﴾ قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲﴾ قُلۡ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِيۡنِىۡ ﴿۱۴﴾ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰ لِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰ لِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ

ہو، بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔(۹) کہہ دو کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔[۲] (۱۰) آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لیے عبادت کو خالص کر لوں۔ (۱۱) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔ (۱۲) کہہ دیجئے! کہ مجھے تو اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے بڑے دن کے عذاب کا خوف لگتا ہے۔ (۱۳) کہہ دیجئے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔ (۱۴) تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو کہہ دیجئے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یاد رکھو کہ کھلم کھلا نقصان یہی ہے۔(۱۵) انہیں نیچے اوپر سے آگ کے (شعلے مثل) سائبان (کے) ڈھانک رہے

---

(۲) حاشیہ (سورۃ النحل (۱۶) آیت:۱۲۶) ملاحظہ کریں۔

فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی

ہوں گے- یہی (عذاب) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے' اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو-(۱۶) اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں' میرے بندوں کو خوشخبری سنادیجئے-[۳] (۱۷) جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں- پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں- یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں-[۴] (۱۸) بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے' تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں-(۱۹) ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالاخانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالاخانے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں- رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا-(۲۰) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے' پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ ریزہ

---

(۳) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت:۲۵۶) ملاحظہ کریں-

(۴) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت:۱۳۵) ملاحظہ کریں-

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

کر دیتا ہے‘ اس میں عقل مندوں کے لیے بہت زیادہ نصیحت ہے۔(۲۱) کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے اور ہلاکی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے (اثر نہیں لیتے بلکہ) سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔(۲۲) اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے‘ جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں‘ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جسے چاہے یہ دکھا دیتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔(۲۳) بھلا جو شخص قیامت کے دن کے بدترین عذاب کی سپر (ڈھال) اپنے منہ کو بنائے گا۔ (ایسے) ظالموں سے کہا جائے گا کہ اپنے کیے کا (وبال) چکھو۔(۲۴) ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا‘ پھر ان پر وہاں سے عذاب آپڑا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔(۲۵) اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگانی دنیا میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور ابھی آخرت کا تو بڑا بھاری عذاب ہے

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ
يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

ع ۱۰ ۱۷

کاش کہ یہ لوگ سمجھ لیں۔(۲۶)اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔ (۲۷) قرآن ہے عربی میں جس میں کوئی کجی نہیں' ہو سکتا ہے کہ وہ پرہیز گاری اختیار کر لیں۔ (۲۸) اللہ تعالیٰ مثال بیان فرما رہا ہے ایک وہ شخص جس میں بہت سے باہم ضد رکھنے والے ساجھی ہیں' اور دوسرا وہ شخص جو صرف ایک ہی کا (غلام) ہے' کیا یہ دونوں صفت میں یکساں ہیں' اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ (۲۹) یقیناً خود آپ کو بھی موت کا مزہ چکھنا ہے اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔ (۳۰) پھر تم سب کے سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے۔ (۳۱)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اسکے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کیلئے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟ (۳۲) اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں۔ (۳۳) ان کیلئے انکے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں' نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔ (۳۴) تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے انکے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کیے ہیں ان کا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔[5] (۳۵) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کی رہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ (۳۶) اور جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا' اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا نہیں ہے؟ (۳۷) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ آپ ان سے کہئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اسکے نقصان کو ہٹا

(۵) حاشیہ (سورۃ التوبۃ (۹) آیت: ۱۲۱) ملاحظہ کریں۔

اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے، توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں۔[۶] (۳۸) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں، ابھی ابھی تم جان لو گے۔ (۳۹) کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی مار اور ہمیشگی کی سزا ہوتی ہے۔ (۴۰) آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کیلئے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہ راست پر آجائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر ہے، تو ان کا ذمہ دار نہیں۔[۷] (۴۱) اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ غور کرنے والوں کیلئے اس میں

(۶) حاشیہ (سورۂ یوسف (۱۲) آیت: ۶۷) ملاحظہ کریں۔

(۷) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں۔

دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ

یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۴۲) کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔ (۴۳) کہہ دیجئے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ (۴۴) جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا (اور کا) ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔[۸] (۴۵) آپ کہہ دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔ (۴۶) اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو، تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے دیں،[۹] اور ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہو گا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا۔ (۴۷) جو کچھ انہوں نے کیا

(۸) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

(۹) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۹۱) ملاحظہ کریں۔

مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ
قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ
قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ ع ۱۱
رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى

تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں گی اور جس کے ساتھ وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آگھیرے گا۔ (۴۸) انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرمادیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا ہوں، بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔ (۴۹) ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کارروائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔ (۵۰) پھر ان کی تمام برائیاں ان پر آپڑیں، اور ان میں سے بھی جو گنہ گار ہیں ان کی کی ہوئی برائیاں بھی اب ان پر آپڑیں گی، یہ (ہمیں) ہرادینے والے نہیں۔ (۵۱) کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور تنگ (بھی)، ایمان لانے والوں کے لیے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں۔ (۵۲) (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ

[(۱۰)] (۵۴) تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔(۵۴) اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے‘ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔(۵۵) (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔(۵۶) یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔(۵۷) یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکو کاروں میں ہو جاتا۔(۵۸) ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں۔(۵۹) اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے

(۱۰) حاشیہ سورۃ التوبۃ (۹) آیت ۱۲۱ و حاشیہ سورۃ الحج (۲۲) آیت ۲۷ نیز حاشیہ سورۃ الفرقان (۲۵) ۷۰ ملاحظہ کریں۔

اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۖ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں؟ (۶۰) اور جن لوگوں نے پرہیز گاری کی انہیں اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ بچا لے گا' انہیں کوئی برائی چھو بھی نہ سکے گی اور نہ وہ کسی طرح غمگین ہوں گے۔ (۶۱) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (۶۲) آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی ہے' جن جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی خسارہ پانے والے ہیں۔ (۶۳) آپ کہہ دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو۔ (۶۴) یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا۔ (۶۵) بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔ (۶۶) اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی' ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے' وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔ (۶۷) اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِيْقَ

اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے [۱۱] پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا [۱۲] پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔(۶۸) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی' نامہ اعمال حاضر کیے جائیں گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کردیے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے۔(۶۹) اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھرپور دے دیا جائے گا'

---

(۱۱) جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آخری (یعنی دوسرے) صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (ہوش میں آؤں گا) تو کیا دیکھوں گا موسیٰ (علیہ السلام) عرش تھامے ہوئے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا وہ پہلے صور پر بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں گے یا دوسرے صور پر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' ب:۴/ ح:۴۸۱۳)

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دونوں صوروں میں چالیس کا فاصلہ ہو گا" لوگوں نے کہا' ابو ہریرہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہہ سکتا' پھر انہوں نے کہا چالیس برس کا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں کہہ سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کا سارا بدن گھل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کا سر (رائی کے دانے کے برابر) اسی سے (قیامت کے دن) آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' ب:۴/ ۴۸۱۴)

الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے۔(۷۰) کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے، جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لیے کھول دیے جائیں گے، اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔[۱۳](۷۱) کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہو گے، پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔(۷۲) اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ ہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔(۷۳) یہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں

(۱۳) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ (۷۴) اور تو فرشتوں کو اللہ کے عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہوئے دیکھے گا اور ان میں انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ (۷۵)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۸۵ — ۴۰ — ۶۰ — رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

حم! (۱) اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے۔ (۲) گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب والا انعام و قدرت والا' جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔ (۴) قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ

بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ

کیا اور باطل کے ذریعہ کج بحثیاں کیں، تاکہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے ان کو پکڑ لیا، سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی۔(۵) اور اسی طرح آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔(۶) عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔(۷) اے ہمارے رب! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک عمل ہیں۔ یقیناً تو تو غالب و باحکمت ہے۔(۸) انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ، حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحمت کر دی اور بہت بڑی کامیابی تو یہی ہے۔(۹) بے شک جن لوگوں نے کفر کیا انہیں یہ آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ کا تم سے بیزار

اَنۡفُسَكُمۡ اِذۡ تُدۡعَوۡنَ اِلَى الۡاِيۡمَانِ فَتَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَاَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِىَ اللّٰهُ وَحۡدَهٗ كَفَرۡتُمۡ‌ۚ وَاِنۡ يُّشۡرَكۡ بِهٖ تُؤۡمِنُوۡا‌ ؕ فَالۡحُكۡمُ لِلّٰهِ الۡعَلِىِّ الۡكَبِيۡرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ رِزۡقًا‌ ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۳﴾ فَادۡعُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيۡعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الۡعَرۡشِ‌ۚ يُلۡقِى الرُّوۡحَ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ لِيُنۡذِرَ يَوۡمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوۡمَ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ‌ ۚ لَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡهُمۡ شَىۡءٌ‌ ؕ لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ‌ ؕ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ‌ ؕ

ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم بیزار ہوتے تھے اپنے جی سے' جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے۔ (۱۰) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو بار مارا اور دو بار ہی جلایا' اب ہم اپنے گناہوں کے اقراری ہیں' تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے؟ (۱۱) یہ (عذاب) تمہیں اس لیے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کر جاتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔ (۱۲) وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اتارتا ہے' نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو رجوع کرتے ہیں۔ (۱۳) تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔ (۱۴) بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے' تاکہ وہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ (۱۵) جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے' ان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فقط اللہ واحد و قہار کی۔ (۱۶) آج ہر نفس کو اس کی کرنی کا پھل دیا جائے گا۔ آج

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ۧ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

(کسی قسم کا) ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ (۱۷) اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت سے) آگاہ کر دے، جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے، ظالموں کا نہ کوئی ولی دوست ہو گا نہ سفارشی، کہ جس کی بات مانی جائے گی۔ (۱۸) وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔ (۱۹) اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے، بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے۔ (۲۰) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا نتیجہ کیسا کچھ ہوا؟ وہ باعتبار قوت و طاقت کے اور باعتبار زمین میں اپنی یادگاروں کے ان سے بہت زیادہ تھے، پس اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور کوئی نہ ہوا جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیتا۔ (۲۱) یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر آتے تھے تو وہ انکار کر دیتے تھے، پس اللہ انہیں پکڑ لیتا تھا۔ یقیناً وہ طاقتور اور سخت عذاب والا ہے۔ (۲۲) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ (۲۳)

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾
فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا
نِسَآءَهُمْ ۗ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى
وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ
مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ
رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ

فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا (یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے۔ (۲۴)
پس جب انکے پاس (موسیٰ) ہماری طرف سے (دین) حق کو لے کر آئے تو انہوں
نے کہا کہ اسکے ساتھ جو ایمان والے ہیں انکے لڑکوں کو تو مار ڈالو اور ان کی لڑکیوں
کو زندہ رکھو اور کافروں کی جو حیلہ سازی ہے وہ غلطی میں ہی ہے۔ (۲۵) اور فرعون
نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو مار ڈالوں اسے چاہیے کہ اپنے رب کو
پکارے، مجھے تو ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی (بہت
بڑا) فساد برپا نہ کر دے۔ (۲۶) موسیٰ نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں
آتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے شخص (کی برائی) سے جو روز حساب پر ایمان
نہیں رکھتا۔ (۲۷) اور ایک مومن شخص نے، جو فرعون کے خاندان میں سے تھا
اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، کہا کہ کیا تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل
کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں
لے کر آیا ہے، اگر وہ جھوٹا ہو تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہو، تو جس
(عذاب) کا وہ تم سے وعدہ کر رہا ہے وہ کوئی نہ کوئی تو تم پر آ پڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کی

بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَمَاۤ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِیْۤ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

رہبری نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے اور جھوٹے ہوں۔ (۲۸) اے میری قوم کے لوگو! آج تو بادشاہت تمہاری ہے کہ اس زمین پر تم غالب ہو لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آگیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟ فرعون بولا' میں تو تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کی راہ ہی بتلا رہا ہوں۔ (۲۹) اس مومن نے کہا اے میری قوم! (کے لوگو) مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی روز (بد) نہ آئے جو اور امتوں پر آیا۔ (۳۰) جیسے امت نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کا (حال ہوا)' اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ (۳۱) اور مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔ (۳۲) جس دن تم پیٹھ پھیر کر لوٹو گے' تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔ (۳۳) اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف دلیلیں لے کر آئے' پھر بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک و شبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہو گئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ کسی رسول کو بھیجے گا

هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۚ ۳۴ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۳۶ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ
اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ
السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۳۷ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ
سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۳۸ ۚ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۳۹
مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ع ۱۰

ہی نہیں' اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک شبہ کرنے والا ہو۔ (۳۴) جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی بیزاری کی چیز ہے' اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر ایک مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ (۳۵) فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لیے ایک بالاخانہ بنا شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں۔ (۳۶) (ان) دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اور بیشک میں سمجھتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بد کرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی۔ (۳۷) اور اس ایمان دار شخص نے کہا کہ اے میری قوم! (کے لوگو) تم (سب) میری پیروی کرو میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کروں گا۔ (۳۸) اے میری قوم! یہ حیات دنیا متاع فانی ہے' (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔ (۳۹) جس نے گناہ کیا ہے اسے تو برابر برابر کا بدلہ ہی ہے اور جس نے نیکی کی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان دار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ

اور وہاں بے شمار روزی پائیں گے۔ (۴۰) اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلا رہے ہو۔ (۴۱) تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔ (۴۲) یہ یقینی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں' اور یہ (بھی یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں۔ (۴۳) پس آگے چل کر تم میری باتوں کو یاد کرو گے میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں' یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا نگران ہے۔ (۴۴) پس اسے اللہ تعالیٰ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔ (۴۵) آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔ (۴۶) اور جب کہ دوزخ میں ایک

يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ
حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا
يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا
فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر والوں سے (جن کے یہ تابع تھے) کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟ (۴۷) وہ بڑے لوگ جواب دیں گے ہم تو سبھی اس آگ میں ہیں' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کر چکا ہے۔(۴۸) اور (تمام) جہنمی مل کر جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔ (۴۹) وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں کیوں نہیں' وہ کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور بے راہ ہے۔ (۵۰) یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔(۵۱) جس دن ظالموں کو ان کی (عذر) معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کیلئے لعنت ہی ہو گی اور ان کے لیے برا گھر ہو گا۔ (۵۲) ہم نے موسیٰ کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا۔ (۵۳) کہ وہ ہدایت و نصیحت تھی عقل

الْكِتٰبِ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

مندوں کے لیے۔ (۵۴) پس اے نبی! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلاشک (وشبہ) سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہ[1] اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ۔ (۵۵) جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں، سو تو اللہ کی پناہ مانگتا رہ بیشک وہ پورا سننے والا اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔ (۵۶) آسمان و زمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے، لیکن (یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں۔ (۵۷) اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر ہیں)، تم (بہت) کم نصیحت حاصل کر رہے ہو۔ (۵۸) قیامت بالیقین اور بے شبہ آنے والی ہے، لیکن (یہ اور بات ہے کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (۵۹) اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو

(۱) حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت: ۱۰۶) ملاحظہ فرمائیں۔

یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ النَّہَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۘ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۫ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۶۲﴾ کَذٰلِکَ یُؤۡفَکُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ وَ رَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ ۚۖ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۴﴾ ہُوَ الۡحَیُّ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۵﴾ قُلۡ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ

کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ (۶۰) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رات بنادی کہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور دن کو دیکھنے والا بنا دیا' بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل و کرم والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے۔ (۶۱) یہی اللہ ہے تم سب کا رب ہر چیز کا خالق اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں تم پھرے جاتے ہو۔ (۶۲) اسی طرح وہ لوگ بھی پھیرے جاتے رہے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (۶۳) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں' یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' پس بہت ہی برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے والا۔ (۶۴) وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے ہوئے اسے پکارو' تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (۶۵) آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے ان کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو' اس بناء پر کہ میرے پاس میرے رب کی دلیلیں پہنچ چکی ہیں' مجھے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ ښ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ

یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا تابع فرمان ہو جاؤں۔ (۶۶) وہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا پھر تمہیں بچہ کی صورت میں نکالتا ہے' پھر (تمہیں بڑھاتا ہے کہ) تم اپنی پوری قوت کو پہنچ جاؤ پھر بوڑھے ہو جاؤ۔ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں' (وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے) تاکہ تم مدت معین تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم سوچ سمجھ لو۔[۲] (۶۷) وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے' پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ (۶۸) کیا تو نے انہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں' وہ کہاں پھیر دیے جاتے ہیں۔ (۶۹) جن لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا انہیں ابھی ابھی حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔ (۷۰) جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی گھسیٹے جائیں گے۔ (۷۱) کھولتے ہوئے پانی میں اور پھر جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے۔ (۷۲) پھر

(۲) حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت: ۵) ملاحظہ کریں۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع ۸ / ۱۰ / ۱۲

ان سے پوچھا جائے گا کہ جنہیں تم شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ (۷۳) جو اللہ کے سوا تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے بہک گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔ (۷۴) یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو تم زمین میں ناحق پھولے نہ سماتے تھے۔ اور (بے جا) اتراتے پھرتے تھے۔ (۷۵) (اب آؤ) جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے (اس کے) دروازوں میں داخل ہو جاؤ، کیا ہی بری (اور ذلیل) جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی۔ (۷۶) پس آپ صبر کریں اللہ کا وعدہ قطعاً سچا ہے، انہیں ہم نے جو وعدے دے رکھے ہیں ان میں سے کچھ ہم آپ کو دکھائیں یا (یونہی) ہم آپ کو وفات دے دیں، ان کا لوٹایا جانا تو ہماری ہی طرف ہے۔ (۷۷) یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کئے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا
عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا

جائیں گے۔ (۷۸) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے جن میں سے بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو۔ (۷۹) اور بھی تمہارے لیے ان میں بہت سے نفع ہیں اور تاکہ اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو انہی پر سواری کر کے تم حاصل کر لو اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار کرائے جاتے ہو۔ (۸۰) اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا جا رہا ہے' پس تم اللہ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرتے رہو گے۔ (۸۱) کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر اپنے سے پہلوں کا انجام نہیں دیکھا؟ جو ان سے تعداد میں زیادہ تھے قوت میں سخت اور زمین میں بہت ساری یادگاریں چھوڑی تھیں' ان کے کیے کاموں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا۔ (۸۲) پس جب کبھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے لگے' بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔ (۸۳) ہمارا عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم اس کا شریک بنا رہے تھے ہم نے ان سب سے انکار کیا۔ (۸۴) لیکن ہمارے عذاب کے دیکھ لینے کے بعد کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا۔ اللہ نے

بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۵ ع ۹

اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا جو اس کے بندوں میں برابر چلا آرہا ہے اور اس جگہ کافر خراب و خستہ ہوئے۔(۸۵)

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۴۱ — ۶۱ — اٰیاتُها ۵۴ — رُکوعاتُها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ

حم۔(۱) اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے۔(۲)(ایسی) کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے‘(اس حال میں کہ) قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کیلئے جو جانتی ہے۔(۳) خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا ہے‘ پھر بھی انکے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔(۴) اور انہوں نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے‘ اچھا تو اب اپنا کام کیے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں۔(۵) آپ کہہ دیجئے! کہ میں تو تم ہی جیسا انسان ہوں مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے سو تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو‘ اور ان مشرکوں کیلئے (بڑی ہی)

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

خرابی ہے۔ (۶) جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہی رہتے ہیں۔(۷) بیشک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ (۸) آپ کہہ دیجئے! کہ کیا تم اس (اللہ) کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی، سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔(۹) اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں، ضرورت مندوں کیلئے یکساں طور پر۔(۱۰) پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔(۱۱) پس دو دن میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی[۱] اور نگہبانی کی، یہ تدبیر اللہ غالب و دانا کی ہے۔(۱۲) اب

---

(۱) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۹۷) ملاحظہ کریں۔

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی۔ (۱۳) ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر ہیں۔ (۱۴) اب عاد نے تو بے وجہ زمین میں سرکشی شروع کردی اور کہنے لگے کہ ہم سے زور آور کون ہے؟ کیا انہیں یہ نظر نہ آیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے (بہت ہی) زیادہ زور آور ہے' وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔ (۱۵) بالآخر ہم نے ان پر ایک تیز و تند آندھی منحوس دنوں میں بھیج دی کہ انہیں دنیاوی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں' اور (یقین مانو) کہ آخرت کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا ہے اور وہ مدد نہیں کیے جائیں گے۔ (۱۶) رہے ثمود' سو ہم نے ان کی بھی رہبری کی پھر بھی انہوں نے ہدایت پر اندھے پن کو ترجیح دی جس بنا پر انہیں (سراپا) ذلت کے عذاب' کڑک نے ان کے کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا۔ (۱۷) اور (ہاں) ایمان دار اور پارساؤں کو ہم

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

نے (بال بال) بچا لیا۔(۱۸) اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائے گا۔ (۱۹) یہاں تک کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ (۲۰) یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی' وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے' اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ (۲۱) اور تم (اپنی بداعمالیاں) اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی' ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے۔ (۲۲) تمہاری اسی بدگمانی نے جو تم نے اپنے رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے۔(۲۳) اب اگر یہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اور اگر یہ (عذرو) معافی کے خواستگار ہوں تو بھی (معذور و) معاف

الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

نہیں رکھے جائیں گے۔ (۲۴) اور ہم نے انکے کچھ ہم نشیں مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے انکے اگلے پچھلے اعمال ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور انکے حق میں بھی اللہ کا قول ان امتوں کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں انسانوں کی گزر چکی ہیں۔ یقیناً وہ زیاں کار ثابت ہوئے۔ (۲۵) اور کافروں نے کہا اس قرآن کو سنو ہی مت (اسکے پڑھے جانے کے وقت) اور بیہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ۔ (۲۶) پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور انہیں انکے بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے۔ (۲۷) اللہ کے دشمنوں کی سزا یہی دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا۔ (۲۸) اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال کر انہیں نہایت اور سب سے نیچے کر دیں۔ (۲۹) (واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے[۲] انکے

---

(۲) استقاموا کا مطلب مضبوطی سے قائم رہنا ہے یعنی وہ ایمان و توحید پر قائم =

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع ۱۸
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔ (۳۰) تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔ (۳۱) غفور و رحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔ (۳۲) اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔ (۳۳) نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔ (۳۴) اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔ (۳۵) اور اگر شیطان کی طرف سے

= رہے، صرف ایک اللہ ہی کی عبادت و اطاعت کرے، جو کچھ (اچھے اعمال) اللہ نے کرنے کا حکم دیا ہے اسے بجالائے اور جس (گناہ اور برے عمل) سے اللہ نے منع کیا ہے اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

السجدۃ ۱۱

کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا ہے۔(۳۶) اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں' تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے' اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔(۳۷) پھر بھی اگر یہ کفر و غرور کریں[۳] تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے۔(۳۸) اس اللہ کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ ترو تازہ ہو کر ابھرنے لگتی ہے۔ جس نے اسے زندہ کیا وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے' بیشک وہ ہر (ہر) چیز پر قادر ہے۔(۳۹) بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں' (بتاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن و امان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ' تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے۔(۴۰) جن لوگوں نے اپنے پاس قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس سے کفر کیا' (وہ

---

(۳) حاشیہ (سورۃ الحج (۲۲) آیت:۹) ملاحظہ کریں۔

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝٤٢

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ

اَلِيْمٍ ۝٤٣ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ

عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝٤٤ ع ١٢ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

١٩

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ

مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝٤٥ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ

بھی ہم سے پوشیدہ نہیں) یہ بڑی باوقعت کتاب ہے۔ (۴۱) جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے' یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے۔ (۴۲) آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے' یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔ (۴۳) اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجئے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے' یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔ (۴۴) یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی' سو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر (وہ) بات نہ ہوتی (جو) آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تو ان کے درمیان (کبھی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا' یہ لوگ تو اس سے شک (اور) بے چینی میں ہیں۔ (۴۵)

لِّلْعَبِيْدِ ۝

جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے (۴) اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (۴۶)

(۴) یعنی اس کا فائدہ اسی کو ہو گا اور آخرت میں اس پر اسے بہترین صلہ ملے گا۔ بلکہ امت محمدیہ کو تو بطور خاص زیادہ اجر و ثواب ملے گا' جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مسلمانوں کی اور یہود کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے معاہدے پر مزدور لگائے' انہوں نے دوپہر تک کام کیا' پھر کہا ہمیں تیری اجرت کی ضرورت نہیں ہے جو تو نے ٹھہرائی ہے' ہم نے اب تک جو کچھ کیا ہے' وہ بے کار ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اس نے سمجھایا دیکھو ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کرلو' اور پوری اجرت لے لو۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور کام چھوڑ کر چل دیئے۔ آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا' باقی دن تم کام کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھہری تھی وہ سب تم لو' خیر انہوں نے کام شروع کیا' جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا اتنا کام اکارت گیا اور جو مزدوری تو نے ہم سے ٹھہرائی تھی وہ تجھ کو ہی مبارک رہے۔ مالک نے سمجھایا' دیکھو کام پورا کر لو اب دن کیا ہے' ذرا سا باقی ہے انہوں نے نہ مانا۔ آخر اس نے باقی دن کے لئے اور مزدور لگائے انہوں نے سورج ڈوبتے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدورں کی مزدوری بھی سب ان کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الاجارہ' ب:۱۱/ ح:۲۲۷۱)

علاوہ ازیں اللہ کا جو پیغام حضرت عیسیٰ لے کر آئے تھے جب یہودیوں نے =

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

= اس پر ایمان لانے سے انکار کردیا تو ان کے پچھلے سارے اعمال اکارت گئے اسی طرح عیسائیوں نے حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول کرنے سے انکار کردیا جس کے سبب ان کے اعمال بھی ضائع ہو گئے۔ ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا کوئی اجر نہیں ملے گا کیونکہ یہ اپنی بقیہ زندگی میں اللہ کے آخری پیغام پر ایمان نہ لائے اور اس طرح کفر کی موت مرے۔ انہیں آخری پیغام پر ایمان لے آنا چاہئے تھا کیونکہ اپنے پرانے مذہب پر اس اصرار نے انہیں اس اجر سے محروم کردیا۔ جو وہ نئی شریعت کی آمد سے قبل تک کے اپنے اچھے اعمال کی بنا پر حاصل کر لیتے۔ اس کے برعکس مسلمانوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے تینوں پیغاموں کو قبول کیا اور ان پر ایمان لائے اللہ کے ہر حکم کے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کردینے کے سبب ہی سے وہ مکمل اجر کے حقدار ٹھہرے۔ (القسطلانی ج ۴ ص: ۱۳۳)

اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِىْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِىْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّىْٓ اِنَّ لِىْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۫ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ

قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک کہاں ہیں' وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس کا گواہ نہیں۔(۴۷)اور یہ جن (جن) کی پرستش اس سے پہلے کرتے تھے وہ ان کی نگاہ سے گم ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب ان کے لیے کوئی بچاؤ نہیں۔[۵] (۴۸) بھلائی کے مانگنے سے انسان تھکتا نہیں اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔(۴۹) اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا اور میں تو خیال نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہو گی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس کیا گیا تو بھی یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہے' یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(۵۰) اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ

(۵) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

وَنَا بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع ۱۰

کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے۔ (۵۱) آپ کہہ دیجئے! کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا بس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو مخالفت میں (حق سے) دور چلا جائے۔ (۵۲) عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق (عالم) میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے 'کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے (واقف و) آگاہ ہونا کافی نہیں۔ (۵۳) یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں ' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (۵۴)

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ ۴۲

اٰیَاتُهَا ۵۳ — ۴۲ — رُكُوْعَاتُهَا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ

حم۔ (۱) عسق۔ (۲) اللہ تعالیٰ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے اسی طرح تیری طرف اور تجھ سے اگلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا۔[1] (۳) آسمانوں کی (تمام) چیزیں اور

(۱) حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت: ۱۶۳) ملاحظہ کریں۔

فَوۡقِهِنَّ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡهِمۡ ۫ۖ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَكِیۡلٍ ﴿۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَهَا وَ تُنۡذِرَ یَوۡمَ الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَ فَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ ﴿۷﴾ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوۡنَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِیُّ وَ هُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۹﴾ع وَ مَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ مِنۡ شَیۡءٍ فَحُكۡمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے وہ برتر اور عظیم الشان ہے۔(۴) قریب ہے آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کیلئے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔(۵) اور جن لوگوں نے اسکے سوا دوسروں کو کارساز بنالیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ انکے ذمہ دار نہیں ہیں۔(۶) اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اسکے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کردیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہو گا اور ایک گروہ جہنم میں ہو گا۔[۲] (۷) اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں۔(۸) کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنالیے ہیں' (حقیقتاً تو) اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔(۹)

(۲) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵) ملاحظہ کریں۔

رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰٓى اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ

اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے' یہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں۔(۱۰) وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔(۱۱) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں' جس کی چاہے روزی کشادہ کر دے اور تنگ کر دے' یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(۱۲) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے' اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا' کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا[۳] جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین[۴] پر گراں گزرتی ہے' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح

(۳) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۰۳) ملاحظہ کریں۔

(۴) مشرکین میں' ایک سے زیادہ خداؤں کو ماننے والے کفار' بت پرست اللہ کی =

یُنِیْبُ ﴿۱۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ

رہنمائی کرتا ہے۔ (۱۳) ان لوگوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت مقرر تک کیلئے پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی نہ ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو انکے بعد کتاب دی گئی ہے وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۴) پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں۔ ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ (۱۵) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اسکے بعد کہ (مخلوق) اسے مان چکی ان کی کٹ حجتی اللہ کے نزدیک باطل ہے، اور ان پر غضب ہے اور

= وحدانیت کے منکرین اور اللہ کے ساتھ غیر اللہ کی بھی عبادت کرنے والے، یا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے سبھی شامل ہیں۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ

ان کے لیے سخت عذاب ہے۔[(۵)] (۱۶) اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) اور آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔ (۱۷) اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں انہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑ جھگڑ رہے ہیں' وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۸) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے' جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت' بڑے غلبہ والا ہے۔ (۱۹) جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے' ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (۲۰) کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے (احکام) دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) ظالموں کے لیے

---

(۵) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں۔

مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ
مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ
فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ

ہی دردناک عذاب ہیں۔(۲۱) آپ دیکھیں گے کہ یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے جو (یقیناً) ان پر واقع ہونے والے ہیں' اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ بہشتوں کے باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس (موجود پائیں گے) یہی ہے بڑا فضل۔(۲۲) یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کیے تو کہہ دیجئے! کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی '[۶] جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور حسن بڑھادیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدر دان ہے۔(۲۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اللہ پر جھوٹ باندھا ہے' اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگادے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔ وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔(۲۴) وہی ہے جو اپنے بندوں کی

---

(۶) یعنی اس دعوت توحید پر میں تم سے کسی قسم (مال و دولت وغیرہ) کا کوئی اجر نہیں چاہتا' البتہ تم سے اتنی گزارش ہے کہ اپنے اور میرے درمیان رشتہ داری کو مد نظر رکھتے ہوئے مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ' چونکہ تم ہم قبیلہ ہو اس لئے میری اطاعت اور=

مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ وَ یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیۡدُہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ الۡکٰفِرُوۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۲۶﴾ وَ لَوۡ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۲۷﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

توبہ قبول فرماتا ہے[۷] اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔(۲۵) ایمان والوں اور نیکوکار لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھ کر دیتا ہے اور کفار کیلئے سخت عذاب ہے۔(۲۶) اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار ہے اور خوب دیکھنے والا ہے۔(۲۷) اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے

=جس عقیدہ توحید کی میں دعوت دے رہا ہوں اس کی پیروی کرنا تم پر لازم ہے۔

(۷) کیونکہ اسے توبہ و استغفار بہت پسند ہے۔ اسی لیے نبی ﷺ بھی کثرت سے استغفار فرماتے تھے اور امت کو بھی اس کی تلقین فرمائی ہے' بالخصوص سید الاستغفار کی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "سید الاستغفار یہ دعا ہے۔"

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

"یا اللہ تو میرا رب' ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم=

قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے- وہی ہے کارساز اور قابل حمدوثنا- (۲۸) اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے- وہ اس پر بھی قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے- (۲۹) تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے' اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے- (۳۰) اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو' تمہارے لیے سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز ہے نہ مددگار- (۳۱) اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں- (۳۲) اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں-

---

= ہوں' میں نے جو (برے) کام کئے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے احسان اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں- میری خطائیں بخش دے' تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں-"

جو شخص اس پر یقین رکھ کر دن کو یہ دعا پڑھے اور اسی دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ بہشت والوں میں سے ہو گا اور جو کوئی اس پر یقین رکھ کر رات کو یہ دعا پڑھے اور اسی رات صبح سے پہلے مرجائے وہ بہشت والوں میں سے ہو گا-" (صحیح بخاری' کتاب الدعوات' ب:۲/ ح:۶۳۰۶)

اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۚ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ۚ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ ۖ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۚ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔(۳۳) یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے' وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔ (۳۴) اور تاکہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں وہ معلوم کرلیں کہ ان کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔ (۳۵) تو تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے' اور اللہ کے پاس جو ہے وہ اس سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے' وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(۳۶) اور کبیرہ گناہوں سے [۸] اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کردیتے ہیں۔(۳۷) اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے' اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں۔(۳۸) اور جب ان پر ظلم (و زیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔(۳۹) اور برائی کا بدلہ

(۸) جیسے اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' قتل کرنا' جھوٹی گواہی دینا اور چوری کرنا وغیرہ وغیرہ۔ مزید ملاحظہ ہو سورۃ الانعام' آیات ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ نیز سورۂ آل عمران (۳) کی آیت ۱۳۰ کا حاشیہ جزء ب آیت و حاشیہ سورۃ النساء' ۱۳۵' اور حاشیہ سورۃ البقرۃ' آیت ۲۷۸ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ ع وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِىٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَتَرٰٮهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِىٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا

اسی جیسی برائی ہے' اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے' (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۴۰) اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر (الزام کا) کوئی راستہ نہیں۔ (۴۱) یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۴۲) اور جو شخص صبر کر لے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔ (۴۳) اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں' اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے۔ (۴۴) اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے مارے ذلت کے کبڑے ہوئے جاتے ہوں گے اور کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے' ایمان دار صاف کہیں گے کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں۔ (۴۵) ان کے کوئی مددگار

كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۚ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۗ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۗ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

نہیں جو اللہ تعالیٰ سے الگ ان کی امداد کر سکیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کیلئے کوئی راستہ ہی نہیں۔(۴۶) اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آجائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے، تمہیں اس روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی۔(۴۷) اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے، ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے اور اگر انہیں انکے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(۴۸) آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔(۴۹) یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے۔(۵۰) ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کے بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی

رُوحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

کرے،(۹) بیشک وہ برتر ہے حکمت والا ہے۔(۵۱) اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، بیشک آپ راہ راست کی رہبری کر رہے ہیں۔(۵۲) اس اللہ کی راہ کی جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ آگاہ رہو سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔(۵۳)

آیاتها ۸۹ — سورة الزخرف مکیة ۴۳ — ۶۳ — رکوعاتها ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِىْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِىٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾

حم۔(۱) قسم ہے اس واضح کتاب کی۔(۲) ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے کہ تم سمجھ لو۔(۳) یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔(۴) کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹالیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔(۱)(۵) اور ہم نے اگلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے۔(۶) جو نبی

---

(۹) حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت: ۱۶۳) ملاحظہ کریں۔

(۱) مسرفون کا مطلب ہے جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں یعنی کافر، مشرک، بت=

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا
سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ان کے پاس آیا انہوں نے اسے ہنسی مذاق میں اڑایا-(۷) پس ہم نے ان سے زیادہ زور آوروں کو تباہ کر ڈالا اور اگلوں کی مثال گزر چکی ہے-(۸) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً ان کا جواب یہی ہو گا کہ انہیں غالب و دانا (اللہ) نے ہی پیدا کیا ہے-(۹) وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش (اور بچھونا) بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے کر دیے تاکہ تم راہ پا لیا کرو-(۱۰) اسی نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی نازل فرمایا' پس ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا- اسی طرح تم نکالے جاؤ گے-(۱۱) جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو-(۱۲) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ' اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ

=پرست اور بے دین وغیرہ جو اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں-

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ﴿١٦﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ

تھی۔(۱۳) اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (۱۴) اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔(۱۵) کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں تو خود رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازا۔ (۱۶) (حالانکہ) ان میں سے کسی کو جب اس چیز کی خبر دی جائے جس کی مثال اس نے (اللہ) رحمٰن کیلئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غمگین ہو جاتا ہے۔(۱۷) کیا (اللہ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں؟ (۱۸) اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کی پیدائش کے موقع پر یہ موجود تھے؟ ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی جائے گی۔ (۱۹) اور کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں اس کی کچھ خبر نہیں' یہ تو صرف اٹکل پچو (جھوٹ باتیں) کہتے ہیں۔(۲۰) کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں۔ (۲۱) (نہیں نہیں) بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے قدموں پر راہ یافتہ ہیں۔ (۲۲) اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے

وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ
أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۲۴﴾
فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۵﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ
إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۲۶﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً
فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ
مُّبِينٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا

ع ۳ النصف

والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ایک راہ پر اور) ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے نقش پا کی پیروی کرنے والے ہیں۔(۲۳) (نبی نے) کہا بھی کہ اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بہت بہتر (مقصود تک پہنچانے والا) طریقہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اسکے منکر ہیں جسے دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے۔(۲۴) پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لے جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟(۲۵) اور جبکہ ابراہیمؑ نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔(۲۶) بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی کرے گا۔(۲۷) اور (ابراہیم) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تاکہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں۔(۲۸) بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور انکے باپ دادوں کو سامان (اور اسباب) دیا، یہاں تک کہ انکے پاس حق اور صاف صاف سنانے والا رسول آگیا۔(۲۹) اور حق کے پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اسکے منکر ہیں۔(۳۰) اور کہنے لگے، یہ قرآن ان

فہرست فہرست

الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ
مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
سُخْرِیًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا
لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا
وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ
رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ
لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ

دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ (۳۱) کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے کے ماتحت کرلے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب کی رحمت بہت ہی بہتر ہے۔ (۳۲) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتوں کو ہم چاندی کی بنا دیتے۔ اور زینوں کو (بھی) جن پر چڑھا کرتے۔ (۳۳) اور انکے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگالگا کر بیٹھتے۔ (۳۴) اور سونے کے بھی، اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کیلئے (ہی) ہے۔ (۳۵) اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔ (۳۶) اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (۳۷) یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا کہے گا کاش! میرے اور

وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَسۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ

تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی (تو) بڑا برا ساتھی ہے۔ (۳۸) اور جب کہ تم ظالم ٹھہر چکے تو تمہیں آج ہرگز تم سب کا عذاب میں شامل ہونا کوئی نفع نہ دے گا۔(۳۹) کیا پس تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے اور اسے جو کھلی گمراہی میں ہو۔ (۴۰) پس اگر ہم تجھے یہاں سے لے بھی جائیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔ (۴۱) یا جو کچھ ان سے وعدہ کیا ہے وہ تجھے دکھادیں ہم ان پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔ (۴۲) پس جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اسے مضبوط تھامے رہیں بیشک آپ راہ راست پر ہیں۔ (۴۳) اور یقیناً یہ (خود) آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے۔ (۴۴) اور ہمارے ان نبیوں سے پوچھو! جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کہ کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے اور معبود مقرر کیے تھے جن کی عبادت کی جائے؟(۴۵) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تو (موسیٰ نے جا کر) کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (۴۶) پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر انکے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے۔ (۴۷) اور ہم انہیں

اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا وَ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوۡا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ یَنۡكُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰی فِرۡعَوۡنُ فِیۡ قَوۡمِهٖ قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡكُ مِصۡرَ وَ هٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِیۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ اَمۡ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ هُوَ مَهِیۡنٌ ۬ۙ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیۡنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ مُقۡتَرِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾ فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ یَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوۡۤا ءَ اٰلِهَتُنَا ع ۱۱

جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑھی چڑھی ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تاکہ وہ باز آجائیں۔ (۴۸) اور انہوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے، یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے۔ (۴۹) پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹا لیا انہوں نے اسی وقت اپنا قول و قرار توڑ دیا۔ (۵۰) اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں کے) نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟ (۵۱) کیا میں بہتر نہیں ہوں بہ نسبت اس کے جو بے توقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔ (۵۲) اچھا اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں آپڑے یا اس کے ساتھ پرا باندھ کر فرشتے ہی آجاتے۔ (۵۳) اس نے اپنی قوم کی عقل کھو دی اور انہوں نے اس کی مان لی، یقیناً یہ سارے ہی نافرمان لوگ تھے۔ (۵۴) پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا۔ (۵۵) پس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے لیے مثال بنا دی۔ (۵۶) اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تیری قوم (خوشی سے) چیخنے

خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝۵۸ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝۵۹ۭ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۲ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۶۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ
وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۶۵ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

لگتی ہے۔(۵۷) اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ تجھ سے ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے' بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ (۵۸) عیسیٰ بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان (قدرت) بنایا۔ (۵۹) اگر ہم چاہتے تو تمہارے عوض فرشتے کر دیتے جو زمین میں جانشینی کرتے۔ (۶۰) اور یقیناً (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے پس تم (قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو' یہی سیدھی راہ ہے۔(۶۱) اور شیطان تمہیں روک نہ دے' یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ (۶۲) اور جب عیسیٰ معجزے لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو' انہیں واضح کر دیں' پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (۶۳) میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پس تم سب اس کی عبادت کرو۔ راہ راست (یہی) ہے۔(۶۴) پھر (بنی اسرائیل کی) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا' پس ظالموں کے لیے خرابی ہے دکھ والے دن کی آفت سے۔ (۶۵) یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر

يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۶۹﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ

آپڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو- (٦٦) اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے- (٦٧) میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف (و ہراس) ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہو گے- (٦٨) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان- (٦٩) تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ- (٧٠) ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا' ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں' سب وہاں ہو گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے- (٧١) یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو- (٧٢) یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے- (٧٣) بیشک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے- (٧٤) یہ عذاب کبھی بھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے- (٧٥) اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے- (٧٦) اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے' وہ کہے گا کہ تمہیں تو

بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا
لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا
اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ
وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

(ہمیشہ) رہنا ہے۔ (۷۷) ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت رکھنے والے تھے؟ (۷۸) کیا انہوں نے کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیا ہے تو یقین مانو کہ ہم بھی پختہ کام کرنے والے ہیں۔ (۷۹) کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے' (یقیناً وہ برابر سن رہے ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔ (۸۰) آپ کہہ دیجئے! کہ اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا۔ (۸۱) آسمان و زمین اور عرش کا رب جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس سے (بہت) پاک ہے۔ (۸۲) اب آپ انہیں اسی بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے' یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑ جائے جن کا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں۔ (۸۳) وہی آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں بھی وہی قابل عبادت ہے اور وہ بڑی حکمت والا اور پورے علم والا ہے۔ (۸۴) اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی بادشاہت ہے' اور قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور اسی کی جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے۔ (۸۵) جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے' ہاں (مستحق شفاعت وہ

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔[۲] (۸۶) اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟ (۸۷) اور (پیغمبر کا اکثر) یہ کہنا کہ اے میرے رب! یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ (۸۸) پس آپ ان سے منہ پھیر لیں[۳] اور (رخصتانہ) سلام کہہ دیں۔ انہیں عنقریب (خود ہی) معلوم ہو جائے گا۔ (۸۹)

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

آیاتھا ۵۹ — ۴۴ — ۶۴ — رکوعاتھا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

حم۔ (۱) قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔ (۲) یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔ (۳) اسی رات میں[۱] ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ

---

(۲) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

(۳) اس قسم کی آیات جہاد کے حکم سے پہلے کی ہیں' اس لیے اس آیت کا حکم سورۂ توبہ میں جہاد کی آیتوں کے نزول کے بعد منسوخ ہو گیا۔

(۱) یعنی (آنے والے) سال بھر کے' موت' پیدائش' رزق اور مصائب وغیرہ کے تمام =

الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي
السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا
مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ
مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا
مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ

کیاجاتا ہے۔ (۴) ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔(۵) آپ کے رب کی مہربانی سے۔وہ ہی ہے سننے والا جاننے والا۔(۶) جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔اگر تم یقین کرنے والے ہو۔(۷) کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے' وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادا کا۔(۸) بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔(۹) آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔(۱۰) جو لوگوں کو گھیر لے گا' یہ دردناک عذاب ہے۔(۱۱) کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ آفت ہم سے دور کر ہم ایمان قبول کرتے ہیں۔ (۱۲) ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبر ان کے پاس آ چکے۔(۱۳) پھر بھی انہوں نے ان سے منہ پھیرا اور کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے۔(۱۴) ہم عذاب کو تھوڑا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔(۱۵) جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے' بالیقین ہم بدلہ لینے والے ہیں۔(۱۶) یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو (بھی) آزما چکے ہیں جن کے پاس

= معاملات جن کا فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق کیا جاتا ہے۔ لوح محفوظ سے اتار کر فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔

اللہِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ

(اللہ کا) باعزت رسول آیا۔ (۱۷) کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو' یقین مانو کہ میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔ (۱۸) اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو' میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں۔ (۱۹) اور میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ (۲۰) اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو۔ (۲۱) پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ سب گنہگار لوگ ہیں۔ (۲۲) (ہم نے کہہ دیا) کہ راتوں رات تو میرے بندوں کو لے کر نکل' یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ (۲۳) تو دریا کو ساکن چھوڑ کر چلا جا' بلاشبہ یہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ (۲۴) وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ (۲۵) اور کھیتیاں اور راحت بخش ٹھکانے۔ (۲۶) اور وہ آرام کی چیزیں جن میں عیش کر رہے تھے۔ (۲۷) اسی طرح ہو گیا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ (۲۸) سو ان پر نہ تو آسمان و زمین روئے[۲] اور نہ انہیں مہلت ملی۔ (۲۹) اور بے شک ہم نے

(۲) ابن جریر طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا' جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین پر وہ مقام جہاں وہ سجدے کیا کرتا تھا اور آسمان کا وہ=

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰى عِلۡمٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰيٰتِ مَا فِيۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيۡنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿۳۴﴾ اِنۡ هِىَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰى وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِيۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاۡتُوۡا بِاٰبَآٮِٕنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۰﴾ يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡـًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ

(ہی) بنی اسرائیل کو (سخت) ذلیل سزا سے نجات دی۔ (۳۰) (جو) فرعون کی طرف سے (ہو رہی) تھی۔ فی الواقع وہ سرکش اور حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔ (۳۱) اور ہم نے دانستہ طور پر بنی اسرائیل کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی۔ (۳۲) اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح آزمائش تھی۔ (۳۳) یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں۔ (۳۴) کہ (آخری چیز) یہی ہمارا پہلی بار (دنیا سے) مرجانا ہے اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔ (۳۵) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ۔ (۳۶) کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم کے لوگ اور جو ان سے بھی پہلے تھے۔ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا یقیناً وہ گنہ گار تھے۔ (۳۷) ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ (۳۸) بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۳۹) یقیناً فیصلے کا دن ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔ (۴۰) اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی۔ (۴۱) مگر جس

= دروازہ جہاں سے اس کے نیک اعمال اوپر چڑھا کرتے تھے، اس کے لئے روتے ہیں۔ جبکہ کافر (کی موت) پر وہ نہیں روتے۔" (تفسیر طبری، ج ۲۵، ص: ۱۲۵)

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن

پر اللہ کی مہربانی ہو جائے وہ زبردست اور رحم کرنے والا ہے۔ (۴۲) بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت۔ (۴۳) گنہ گار کا کھانا ہے۔(۴۴) جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے۔(۴۵) مثل تیز گرم پانی کھولنے کے۔(۴۶) اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ۔(۴۷) پھر اس کے سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ۔(۴۸) (اس سے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ذی عزت اور بڑے اکرام والا تھا۔ (۴۹) یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔(۵۰) بیشک (اللہ سے) ڈرنے والے من چین کی جگہ میں ہوں گے۔ (۵۱) باغوں اور چشموں میں۔(۵۲) باریک اور دبیز ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔(۵۳) یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے۔[۳] (۵۴) دل جمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں کی فرمائشیں کرتے ہوں گے۔(۵۵) وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت (جو وہ مر چکے)، انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی

---

(۳) "حور" سے مراد اللہ کی پیدا کردہ وہ انتہائی حسین عورتیں ہیں جو آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں، ان کی آنکھوں کی پتلی کی سیاہی اور اسی طرح ارد گرد کے سفید حصے کی سفیدی میں انتہائی شدت اور چمک ہوگی۔

رَبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾

ع ۱۷ / ۱۶

سزا سے بچادیا-(۵۶) یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے' یہی ہے بڑی کامیابی-(۵۷) ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں-(۵۸) اب تو منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں-(۵۹)

۳۷ اٰیاتہا ۴۵ سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَة مَكِّيَّة ۶۵ رکوعاتہا ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَ اللّٰهِ

حم-(۱) یہ کتاب اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے-(۲) آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں-(۳) اور خود تمہاری پیدائش میں اور جانوروں کے پھیلانے میں یقین رکھنے والی قوم کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں-(۴) اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے' (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں-(۵) یہ ہیں اللہ کی آیتیں جنہیں ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں 'پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے-(۶)

وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿۷﴾ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْـًٔا ِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹﴾ ؕ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾ ؕ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ

"ویل" اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر۔ (۷) جو آیتیں اللہ کی اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں، تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا) دیجئے۔ (۸) وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔ (۹) ان کے پیچھے دوزخ ہے، جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا، ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔ (۱۰) یہ (سرتاپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔ (۱۱) اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو تابع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجالاؤ۔ (۱۲) اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے تابع کر دیا ہے۔ جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے۔ (۱۳) آپ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ ان

لِيَجۡزِيَ قَوۡمًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ

لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے"[1] تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو انکے کرتوتوں کا بدلہ دے۔ (۱۴) جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کیلئے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے' پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۱۵) یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب' حکومت اور نبوت دی تھی' اور ہم نے انہیں پاکیزہ (اور نفیس) روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت دی تھی۔ (۱۶) اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں' پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا' یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن انکے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا۔ (۱۷) پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا' سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔ (۱۸) (یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے۔ (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیز گاروں کا

---

(۱) اس آیت کا حکم سورۂ توبہ میں مشرکین کے خلاف جہاد کی آیت ۳۶ (وقاتلوا المشرکین کافۃ) کے بعد منسوخ ہو گیا۔

وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاھُمْ
وَمَمَاتُھُمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ
بِمَا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـھَہٗ ھَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ
وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً فَمَنْ یَّھْدِیْہِ مِنْ بَعْدِ اللّٰہِ اَفَلَا
تَذَکَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُھْلِکُنَآ اِلَّا الدَّھْرُ

رفیق اللہ تعالیٰ ہے۔ (۱۹) یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں اور ہدایت و رحمت ہے اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔[۲] (۲۰) کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے' برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔ (۲۱) اور آسمان و زمین کو اللہ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا کیا ہے اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے کام کا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔[۳] (۲۲) کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے' اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔ (۲۳) کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور

---

(۲) حاشیہ سورۂ یونس (۱۰) آیت: ۷۔ ۳۔ نیز حاشیہ سورۂ آل عمران' آیت ۸۵ ملاحظہ کریں۔
(۳) حاشیہ (سورۃ الحجر (۱۵) آیت: ۲۳) ملاحظہ کریں۔

وَمَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحۡیِیۡكُمۡ ثُمَّ

ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے‘[۴] (دراصل) انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں۔ یہ تو صرف (قیاس اور) اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔ (۲۴) اور جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے‘ تو ان کے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو لاؤ۔ (۲۵) آپ کہہ دیجئے! اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت

---

(۴) یعنی کائنات میں جو تصرفات ہوتے ہیں‘ اسے زمانے کے حوادث سمجھتے ہیں جو از خود رونما ہوتے ہیں‘ اس کے پیچھے کوئی دست غیب کار فرما نہیں ہے۔ یہ عقیدہ دہریہ اور بے دین قسم کے لوگوں کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے‘ اللہ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ اسی لیے حدیث میں تصرفات و حوادث کو زمانے کی طرف منسوب کرنے سے روکا گیا ہے اور اسے اللہ کو سب و شتم کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے‘ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے‘ آدمی مجھے ستاتا ہے جب وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے‘ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ سب کام میرے ہاتھ میں ہیں اور دن اور رات میں تغیر بھی میں ہی کرتا ہوں۔“ (صحیح بخاری‘ کتاب التفسیر‘ ب:۱/ ح:۴۸۲۶)

میں ہی زمانہ ہوں‘ کا مطلب ہے میں زمانہ (وقت) کا خالق ہوں اور میں زمانہ سمیت تمام مخلوق کے معاملات چلاتا ہوں اس لئے کسی کو بھی کوئی چیز خواہ خوشگوار ہو یا ناخوشگوار زمانہ کی طرف منسوب نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ہر شئے اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع
وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى
كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا
كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا
نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ (۲۶) اور آسمان و زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے۔ (۲۷) اور آپ دیکھیں گے کہ ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہو گی۔ ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہیں اپنے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔ (۲۸) یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں سچ سچ بول رہی ہے، ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔ (۲۹) پس لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت تلے لے لے گا، یہی صریح کامیابی ہے۔ (۳۰) لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو (میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گنہ گار لوگ۔ (۳۱) اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں۔

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

ع ۱۱ ۲۰

(۳۲) اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جسے وہ مذاق میں اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔ (۳۳) اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔ (۳۴) یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا' پس آج کے دن نہ تو یہ (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا۔[۵] (۳۵) پس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پالنہار ہے۔ (۳۶) تمام (بزرگی اور) بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔ (۳۷)

---

(۵) مطلب یہ ہے کہ انسان دنیا میں جو کچھ کر کے گیا ہو گا' آخرت میں اس کے مطابق ہی اسے جزاء ملے گی' عذر معذرت سے کام نہیں چلے گا' کیونکہ انسان کا عمل ہی اس کے ساتھ جائے گا' باقی تو سب کچھ دنیا میں ہی رہ جائے گا' چنانچہ (الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں اس کے گھر والے' اس کے لونڈی' غلام' جانور وغیرہ۔ مال اسباب اور اس کے اعمال' پھر دو تو لوٹ آتے ہیں گھر والے اور مال اسباب جبکہ اعمال =

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

=اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں۔" (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' ب:۴۲/ ح:۶۵۱۴)

(ب) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گنہگار لوگ دوزخ میں مسلسل پھینکے جائیں گے اور وہ یہی کہتی جائے گی' کیا کچھ اور ہیں؟ آخر رب العالمین اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا اس وقت وہ سمٹ کر (چھوٹی ہو جائے گی) عرض کرے گی' بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور بہشت کسی طرح نہیں بھرے گی' اس میں بہت سی جگہ خالی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا اور بہشت کی خالی جگہ انہیں رہنے کے لئے دے دے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۷/ ح:۷۳۸۴)

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں' تیرے سوا کوئی معبود نہیں جسے موت نہیں' باقی جنات اور انسان سب کے لئے موت ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۷/ ح:۷۳۸۳)


فهرست
فهرست

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ — اٰيَاتُهَا ۳۵ — رُكُوْعَاتُهَا ۴ — ۴۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

حم! (۱) اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ (۲) ہم نے آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کیلئے تیار کیا ہے' اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔ (۳) آپ کہہ دیجئے! بھلا دیکھو تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کا کون ساحصہ ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی کی کوئی کتاب یا کوئی علم ہی جو نقل کیا جاتا ہو' میرے پاس لاؤ۔ (۴) اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ انکے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔ [۱] (۵) اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ انکے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔ (۶) اور انہیں جب

(۱) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ

ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جبکہ ان کے پاس آچکی' کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔(۷) کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے تو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ کہہ دیجئے! کہ اگر میں ہی اسے بنا لایا ہوں تو تم میرے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے' تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ سن رہے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے' میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے' اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۸) آپ کہہ دیجئے! کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر تو نہیں نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف علی الاعلان آگاہ کر دینے والا ہوں۔(۹) آپ کہہ دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو' تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔ [۲] (۱۰) اور کافروں نے ایمان

---

(۲) حاشیہ (سورۃ المائدہ (۵) آیت:۶۶) ملاحظہ کریں۔

قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا
لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ
وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ
اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ

داروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے' اور چونکہ انہوں نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے۔ (۱۱) اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔ (۱۲) بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ غمگین ہوں گے۔ (۱۳) یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے' ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (۱۴) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری

ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ

طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (۱۵) یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔ (۱۶) اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آگیا' تم مجھ سے یہی کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی امتیں گزر چکی ہیں' وہ دونوں جناب باری میں فریادیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ' بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے' وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔ (۱۷) وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ کے عذاب کا) وعدہ صادق آگیا' ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں' یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے۔ (۱۸) اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال کے پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ (۱۹) اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان سے فائدے اٹھا

الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڮ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ

چکے‘ پس آج تمہیں ذلت کے عذاب (کی سزا دی) جائے گی‘ اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے۔ (۲۰) اور عاد کے بھائی کو یاد کرو‘ جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں۔ (۲۱) قوم نے جواب دیا‘ کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں؟ پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں انہیں ہم پر لا ڈالیں۔ (۲۲) (حضرت ہود نے) کہا (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے‘ میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔ (۲۳) پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے تو کہنے لگے‘ یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے‘ (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے‘ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ (۲۴) جو اپنے رب کے حکم سے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ

ع ٦

ہر چیز کو ہلاک کر دے گی' پس وہ ایسے ہو گئے کہ بجز انکے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہ گاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔ (۲۵) اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیے تھے جو تمہیں تو دیے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن انکے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی۔ (۲٦) اور یقیناً ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں بیان کر دیں تاکہ وہ رجوع کر لیں۔ (۲۷) پس قرب الٰہی حاصل کرنے کیلئے انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے' (بلکہ دراصل) یہ ان کا محض جھوٹ اور (بالکل) بہتان تھا۔ (۲۸) اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں' پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہو جاؤ' پھر جب ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کیلئے واپس لوٹ گئے۔ (۲۹)

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾
يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ

کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔(۳۰) اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو' اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔[۳] (۳۱) اور جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتا' اور نہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار ہوں گے' یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔(۳۲) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا' وہ یقیناً مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔(۳۳) وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی: (حق ہے) (اللہ) فرمائے گا' اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔(۳۴)

---

(۳) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵) ملاحظہ کریں۔

يَوۡمَ يَرَوۡنَ مَا يُوۡعَدُوۡنَ ۙ لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنۡ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلۡ يُهۡلَكُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾

پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں[۴] نے کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو' یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے' یہ ہے پیغام پہنچا دینا' پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔ (۳۵)

۳۸ اٰیاتھا ۴۷ سُوۡرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ ۹۵ رکوعاتھا ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۱﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۙ كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَاَصۡلَحَ

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔[۱] (۱) اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمدؐ پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے' اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔ (۲) یہ اس لیے

---

(۴) یوں تو اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء اور پیغمبروں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان میں سے تقریباً پچیس کا ذکر قرآن پاک میں ہے اور ان پچیس میں سے پانچ عالی ہمت یعنی اولوالعزم ہیں جن میں حضرت محمدؐ' حضرت نوحؑ' حضرت ابراہیمؑ' حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام شامل ہیں۔

(۱) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) و حاشیہ آیت ۱۱۶ ملاحظہ کریں۔

بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۗ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ

کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس (دین) حق کی اتباع کی جو انکے اللہ کی طرف سے ہے' اللہ تعالیٰ لوگوں کو انکے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔(۳) تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔[۲] جب ان کا خوب کٹاؤ کر چکو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو' (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔ یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا' لیکن (اس کا منشا یہ ہے) کہ تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے سے لے لے' جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ انکے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔(۴) انہیں راہ دکھائے گا اور انکے حالات کی اصلاح کر دے گا۔(۵) اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔(۶) اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے (دین کی) مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔(۷) اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکی ہو اللہ انکے اعمال

(۲) حواشی سورۃ البقرۃ (۲) آیت ۱۹۰ اور سورۃ التوبہ' آیت ۲۰ ملاحظہ کریں۔

أَعْمَالَهُمْ ⑨ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ⑩ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ
لَهُمْ ⑪ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ⑫ وَكَأَيِّن
مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬ أَفَمَن كَانَ
عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ⑭ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي
وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ

غارت کردے گا۔ (۸) یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے' پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کردیے۔ (۹) کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر اس کا معائنہ نہیں کیا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا؟ اللہ نے انہیں ہلاک کردیا اور کافروں کے لیے اسی طرح کی سزائیں ہیں۔ (۱۰) وہ اس لیے کہ ایمان والوں کا کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لیے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔ (۱۱) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں' ان کا (اصل) ٹھکانا جہنم ہے۔ (۱۲) ہم نے کتنی ایک بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا ہم نے انہیں ہلاک کردیا ہے' جن کا مددگار کوئی نہ اٹھا۔ (۱۳) کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا برا کام مزین کردیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟ (۱۴) اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ

خَمۡرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیۡنَ ۚ وَ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمۡ فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ كَمَنۡ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوۡا مَآءً حَمِیۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ ﴿۱۵﴾ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّسۡتَمِعُ اِلَیۡكَ ۚ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ قَالُوۡا لِلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ وَ اتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا زَادَهُمۡ هُدًی وَّ اٰتٰىهُمۡ تَقۡوٰىهُمۡ ﴿۱۷﴾ فَهَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً ۚ فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰی لَهُمۡ اِذَا

کیا گیا ہے‘ یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں‘ اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا‘ اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہے اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے‘ کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (۱۵) اور ان میں بعض (ایسے بھی ہیں کہ) تیری طرف کان لگاتے ہیں‘ یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی کے) پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں۔ (۱۶) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے۔ (۱۷) تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے یقیناً اس کی علامتیں تو آچکی ہیں‘ پھر جبکہ ان کے پاس قیامت آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہو گا؟[۳] (۱۸) سو (اے نبی!) آپ یقین

(۳) یعنی اس وقت توبہ بھی نہیں کر سکیں گے نہ اس وقت کی توبہ فائدہ مند ہی ہو گی۔ مزید دیکھئے حاشیہ سورۃ الانعام (۶) آیت ۱۵۸۔

جَآءَتۡهُمۡ ذِكۡرٰىهُمۡ ﴿۱۸﴾ فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوٰىكُمۡ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَتۡ سُوۡرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ مُّحۡكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيۡهَا الۡقِتَالُ ۙ رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ يَّنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ نَظَرَ الۡمَغۡشِىِّ عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ؕ فَاَوۡلٰى لَهُمۡ ۚ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ ۟ فَاِذَا عَزَمَ الۡاَمۡرُ ۟ فَلَوۡ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ ﴿۲۱﴾ فَهَلۡ عَسَيۡتُمۡ اِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ اَنۡ تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَكُمۡ ﴿۲۲﴾

کرلیں (جان لیں)[۴] کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی' اللہ تم لوگوں کی آمدورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔(۱۹) اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو' پس بہت بہتر تھا ان کے لیے۔(۲۰) فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا۔ پھر جب کام مقرر ہو جائے' تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو ان کے لیے بہتری ہے۔(۲۱) اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔[۵] (۲۲) یہ

---

(۴) کسی چیز کے کہنے یا کرنے سے پہلے اس کا جاننا ضروری ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فاعلم" یعنی "جان لو" مزید وضاحت کے لیے حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۱۲۵) ملاحظہ کریں۔

(۵) اس آیت کی تفسیر صحیح حدیث میں اس طرح بیان ہوئی ہے۔(الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ جب سب مخلوق پیدا کرچکا=

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے۔(۲۳) کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔(۲۴) جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے مزین کر دیا ہے اور انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔(۲۵) یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ کی نازل کردہ وحی کو برا سمجھا یہ کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں

=اس وقت ناطہ' رحم یعنی (مجسم ہو کر) اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہائیں (یہ کیا کرتا ہے) وہ عرض کرنے لگا' میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کوئی مجھے قطع کرے (رشتہ داریاں منقطع کرے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھے جوڑے اس کو جوڑوں اور جو کوئی تجھے قطع کرے میں اس سے قطع تعلق کر لوں؟ اس پر رحم یعنی ناطہ نے کہا رب میں اس پر راضی ہوں۔ پروردگار نے فرمایا ایسا ہی ہو گا۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورۂ محمد کی) یہ آیت پڑھو "اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۴۷/ح:۴۸۳۰)

(ب) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔" (صحیح بخاری' کتاب الأدب حدیث:۵۹۸۴)

الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ
مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا
الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا

میں تمہارا کہا مانیں گے' اور اللہ ان کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے۔ (۲۶) پس ان کی کیسی (درگت) ہوگی جبکہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی کمروں پر ماریں گے۔ (۲۷) یہ اس بناء پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے اللہ کو ناراض کر دیا اور انہوں نے اس کی رضامندی کو برا جانا' تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیے۔ (۲۸) کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر ہی نہ کرے گا۔ (۲۹) اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں ان کے چہرے سے ہی پہچان لیتا' اور یقیناً تو انہیں ان کی بات کے ڈھب سے پہچان لے گا' تمہارے سب کام اللہ کو معلوم ہیں۔ (۳۰) یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کریں گے۔ (۳۱) یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی[۱] یہ ہرگز ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہ

---

(۱) ان لوگوں کی مثال حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔ (الف) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اللہ نے ہدایت اور علم کی =

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ

کریں گے۔ عنقریب ان کے اعمال وہ غارت کردے گا۔ (۳۲) اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔ (۳۳) جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے (یقین کرلو) کہ اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔(۷) (۳۴) پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی بلند و غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے'

=باتیں دے کر بھیجا' اس کی مثال زوردار بارش کی سی ہے. جو زمین پر برسی اور کچھ زمین جو عمدہ تھی اس نے بارش کا پانی اپنے اندر جذب کرلیا اور خوب گھاس اور سبزیاں اگائیں اور بعض (زمین) سخت (پتھریلی) تھی اس نے پانی روک لیا' اللہ نے اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا انہوں نے (خود) اسے پیا اپنے مویشیوں کو پلایا اور زراعت میں استعمال کیا اور بعض ایسی زمین پر یہ پانی برسا جو صاف چٹیل تھی' نہ تو پانی کو اس نے روکا اور نہ اس نے گھاس اگائی (پانی اس پر بہہ کر نکل گیا) اسی طرح کی مثال ہے اس شخص کی جس نے اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس سے فائدہ اٹھایا' اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور آخری مثال اس شخص کی ہے. جس نے اس پر (کوئی توجہ نہ دی) سر بھی نہیں اٹھایا اور اللہ کی ہدایت جو میں لایا اس نے نہ مانی (ایسا شخص بنجر زمین کی مانند ہے)"۔ (صحیح بخاری' کتاب العلم' حدیث:۷۹)

(ب) حاشیہ (سورۃ الفاتحہ (۱) آیت:۶) ملاحظہ کریں۔

(۷) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵) ملاحظہ کریں۔

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کردے۔(۳۵) واقعی زندگانی دنیا تو صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔(۳۶) اگر وہ تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس وقت بخیلی کرنے لگو گے اور وہ بخیلی تمہارے کینے ظاہر کردے گی۔(۳۷) خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلائے جاتے ہو، تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر (اور محتاج) ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔(۳۸)

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

آیاتہا ۲۹ — ۴۸ — ۱۱۱ — رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ

بیشک (اے نبی) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے۔(۱) تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے[1] اور تجھ پر اپنا احسان

---

(۱) اس مغفرت ذنوب کے باوجود نبی ﷺ کثرت سے اللہ کی عبادت کرتے تھے =

عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ

پورا کر دے اور تجھے سیدھی راہ چلائے۔(۲) اور آپ کو ایک زبردست مدد دے۔(۳) وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون (اور اطمینان) ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں، اور آسمانوں و زمین کے (کل) لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ دانا باحکمت ہے۔(۴) تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے، اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(۵) اور تاکہ ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک[۲] مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب کرے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیاں رکھنے والے ہیں، (دراصل) انہیں پر برائی کا پھیرا ہے، اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی اور

=چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (تہجد کی نماز میں) اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے، لوگوں نے کہا اللہ نے تو یہ آیت اتاری ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر "آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیئے ہیں" (پھر آپ کیوں اتنی محنت کرتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا "کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟" (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۴۸ ب:۲/ ح ۴۸۳۶)

(۲) مشرک، یعنی کافر، بت پرست اور بے دین جو اللہ کی وحدانیت اور رسولؐ کی =

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ

ان کے لیے دوزخ تیار کی اور وہ (بہت) بری لوٹنے کی جگہ ہے۔(۶) اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔(۷) یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔[۳] (۸) تاکہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام۔(۹) جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے، تو جو شخص عہد شکنی کرے وہ اپنے نفس پر ہی عہد شکنی کرتا ہے اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے تو اسے عنقریب اللہ بہت بڑا اجر دے گا۔(۱۰) دیہاتیوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ اب تجھ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپ ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ جواب دے دیجیے کہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے اگر وہ تمہیں

= رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ (۳) حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۴۲) ملاحظہ کریں۔

اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى

نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہے تو' بلکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے۔(۱۱) (نہیں) بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا۔ دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاکت والے۔(۱۲) اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔[۴] (۱۳) اور زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۴) جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں آپ کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے' وہ اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو' (اصل بات یہ ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ (۱۵)

---

(۴) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں۔

قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَہُمۡ اَوۡ یُسۡلِمُوۡنَ ۚ فَاِنۡ تُطِیۡعُوۡا یُؤۡتِکُمُ اللّٰہُ اَجۡرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنۡ تَتَوَلَّوۡا کَمَا تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ یُعَذِّبۡکُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۶﴾ لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبۡہُ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ کَثِیۡرَۃً یَّاۡخُذُوۡنَہَا ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیۡرَۃً تَاۡخُذُوۡنَہَا فَعَجَّلَ لَکُمۡ ہٰذِہٖ وَ کَفَّ اَیۡدِیَ النَّاسِ عَنۡکُمۡ ۚ وَ لِتَکُوۡنَ اٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ یَہۡدِیَکُمۡ صِرَاطًا

ع ٢ النصف

آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے کہہ دو کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے' پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (۱۶) اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے' جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا۔ (۱۷) یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی (۱۸) اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (۱۹) اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے' تاکہ

مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾
سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ
عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ
مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم
مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

مومنوں کے لیے یہ ایک نشانی ہو جائے اور (تاکہ) وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے۔ (۲۰) اور تمہیں اور (غنیمتیں) بھی دے جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قابو میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲۱) اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ دکھا کر بھاگتے پھر نہ تو کوئی کارساز پاتے نہ مددگار۔ (۲۲) اللہ کے اس قاعدے کے مطابق جو پہلے سے چلا آیا ہے، تو کبھی بھی اللہ کے قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔ (۲۳) وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا، اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ (۲۴) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لیے موقوف جانور کو اس کے موقع میں پہنچنے سے (روکا)، اور اگر ایسے (بہت سے) مسلمان مرد اور (بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا، (تو تمہیں لڑنے کی اجازت دے دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا) تاکہ اللہ

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ

تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔(۲۵) جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی' سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(۲۶) یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو واقعہ خواب سچا دکھایا کہ ان شاء اللہ تم یقیناً پورے امن و امان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے سر منڈواتے ہوئے اور سر کے بال کترواتے ہوئے (چین کے ساتھ) نڈر ہو کر' وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے' پس اس نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسر کی۔(۲۷) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے ہر دین پر غالب کرے' اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔(۲۸) محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں' تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ؒ ﴿۲۹﴾

جستجو میں ہیں' ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے' ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے' مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے' ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔(۲۹)

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ — ۱۸ اٰیاتھا — ۴۹ — ۱۰۶ — رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو[1] اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا' جاننے والا ہے۔(۱) اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ اس سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک

(۱) یعنی دین اور جہاد کے امور میں (فیصلہ کرنے میں) اللہ اور اس کے رسول سے سبقت نہ کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم جو فیصلہ کرو وہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے برعکس ہو۔

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷

دوسرے سے کرتے ہو' کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (۲) بیشک جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کیلئے جانچ لیا ہے۔ ان کیلئے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔ (۳) جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔ (۴) اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ (خود) ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کیلئے بہتر ہوتا' اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (۵) اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچادو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔ (۶) اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں' اگر وہ عموماً تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں' تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنادیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنادیا ہے' یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔ (۷) اللہ کے احسان و انعام سے اور اللہ دانا اور باحکمت ہے۔ (۸) اور

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى
اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ
خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۗ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ
الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ
الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۗ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری (جماعت) پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے' اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۹) (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (۱۰) اے ایمان والو! کوئی جماعت دوسری جماعت سے مسخرا پن نہ کرے ممکن ہے کہ یہ اس سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں سے ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں' اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے' اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔(۱۱) اے ایمان والو! بہت بد گمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بد گمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے

يَأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا

مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی'[۲] اور اللہ سے

---

(۲) اس آیت میں بعض اخلاقی قباحتوں سے روکا گیا ہے' احادیث میں بھی ان کوتاہیوں سے منع کیا گیا ہے' چنانچہ (الف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے' تم دوسروں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو' کسی کے عیب (خواہ مخواہ) نہ ٹٹولو اور نہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی بے جا ہوس کرو اور نہ آپس میں حسد و بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو۔ اے اللہ کے بندو! (جیسا اللہ نے فرمایا ہے) آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۵۸/ح:۶۰۶۶)

(ب) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۵۰/ح:۶۰۵۶)

(ج) اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے' بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا' دوسرا چغل خور تھا (لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا) اس کے بعد آپؐ نے ایک تازہ کھجور کی ٹہنی منگوائی اس کو چیر کر دو حصے کیے پھر آدھی ایک قبر پر گاڑ دی اور آدھی دوسری قبر پر اور فرمایا "جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا رہے۔" (صحیح بخاری' کتاب الادب' ب:۴۶/ح:۶۰۵۲)

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾

ڈرتے رہو' بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (۱۳) اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو تمہارے کنبے اور قبیلے بنا دیے ہیں' اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔ (۱۴) دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ کہہ دیجئے کہ (حقیقت میں) تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴) مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں' (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔ (۱۵) کہہ دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو' اللہ ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (۱۶) اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو' بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو۔(۱۷) یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔(۱۸)

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۵۰ — اٰياتها ۴۵ — ركوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا

ق! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے۔(۱) بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک عجیب چیز ہے۔(۲) کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے۔ پھر یہ واپسی دور (از عقل) ہے۔ (۳) زمین جو کچھ ان میں سے گھٹاتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس سب یاد رکھنے والی کتاب ہے۔ (۴) بلکہ انہوں نے سچی بات کو جھوٹ کہا ہے جبکہ وہ ان کے پاس پہنچ چکی پس وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں۔ (۵) کیا انہوں نے آسمان کو اپنے اوپر نہیں دیکھا؟ کہ ہم نے اسے کس طرح

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۞ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۞ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۞ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۞ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۞ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۞ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۞ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۞ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۞ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۞ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں کوئی شگاف نہیں۔(٦) اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دی ہیں۔(٧) تا کہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔(٨) اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے غلے پیدا کیے۔(٩) اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔(١٠) بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔(١١) ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے اور ثمود نے۔(١٢) اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے۔(١٣) اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا پس میرا وعدہ عذاب ان پر صادق آ گیا۔(١٤) کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے سے تھک گئے؟ بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک میں ہیں۔(١٥) ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔(١٦) جس

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ
ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ
الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ

وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔[۱] (۱۷) (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔[۲] (۱۸) اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔ (۱۹) اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدۂ عذاب کا دن یہی ہے۔ (۲۰) اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہمراہ لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔ (۲۱) یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔ (۲۲) اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا۔ (۲۳) ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو۔ (۲۴) جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا تھا۔ (۲۵) جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ (۲۶) اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ

(۱) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۶۱) جزء ب ملاحظہ کریں۔
(۲) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۶۱) جزء الف ملاحظہ کریں۔

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ ج مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ

خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔ (۲۷) حق تعالیٰ فرمائے گا بس میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدہ عذاب) بھیج چکا تھا۔ (۲۸) میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا ہوں۔ (۲۹) جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ وہ جواب دے گی کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے؟[۳] (۳۰) اور جنت پرہیزگاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔[۴] (۳۱) یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔ (۳۲) جو رحمٰن کا

---

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟ یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس پر رکھ دے گا اس وقت کہے گی بس بس۔ (میں بھر گئی)"۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر س:۵۰ ب:۱/ ح:۴۸۴۸)۔

(۴) اسی طرح رب بھی اہل ایمان سے دور نہیں ہوگا' بلکہ وہ جنت میں اپنے رب کا دیدار کریں' جیسے حدیث میں ہے۔ (الف) حضرت قیس بن حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں "ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں رات کو آپ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ پس اگر تم سے ہو سکے تو طلوع آفتاب سے قبل کی نماز اور غروب آفتاب=

بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبِۨ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿۳۴﴾ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَٰدِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿۳۶﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿۳۹﴾

غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔ (۳۳) تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ (۳۴) یہ وہاں جو چاہیں انہی کا ہے (بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔ (۳۵) اور ان سے پہلے بھی ہم بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے طاقت میں بہت زیادہ تھیں وہ شہروں میں ڈھونڈتے ہی رہ گئے' کہ کوئی بھاگنے کا ٹھکانا ہے۔ (۳۶) اس میں ہر صاحب دل کیلئے عبرت ہے اور اس کے لیے جو دل سے متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر ہو۔ (۳۷) یقیناً ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو (صرف) چھ دن میں پیدا کر دیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں۔ (۳۸) پس یہ جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں

= سے قبل کی نماز کسی دوسرے کام میں مصروفیت کے سبب نہ چھوڑا کرو' پھر آپؐ نے (سورہ ق کی یہ آیت پڑھی "اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں) سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔" حضرت اسمٰعیل راوی نے کہا افعلوا (کرو) سے مراد یہ ہے کہ نماز قضا نہ ہونے دو۔ (صحیح بخاری 'کتاب مواقیت الصلاۃ' ب:۱۶/ح:۵۵۴)

(ب) حاشیہ (سورۂ الم السجدہ (۳۲) آیت:۱۶) ملاحظہ کریں۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۱۶ / ۱۷

نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی۔(۳۹) اور رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی۔(۴۰) اور سن رکھیں کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔(۴۱) جس روز اس تندو تیز چیخ کو یقین کے ساتھ سن لیں گے' یہ دن ہو گا نکلنے کا۔(۴۲) ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ پھر کر آنا ہے۔(۴۳) جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ دوڑتے ہوئے (نکل پڑیں گے) یہ جمع کر لینا ہم پر بہت ہی آسان ہے۔(۴۴) یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں' تو آپ قرآن کے ساتھ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔(۴۵)

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

آیاتہا ۶۰ — ۵۱ — ۶۷ — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾

قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر۔(۱) پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو۔(۲) پھر چلنے والیاں نرمی سے۔(۳) پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔(۴) یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کیے

يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝٩ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝١٠ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۝١١ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ۝١٣ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ ۖ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝١٤ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝١٥ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝١٦ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝١٧ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝١٨ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝١٩ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ ۝٢٠ وَفِي أَنْفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝٢١ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝٢٢ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ

جاتے ہیں (سب) سچے ہیں-(۵) اور بیشک انصاف ہونے والا ہے-(۶) قسم ہے راہوں والے آسمان کی-(۷) یقیناً تم مختلف بات میں پڑے ہوئے ہو-(۸) اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو-(۹) بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیے گئے-(۱۰) جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں-(۱۱) پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہو گا؟(۱۲) ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر الٹے سیدھے پڑیں گے-(۱۳) اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو، یہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے-(۱۴) بیشک تقویٰ والے لوگ [۱] بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے-(۱۵) ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے [۲] وہ تو اس سے پہلے ہی نیکو کار تھے-(۱۶) وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے-(۱۷) اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے-(۱۸) اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا-[۳] (۱۹) اور یقین والوں کے لیے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں-(۲۰) اور خود تمہاری

---

(۱) حاشیہ (سورۂ بقرہ (۲) آیت: ۲) ملاحظہ کریں-

(۲) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۱۲) ملاحظہ کریں-

(۳) حاشیہ (سورۃ النساء (۴) آیت: ۳۷) ملاحظہ کریں-

تِّثۡلَ مَاۤ اَنَّكُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۲۳﴾ هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۴﴾ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ؕ وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِىۡ صَرَّةٍ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ

ذات میں بھی، تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔(۲۱) اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔(۲۲) آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو۔ (۲۳) کیا تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟(۲۴) وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔(۲۵) پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔(۲۶) اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے نہیں؟(۲۷) پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے۔ اور انہوں نے (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔ [۴] (۲۸) پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آکر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔ [۵]

---

(۴) یعنی جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چہرے پر خوف کے اثرات دیکھے تو انہیں بتایا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک بیٹا (اسحاق) عطا کرے گا۔

(۵) یعنی میں کس طرح بچے کو جنم دے سکتی ہوں یہ الفاظ کہنے کے وقت حضرت سارہ علیہا السلام کی عمر ۹۹ برس تھی۔ (تفسیر قرطبی، ج ۱۷، ص: ۴۷)

رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

(۲۹) انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے' بیشک وہ حکیم و علیم ہے۔ (۳۰)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

حضرت (ابراہیمؑ) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے؟ (۳۱) انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (۳۲) تا کہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں۔ (۳۳) جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں' ان حد سے گزر جانے والوں کے لیے۔ (۳۴) پس جتنے ایمان دار وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا۔ (۳۵) اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔[۶] (۳۶) اور وہاں ہم نے

(۶) ہر دور میں اہل حق تعداد کے اعتبار سے تھوڑے ہی رہے ہیں۔ امریکہ' فرانس اور برطانیہ وغیرہ کو دیکھ لیا جائے' وہاں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں وغیرہ کے مقابلے میں کیا ہے؟ گویا قلت کے باوجود ان کا وجود بہر حال موجود ہے اور موجود رہے گا' جیسا کہ حدیث سے واضح ہے۔ چنانچہ (الف) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی بھی ان کو نقصان پہنچانا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔" (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۲۹/ ح:۷۴۶۰)
(ب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے آج تک دیکھیں' نہ کسی کان نے سنیں بلکہ وہ کسی کے تخیل میں بھی آج تک نہیں آئیں =

لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

ان کیلئے جو دردناک عذاب کا ڈر رکھتے ہیں ایک (کامل) علامت چھوڑی۔[۷] (۳۷) موسیٰ (کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے) کہ ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا۔ (۳۸) پس اس نے اپنے بل بوتے پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔ (۳۹) بالآخر ہم نے اسے اور اسکے لشکروں کو اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ہی ملامت کے قابل۔ (۴۰) اسی طرح عادیوں میں بھی (ہماری طرف سے تنبیہ ہے) جب کہ ہم نے ان پر خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی۔ (۴۱) وہ جس جس چیز پر گرتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح (چورا چورا) کر دیتی تھی۔ (۴۲) اور ثمود (کے قصے) میں بھی (عبرت) ہے جب ان سے کہا گیا کہ تم

=(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ب:۸/ح:۳۲۴۴)

(ج) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جنتی اپنے سے اونچے درجے کے جنتیوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے کوئی آج مشرقی یا مغربی افق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ پیغمبروں کے محلات ہوں گے جن تک ایک عام آدمی نہیں پہنچ سکتا۔" آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، اس اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان عام مومنوں کے لیے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق ب:۸/ح:۳۲۵۶)

(۷) ابن کثیر کی کتاب "البدایہ والنہایہ" میں "قصص الانبیاء" کا باب ملاحظہ ہو۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾
فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

کچھ دنوں تک فائدہ اٹھالو۔(۴۳) لیکن انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی جس پر انہیں انکے دیکھتے دیکھتے (تیز و تند) کڑاکے[8] نے ہلاک کر دیا۔(۴۴) پس نہ تو وہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے۔(۴۵) اور نوح کی قوم کا بھی اس سے پہلے (یہی حال ہو چکا تھا) وہ بھی بڑے نافرمان لوگ تھے۔(۴۶) آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔(۴۷) اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیا ہے۔ پس ہم بہت ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔(۴۸) اور ہر چیز کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔(۴۹) پس تم اللہ کی طرف دوڑ بھاگ (یعنی رجوع) کرو' یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہوں۔[9] (۵۰) اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں تمہیں اس کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔(۵۱) اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں انکے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔(۵۲) کیا یہ اس

---

(۸) صاعقة (کڑاکے) سے مراد تباہی مچا دینے والی خوفناک چیخ' عذاب' صدمہ اور بادل کی گرج وغیرہ ہے۔ حاشیہ (سورہ حم السجدہ (۴۱) آیت: ۱۳) بھی ملاحظہ کریں۔

(۹) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں۔ (۵۳) (نہیں) بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں۔ تو آپ ان سے منہ پھیرلیں آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ (۵۴) اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمان داروں کو نفع دے گی۔ (۵۵) میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ (۵۶) نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔ (۵۷) اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔ (۵۸) پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں بھی ان کے ساتھیوں کے حصہ کے مثل حصہ ملے گا' لہٰذا وہ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں۔ (۵۹) پس خرابی ہے منکروں کو ان کے اس دن کی جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں۔[۱۰] (۶۰)

---

(۱۰)(الف) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵) ملاحظہ کریں۔

(ب) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ ان جہنمیوں سے پوچھے گا جن کو سب سے کم سزادی گئی ہوگی کہ دنیا میں تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا تھا' کیا اس سب کے عوض تم اس مصیبت سے جان چھڑانا چاہو گے۔ انہوں نے کہا ضرور اے مالک الملک! اللہ تعالیٰ فرمائے گا جب تم ابھی آدمؑ کی پشت میں تھے تو میں نے اس سے بہت کم کا مطالبہ تم سے کیا تھا (کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا) لیکن تم =

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ٥٢ — ٤٩ اٰيَاتُهَا — رُكُوْعَاتُهَا ٢ — ٧٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَاۗءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۭ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۭ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ

قسم ہے طور کی۔ (۱) اور لکھی ہوئی کتاب کی۔ (۲) جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں ہے۔ (۳) اور آباد گھر کی۔ (۴) اور اونچی چھت کی۔ (۵) اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی۔ (۶) بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔ (۷) اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ (۸) جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔ (۹) اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔ (۱۰) اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے۔[1] (۱۱) جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کود کر رہے ہیں۔[2] (۱۲) جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔ (۱۳) یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے۔ (۱۴)

= نے میرے ساتھ دوسروں کی پوجا ہی پر اصرار کیا۔ (لہٰذا اب جہنم کا مزا چکھو) (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ب:۱/ ح:۳۳۳۴)

(۱) حاشیہ (سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت: ۹۷) ملاحظہ کریں۔

(۲) یعنی اس دنیا کی زندگی میں جو کہ انسانوں کے لئے ایک آزمائش ہے وہ کفر و شرک اور گناہوں میں مبتلا ہیں اور اپنے انجام یعنی دوزخ کی آگ کے نہ ختم ہونے والے عذاب کو بھلائے بیٹھے ہیں۔

أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوٓا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَّنَعِيمٍ ﴿۱۷﴾ فَاكِهِينَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕينَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿۲۱﴾ وَأَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوفُ

(اب بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو۔ (۱۵) جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے۔ تمہیں فقط تمہارے کیے کا بدلہ دیا جائے گا۔(۱۶) یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔ (۱۷) جو انہیں انکے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں' اور انکے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔ (۱۸) تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔ (۱۹) برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے ہوئے۔ اور ہم نے انکے نکاح گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کر دیے ہیں۔ [۳] (۲۰) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور انکے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے' ہر شخص اپنے اپنے اعمال میں گرفتار ہے۔ (۲۱) ہم ان کیلئے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے۔ (۲۲) (خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شراب) کی چھینا جھپٹی کریں گے جس

---

(۳) حاشیہ (سورۃ الدخان (۴۴) آیت: ۵۴) ملاحظہ کریں۔

عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِن
قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ ع
أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾
أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۳۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۳﴾
فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۴﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾

شراب کے سرور میں نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ۔[۴] (۲۳) اور ان کے ارد گرد ان کے نوعمر غلام چل پھر رہے ہوں گے گویا کہ وہ موتی تھے جو ڈھکے رکھے تھے۔ (۲۴) اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔ (۲۵) کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں بہت ڈرا کرتے تھے۔ (۲۶) پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا۔ (۲۷) ہم اس سے پہلے ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے'[۵] بیشک وہ محسن اور مہربان ہے۔ (۲۸) تو آپ سمجھاتے رہیں کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں نہ دیوانہ۔ (۲۹) کیا کافر یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کے حوادث (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں۔ (۳۰) کہہ دیجئے! تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔ (۳۱) کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں؟ یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔ (۳۲) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے' واقعہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ (۳۳) اچھا اگر یہ سچے ہیں تو

---

(۴) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۲۱۹) کے جزء (الف' ب اور ج) ملاحظہ کریں۔
(۵) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۶۵) ملاحظہ کریں۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۗ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
الْمُصَيْطِرُوْنَ ۗ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۗ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ
الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۗ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۗ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ
فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۗ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۗ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾
فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْــًٔا وَّلَا هُمْ

بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔ (۳۴) کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ (۳۵) کیا انہوں نے ہی آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔ (۳۶) یا کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا (ان خزانوں کے) یہ داروغہ ہیں۔ (۳۷) یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر آئے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل پیش کرے۔ (۳۸) کیا اللہ کی تو سب لڑکیاں ہیں اور تمہارے ہاں لڑکے ہیں؟ (۳۹) کیا تو ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے کہ یہ اس کے تاوان سے بوجھل ہو رہے ہیں۔ (۴۰) کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟ (۴۱) کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں؟ تو یقین کر لیں کہ فریب خوردہ (جماعت) کافروں کی ہے۔ (۴۲) کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے۔ (۴۳) اگر یہ لوگ آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تہ بہ تہ بادل ہے۔ (۴۴) تو انہیں چھوڑ دے یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ بے ہوش کر دیے جائیں گے۔ (۴۵)

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

جس دن انہیں ان کا مکر کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔(۴۶) بیشک ظالموں کے لیے اس کے علاوہ اور عذاب بھی ہیں[۶] لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں۔(۴۷) تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے، بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ صبح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر۔(۴۸) اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھ[۷] اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔(۴۹)

۶۲ آیاتها ۵۳ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۳ رکوعها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۚ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے۔(۱) کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے۔(۲) اور نہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔(۳) وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔(۴) اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔(۵) جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔(۶) اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر

---

(۶) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت: ۹۳) جزء ب ملاحظہ کریں۔

(۷) کہا جاتا ہے کہ یہاں اللہ کی تسبیح بیان کرنے سے مراد پانچوں فرض نمازیں اور دیگر نفل نمازیں ہیں۔

فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾

تھا۔(۷) پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔(۸) پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔(۹) پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی۔(۱۰) دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا۔(۱۱) کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں۔[1] (۱۲) اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔(۱۳) سدرۃ المنتہی کے پاس۔(۱۴)

(۱) اس سے مراد معراج ہے یعنی رسول اللہ کا بالروح والجسم آسمانوں کا سفر۔ حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایک بار کعبہ کے پاس بیداری اور نیند کے بیچ کی حالت میں تھا (فرشتے نے مجھے پہچانا) کہ دو مردوں کے بیچ میں ایک مرد (میں) تھا۔ سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا۔ میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر زم زم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا۔ پھر ایمان و حکمت سے اسے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے سامنے ایک جانور لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا' پھر میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلا اور پہلے آسمان پر پہنچا' وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر دوسرے آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت عیسیٰؑ اور یحییٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ اسی طرح تیسرے آسمان پر یوسفؑ سے' چوتھے پر ادریسؑ سے' پانچویں پر ہارونؑ سے' چھٹے پر موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ یہیں مجھے بیت المعمور دکھایا گیا اور پچاس نمازیں فرض کی گئیں جو بعد میں پانچ کر دی گئیں۔ لیکن ثواب پچاس نمازوں کا ہی ملے گا۔" (ملخصاً صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' ب:۶/ح:۳۲۰۷)

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾
اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ
اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ
وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع
وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَ یَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىٕكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ

اسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔ (۱۵) جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو چھا رہی تھی۔ (۱۶) نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔ (۱۷) یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔ (۱۸) کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا۔ (۱۹) اور منات تیسرے پچھلے کو۔ (۲۰) کیا تمہارے لیے لڑکے اور اللہ کیلئے لڑکیاں ہیں؟ (۲۱) یہ تو اب بڑی بے انصافی کی تقسیم ہے۔ (۲۲) دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے انکے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً انکے رب کی طرف سے انکے پاس ہدایت آچکی ہے۔ (۲۳) کیا ہر شخص جو آرزو کرے اسے میسر ہے؟ (۲۴) اللہ ہی کے ہاتھ ہے یہ جہان اور وہ جہان۔ (۲۵) اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کیلئے چاہے اجازت دے دے۔ (۲۶) بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر کرتے ہیں۔ (۲۷) حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بیشک وہم (و گمان) حق کے

مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ
تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾ ؕ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ﴿۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۙ
لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ
كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ﴿۳۲﴾ ع
اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ﴿۳۳﴾ ۙ وَ اَعْطٰی قَلِیْلًا وَّ اَكْدٰی ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ﴿۳۵﴾
اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴿۳۶﴾ ۙ وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ﴿۳۷﴾ ۙ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴿۳۸﴾

مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔(۲۸) تو آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی دنیا کے اور کچھ نہ ہو۔(۲۹) یہی انکے علم کی انتہا ہے۔ آپ کا رب اس سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی جو راہ یافتہ ہے۔(۳۰) اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو انکے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔(۳۱) ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے۔ بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے' وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو' وہی پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔(۳۲) کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے منہ موڑ لیا۔(۳۳) اور بہت کم دیا اور ہاتھ روک لیا۔(۳۴) کیا اسے علم غیب ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے؟(۳۵) کیا اسے اس

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ کے۔ (۳۶) اور وفادار ابراہیم کے صحیفوں میں تھا۔ (۳۷) کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (۳۸) اور یہ کہ ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی۔[۲] (۳۹) اور یہ کہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ (۴۰) پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (۴۱) اور یہ کہ آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔[۳] (۴۲) اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔ (۴۳) اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے۔ (۴۴) اور یہ کہ اسی نے جوڑا یعنی نر و مادہ پیدا کیا ہے۔ (۴۵) نطفہ سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا

---

(۲) یعنی جس طرح کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا ذمے دار نہیں ہوگا' اسی طرح آخرت میں اجر بھی انہی چیزوں کا ملے گا جن میں اس کی اپنی محنت ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا تعلق آخرت کی جزاء سے ہے۔ تاہم بعض صورتوں میں انسان کو مرنے کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے' جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین کے۔ (۱) صدقہ جاریہ کے اعمال مثلاً یتیم خانہ بنانا یا لوگوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے کنواں بنانا وغیرہ۔ (۲) علم' جس سے انسان فائدہ اٹھائیں۔ (۳) نیک اولاد جو اپنے والدین کی مغفرت کے لئے اللہ سے دعا کرتی ہے۔ (مسلم' کتاب الوصایا)

(۳) حاشیہ (سورۃ الانعام (۶) آیت:۶۱) ملاحظہ کریں۔

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ ؕ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ ۚ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ ؕ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع

ہے-(۴۶)اور یہ کہ اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا ہے-(۴۷)اور یہ کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایہ دیتا ہے-(۴۸)اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے-(۴۹)اور یہ کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کیا ہے-(۵۰)اور ثمود کو بھی (جن میں سے) ایک کو بھی باقی نہ رکھا-(۵۱)اور اس سے پہلے قوم نوح کو، یقیناً وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے-(۵۲)اور مؤتفکہ (شہر یا الٹی ہوئی بستیوں کو) اسی نے الٹ دیا-(۵۳) پھر اس پر چھا گیا جو چھایا-(۵۴) پس اے انسان تو اپنے رب کی کس کس نعمت میں جھگڑے گا؟(۵۵) یہ (نبی) ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں میں سے-[۴](۵۶) قیامت نزدیک آگئی-(۵۷) اللہ کے سوا اسکا (وقت معین کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں-(۵۸) پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟(۵۹) اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟(۶۰) (بلکہ) تم کھیل رہے ہو-(۶۱) اب اللہ کے سامنے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو-(۶۲)

آیاتها ۵۵ | ۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷ | رکوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

---

(۴) حاشیہ (سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۲۵۲) ملاحظہ کریں۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔[۱] (۱) یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔(۲) انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے۔(۳) یقیناً انکے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے۔(۴) اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا۔(۵) پس (اے نبی) تم ان سے اعراض کرو جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔(۶) یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے۔(۷) پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بہت سخت ہے۔ (۸) ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا۔(۹) پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر (۱۰)

---

(۱) یہ وہ معجزہ ہے جو اہل مکہ کے مطالبے پر دکھایا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ سے کسی نشانی (معجزہ) دکھلانے کا کہا۔ پس آپ نے (اللہ کی مشیت سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے انہیں دکھلا دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، س:۵۴، ب:۱/ ح:۴۸۶۷)۔

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾
تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِىْ ع

ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔ (۱۱) اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام پر جو مقدر کیا گیا تھا پانی خوب جمع ہو گیا۔ (۱۲) اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا۔ (۱۳) جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا۔ (۱۴) اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشان بنا کر باقی رکھا پس کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔ (۱۵) بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں کیسی رہیں؟ (۱۶) اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا نہیں ہے؟ (۱۷) قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں۔ (۱۸) ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا، ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی۔ (۱۹) جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی، گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔ (۲۰) پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا؟ (۲۱) یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ (۲۲) قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ (۲۳) اور کہنے لگے کیا ہمیں میں سے ایک شخص کی ہم فرمانبرداری کرنے لگیں؟ تب تو ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے ہوئے

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ
قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ

ہوں گے۔ (۲۴) کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پر وحی اتاری گئی؟ نہیں بلکہ وہ جھوٹا شیخی خور ہے۔ (۲۵) اب سب جان لیں گے کل کو کہ کون جھوٹا اور شیخی خور تھا؟ (۲۶) بیشک ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجیں گے۔ پس (اے صالح) تو ان کا منتظر رہ اور صبر کر۔ (۲۷) ہاں انہیں خبر کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے' ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو گا۔ (۲۸) انہوں نے اپنے رفیق کو آواز دی جس نے وار کیا اور کوچیں کاٹ دیں۔ (۲۹) پس کیوں کر ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ (۳۰) ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی اوندھی ہوئی باڑ۔ (۳۱) اور ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت پکڑے۔ (۳۲) قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کی تکذیب کی۔ (۳۳) بیشک ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط کے گھر والوں کے' انہیں ہم نے سحر کے وقت۔ (۳۴) اپنے احسان سے نجات دے دی۔ ہر ہر شکر گزار کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ (۳۵) یقیناً (لوط) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والوں میں (شک شبہ اور) جھگڑا کیا۔ (۳۶)

وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

اور ان (لوط) کو انکے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا پس ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں' (اور کہہ دیا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو۔(۳۷) اور یقینی بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے غارت کر دیا۔(۳۸) پس میرے عذاب اور میرے ڈراوے کا مزہ چکھو۔(۳۹) اور یقیناً ہم نے قرآن کو پند و وعظ کیلئے آسان کر دیا ہے۔پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔(۴۰) اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔ (۴۱) انہوں نے ہماری تمام نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے انہیں بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا۔(۴۲) اے قریشیو! کیا تمہارے کافران کافروں سے کچھ بہتر ہیں؟ یا تمہارے لیے اگلی کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے؟(۴۳) یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانے والی جماعت ہیں۔(۴۴) عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی۔(۴۵) بلکہ قیامت کی گھڑی انکے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔(۴۶) بیشک گنہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں۔(۴۷) جس دن وہ اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ کی آگ لگنے کے مزے چکھو۔[۲]

---

(۲) حاشیہ (سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت:۹۷) ملاحظہ کریں۔

ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

ع ۱۵

(۴۸) بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔ (۴۹) اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ (۵۰) اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے' پس کوئی ہے نصیحت لینے والا۔ (۵۱) جو کچھ انہوں نے (اعمال) کیے ہیں سب نامہ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں۔ (۵۲) (اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے۔ (۵۳) یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہیں۔ (۵۴) راستی اور عزت کی بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔ (۵۵)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیاتها ۷۸ — ۵۵ — ۹۷ — رکوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

رحمٰن نے۔ (۱) قرآن سکھایا۔ (۲) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ (۳) اور اسے بولنا سکھایا۔ (۴) آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں۔ (۵) اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔ (۶) اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی۔ (۷) تاکہ تم تولنے میں تجاوز نہ کرو۔ (۸) انصاف کے ساتھ وزن

وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

ع ۹ النصف

کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔ (۹) اور اسی نے مخلوق کے لیے زمین بچھا دی۔ (۱۰) جس میں میوے ہیں اور خوشے والی کھجور کے درخت ہیں۔ (۱۱) اور بھس والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں۔ (۱۲) پس (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۳) اس نے انسان کو ایسی آواز دینے والی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکری کی طرح تھی۔ (۱۴) اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ (۱۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۶) وہ رب ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا۔ (۱۷) تو (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۱۸) اس نے دو دریا جاری کر دیے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ (۱۹) ان دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے۔ (۲۰) پس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۱) ان دونوں میں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں۔ (۲۲) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۳) اور اللہ ہی کی (ملکیت میں) ہیں وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑ کی طرح کھڑے ہوئے (چل پھر رہے) ہیں۔ (۲۴) پس (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۲۵) زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔ (۲۶)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾
یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ
وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً
کَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔(۲۷) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۲۸) سب آسمان و زمین والے اسی سے مانگتے ہیں۔ ہر روز وہ ایک شان میں ہے۔(۲۹) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۳۰)(جنواور انسانو کے گروہو!) عنقریب ہم فارغ ہو کر (تمہاری طرف متوجہ) ہو جائیں گے۔(۳۱) پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۳۲) اے گروہ جنات وانسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے تم نہیں نکل سکتے۔(۳۳) پھر اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۳۴) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔(۳۵) پھر اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۳۶) پس جبکہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ چمڑہ۔(۳۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۳۸) اس دن کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔(۳۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۴۰) گنہ گار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

جائیں گے اور ان کی پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لیے جائیں گے۔ (۴۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۲) یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا جانتے تھے۔ (۴۳) اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے۔ (۴۴) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۵) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو دو جنتیں ہیں۔[۱] (۴۶) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۷) (دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔ (۴۸) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴۹) ان دونوں (جنتوں) میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں۔ (۵۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۱) ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔ (۵۲) پھر تم کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ (۵۳) جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے' اور ان دونوں جنتوں کے میوے بالکل قریب ہوں گے۔ (۵۴) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۵) وہاں (شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان

---

(۱) حاشیہ (سورۃ المومنون (۲۳) آیت: ۶۰) ملاحظہ کریں۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾
كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي
الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

سے پہلے کسی جن و انس نے ہاتھ نہیں لگایا۔ (۵۶) پس اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۷) وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔ (۵۸) پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۵۹) احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے۔ (۶۰) پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے؟ (۶۱) اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں۔ (۶۲) پس تم اپنے پرورش کرنے والے کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۳) جو دونوں گہری سبز سیاہی مائل ہیں۔ (۶۴) بتاؤ اب اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۶۵) ان میں دو (جوش سے) ابلنے والے چشمے ہیں۔ (۶۶) پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا جھوٹ ہونا کہہ رہے ہو؟ (۶۷) ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔ (۶۸) کیا اب بھی رب کی کسی نعمت کی تکذیب تم کرو گے؟ (۶۹) ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔ (۷۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۱) (گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔[۲] (۷۲) پس (اے انسانو اور جنو!) تم

---

(۲) حاشیہ (سورۃ الطور (۵۲) آیت:۲۰) ملاحظہ کریں۔

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

ع ۲۳ ۱۲

اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(۷۳)ان کو ہاتھ نہیں لگایا کسی انسان یا جن نے اس سے قبل۔(۷۴)پس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کے ساتھ تم تکذیب کرتے ہو؟(۷۵)سبز مسندوں اور عمدہ فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔(۷۶)پس (اے جنو اور انسانو!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (۷۷) تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت و جلال والا ہے۔(۷۸)

آیاتہا ۹۶ — سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۵۶ — ۴۶ — رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ

جب قیامت قائم ہو جائے گی۔(۱)جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹی نہیں۔(۲)وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہو گی۔(۳)جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلادی جائے گی۔(۴)اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے۔(۵)پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے۔(۶)اور تم تین جماعتوں میں ہو جاؤ گے۔(۷)پس داہنے ہاتھ والے کیسے اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔(۸)اور بائیں ہاتھ والے کیا حال ہے بائیں ہاتھ والوں کا۔(۹)اور جو آگے والے ہیں وہ تو آگے والے ہی ہیں۔(۱۰)وہ بالکل نزدیکی

السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ

حاصل کیے ہوئے ہیں۔ (۱۱) نعمتوں والی جنتوں میں ہیں۔ (۱۲) (بہت بڑا) گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہو گا۔ (۱۳) اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ (۱۴) یہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے۔ (۱۵) تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (۱۶) انکے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے آمدورفت کریں گے۔ (۱۷) آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پر ہو۔ (۱۸) جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فتور آئے۔ (۱۹) اور ایسے میوے لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں۔ (۲۰) اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔ (۲۱) اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ (۲۲) جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔ (۲۳) یہ صلہ ہے انکے اعمال کا۔ (۲۴) نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔ (۲۵) صرف سلام ہی سلام کی آواز ہو گی۔ (۲۶) اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے۔ (۲۷) وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں۔ (۲۸) اور تہ بہ تہ کیلوں۔ (۲۹) اور لمبے لمبے سایوں۔ (۳۰) اور بہتے ہوئے پانیوں۔ (۳۱) اور بکثرت پھلوں میں۔ (۳۲) جو نہ ختم ہوں نہ روک لیے جائیں۔

وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾
عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۰﴾ ع
وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ﴿۴۳﴾
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى الۡحِنۡثِ
الۡعَظِيۡمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا
الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ
اِنَّكُمۡ اَيُّهَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُكَذِّبُوۡنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِــُٔوۡنَ مِنۡهَا

(۳۳) اور راونچے اونچے فرشوں میں ہوں گے۔ (۳۴) ہم نے ان (کی بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے۔ (۳۵) اور ہم نے انہیں کنواریاں کردیا ہے۔ (۳۶) محبت والیاں اور ہم عمر ہیں۔ (۳۷) دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں۔ (۳۸) جم غفیر ہے اگلوں میں سے۔ (۳۹) اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے۔ (۴۰) اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے۔ (۴۱) گرم ہوا اور گرم پانی میں (ہوں گے) (۴۲) اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔ (۴۳) جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش۔ (۴۴) بیشک یہ لوگ اس سے پہلے بہت نازوں میں پلے ہوئے تھے۔ (۴۵) اور بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔[1] (۴۶) اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے توکیا ہم پھر دوبارہ کھڑے کیے جائیں گے۔ (۴۷) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ (۴۸) آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے۔ (۴۹) ضرور جمع کئے جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت۔ (۵۰) پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو! (۵۱) البتہ کھانے والے ہو تھور کا درخت۔ (۵۲) اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو۔ (۵۳) پھر اس پر

(۱) حاشیہ (سورۃ آل عمران (۳) آیت: ۱۳۰) جزء ب ملاحظہ کریں۔

الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا

گرم کھولتا پانی پینے والے ہو۔(۵۴) پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی طرح۔ (۵۵) قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے۔(۵۶) ہمیں نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے؟(۵۷) اچھا پھر یہ تو بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو۔(۵۸) کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا کرنے والے ہم ہی ہیں؟ (۵۹) ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے اور ہم اس سے ہارے ہوئے نہیں ہیں۔(۶۰) کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں نئے سرے سے اس عالم میں پیدا کریں جس سے تم (بالکل) بے خبر ہو۔ (۶۱) تمہیں یقینی طور پر پہلی دفعہ کی پیدائش معلوم ہی ہے پھر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے؟ (۶۲) اچھا پھر یہ بھی بتلاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔(۶۳) اسے تم ہی اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔ (۶۴) اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر ڈالیں اور تم حیرت کے ساتھ باتیں بناتے ہی رہ جاؤ۔ (۶۵) کہ ہم پر تو تاوان ہی پڑ گیا۔ (۶۶) بلکہ ہم بالکل محروم ہی رہ گئے۔(۶۷) اچھا یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو۔(۶۸) اسے بادلوں سے بھی تم ہی اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں؟ (۶۹) اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر تم ہماری شکر گزاری کیوں نہیں

فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ
الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ
كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾
وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ
اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾

کرتے؟(۷۰)اچھاذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے ہو۔(۷۱)اسکے درخت کو تم
نے پیدا کیاہے یا ہم اسکے پیدا کرنے والے ہیں؟(۷۲)ہم نے اسے سبب نصیحت
کیاہے اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔(۷۳)پس اپنے بہت بڑے رب
کے نام کی تسبیح کیا کرو۔(۷۴)پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے کی۔(۷۵)
اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔(۷۶) کہ بیشک یہ قرآن بہت بڑی
عزت والا ہے۔(۷۷)جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔(۷۸)جسے صرف پاک
لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔(۷۹)یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے۔(۸۰)پس
کیا تم ایسی بات کو سرسری (اور معمولی) سمجھ رہے ہو؟(۸۱)اور اپنے حصے میں یہی
لیتے ہو کہ جھٹلاتے پھرو۔(۸۲)پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے۔(۸۳)اور
تم اس وقت تک رہے ہو۔(۸۴)ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ
قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔(۸۵)پس اگر تم کسی کے زیر فرمان
نہیں۔(۸۶)اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ۔(۸۷)پس جو کوئی
بارگاہ الٰہی سے قریب کیا ہوا ہوگا۔(۸۸)اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾ ع

آرام والی جنت ہے۔ (۸۹) اور جو شخص داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے۔ (۹۰) تو بھی سلامتی ہے تیرے لیے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے۔ (۹۱) لیکن اگر کوئی جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہے۔ (۹۲) تو کھولتے ہوئے گرم پانی کی مہمانی ہے۔ (۹۳) اور دوزخ میں جانا ہے۔ (۹۴) یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے۔ (۹۵) پس تو اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کر۔ (۹۶)

آیاتہا ۲۹ سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ ۵۷ ۹۴ رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ

آسمانوں اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں، وہ زبردست باحکمت ہے۔ (۱) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲) وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔ (۳) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ (خوب) جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ
مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ
بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا
تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے' اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (۴) آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ (۵) وہی رات کو دن میں لے جاتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سینے کے اندر (کی پوشیدگیوں) کا وہ پورا عالم ہے۔ (۶) اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔ (۷) تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ حالانکہ خود رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور اگر تم مومن ہو تو وہ تو تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے۔ (۸) وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (۹) تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟

الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

ع ۱۰ / ۱۷

دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں، بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔ (۱۰) کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔ (۱۱) (قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ (۱۲) اس دن منافق مرد و عورت ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہو گا۔ اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہو گی اور باہر کی طرف عذاب ہو گا۔ (۱۳) یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝۱۳ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۱۴ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۵ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۱۶ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۷ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک شبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا۔ (۱۴) الغرض، آج تم سے نہ فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔(۱۵) کیا اب تک ایمان والوں کیلئے وقت نہیں آیا کہ انکے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور ان کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا تو انکے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔ (۱۶) یقین مانو کہ اللہ ہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ ہم نے تو تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کر دیں تاکہ تم سمجھو۔ (۱۷) بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ ان کیلئے

يُضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ

ع ۲ ۱۸

پسندیدہ اجروثواب ہے۔ (۱۸) اللہ اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے' اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔ (۱۹) خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا زینت اور آپس میں فخر (وغرور) اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے' جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی تو نہیں۔ (۲۰) (آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لیے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا

كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

ہے۔ (۲۱) نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں ' مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے ' یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔ (۲۲) تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ ' اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔ (۲۳) جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو (بھی) بخل کی تعلیم دیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔ (۲۴) یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمائی تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے [۱] اور لوگوں کے لیے اور بھی (بہت سے) فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا ہے ' بیشک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔ (۲۵) بیشک ہم نے نوح اور

---

(۱) اسی لوہے سے تلوار بنتی ہے جس کی بابت کہا گیا ہے کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(الف) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہمارے رب کے پیغام کے بارے میں بتایا کہ "ہم میں سے جو کوئی بھی (اللہ کی راہ=

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں کے اکثر بہت نافرمان رہے۔(۲۶) ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے درپے بھیجتے رہے اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان لوگوں نے از خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سوائے اللہ کی رضاجوئی کے۔ سوانہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی، پھر بھی ہم نے ان میں سے جو ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر دیا اور ان میں زیادہ تر لوگ نافرمان ہیں۔(۲۷) اے وہ

= میں لڑتا ہوا) ہلاک ہو گا جنت میں جائے گا' حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' کیا یہ سچ نہیں ہے کہ (اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے) ہمارے ہلاک ہونے والے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کے (کفار کے) دوزخ کی آگ میں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہاں۔" (صحیح بخاری 'کتاب الجہاد والسیر' باب:۲۲)

(ب) عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جان لو کہ جنت تلواروں کی چھاؤں تلے ہے۔" (صحیح بخاری' حوالہ مذکور 'کتاب و باب مذکور حدیث ۲۸۱۸)

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا[۲] اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا' اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۸) یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل کے کسی حصے پر بھی انہیں اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے' اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا۔(۲۹)

---

(۲) ملاحظہ ہو حاشیہ (جزء الف) سورۃ القصص (۲۸) آیت: ۵۴ و حاشیہ سورۃ آل عمران (۳) آیت ۸۵۔

۲۲ اٰیَاتُہَا ۵۸ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۵ رُکُوْعَاتُہَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗــِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی' اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب سن رہا تھا' بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے۔(۱) تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار[1] کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں' ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے' یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔(۲) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے' اس کے ذریعہ تم نصیحت کئے جاتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر

(۱) ظہار کا مطلب ہے' بیوی کو یہ کہہ دینا کہ تیری پیٹھ میرے لیے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے (یا یوں کہہ دے کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے)۔

خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ

ہے۔(۳) ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی حکم برداری کرو' یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔(۴) بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے' اور بیشک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لیے تو ذلت والا عذاب ہے۔[۲] (۵) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کیے ہوئے عمل سے آگاہ کرے گا' جسے اللہ نے شمار رکھا اور جسے یہ بھول گئے تھے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔ (۶) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔ تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کا مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا مگر وہ ساتھ ہی ہوتا

(۲) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵) ملاحظہ کریں۔

وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ

ہے جہاں بھی وہ ہوں، پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا[۳] بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔ (۷) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم و زیادتی کی اور نافرمانی پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا، ان کے لیے جہنم کافی (سزا) ہے جس میں یہ جائیں گے، سو وہ برا ٹھکانا ہے۔ (۸) اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہوں، بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔ (۹) (بری) سرگوشیاں، پس شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایمان

---

(۳) حاشیہ (سورۂ ہود (۱۱) آیت: ۱۸) ملاحظہ کریں۔

شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا

والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔[۴] (۱۰) اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو تم جگہ کشادہ کر دو اللہ تمہیں کشادگی دے گا' اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہوؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا' اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے۔(۱۱) اے مسلمانو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے' ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۲) کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب

---

(۴) اللہ پر بھروسہ' ایک مومن کا سب سے بڑا ہتھیار اور بہت بڑا سہارا ہے' اسی لیے حدیث میں اس کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو رقیہ (دم) نہیں کرواتے۔ نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں اور وہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں (صحیح بخاری' کتاب الرقاق' باب:۲۱/ ح:۶۴۷۲)

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب سے) اللہ (خوب) خبردار ہے۔(۱۳) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ غضبناک ہو چکا ہے' نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں۔(۱۴) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' تحقیق جو کچھ یہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں۔(۱۵) ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔(۱۶) ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔(۱۷) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں' یقین مانو کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں۔(۱۸) ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے'

فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے۔ کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا ہے۔ (۱۹) بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔ (۲۰) اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بیشک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے۔ (۲۱) اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے' آگاہ رہو بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔ (۲۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے' اور وہ غالب باحکمت ہے۔(۱) وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو انکے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا' تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود (بھی) سمجھ رہے تھے کہ انکے (سنگین) قلعے انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے پس ان پر اللہ (کا عذاب) ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو۔(۲) اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً انہیں دنیا ہی میں عذاب دیتا' اور آخرت میں (تو) انکے لیے آگ کا عذاب ہے ہی۔(۳) یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی

اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (۴) تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لیے بھی کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے۔ (۵) اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے اپنے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (۶) بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو' اور جس سے روکے رک جاؤ[1] اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو' یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب

---

(۱) اس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور صحابہ نے بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھا اور انہوں نے بلاچون وچرا احادیث رسول پر اسی طرح عمل کیا جس طرح قرآن پر عمل کیا۔ اور حدیث کو وہی درجہ دیا جو قرآن کا درجہ ہے۔ =

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

والا ہے۔ (۷) (فے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور

=چنانچہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''گدوانے والی اور خوبصورتی کے لئے چہرے کے بال نکالنے والی' دانتوں کو (سوہن سے) جدا کرنے والی عورتوں پر اللہ لعنت کرتا ہے جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں' یہ بات بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوئی جس کی کنیت ام یعقوب تھی تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی' مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے' انہوں نے کہا بے شک میں تو ضرور اس پر لعنت کروں گا جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں لعنت بھیجی گئی ہے' وہ عورت کہنے لگی میں نے تو سارا قرآن جو دو تختیوں کے بیچ میں ہے' پڑھ ڈالا' اس میں تو کہیں ان عورتوں پر لعنت نہیں آئی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو قرآن کو (جیسا سمجھ کر پڑھنا چاہیے) پڑھتی تو ضرور یہ مسئلہ پاتی۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا کہ ''پیغمبر جس بات کا تم کو حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہو'' اس نے کہا ہاں۔ یہ آیت تو قرآن میں ہے' انہوں نے کہا' بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے' وہ کہنے لگی ''لیکن میں نے تو تمہاری بیوی کو بھی ایسا کرتے دیکھا ہے' انہوں نے کہا ''جاؤ اور دیکھ آؤ'' جب وہ گئی اور (ان کی بیوی کو) دیکھا تو وہاں ایسی کوئی بات نہ پائی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اگر میری بیوی ایسے کام کرتی تو بھلا میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر سورۃ:۵۹' ب:۴/ ح:۴۸۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانے والی پر لعنت کی۔ (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' سورۃ:۵۹ ب:۴/ ح:۴۸۸۷)

وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ

ع ۱۰ رکوع

اپنے مالوں سے نکال دیے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔ (۸) اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔ (۹) اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال' اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔ (۱۰) کیا تو نے منافقوں کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ
وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ

ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔(۱۱) اگر وہ جلاوطن کیے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد (بھی) نہ کریں گے اور اگر (بالفرض) مدد پر آبھی گئے تو پیٹھ موڑ کر (بھاگ کھڑے) ہوں گے پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔(۱۲) (مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔(۱۳) یہ سب مل کر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں، ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔(۱۴) ان لوگوں کی طرح جو ان سے کچھ ہی پہلے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے المناک عذاب (تیار) ہیں۔(۱۵) شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر، جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تو تجھ سے بری ہوں،

مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ (۱۶) پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لیے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ (۱۷) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے۔ اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو۔[۲] اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ (۱۸) اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔ (۱۹) اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں) (۲۰) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا[۳] ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ

---

(۲) حاشیہ سورۂ الم السجدہ (۳۲) آیت: ۱۶، و حاشیہ سورۃ الحجر، آیت ۲۳، و حاشیہ سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۱ ملاحظہ کریں۔

(۳) اس سے معلوم ہوا کہ نباتات و جمادات بھی ایک گونہ شعور سے بہرہ ور ہیں۔ اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ایک درخت کے رونے کا ذکر=

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

وہ غور و فکر کریں۔ (۲۱) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔ (۲۲) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ (۲۳) وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا، صورت کھینچنے والا، اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں،[۴] ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں وہ اس کی پاکی

ہے، یہ واقعہ اگرچہ نبی ﷺ کا ایک معجزہ ہے، تاہم اس سے ایک درخت کے باشعور ہونے کا بھی اثبات ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ایک درخت یا کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار کی ایک عورت یا مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے لئے منبر نہ بنوا دیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جیسے تمہاری مرضی" پھر انہوں نے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن آیا تو آپؐ منبر پر تشریف لے گئے۔ درخت کا تنا ایک بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ آنحضرت ﷺ منبر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینے سے لگا لیا، اس پر وہ ایک بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو تسلی دی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اپنے پاس اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا۔" (صحیح بخاری، کتاب المناقب، ب:۲۵/ ح:۳۵۸۴)

(۴) حاشیہ سورۃ الاعراف (۷) آیت: ۱۸۰ ملاحظہ کریں۔

الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

بیان کرتی ہے' اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ (۲۴)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۶۰ — اٰيَاتُهَا ۱۳ — رُكُوْعَاتُهَا ۲ — ۹۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۱﴾ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَاۗءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں' پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو' اگر تم میری راہ کے جہاد میں اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو)' تم ان کے پاس محبت کا پیغام پوشیدہ پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا اور وہ بھی جو تم نے ظاہر کیا' تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک جائے گا۔[1] (۱) اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر

---

(۱) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۴۹۔ ملاحظہ کریں۔

بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۲ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ
كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ
اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔ (۲) تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولاد تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔ (۳) (مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے،[۲] جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (۴) اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کا

---

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات کیلئے قرآن پاک کی سورۂ توبہ (۹) کی آیت ۱۱۴، سورۂ مریم (۱۹) کی آیات ۴۱-۴۹ اور سورۃ الشعراء (۲۶) کی آیات ۷۰-۸۶ ملاحظہ کریں۔

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ
يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا
عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔(۵) یقیناً تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد وثنا ہے۔(۶) کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے۔ اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے۔(۷) جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(۸) اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس نکالے دیے اور دیس نکالا دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں۔(۹) اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو۔

اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ

دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو' یہ ان کے لیے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں' اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہو وہ انہیں ادا کردو' ان عورتوں کو ان کے مہر[۳] دے کر ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کی ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو' مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے' اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے۔(۱۰) اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل جائے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو' اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان

---

(۳) "مہر" سے مراد شادی کے وقت دولہا کی جانب سے دلہن کو دی جانے والی رقم ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے عورت کا ضروری حق قرار دیا ہے اور اس کی ادائیگی کی سخت تاکید کی ہے اور یہ مہر آدمی کی طاقت کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس میں خواہ مخواہ گرانی بھی ناپسندیدہ ہے اور اس کی برائے نام تھوڑی سی مقدار بھی مکروہ۔

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ع ۷ / النصف

رکھتے ہو-(۱۱) اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی' چوری نہ کریں گی' زناکاری نہ کریں گی' اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں' اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے-(۱۲) اے مسلمانو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر ناامید ہیں-(۱۳)

آیاتها ۱۴ | ۶۱ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۹ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾

زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے-(۱) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں-(۲) تم جو کرتے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔(۳) بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اسکی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں[1] گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔(۴) اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا' اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(۵) اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم)' بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے

---

(۱) اس میں مجاہدین کی فضیلت کا بیان ہے۔ حدیث میں بھی مجاہد فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ (الف) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے آپؐ سے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ مومن جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرے۔" لوگوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا "وہ مسلمان جو کسی پہاڑی کی گھاٹی (غیر آباد مقام) میں رہے' اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں سے الگ تھلک ہو کر انہیں اپنے شر سے محفوظ رکھے۔" (صحیح بخاری' کتاب الجهاد السیر' ب: ۲/ ح: ۲۷۸۶)

(ب) حاشیہ سورۃ التوبہ (۹) آیت ۱۱۱۔ الف ملاحظہ کریں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا
بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد [۲] ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے' یہ تو کھلا جادو ہے۔(۶) اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افترا) باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔(۷) وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔(۸) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں۔(۹) اے ایمان

---

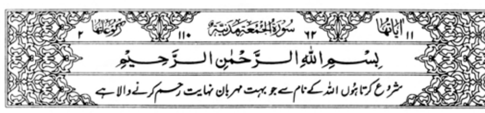
(۲) یہ حضرت محمد ﷺ کا دوسرا نام ہے جس کا لغوی مطلب "ایسا شخص جو دوسروں کی نسبت زیادہ سے زیادہ اللہ کی حمد بیان کرتا ہو۔"

نیز حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور احمد ہوں اور ماحی' اللہ کفر کو میرے ذریعے مٹا دے گا' میں حاشر ہوں یعنی قیامت میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا اور لوگ میرے بعد اکٹھے کئے جائیں گے اور عاقب یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔" (صحیح بخاری' کتاب المناقب' ب:۱۷/ح:۳۵۳۲)

كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟(۱۰) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔(۱۱) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے' یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(۱۲) اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے' ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔(۱۳) اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں' پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ پر مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔[۳](۱۴)

(۳) یہ تفصیل اس وقت کی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور نبی' بنو اسرائیل =



يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ

(ساری چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے۔(۱) وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور

= کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ پھر آپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور قیامت کے قریب آپ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے' اس وقت آپ کی حیثیت نبی ﷺ کے امتی کی ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا اور آپ کے ذریعے سے عیسائیت کا خاتمہ اور اسلام کا غلبہ ہو گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) اتریں گے' وہ انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے' سور کو مار ڈالیں گے' اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی ایسی ریل پیل ہوگی کہ کوئی اسے لینے والا نہ ہو گا۔" (فتح الباری' ج ۷' صفحہ ۳۰۶-۳۰۴ ملاحظہ کریں) (صحیح بخاری' کتاب البیوع' ب: ۱۰۲/ ح: ۲۲۲۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے امام کی حیثیت سے اتریں گے اور یہ عیسائیوں کے لئے جو اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیروکار کہتے ہیں' سخت تنبیہ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ صلیب توڑ دیں گے' سوروں کو ہلاک کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور تمام انسانوں کے پاس قبول اسلام کے سوا کوئی اور راستہ نہ ہو گا۔

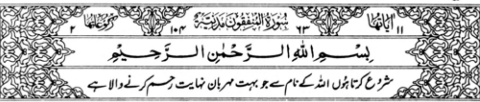
فہرست فہرست

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ

ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(۲) اور دوسروں کے لیے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے۔ اور وہی غالب باحکمت ہے۔(۳) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اپنا فضل دے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔(۴) جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسی) ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(۵) کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوائے تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔(۶) یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(۷) کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ
مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔ (۸) اے وہ لوگو جو ایمان
لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور
خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (۹)
پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ
کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔ (۱۰) اور جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر
آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ
کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
بہترین روزی رساں ہے۔ (۱۱)



اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ

تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک
آپ اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اس کے رسول ہیں۔

يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝١ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٣ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٤ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔(۱) انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔(۲) یہ اس سبب سے ہے کہ یہ ایمان لا کر کافر ہو گئے پس انکے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ اب یہ نہیں سمجھتے۔(۳) جب آپ انہیں دیکھ لیں تو انکے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں' یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں 'گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئیں' ہر (سخت) آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔(۴) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں۔(۵) انکے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔[1] بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے)

---

(۱) سورۃ النساء کی آیات: ۱۳۸ اور ۱۴۵ ملاحظہ کریں۔

تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞

نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(۶) یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان و زمین کے کل خزانے اللہ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں۔(۷) یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمان داروں کیلئے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔(۸) اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔(۹) اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔[۲] (۱۰) اور جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ بخوبی باخبر ہے۔(۱۱)

---

(۲) حواشی سورۃ النساء (۴) آیت ۷۳ و حاشیہ سورۂ آل عمران' آیت ۹۷ اور ۱۸۰=

۱۸ اٰیَاتُھَا — سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۶۴ — ۱۰۸ — رُكُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا

(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے' اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے۔(۱) اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایمان دار ہیں' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے۔(۲) اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا' اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔(۳) وہ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے۔ اللہ تو دلوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے۔(۴) کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔(۵) یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری

=ملاحظہ کریں۔

أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا ۖ فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن

رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی' اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔(۶) ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔(۷) سو تم اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے۔(۸) جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔(۹) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں[1] گے' وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔(۱۰) کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی' جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے

(۱) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑯ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ⑰ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱

ع ۸ / ۱۶

اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔(۱۱) (لوگو) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو۔ پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔(۱۲) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیے۔(۱۳) اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۱۴) تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔(۱۵) پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔(۱۶) اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔(۱۷) وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا (ہے)۔(۱۸)

۱۲ اٰیاتُها سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّة ۶۵ ۹۹ رکوعاتُها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ

اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت[1] میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو' اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو' نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات

---

(۱) عدت میں طلاق دو' کا مطلب ہے عدت کے آغاز میں۔ یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے ہم بستری کئے بغیر طلاق دو' حالت طہر اس کی عدت کا آغاز ہے۔ گویا حیض کی حالت میں یا طہر میں ہم بستری کرنے کے بعد طلاق دینا غلط طریقہ ہے' چنانچہ حدیث میں ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی (آمنہ بنت غفار) کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ؐ نے فرمایا" اسے (اپنے بیٹے کو) حکم دو کہ وہ رجوع کرلے اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رہنے دے' یہاں تک کہ اسے دوبارہ حیض آئے اور پھر وہ حیض سے پاک ہو۔ پھر اس کو اختیار ہے اگر وہ اسے رکھنا چاہے تو رکھ لے اور طلاق دینا چاہے تو صحبت سے قبل طلاق دے دے اور یہی عدت ہے جس کا اللہ نے تعین کیا ہے کہ عورتوں کو ان کی عدت پر طلاق دو۔" (صحیح بخاری' کتاب الطلاق' ب:۱/ ح:۵۲۵۱)

حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا، تم نہیں جانتے شاید اسکے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ (۱) پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کر لو اور اللہ کی رضامندی کیلئے ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے۔ (۲) اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ (۳) تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو انکی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولٰتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿۶﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔[۲] (۴) یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔ (۵) تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔ (۶) کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی فراغت بھی کر دے گا۔ (۷) اور بہت سی بستی

---

(۲) سورۂ بقرہ (۲) کی آیت: ۲۳۴ ملاحظہ کریں۔

عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب کیا ان دیکھا (سخت) عذاب-(۸) پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی ہوا-(۹) ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے' پس اللہ سے ڈرو اے عقل مند ایمان والو- یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے-(۱۰) (یعنی) رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے- بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے-(۱۱) اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی- اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے- اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے-(۱۲)

آیاتها ۱۲ سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ٦٦ ١٠٧ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کیلئے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔(۱) تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی (پورے) علم والا، حکمت والا ہے۔(۲) اور یاد کر جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی، پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے، پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔ کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلا دیا۔(۳) (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک ایمان

إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۶﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ

دار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔(۴) اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب! تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا' جو اسلام والیاں' ایمان والیاں اللہ کے حضور جھکنے والیاں توبہ کرنے والیاں' عبادت بجالانے والیاں روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں۔ (۵) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔(۶) اے کافرو! آج تم عذر و معذرت مت کرو۔ تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جا رہا ہے۔[1] (۷) اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔[2] جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور

(۱) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت:۸۵ ملاحظہ کریں۔

(۲) (الف) حاشیہ سورۃ النساء (۴) آیت:۱۰۶ اور (ب) حاشیہ سورۃ المائدۃ (۵) آیت:۷۴=

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ

ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا- یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے-(۸) اے نبی! کافروں

= ملاحظہ کریں- علاوہ ازیں- (ج) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "(قیامت کے دن) پروردگار اپنی پنڈلی کو کھولے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدے میں گر پڑے گا ۔ لیکن وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں ریا کاری اور نیک نام کہلانے کے لئے سجدہ (عبادت) کیا کرتے تھے' وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ اکڑ کر تختہ ہو جائے گی۔ (پس وہ اس قابل نہ ہوں گے کہ سجدہ کر سکیں)(صحیح بخاری 'کتاب التفسیر 'س:٦٨ ب:٢/ح:٤٩١٩)
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن رب کائنات کو دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار میں انسان کو کوئی دقت نہ ہو گی' بالکل اسی طرح جیسے چاند سورج کو صاف آسمان میں بآسانی دیکھا جا سکتا ہے اور ہر گروہ کو اس کے اعمال کی جزا اور سزا ملے گی۔ اہل ایمان جنت میں جائیں گے اور اہل کفر و شرک دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان سب کو پہلے پل صراط سے گزرنا پڑے گا اور بعض اہل ایمان کے حق میں شفاعت بھی قبول ہو گی اور وہ دوزخ سے بچا لیے جائیں گے۔ پھر جنتیوں کو نہر کوثر میں سے پانی پلایا جائے گا اور انہیں جنت میں ہر طرح کا آرام و سکون نصیب ہو گا۔" (صحیح بخاری 'کتاب التوحید' ب:٢٤/ح:٧٤٣٩)

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ

اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے[۳] اور وہ بہت بری جگہ ہے۔(۹) اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھران کی انھوں نے خیانت کی پس وہ دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا (اے عورتو) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی[۴] کی مثال بیان فرمائی جبکہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنااور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے

---

(۳) حاشیہ سورۃ الانفال (۸) آیت:۳۹ ملاحظہ کریں۔

(۴) فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، یہ بڑی پاکباز مومنہ تھی، اسی لیے حدیث میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مردوں میں سے تو بہت سے کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں دو ہی کمال کو پہنچیں، ایک آسیہ فرعون کی بیوی، دوسری عمران کی بیٹی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر"۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ب:۳۲/ ح:۳۴۱۱)

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲۰/۵

بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔(۱۱) اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں سے تھی۔(۱۲)

سُوۡرَةُ الۡمُلۡكِ مَكِّيَّةٌ ۶۷ — ۷۷ — اٰیاتھا ۳۰ — رکوعاتھا ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ۝۱ اۨلَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُۙ ۝۲ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا‌ ؕ مَا تَرٰى فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ‌ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ فُطُوۡرٍ ۝۳ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ۝۴ وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَجَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ‌ وَاَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ

بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(۱) جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے،[۱] اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔(۲) جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا۔ (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ (۳) پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (وعاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔(۴) بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت والا بنادیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنادیا اور شیطانوں کے لیے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کردیا۔(۵) اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔(۶) جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے

---

(۱) یعنی تم میں سے کون احسن طریقے سے نیک اعمال ادا کرتا ہے جو کہ صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے اور حضرت محمد ﷺ کی سنت کے مطابق ہوں۔

السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

زور کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔(۷) قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ جائے، جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟(۸) وہ جواب دیں گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہی ہو۔(۹) اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔(۱۰) پس انہوں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں) (۱۱) بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔(۱۲) تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگیوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔(۱۳) کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔(۱۴) وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا

مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ
اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا
الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ
لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا

ہے۔(۱۵) کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسادے اور اچانک زمین لرزنے لگے۔(۱۶) یا کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسادے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔(۱۷) اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ان پر میرا عذاب کیسا کچھ ہوا؟(۱۸) کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے، انہیں اللہ رحمٰن ہی (ہوا و فضا میں) تھامے ہوئے ہے۔ بیشک ہر چیز اس کی نگاہ میں ہے۔(۱۹) سوائے اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سراسر دھوکے میں ہیں۔(۲۰) اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا؟ بلکہ (کافر) تو سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں۔(۲۱) اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا ہے جو اپنے منہ کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہ راست پر چلا ہو؟(۲۲) کہہ دیجئے کہ وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو۔(۲۳) کہہ دیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں

فہرست فہرست

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِىَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِىَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۱۶

زمین میں پھیلا دیا اور اس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔(۲۴) (کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ؟)(۲۵) آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں۔(۲۶) جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پالیں گے اس وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔(۲۷) آپ کہہ دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (بہر صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟(۲۸) آپ کہہ دیجئے! کہ وہی رحمٰن ہے ہم تو اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے؟(۲۹) آپ کہہ دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے نتھرا ہوا پانی لائے؟(۳۰)

اٰیاتھا ۵۲ | سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ۲ | ۶۸ | رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۱۷﴾

ن قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔ (۱) تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔ (۲) اور بے شک تیرے لیے بے انتہا اجر ہے۔ (۳) اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔ (۴) پس اب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے۔ (۵) کہ تم میں سے کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے۔ (۶) بیشک تیرا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتا ہے' اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ (۷) پس تو جھٹلانے والوں کی نہ مان۔ (۸) وہ تو چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔ (۹) اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا۔ (۱۰) بے وقار' کمینہ' عیب گو' چغل خور۔ (۱۱) بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار۔ (۱۲) گردن کش پھر ساتھ ہی بے نسب ہو۔ (۱۳) اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔ (۱۴) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے قصے ہیں۔ (۱۵) ہم بھی اس کی سونڈ پر داغ دیں گے۔ (۱۶) بیشک ہم نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے

فہرست

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ
كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى
حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ
اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا

قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے۔(۱۷) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔(۱۸) پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی اور یہ سو ہی رہے تھے۔(۱۹) پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔(۲۰) اب صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں۔(۲۱) کہ اگر تمہیں پھل اتارنے ہیں تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی سویرے چل پڑو۔(۲۲) پھر یہ سب چپکے چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے چلے۔(۲۳) کہ آج کے دن کوئی مسکین تمہارے پاس نہ آنے پائے۔(۲۴) اور لپکے صبح صبح گئے۔(سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو پا گئے۔(۲۵) جب انہوں نے باغ دیکھا تو کہنے لگے یقیناً ہم راستہ بھول گئے۔(۲۶) نہیں نہیں بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔(۲۷) ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا کہ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے؟ (۲۸) تو سب کہنے لگے ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ہی ظالم تھے۔(۲۹) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں ملامت کرنے لگے۔(۳۰) کہنے لگے ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش تھے۔(۳۱) کیا عجب ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے دے ہم تو اب اپنے رب سے ہی آرزو رکھتے ہیں۔(۳۲) یوں ہی عذاب (آتا ہے) اور آخرت کی

خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝٣٢ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٣ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٣٤ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ
كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٥ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٦ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝٣٧ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ
لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝٣٨ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝٣٩
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝٤٠ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝٤١
يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٤٢ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝٤٣ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ

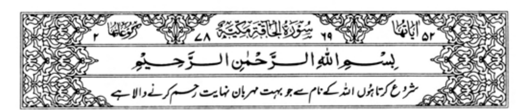
آفت بہت بڑی ہے۔ کاش انہیں سمجھ ہوتی۔ (۳۳) پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔ (۳۴) کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کر دیں گے۔ (۳۵) تمہیں کیا ہو گیا، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ (۳۶) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟ (۳۷) کہ اس میں تمہاری من مانی باتیں ہوں؟ (۳۸) یا تم سے ہم نے کچھ قسمیں لی ہیں؟ جو قیامت تک باقی رہیں کہ تمہارے لیے وہ سب ہے جو تم اپنی طرف سے مقرر کر لو۔ (۳۹) ان سے پوچھو تو کہ ان میں سے کون اس بات کا ذمہ دار (اور دعویدار) ہے؟ (۴۰) کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو چاہیے کہ اپنے اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر یہ سچے ہیں۔ (۴۱) جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔[1] (۴۲) نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت و خواری چھا رہی ہوگی، حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم تھے۔ (۴۳) پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح

---

(۱) حاشیہ سورۃ التحریم (۶۶) آیت: ۸ ملاحظہ کریں۔

بِهٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

آہستہ آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہو گا۔ (۴۴) اور میں انہیں ڈھیل دوں گا' بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔ (۴۵) کیا تو ان سے کوئی اجرت چاہتا ہے جس کے تاوان سے یہ دبے جاتے ہوں۔ (۴۶) یا کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے ہوں۔ (۴۷) پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کر) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی۔ (۴۸) اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو یقیناً وہ برے حالوں میں بے خبر زمین میں ڈال دیا جاتا۔ (۴۹) اسے اس کے رب نے پھر نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا۔ (۵۰) اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں' جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔ (۵۱) درحقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لیے سراسر نصیحت ہی ہے۔ (۵۲)



اَلۡحَآقَّةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡحَآقَّةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحَآقَّةُ ؕ﴿۳﴾ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَعَادٌۢ بِالۡقَارِعَةِ ﴿۴﴾
فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَةٍ ۙ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا
عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَى الۡقَوۡمَ فِيۡهَا صَرۡعٰى ۙ كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ
نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ ۚ﴿۷﴾ فَهَلۡ تَرٰى لَهُمۡ مِّنۡۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَمَنۡ قَبۡلَهٗ وَالۡمُؤۡتَفِكٰتُ
بِالۡخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّهِمۡ فَاَخَذَهُمۡ اَخۡذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰكُمۡ
فِى الۡجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾ لِنَجۡعَلَهَا لَكُمۡ تَذۡكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ
نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾ فَيَوۡمَئِذٍ

ثابت ہونے والی (۱) ثابت ہونے والی کیا ہے؟ (۲) اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟ (۳) اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا۔ (۴) (جس کے نتیجہ میں) ثمود تو بے حد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیے گئے۔ (۵) اور عاد بیحد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیے گئے۔ (۶) جسے ان پر برابر لگاتار سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ (۷) کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر آ رہا ہے؟ (۸) فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں‘ انہوں نے بھی خطائیں کیں۔ (۹) اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی (بالآخر) اللہ نے انہیں (بھی) زبردست گرفت میں لے لیا۔ (۱۰) جب پانی میں طغیانی آگئی تو اس وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا۔ (۱۱) تاکہ اسے تمہارے لیے نصیحت اور یادگار بنا دیں‘ اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ (۱۲) پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی۔ (۱۳) اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ یَوْمَىٕذٍ وَّاهِیَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰۤی اَرْجَآىٕهَا ؕ وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ یَوْمَىٕذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْكُمْ خَافِیَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ﴿۲۶﴾ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ﴿۲۷﴾ مَاۤ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ

(۱۴) اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی۔ (۱۵) اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا۔ (۱۶) اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے' اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ (۱۷) اس دن تم سب سامنے پیش کیے جاؤ گے' تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔ (۱۸) سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ (۱۹) مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے۔ (۲۰) پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا۔ (۲۱) بلند و بالا جنت میں۔ (۲۲) جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (۲۳) (ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ' پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے۔ (۲۴) لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی' وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔ (۲۵) اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ (۲۶) کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔ (۲۷) میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ (۲۸) میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (۲۹) (حکم ہو گا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔ (۳۰) پھر اسے

فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾

دوزخ میں ڈال دو۔(۳۱) پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔ (۳۲) بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا۔(۳۳) اور مسکین[1] کے کھلانے پر رغبت نہ دیتا تھا۔(۳۴) پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔(۳۵) اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔(۳۶) جسے گناہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔(۳۷) پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔(۳۸) اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے۔(۳۹) کہ بیشک یہ (قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے۔(۴۰) یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں بہت کم یقین ہے۔(۴۱) اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔(۴۲) (یہ تو) رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔(۴۳) اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا۔(۴۴) تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔(۴۵) پھر

(۱)(الف) حاشیہ سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۸۳ ملاحظہ کریں۔

(ب) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(بھوکے کو) کھانا کھلانا اور (ہر مسلمان کو) سلام کرنا جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے ہو۔" (صحیح بخاری، کتاب الإیمان ب:۶ ح:۱۲)

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ (۴۶) پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ (۴۷) یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔ (۴۸) ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔ (۴۹) بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے۔[۲] (۵۰) اور بیشک (وشبہ) یہ یقینی حق ہے۔[۳] (۵۱) پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر۔[۴] (۵۲)

آیاتہا ۴۴ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۷۰ ۷۹ رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو ہونے والا ہے۔ (۱) کافروں پر جسے کوئی ہٹانے والا نہیں۔ (۲) اس اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے۔ (۳) جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔ (۴) پس تو اچھی طرح صبر کر۔ (۵) بیشک یہ اس (عذاب) کو دور

(۲) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

(۳) حاشیہ سورۂ یونس (۱۰) آیت: ۷۳ ملاحظہ کریں۔

(۴) حاشیہ سورۃ الرعد (۱۳) آیت: ۲۸ ملاحظہ کریں۔

صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّہُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ﴿۷﴾ یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ﴿۸﴾
وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ﴿۹﴾ وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚ۱۰﴾ یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ
لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیۡہِ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیۡلَتِہِ الَّتِیۡ
تُـٔۡوِیۡہِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ ثُمَّ یُنۡجِیۡہِ ﴿۱۴﴾ کَلَّا ؕ اِنَّہَا لَظٰی ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی ﴿۱۶﴾
تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوۡعٰی ﴿۱۸﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ ہَلُوۡعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ
جَزُوۡعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ مَنُوۡعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ
دَآئِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۲۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ

سمجھ رہے ہیں۔ (۶) اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔ (۷) جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا۔(۸) اور پہاڑ مثل رنگین اون کے ہو جائیں گے۔ (۹) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔(۱۰) (حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے' گنہ گار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو۔ (۱۱) اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو۔ (۱۲) اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔ (۱۳) اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا پھر یہ اسے نجات دلا دے۔[1] (۱۴) (مگر) ہرگز یہ نہ ہو گا' یقیناً وہ شعلہ والی (آگ) ہے۔ (۱۵) جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔ (۱۶) وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے۔ (۱۷) اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے۔ (۱۸) بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔ (۱۹) جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑبڑا اٹھتا ہے۔ (۲۰) اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ (۲۱) مگر وہ نمازی۔ (۲۲) جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرنے والے ہیں۔ (۲۳) اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔ (۲۴) مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے

(۱) حاشیہ سورۃ الذاریات (۵۱) آیت: ۶۰ جزء ب ملاحظہ کریں۔

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ

والوں کا بھی۔ (۲۵) اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ (۲۶) اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (۲۷) بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔ (۲۸) اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔(۲۹) ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔ (۳۰) اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔(۳۱) اور جو اپنی امانتوں کا اور اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔ (۳۲) اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔ (۳۳) اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔[۲] (۳۴) یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔(۳۵) پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے آتے ہیں۔ (۳۶) دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ۔ (۳۷) کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟(۳۸) (ایسا) ہرگز نہ ہو گا۔ ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا

(۲) حاشیہ سورۃ البقرہ (۲) آیت ۲۳۸ ملاحظہ کریں۔

وَالْمَغْرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

ع ۹

ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ (۳۹) پس مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں۔ (۴۰) اس پر کہ ان کے عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ (۴۱) پس تو انہیں جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (۴۲) جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں۔ (۴۳) ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی' ان پر ذلت چھا رہی ہو گی' یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (۴۴)

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ

۲۸ اٰیاتها ۷۱ ۷۱ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ

یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو (اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے۔ (۱) (نوح نے) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ (۲) کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ (۳) تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِىْٓ اِلَّا
فِرَارًا ﴿٦﴾ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا
ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّىْٓ
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُّرْسِلِ
السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ
اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ

اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا کاش کہ تمہیں سمجھ ہوتی۔ (٤) (نوح) نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات ودن تیری طرف بلایا ہے۔ (٥) مگر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے۔ (٦) میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ (٧) پھر میں نے انہیں باآواز بلند بلایا۔ (٨) اور بیشک میں نے ان سے علانیہ بھی کہا اور چپکے چپکے بھی۔ (٩) اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ (١٠) وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ (١١) اور تمہیں خوب پے درپے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔ (١٢) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ (١٣) حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔ (١٤) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیے ہیں۔ (١٥) اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو

خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ
سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ
نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا
مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ
وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا
فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی
الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا

روشن چراغ بنایا ہے۔(۱۶) اور تم کو زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)(۱۷) پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔ (۱۸) اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنادیا ہے۔ (۱۹) تاکہ تم اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو۔ (۲۰) نوح نے کہا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی جن کے مال و اولاد نے ان کو (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے۔(۲۱) اور ان لوگوں نے بڑا سخت فریب کیا۔(۲۲) اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا)(۲۳) اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا۔(۲۴) یہ لوگ بہ سبب اپنے گناہوں کے ڈبو دیے گئے اور جہنم میں پہنچادیے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی مددگار انہوں نے نہ پایا۔ (۲۵) اور (حضرت) نوح نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ۔ (۲۶) اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً)

فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کردیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے۔(۲۷) اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔(۲۸)

آیاتها ۲۸ | ۷۲ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ۴۰ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

(اے محمد) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں[1] کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔(۱) جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے۔(۲) اور بیشک ہمارے رب کی بڑی شان بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے نہ بیٹا۔[2] (۳) اور یہ کہ ہمارا بے وقوف (سردار) اللہ کے

(۱) جس طرح انسان کو مٹی سے اور فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے، اسی طرح جن بھی اللہ کی مخلوق ہیں، جن کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔

(۲) حاشیہ سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۱۶ ملاحظہ کریں۔

وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِى الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِى الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى

بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا۔(۴)اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر جھوٹی باتیں لگائیں۔ (۵) بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔ (۶) اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا) (۷) اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا۔(۸)اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔ (۹) ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے۔(۱۰)اور یہ کہ (بیشک) بعض تو ہم میں نیکو کار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں سے بٹے ہوئے تھے۔ (۱۱) اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔(۱۲) ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا

اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۟ۙ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۟ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۟ۙ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۟ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۟ۙ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۟ۙ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ۟ؕ۠ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۟ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۟ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۟ۙ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے نہ ظلم (و ستم) کا۔ (۱۴) ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں پس جو فرماں بردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا۔ (۱۴) اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ (۱۵) اور (اے نبی یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔ (۱۶) تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں، اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (۱۷) اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کی ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔[۳] (۱۸) اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ (بھیڑ کی بھیڑ بن کر) اس پر پل پڑیں۔ (۱۹) آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (۲۰) کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔ (۲۱) کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا۔ (۲۲) البتہ

(۳) حاشیہ سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۱۶۵ ملاحظہ کریں۔

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

(میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔[۴] (۲۳) (ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے۔ (۲۴) کہہ دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دور کی مدت مقرر کرے گا۔ (۲۵) وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ (۲۶) سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔ (۲۷) تاکہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان کے آس پاس (کی تمام چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے۔ (۲۸)

آیاتها ۲۰ | سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۷۳ | ۳ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

(۴) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ

اے کپڑے میں لپٹنے والے۔(۱) رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم۔(۲) آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے۔(۳) یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر۔[1] (۴) یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے۔(۵) بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کر دیتا ہے۔(۶) یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے۔(۷) تو اپنے رب

---

(۱) اس میں نبی ﷺ کو قرآن کریم پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، جس سے اصل مقصود امت کو ترغیب دینا ہے، کیونکہ قرآن کی تلاوت، اس کا حفظ اور علم بہت فضیلت والے عمل ہیں۔ یہ ایسے اعمال ہیں کہ جن کو یہ چیزیں میسر آجائیں وہ قابل رشک لوگ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رشک صرف دو آدمیوں پر ہی کیا جا سکتا ہے ایک تو وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو اور اس صورت میں اس کا ہمسایہ رشک کر سکتا ہے، کاش مجھ کو بھی یہ قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو میں بھی اس کی طرح (تلاوت) کرتا رہتا۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے اچھے کاموں میں خرچ کرتا ہو، اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے، کاش مجھ کو بھی ایسی ہی دولت ملتی تو میں اس کی طرح (اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں) خرچ کرتا"۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن ب:۲۰/ ح:۵۰۲۶)

تَبْتِيْلًا ۞ۛ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۞ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۞ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۞ اِنَّ
لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۞ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۞ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ
وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۞ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۞ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۞ فَكَيْفَ
تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۞ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ

کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام خلائق سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔(۸) مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسی کو اپنا کارساز بنالے۔[۲](۹) اور جو کچھ وہ کہیں تو سہتا رہ اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہ۔(۱۰) اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دے اور انہیں ذرا سی مہلت دے۔(۱۱) یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے۔(۱۲) اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے۔(۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرا جائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے ہو جائیں گے۔(۱۴) بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے[۳] جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔(۱۵) تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔(۱۶) تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔(۱۷) جس دن آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ

(۲) حاشیہ (سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۱۷۳) ملاحظہ کریں۔

(۳) حاشیہ (سورۂ بقرۃ (۲) آیت: ۲۵۲) ملاحظہ کریں۔

مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ ع اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

وعدہ ہو کر ہی رہنے والا ہے۔(۱۸) بیشک یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔(۱۹) تیرا رب بخوبی جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتے ہیں [۴] اور رات دن کا پورا اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے' وہ (خوب) جانتا ہے کہ تم اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکو گے پس اس نے تم پر مہربانی کی لہٰذا پڑھو قرآن میں سے جو آسان ہو' وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوں گے 'بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے' سو تم بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو۔ اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(۲۰)

---

(۴) حاشیہ سورۂ ق (۵۰) آیت:۳۹ ملاحظہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳ فَقَالَ اِنْ

اے کپڑا اوڑھنے والے۔ (۱) کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔ (۲) اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔ (۳) اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔ (۴) ناپاکی کو چھوڑ دے۔ (۵) اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔ (۶) اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔ (۷) پس جبکہ صور پھونک ماری جائے گی۔ (۸) تو وہ دن بڑا سخت دن ہو گا۔ (۹) (جو) کافروں پر آسان نہ ہو گا۔ (۱۰) مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے۔ (۱۱) اور اسے بہت سامال دے رکھا ہے۔ (۱۲) اور حاضرباش فرزند بھی۔ (۱۳) اور میں نے اسے بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے۔ (۱۴) پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔ (۱۵) نہیں نہیں، وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔ (۱۶) عنقریب میں اسے ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا۔ (۱۷) اس نے غور کر کے تجویز کی۔ (۱۸) اسے ہلاکت ہو کیسی (تجویز) سوچی؟ (۱۹) وہ پھر غارت ہو کس طرح اندازہ کیا۔ (۲۰) اس نے پھر دیکھا۔ (۲۱) پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔ (۲۲) پھر پیچھے ہٹ گیا اور غرور کیا۔ (۲۳)

هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾
لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا
مَلٰٓىِٕكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِیَقُوْلَ
الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾
كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِیْرًا

اور کہنے لگا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے۔ (۲۴) سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی نہیں۔ (۲۵) میں عنقریب اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔[1] (۲۶) اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا چیز ہے؟ (۲۷) نہ وہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔ (۲۸) کھال کو جھلسا دیتی ہے۔ (۲۹) اور اس میں انیس (فرشتے مقرر) ہیں۔ (۳۰) ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے رکھے ہیں۔ اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے تاکہ اہل کتاب یقین کرلیں' اور ایمان دار ایمان میں بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اور کافر کہیں گے کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا' یہ تو کل بنی آدم کے لیے سراسر پند و نصیحت ہے۔ (۳۱) سچ کہتا ہوں قسم ہے چاند کی۔ (۳۲) اور رات کی جب وہ پیچھے ہٹے۔ (۳۳) اور صبح کی جب کہ روشن ہو جائے۔ (۳۴) کہ (یقیناً وہ جہنم) بڑی

---

(۱) حاشیہ سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت: ۹۷ ملاحظہ کریں۔

لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ
اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ
يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ

چیزوں میں سے ایک ہے۔ (۳۵) بنی آدم کو ڈرانے والی۔(۳۶) (یعنی) اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے۔ (۳۷) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔ (۳۸) مگر دائیں ہاتھ والے۔ (۳۹) کہ وہ بہشتوں میں (بیٹھے ہوئے) گنہ گاروں سے۔(۴۰) سوال کرتے ہوں گے۔ (۴۱) تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔(۴۲) وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔(۴۳) نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ (۴۴) اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ (۴۵) اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔(۴۶) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ (۴۷) پس انہیں سفارش نفع نہ دے گی۔ (۴۸) انہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔(۴۹) گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔(۵۰) جو شیر سے بھاگے ہوں۔ (۵۱) بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں۔ (۵۲) ہرگز ایسا نہیں (ہو سکتا بلکہ) یہ قیامت سے بے خوف ہیں۔ (۵۳) سچی بات تو یہ ہے

(۲) حاشیہ سورۃ الانفال (۸) آیت: ۳۹ ملاحظہ کریں۔

(۳) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔(۵۴) اب جو چاہے اسے یاد کرلے۔(۵۵) اور وہ جب ہی یاد کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے' وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔(۵۶)

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵ — ۴۰ اٰيَاتُهَا — ۳۱ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔(۱) اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنے والا ہو۔(۲) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔(۳) ہاں کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کردیں۔[1] (۴) بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔(۵) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا۔(۶) پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے۔(۷) اور چاند

---

(۱) یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان کے مخصوص فنگر پرنٹس (انگلیوں کے نشانات) دنیا کے کسی دوسرے انسان کے فنگر پرنٹس سے بہرحال مختلف ہوتے ہیں' یہ آیت اسی جانب رہنمائی کررہی ہے کہ ہمارا پروردگار سب سے ارفع و اعلیٰ ہے اور ہر شے کا خالق وہی ہے (لا الہ الا ھو) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ

بے نور ہو جائے۔(۸) اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں۔[۲] (۹) اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟(۱۰) نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔(۱۱) آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔(۱۲) آج انسان کو اسکے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا۔(۱۳) بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ دلیل ہے۔(۱۴) اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔(۱۵) (اے نبی) آپ قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کیلئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔(۱۶) اس کا جمع کرنا اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔(۱۷) ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اسکے پڑھنے کی پیروی کریں۔(۱۸) پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔(۱۹) نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو۔(۲۰) اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔(۲۱) اس روز بہت سے چہرے ترو تازہ اور بارونق ہوں گے۔(۲۲) اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔(۲۳) اور کتنے چہرے اس دن (بد رونق اور) اداس ہوں گے۔(۲۴) سمجھتے ہوں گے کہ انکے

---

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں تاریک (بے نور) ہو جائیں گے۔" (صحیح بخاری 'کتاب بدء الخلق 'ب:۴/ح:۳۲۰۰)

بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَقِیْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىِٕذِ ﹰالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾
وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى
لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ﴿۳۷﴾
ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَیْسَ
ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا۔(۲۵) نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی۔(۲۶) اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔(۲۷) اور جانا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے۔(۲۸) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔[۳] (۲۹) آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔(۳۰) اس نے نہ تو تصدیق کی نہ نماز ادا کی۔(۳۱) بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔(۳۲) پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔(۳۳) افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر۔(۳۴) وائے ہے اور خرابی ہے تیرے لیے۔(۳۵) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔(۳۶) کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟(۳۷) پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا۔[۴] (۳۸) پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔(۳۹) کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے۔(۴۰)

---

(۳) اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی تکلیف و گھبراہٹ میں ایک اور مصیبت و ابتلاء کا اضافہ ہو جائے گا یعنی موت اور بعد از موت پیش آنے والی صورتحال کی گھبراہٹ اور پریشانی۔ (تفسیر طبری، ج ۲۹، ص: ۱۹۸)

(۴) حاشیہ سورۃ الحج (۲۲) آیت: ۵ ملاحظہ کریں۔

سُوْرَةُ الدَّهر مَكِّيَّة ۷۶ ۹۸ اٰیاتها ۳۱ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ② اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ⑥ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ⑦ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ

کبھی گزرا ہے انسان پر ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔(۱) بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔(۲) ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا۔(۳) یقیناً ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی ہے۔(۴) بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور کی ہے جو ایک چشمہ ہے۔(۵) جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اس کی نہریں نکال لے جائیں گے (جدھر چاہیں)(۶) جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔(۷) اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔[1] (۸) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے

(۱) حاشیہ سورۃ البقرۃ (۲) آیت: ۸۳ ملاحظہ کریں۔

مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ

ہیں نہ شکر گزاری۔(۹) بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہو گا۔(۱۰) پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔(۱۱) اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔(۱۲) یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔(۱۳) ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے (میوے اور) گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔(۱۴) اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔(۱۵) شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہو گا۔(۱۶) اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہو گی۔(۱۷) جنت کی ایک نہر سے جس کا نام سلسبیل ہے۔(۱۸) اور ان کے اردگرد گھومتے پھرتے ہوں گے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔(۱۹) تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔(۲۰) ان کے جسموں پر سبز باریک اور

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ
اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى
رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن کا زیور پہنایا جائے گا۔ اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔ (۲۱) (کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔ (۲۲) بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔ (۲۳) پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا مان۔ (۲۴) اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کر۔ (۲۵) اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر۔ (۲۶) بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دنیا) کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں۔ (۲۷) ہم نے انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے بندھن مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کے عوض ان جیسے اوروں کو بدل لائیں۔ (۲۸) یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے۔ (۲۹) اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے بیشک اللہ تعالیٰ علم والا باحکمت ہے۔ (۳۰) جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لے، اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۳۱)

۵۰ اٰیاتھا ۷۷ سُورَةُ المُرسَلٰتِ مَكِّيَّة ۳۳ رکوعاتھا ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾ فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۵﴾ عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ۙ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ ۙ﴿۹﴾ وَاِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَىِّ يَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ؕ﴿۱۲﴾ لِيَوۡمِ الۡفَصۡلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۸﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ

دل خوش کن چلتی ہواؤں کی قسم۔(۱) پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم۔(۲) پھر (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم۔(۳) پھر حق و باطل کو جدا جدا کر دینے والے۔(۴) اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم۔(۵) جو الزام اتارنے یا آگاہ کر دینے کے لیے ہوتی ہے۔(۶) جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہونے والی ہے۔(۷) پس جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے۔(۸) اور جب آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔(۹) اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیے جائیں گے۔ (۱۰) اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا۔(۱۱) کس دن کے لیے (ان سب کو) مؤخر کیا گیا ہے؟(۱۲) فیصلے کے دن کے لیے۔(۱۳) اور تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟(۱۴) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔(۱۵) کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟(۱۶) پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے۔(۱۷) ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔(۱۸) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔(۱۹) کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا۔(۲۰) پھر ہم نے

لِلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

اسے مضبوط و محفوظ جگہ میں رکھا۔ (۲۱) ایک مقررہ وقت تک۔ (۲۲) پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم کیا خوب اندازہ کرنے والے ہیں۔ (۲۳) اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔ (۲۴) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (۲۵) زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔ (۲۶) اور ہم نے اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔ (۲۷) اس دن جھوٹ جاننے والوں کیلئے وائے اور افسوس ہے۔ (۲۸) اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے تھے۔ (۲۹) چلو تین شاخوں والے سائے کی طرف۔ (۳۰) جو دراصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔ (۳۱) یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں۔ (۳۲) گویا کہ وہ زرد رسیاں ہیں۔ (۳۳) آج ان جھوٹ جاننے والوں کی درگت ہے۔ (۳۴) آج (کا دن) وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے۔ (۳۵) نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی۔ (۳۶) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (۳۷) یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ہے۔

فہرست فہرست

فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

(۳۸) پس اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو۔ (۳۹) وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ (۴۰) بیشک پرہیز گار لوگ سایوں میں ہیں اور بہتے چشموں میں۔ (۴۱) اور ان میووں میں جن کی وہ خواہش کریں۔ (۴۲) (اے جنتیو!) کھاؤ پیو مزے سے اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے۔ (۴۳) یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ (۴۴) اس دن سچانہ جاننے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔ (۴۵) (اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں) تھوڑا سا کھالو اور فائدہ اٹھالو بیشک تم گنہگار ہو۔ (۴۶) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت ہلاکت ہے۔ (۴۷) ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے۔[1] (۴۸) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ (۴۹) اب اس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (۵۰)

---

(۱) رکوع کرنے سے مراد نماز پڑھنا۔ اور نماز پڑھنے کا مطلب 'مسلمان ہونا ہے' کیونکہ نماز کے بغیر مسلمان نہیں۔ اسی لیے مسلمان کی پہچان میں اولیت نماز کو حاصل ہے' جو شخص قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتا ہے......... تو اس کا جان و مال محفوظ ہو گیا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (الف) "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ =

. . . .

. . . .

. . . .

= الا اللہ کا اقرار کرلیں اور جب وہ یہ اقرار کرلیں اور ہماری طرح نماز پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلے کی طرف (نماز میں) رخ کریں اور جس طرح ہم ذبح کرتے ہیں' اسی طرح ذبح کریں تو ہم پر ان کے جان و مال حرام ہو گئے مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔" (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب ۲۸/ ح: ۳۹۲)

(ب) میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کون سی چیز آدمی کی جان اور مال کو حرام (محفوظ) کردیتی ہے؟ انہوں نے کہا "جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ (یعنی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھالے تو وہی مسلمان ہے اور جو دوسرے مسلمانوں کا حق ہے وہی اس کا حق ہے اور جو فرائض دوسرے مسلمانوں پر ہیں وہی اس پر ہیں۔" (صحیح بخاری 'کتاب الصلاۃ' ب: ۲۸/ ح: ۳۹۳)

(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کا ثواب جان لیں تو پھر بغیر قرعہ ڈالے ان کو نہ پاسکیں۔ تو بے شک ان پر بھی قرعہ ڈالیں اور اگر ظہر کی نماز (میں جلدی جانے کا ثواب) جانتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اور اگر عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت کا ثواب) جانتے تو وہ گھسٹتے ہوئے بھی ان کے لئے آتے۔" (صحیح بخاری 'کتاب الاذان' ب: ۹/ ح: ۶۱۵)


فهرست
فهرست

۴۰ آیاتھا سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ ۷۸ ۸۰ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّسُيِّرَتِ

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ (۱) اس بڑی خبر کے متعلق۔ (۲) جس میں یہ مختلف ہیں۔ (۳) یقیناً یہ ابھی جان لیں گے۔ (۴) پھر بالیقین انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ (۵) کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ (۶) اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟) (۷) اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ (۸) اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا۔ (۹) اور رات کو ہم نے پردہ بنایا ہے۔ (۱۰) اور دن کو ہم نے (وقت) روزگار بنایا۔ (۱۱) اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے۔ (۱۲) اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ پیدا کیا۔ (۱۳) اور بدلیوں سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا۔ (۱۴) تاکہ اس سے اناج اور سبزہ اگائیں۔ (۱۵) اور گھنے باغ (بھی اگائیں)۔ (۱۶) بیشک فیصلہ کے دن کا وقت مقرر ہے۔ (۱۷) جس دن کہ صور میں پھونکا جائے گا۔ پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔ (۱۸) اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے دروازے ہو جائیں گے۔ (۱۹) اور پہاڑ

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿۲۲﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِفَاقًا ﴿۲۶﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَكَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَأَعْنَٰبًا ﴿۳۲﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ

چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہو جائیں گے۔ (۲۰) بیشک دوزخ گھات (کی جگہ) ہے۔ (۲۱) سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے۔ (۲۲) اس میں وہ قرنوں (صدیوں) تک پڑے رہیں گے۔ (۲۳) نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے' نہ پانی کا۔ (۲۴) سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے۔ (۲۵) (ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔ (۲۶) انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی۔ (۲۷) اور بے باکی سے ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔ (۲۸) ہم نے ہر ایک چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا ہے۔ (۲۹) اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے۔ (۳۰) یقیناً پرہیزگار[1] لوگوں کے لیے کامیابی ہے۔ (۳۱) باغات ہیں اور انگور ہیں۔ (۳۲) اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔ (۳۳) اور چھلکتے ہوئے جام (شراب) ہیں۔ (۳۴) وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے۔ (۳۵) (ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہو گا۔[2] (۳۶) (اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ)

---

(۱) متقین (پرہیزگار): یعنی نیک لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس وجہ سے جن برائیوں اور گناہوں سے اس نے منع کیا ہے' ان سے پرہیز کرتے ہیں نیز اللہ سے محبت بھی کرتے ہیں اور جن نیک اعمال کا اس نے حکم دیا ہے ان کو بجالاتے ہیں۔

(۲) حاشیہ سورۃ التوبہ (۹) آیت:۱۲۱ ملاحظہ کریں۔

عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾
يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾
ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

ع ۱۰

آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ کسی کو اس سے بات چیت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ (۳۷) جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔ (۳۸) یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنالے۔ (۳۹) ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا (اور چوکنا کر دیا) ہے۔ جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہوتا۔ (۴۰)

اٰیاتہا ۴۶ — سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۷۹ — ۸۱ — رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ

ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم! (۱) بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم! (۲) اور تیرنے پھرنے والوں کی قسم! (۳) پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم! (۴) پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم! (۵) جس دن کانپنے والی کانپے گی۔ (۶)

وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ
بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ
فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ
فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اسکے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے) آئے گی۔(۷) (بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔(۸) جن کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔(۹) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی کی سی حالت کی طرف پھر لوٹائے جائیں گے؟(۱۰) کیا اس وقت جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟(۱۱) کہتے ہیں کہ پھر تو یہ لوٹنا نقصان دہ ہے۔(۱۲) (معلوم ہونا چاہیے) وہ تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ ہے کہ (جس کے پیدا ہوتے ہی) (۱۳) وہ ایک دم میدان میں جمع ہو جائیں گے۔(۱۴) کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے؟(۱۵) جبکہ انہیں انکے رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا۔(۱۶) (کہ) تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی اختیار کرلی ہے۔(۱۷) اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے۔(۱۸) اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔(۱۹) پس اسے بڑی نشانی دکھائی۔(۲۰) تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔(۲۱) پھر پلٹا دوڑ دھوپ کرتے ہوئے۔(۲۲) پھر سب کو جمع کر کے پکارا۔(۲۳) تم سب کا رب میں ہی ہوں۔(۲۴) تو (سب سے بلند و بالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کرلیا۔(۲۵) بیشک اس میں اس شخص کیلئے عبرت ہے جو ڈرے۔

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ

(۲۶) کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا۔ (۲۷) اس کی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ (۲۸) اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو نکالا۔ (۲۹) اور اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا دیا۔ (۳۰) اس میں سے پانی اور چارہ نکالا۔ (۳۱) اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑ دیا۔ (۳۲) یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے (ہیں) (۳۳) پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی۔ (۳۴) جس دن کہ انسان اپنے کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا۔ (۳۵) اور (ہر) دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی۔ (۳۶) تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی)۔ (۳۷) اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی (ہوگی)۔ (۳۸) (اس کا) ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ (۳۹) ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔ (۴۰) تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ (۴۱) لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ (۴۲) آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟ (۴۳) اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے۔ (۴۴) آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے

يَخْشٰهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝

ہیں۔(۴۵) جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں۔(۴۶)

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۸۰ — اٰيَاتُهَا ۴۲ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا۔(۱) (صرف اس لیے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔(۲) تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔(۳) یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔(۴) جو بے پروائی کرتا ہے۔(۵) اس کی طرف تو تو پوری توجہ کرتا ہے۔(۶) حالانکہ اس کے نہ سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں۔(۷) اور جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے۔(۸) اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے۔(۹) تو اس سے تو بے رخی برتتا ہے۔(۱۰) یہ ٹھیک نہیں قرآن تو نصیحت (کی چیز) ہے۔(۱۱) جو چاہے اسے یاد کرلے۔(۱۲) (یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے)۔(۱۳) جو بلند و بالا اور پاک صاف ہیں۔(۱۴) ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔(۱۵) جو بزرگ اور پاکباز ہیں۔(۱۶) اللہ کی مار انسان پر کیسا ناشکرا ہے۔(۱۷) اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا۔(۱۸) (اسے) ایک نطفہ سے' پھر اندازہ پر

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا
لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ
شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾
وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع

رکھا اس کو۔(۱۹) پھر اس کیلئے راستہ آسان کیا۔(۲۰) پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔(۲۱) پھر جب چاہے گا اسے زندہ کردے گا۔(۲۲) ہرگز نہیں، اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجاآوری نہیں کی۔(۲۳) انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھ لے۔(۲۴) کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔(۲۵) پھر پھاڑا زمین کو اچھی طرح۔(۲۶) پھر اس میں سے اناج اگائے۔(۲۷) اور انگور اور ترکاری۔(۲۸) اور زیتون اور کھجور۔(۲۹) اور گنجان باغات۔(۳۰) اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا) (۳۱) تمہارے استعمال و فائدہ کیلئے اور تمہارے چوپایوں کیلئے۔(۳۲) پس جبکہ کان بہرے کردینے والی (قیامت) آجائے گی۔(۳۳) اس دن آدمی اپنے بھائی سے۔(۳۴) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔(۳۵) اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔(۳۶) ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لیے کافی ہوگی۔(۳۷) اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے۔(۳۸) (جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔(۳۹) اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔(۴۰) جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی۔(۴۱) وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے۔(۴۲)

۲۹ اٰیاتُہَا سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ مَکِّیَّۃٌ ۸۱ ۷ رُکُوْعُہَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔[۱] (۱) اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ (۲) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ (۳) اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی۔ (۴) اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔ (۵) اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔ (۶) اور جب جانیں (جسموں سے) ملادی جائیں گی۔ (۷) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔[۲] (۸) کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ (۹)

(۱) حاشیہ سورۃ القیامہ (۷۵) آیت: ۹ ملاحظہ کریں۔

(۲) لڑکی سے سوال کرنے کا مطلب مجرم کو پشیمان کرنا اور اسے گرفت میں لانا ہے' کیونکہ زندہ درگور کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے' جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے تمہیں مندرجہ ذیل چیزوں سے منع کیا ہے۔ ۱۔ ماں کی نافرمانی۔ ۲۔ بچیوں کو زندہ گاڑنا۔ ۳۔ دوسرے کے حقوق نہ ادا کرنا (صدقہ وغیرہ)۔ ۴۔ سوال کرنا۔ اور اللہ تمہارے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کو نا پسند کرتا ہے۔ ۱۔ بری اور فضول باتیں کرنا (جیسے غیبت یا فضول گوئی)۔ ۲۔ دینی امور میں کثرت سوال۔ ۳۔ دولت کا ضیاع۔" (صحیح بخاری' کتاب الاستقراض واداء الدیون والحجر والتفلیس' ب:۱۹/ ح:۲۴۰۸)

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا

اور جب نامہ اعمال کھول دیے جائیں گے۔ (۱۰) اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی۔ (۱۱) اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ (۱۲) اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی۔ (۱۳) تو اس دن ہر شخص جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہو گا۔ (۱۴) میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے۔ (۱۵) چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی۔ (۱۶) اور رات کی جب جانے لگے۔ (۱۷) اور صبح کی جب چمکنے لگے۔ (۱۸) یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔ (۱۹) جو قوت والا ہے' عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ۔ (۲۰) جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے امین ہے۔ (۲۱) اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔ (۲۲) اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔ (۲۳) اور یہ غیب کی باتوں کو بتلانے پر بخیل بھی نہیں۔ (۲۴) اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔ (۲۵) پھر تم کہاں جا رہے ہو۔ (۲۶) یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے۔[۳] (۲۷) (بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے

---

(۳) یہ قرآن کریم کے بارے میں ہے جو نبی ﷺ کا قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے' جیسا کہ (الف) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھ سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں گزرا جس کو معجزے نہ دیئے گئے ہوں' جس =

تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

سیدھی راہ پر چلنا چاہے۔ (۲۸) اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔ (۲۹)

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ ۸۲ — آیاتہا ۱۹ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّہَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ (۱) اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ (۲) اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔ (۳) اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی۔ (۴) (اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔ (۵) اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا؟ (۶)

= وجہ سے لوگ ان پر ایمان لائے لیکن مجھ پر جو وحی اتاری گئی ہے وہ بذات خود معجزہ ہے لہٰذا مجھے توقع ہے کہ قیامت کے دن میری امت سب امتوں سے تعداد میں زیادہ ہوگی۔" (صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ ب:۱/ح:۷۲۷۴)

(ب) اسی لیے حضورؐ کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور اس پیغام پر جو میں لایا ہوں ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہو گا۔" (مسلم، ج ۱ کتاب الایمان باب ۷۰/ح ۲۴۰)

الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۝

جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔(۷) جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (۸) ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔(۹) یقیناً تم پر نگہبان عزت والے۔(۱۰) لکھنے والے مقرر ہیں۔[1] (۱۱) جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔ (۱۲) یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے۔(۱۳) اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔ (۱۴) بدلے والے دن اس میں جائیں گے۔ (۱۵) وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے۔ (۱۶) تجھے کچھ خبر بھی ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے۔(۱۷) میں پھر (کہتا ہوں کہ) تجھے کیا معلوم کہ جزا (اور سزا) کا دن کیا ہے۔ (۱۸) (وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لیے کسی کا مختار نہ ہوگا، اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے۔(۱۹)

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۳۶ — ۸۳ — ۸۶ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ (۱) کہ جب لوگوں سے ناپ کر

(۱) حاشیہ سورۃ الانعام (۶) آیت: ۱۶۰ ملاحظہ کریں۔

اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔ (۲) اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔ (۳) کیا انہیں اپنے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا خیال نہیں۔ (۴) اس عظیم دن کے لیے۔ (۵) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (۶) یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔ (۷) تجھے کیا معلوم سجین کیا ہے؟ (۸) (یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔ (۹) اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے۔ (۱۰) جو جزا سزا کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ (۱۱) اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے نکل جانے والا (اور) گنہ گار ہوتا ہے۔ (۱۲) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں۔ (۱۳) یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔[1] (۱۴) ہرگز نہیں یہ لوگ

---

(۱) یہی بات حدیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ اس برائی سے باز آجائے، اللہ سے معافی مانگ لے اور نادم ہو تو اس کا دل (اس نقطے سے) صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ برائی کو دہراتا جائے تو وہ نقطہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے (پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے) اور یہی "ران" ہے جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے۔ "ہرگز نہیں، بلکہ زنگ پڑ گیا=

لَمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے۔(۱۵) پھر یہ لوگ بالیقین جہنم میں جھونکے جائیں گے۔(۱۶) پھر کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے رہے۔ (۱۷) یقیناً یقیناً نیکو کاروں کا نامہ اعمال علیین میں ہے۔(۱۸) تجھے کیا پتا کہ علیین کیا ہے؟(۱۹)(وہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے۔(۲۰) مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (۲۱) یقیناً نیک لوگ (بڑی) نعمتوں میں ہوں گے۔(۲۲) مسہریوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔(۲۳) تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی ترو تازگی پہچان لے گا۔(۲۴) یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔(۲۵) جس پر مشک کی مہر ہوگی، رغبت کرنے والوں کو اسی کی رغبت کرنی چاہیے۔(۲۶) اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی۔ (۲۷) (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔(۲۸) گنہگار لوگ ایمان داروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔(۲۹) اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے۔(۳۰) اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو دل لگیاں کرتے تھے۔(۳۱) اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ (بے راہ) ہیں۔

= ہے انکے دلوں پر) بسبب اسکے جو وہ کماتے تھے۔" (ترمذی، ج ۵، حدیث: ۳۳۳۴)

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝۳۱ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝۳۲
وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝۳۳ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝۳۴
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝۳۵ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

(۳۲) یہ ان پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے۔(۳۳) پس آج ایمان دار ان کافروں پر ہنسیں گے۔[۲] (۳۴) تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔(۳۵) کہ اب ان منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا۔(۳۶)

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ — اٰيَاتُهَا ۲۵ — رُكُوْعُهَا ۱ — ۸۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
وَتَخَلَّتْ ۝۴ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا
فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى

جب آسمان پھٹ جائے گا۔(۱) اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق وہ ہے(۲) اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلادی جائے گی۔(۳) اور اس میں جو ہے اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔(۴) اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اسی کے لائق وہ ہے۔(۵) اے انسان! تو اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کرکے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔(۶) تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔(۷) اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔(۸) اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔(۹) ہاں جس شخص کا اعمال نامہ

(۲) حاشیہ سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) آیت: ۹۳ ملاحظہ کریں۔

أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ إِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ إِنَّهٗ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰىٓ ۚ إِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

السجدۃ ۱۳ — ع ۲۵

اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔(۱۰) تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔(۱۱) اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گا۔(۱۲) یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا۔(۱۳) اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا۔(۱۴) کیوں نہیں، حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا۔(۱۵) مجھے شفق کی قسم! اور رات کی!(۱۶) اور اس کی جمع کردہ چیزوں کی قسم۔(۱۷) اور چاند کی جبکہ وہ بھر جاتا ہے۔(۱۸) یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے۔(۱۹) انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے۔(۲۰) اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔(۲۱) بلکہ جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں۔[1] (۲۲) اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں۔(۲۳) انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا دو۔(۲۴) ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔(۲۵)

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

آیاتها ۲۲ — ۸۵ — ۲۷ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

(۱) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

برجوں[1] والے آسمان کی قسم! (۱) وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم! (۲) حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم! (۳) (کہ) خندقوں والے[2] ہلاک کیے گئے۔ (۴) وہ ایک آگ تھی ایندھن والی۔ (۵) جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ (۶) اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کا تماشا کر رہے تھے۔ (۷) یہ لوگ ان

---

(۱) بروج سے مراد، کواکب کی منزلیں ہیں اور بعض کے نزدیک اس کے معنی ستاروں کے ہیں۔ یعنی ستاروں والے آسمان کی قسم۔ ستاروں کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے۔ کہ ان ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ (۱) آسمان کی تزئین و آرائش کے لیے (۲) شیاطین کو مار بھگانے کے لیے اور (۳) مسافروں کے لیے نشانیوں کے طور پر کہ وہ اس سے راستہ و منزل کا پتہ چلا سکیں۔ اور جو کوئی ان سے ان کے علاوہ اور کوئی مقصد تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور محض اپنی کاوش کو ضائع کرتا۔ اور جس کا اس کو علم نہیں ہے، اس میں ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب فی النجوم)

(۲) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث کے مطابق گزشتہ زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس نے اہل ایمان کو ستانے اور انہیں راہ حق سے ہٹانے کی خاطر ان کے لئے خندقیں کھدوائیں اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا کہ ان میں جو ایمان سے انحراف نہ کرے اس کو آگ میں پھینک دو۔ اس طرح ایمان والے آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے، حتیٰ کہ ایک عورت آئی، جس کے ساتھ ایک بچہ تھا، وہ ذرا ٹھٹھکی تو بچہ بول اٹھا اماں صبر کر، تو حق پر ہے (چنانچہ وہ بھی =

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ؕ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ؕ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ۙ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ؕ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ۙ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ؕ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ۚ

مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نہیں لے رہے تھے' سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے۔ (۸) جس کے لیے آسمان و زمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز۔ (۹) بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے۔ (۱۰) بیشک ایمان قبول کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۱۱) یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ (۱۲) وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ (۱۳) وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔ (۱۴) عرش کا مالک عظمت والا ہے۔ (۱۵) جو چاہے اسے کر گزرنے والا ہے۔ (۱۶) تجھے لشکروں کی خبر بھی ملی ہے؟ (۱۷) (یعنی) فرعون اور ثمود کی۔ (۱۸) (کچھ نہیں) بلکہ کافر تو جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۹) اور

= بچہ کے ہمراہ اس آگ میں کود پڑی تا کہ جنت میں شہداء کے ساتھ ہو)۔" (مسلم' ج ۴' کتاب الزهد والرقائق' حدیث ۳۰۰۵)

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

اللہ تعالیٰ بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔(۲۰) بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا۔(۲۱) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔(۲۲)

اٰیاتہا ۱۷ سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ ۸۶ ۳۶ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی۔(۱) تجھے معلوم بھی ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟(۲) وہ روشن ستارہ ہے۔(۳) کوئی ایسا نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو۔[1](۴) انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔(۵) وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔(۶) جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔(۷) بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے والا ہے۔(۸) جس دن پوشیدہ بھیدوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔(۹) تو نہ ہوگا اس کے پاس کچھ زور نہ مددگار۔(۱۰) بارش والے آسمان کی قسم!(۱۱) اور پھٹنے والی زمین کی قسم!(۱۲) بیشک یہ (قرآن) البتہ دو ٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔(۱۳) یہ ہنسی کی (اور بے فائدہ) بات نہیں۔(۱۴)

---

(۱) دیکھئے حاشیہ سورۃ الانعام (۶) آیت: ۶۱ اور ۱۶۰ کا حاشیہ۔

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں۔(۱۵) اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔(۱۶) تو کافروں کو مہلت دے انہیں تھوڑے دنوں چھوڑ دے۔(۱۷)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸۷ — اٰيَاتُهَا ۱۹ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ

اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔(۱) جس نے پیدا کیا اور صحیح سالم بنایا۔(۲) اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی۔(۳) اور جس نے تازہ گھاس پیدا کی۔(۴) پھر اس نے اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا کر دیا۔(۵) ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا۔(۶) مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔(۷) ہم آپ کیلئے آسانی پیدا کر دیں گے۔(۸) تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔(۹) ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔(۱۰) (ہاں) بد بخت اس سے گریز کرے گا۔(۱۱) جو بڑی آگ میں جائے گا۔(۱۲) جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جئے گا' (بلکہ حالت نزع میں پڑا رہے گا)۔(۱۳) بیشک فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔(۱۴) اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔(۱۵) لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح

تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

دیتے ہو-(۱۶) اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقاوالی ہے-(۱۷) یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں-(۱۸) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں-(۱۹)

آیاتہا ۲۶ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۸۸ ۶۸ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا

کیا تجھے بھی چھپالینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے-(۱) اس دن بہت سے چہرے ذلیل-[۱] (۲) (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے-[۲] (۳) وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے-(۴) اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا-(۵) ان کے لیے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہو گا-(۶) جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک

(۱) یہ وہ لوگ ہوں گے جو مسلمان نہیں ہوں گے' کیونکہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا فرض ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اس امت کے یہود و نصاریٰ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو کہ میرے بارے میں سنے اور پھر میں جو پیغام لایا ہوں اس کے مانے بغیر مر جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہو گا-" (مسلم، ج۱' باب:۷۰/ح:۲۴۰)

(۲) حاشیہ سورۃ البقرہ (۲) آیت:۱۶۵ ملاحظہ کریں۔

يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ⑦ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ⑧ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩
لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ⑪ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ⑬ وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ ⑭ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ⑮ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ⑯ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ⑰ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ⑱ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ⑲ وَإِلَى
الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ⑳ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ㉑ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ㉒ إِلَّا
مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ㉓ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ㉔ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ㉕ ثُمَّ إِنَّ
عَلَيْنَا حِسَابَهُم ㉖

مٹائے گا۔(۷) بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ اور (آسودہ حال) ہوں گے۔(۸) اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔(۹) بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے۔(۱۰) جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔(۱۱) جہاں بہتا ہوا چشمہ ہو گا۔(۱۲) (اور) اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔(۱۳) اور آبخورے رکھے ہوئے (ہوں گے)۔(۱۴) اور ایک قطار میں لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔(۱۵) اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہوں گی۔(۱۶) کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں۔(۱۷) اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے۔(۱۸) اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیے گئے ہیں (۱۹) اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔(۲۰) پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔(۲۱) آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔(۲۲) ہاں! جو شخص روگردانی کرے اور کفر کرے۔[۳] (۲۳) اسے اللہ تعالیٰ بہت عذاب دے گا۔(۲۴) بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے۔(۲۵) پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔(۲۶)

---

(۳) حاشیہ سورۃ الانفال (۸) آیت: ۳۹ ملاحظہ کریں۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۸۹ — آیاتها ۳۰ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

قسم ہے فجر کی! (۱) اور دس راتوں کی! [۱] (۲) اور جفت اور طاق [۲] کی! (۳) اور رات کی جب وہ چلنے لگے۔ (۴) کیا ان میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے۔ (۵) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا۔ (۶) ستونوں والے ارم کے ساتھ۔ (۷) جس کی مانند (کوئی قوم) ملکوں میں پیدا نہیں کی

---

(۱) اس سے اکثر مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں جن کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی دوسرے دن میں عمل کرنا ان دنوں (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے" صحابہ نے عرض کیا جہاد بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "جہاد بھی نہیں، مگرہاں اس کا جہاد جس نے اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کیا اور شہید ہوگیا۔ (صحیح بخاری، کتاب العیدین، ب:۱۱/ ح:۹۶۹)

(۲) علماء نے "جفت" اور "طاق" کی مختلف تفسیریں کی ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ "جفت" سے مراد دس ذوالحجہ یعنی قربانی کا دن ہے اور "طاق" میں نو ذوالحجہ یعنی یوم عرفہ کی جانب اشارہ ہے۔ بعض علماء کی رائے میں "جفت" اللہ کی تمام مخلوق اور "طاق" اللہ کی ذات ہے۔ جبکہ بعض نے فرض نمازوں سے ان کا تعلق ظاہر کیا ہے کہ نماز مغرب "وتر" ہے اور دیگر چار نمازیں "شفع" یعنی جوڑا ہیں۔

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ﴿۱۹﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ

گئی۔ (۸) اور ثمودیوں کے ساتھ جنہوں نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے۔[۳] (۹) اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔ (۱۰) ان سبھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔ (۱۱) اور بہت فساد مچا رکھا تھا۔ (۱۲) آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ (۱۳) یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔ (۱۴) انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا۔ (۱۵) اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔ (۱۶) ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے۔ (۱۷) اور مسکینوں کے کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔ (۱۸) اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔ (۱۹) اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔ (۲۰) یقیناً جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔ (۲۱) اور تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آجائیں گے)۔ (۲۲)

---

(۳) سورۂ شعراء کی آیت ۱۴۹ ملاحظہ کریں۔

وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کی سمجھ میں آئے گا مگر آج اس کے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟ (۲۳) وہ کہے گا کہ کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔ (۲۴) پس آج اللہ کے عذابوں جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا۔ (۲۵) نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی۔ (۲۶) اے اطمینان والی روح۔ (۲۷) تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔ (۲۸) پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ (۲۹) اور میری جنت میں چلی جا۔ (۳۰)

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۹۰ — اٰیاتها ۲۰ — رکوعها ۱ — ۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ (۱) اور آپ اس شہر[1] میں ---- ہیں۔ (۲) اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی۔ (۳) یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے۔ (۴) کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں ہی نہیں؟ (۵) کہتا (پھرتا) ہے کہ میں نے

---

(۱) شہر سے مراد' شہر مکہ ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امن والا شہر قرار دیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع =

أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ

تو بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا۔ (٦) کیا (یوں) سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا (ہی) نہیں؟ (۷) کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔ (۸) اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے) (۹) ہم نے دکھا دیئے اس کو دونوں راستے۔ (۱۰) سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔ (۱۱) اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟ (۱۲) کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔[۲] (۱۳) یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔ (۱۴) کسی رشتہ دار یتیم کو۔ (۱۵) یا خاکسار مسکین کو۔ (۱۶) پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ (۱۷) یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے) (۱۸) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے

=پر فرمایا "اللہ نے اس شہر کو حرم (جائے امن) قرار دیا ہے۔ اس کی کانٹے دار جھاڑیاں نہ کاٹی جائیں، نہ وہاں شکار کے لیے جانور کا تعاقب کیا جائے اور کوئی اس کی (وہاں) گری پڑی اشیاء نہ اٹھائے، سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے۔" (صحیح بخاری، کتاب الحج ب: ۴۳/ ح: ۱۵۸۷) مزید ملاحظہ ہو حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت ۱۹۱)

(۲) حدیث میں غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے عوض دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا۔" (صحیح بخاری، کتاب العتق، ب: ۱/ ح: ۲۵۱۷)

أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں۔ (۱۹) انہی پر آگ ہو گی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہو گی۔ [۳] (۲۰)

ایاتها ۱۵ | سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۹۱ | ۲۶ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿١٣﴾

قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔ (۱) قسم ہے چاند کی جب اسکے پیچھے آئے۔ (۲) قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے۔ (۳) قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے۔ (۴) قسم ہے آسمان کی اور اسکے بنانے کی۔ (۵) قسم ہے زمین کی اور جیسا کچھ اسے ہموار کیا۔ (۶) قسم ہے نفس کی اور جیسا کچھ اسے سنوارا۔ (۷) پھر سمجھ دی اس کو برائی کی اور بچ کر چلنے کی۔ (۸) جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا۔ (۹) اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔ (۱۰) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا۔ (۱۱) جب ان میں ان کا بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ (۱۲) انہیں اللہ کے رسول نے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کی (حفاظت کرو)۔ (۱۳)

(۳) حاشیہ سورۃ الانبیاء (۲۱) آیت: ۱۰۰ ملاحظہ کریں۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿۱۵﴾

ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں، پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی اور پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا۔(۱۴) وہ نہیں ڈرتا اس کے تباہ کن انجام سے۔(۱۵)

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۲۱ آیاتها ۹۲ ۹ ركوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿۳﴾ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿۴﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿۷﴾ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ

قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔(۱) اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔(۲) اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔(۳) یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔(۴) جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)(۵) اور نیک بات[1] کی تصدیق کرتا رہے گا۔(۶) تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے۔(۷) لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی۔(۸) اور نیک بات کی تکذیب کی۔(۹) تو ہم بھی اس کی تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔[2](۱۰) اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے

(۱) الحسنیٰ (نیک بات) یعنی سب سے بہترین کلمہ لا الہ الا اللہ "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" یا پھر اللہ کی طرف سے صلہ کا یقین کہ جو کچھ بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا، اللہ اس کی جزا دے گا یا جنت عطا فرمائے گا۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ نیکی کا راستہ اختیار کرنے والے کے لیے نیکی کا اور بدی کا =

مَا لَهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ع ۲۱ / ۱۷

کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔(۱۱) بیشک راہ دکھادینا ہمارے ذمہ ہے۔(۱۲) اور ہمارے ہی ہاتھ آخرت اور دنیا ہے۔(۱۳) میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے۔(۱۴) جس میں صرف وہی بدبخت داخل ہو گا۔(۱۵) جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا۔(۱۶) اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہو گا۔(۱۷) جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔(۱۸) کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔(۱۹) بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے۔(۲۰) یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا۔(۲۱)

=راستہ اختیار کرنے والے کے لیے نیکی کا اور بدی کا راستہ اختیار کرنے والے کے لیے بدی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ حدیث میں بھی اس کی تفسیر اسی طرح بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے کسی کا جنت میں اور کسی کا دوزخ میں۔" صحابہؓ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! پھر ہم اسی (تقدیر) پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں (عمل کی کیا ضرورت ہے؟) آپؐ نے فرمایا "نہیں' عمل کئے جاؤ کیونکہ ہر شخص کو وہی توفیق ہو گی (جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے) اس کے بعد یہ آیات پڑھیں (**فأما من أعطى واتقى و صدق بالحسنى ..... إلىٰ قوله تعالىٰ : فسنيسره للعسرى**

(صحیح بخاری کتاب التفسیر 'س :۹۲' ب ۱۵/ح ۷ ۴۹۴)

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۹۳ — اٰیَاتُهَا ۱۱ — رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالضُّحٰى ۝۱ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱

قسم ہے چاشت کے وقت (۱) کی۔(۱) اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔(۲) نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔(۳) یقیناً تیرے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہو گا۔(۴) تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (و خوش) ہو جائے گا۔(۵) کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟(۶) اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی(۷) اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا؟(۸) پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔(۹) اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔(۱۰) اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ۔(۱۱)

---

(۱) چاشت، اس وقت کو کہتے ہیں، جب سورج بلند ہوتا ہے۔ لیکن یہاں مراد پورا دن ہے۔ چاشت کے وقت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نفلی نماز پڑھنے کا ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی اور نے یہ روایت نہیں کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراق کی (چاشت) کی نماز پڑھی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ”فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے ایسی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے آپ کو (پہلے) کبھی نہیں دیکھا=

اٰیاتہا ۸ ۹۴ سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاحِ مَکِّیَّۃٌ ۱۲ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔(۱) اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا۔(۲) جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی۔(۳) اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔(۴) پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔(۵) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔(۶) پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر۔(۷) اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا۔(۸)

اٰیاتہا ۸ ۹۵ سُوْرَۃُ التِّيْنِ مَکِّیَّۃٌ ۲۸ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

= تاہم آپؐ نے رکوع و سجود پورے کئے۔(صحیح بخاری 'کتاب تقصیر الصلاۃ' ب:۱۲/ ح: ۱۱۰۳) اسی طرح آپ نے اپنی امت کو بھی چاشت کے نفل پڑھنے کی تاکید فرمائی 'جیسے حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی نصیحت کی۔ ہر مہینے تین روزے رکھنے کی' دو رکعت چاشت کی نماز کی اور سونے سے پہلے وتر کی۔(صحیح بخاری 'کتاب الصوم' ب:۶۰/ ح:۱۹۸۱) اس سے معلوم ہوا کہ چاشت کی نماز دو رکعت سے لے کر آٹھ رکعات تک ہے۔ دو دو کر کے جتنی رکعات پڑھ سکتا ہو' پڑھ لے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿۸﴾

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔(۱)اور طور سینین کی۔(۲)اور اس امن والے شہر کی۔[1] (۳) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔(۴) پھر اسے نیچوں سے نیچا کر دیا۔(۵) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک عمل کیے تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔(۶) پس تجھے اب روز جزا کے جھٹلانے پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے۔(۷) کیا اللہ تعالیٰ (سب) حاکموں کا حاکم نہیں ہے۔(۸)

اٰیاتھا ۱۹ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۹۶ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔(۱) جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔(۲) تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔(۳) جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔(۴) جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔(۵) سچ مچ انسان تو آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔(۶) اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو بے پروا (یا تونگر) سمجھتا

---

(۱) حاشیہ (سورۃ البقرہ (۲) آیت: ۱۹۱) ملاحظہ کریں۔

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾

السجدۃ ۱۲

ہے۔(۷) یقیناً لوٹنا تیرے رب کی طرف ہے۔(۸) (بھلا) اسے بھی تو نے دیکھا جو بندے کو روکتا ہے۔(۹) جبکہ وہ بندہ نماز ادا کرتا ہے۔(۱۰) بھلا بتلا تو اگر وہ ہدایت پر ہو۔(۱۱) یا پرہیزگاری کا حکم دیتا ہو۔(۱۲) بھلا دیکھو تو اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو۔(۱۳) کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(۱۴) یقیناً اگر یہ باز نہ رہا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔(۱۵) ایسی پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے۔(۱۶) یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے۔(۱۷) ہم بھی (دوزخ کے) پیادوں کو بلا لیں گے۔(۱۸) خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا۔(۱۹)

رکوعہا ۱ — سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ — ۹۷ — اٰیاتہا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ

یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔(۱) تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟(۲) شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[۱] (۳) اس (میں ہر کام) کے سرانجام

---

(۱) یہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم =

اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ (۴) یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک (ہوتی ہے)۔ (۵)

آیاتہا ۸ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۹۸ ۱۰۰ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۳ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ

اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ [1] جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے (وہ دلیل یہ تھی کہ) (۱) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے۔ (۲) جن میں صحیح اور درست احکام ہوں۔ (۳) اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل آجانے کے بعد ہی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہو گئے۔ (۴) انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے

= نے فرمایا "شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو" (صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، ب:۳/ح:۲۰۱۷)

(۱) مشرکین میں کئی خداؤں کو ماننے والے، کفار، بت پرست اور اللہ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے سب شامل ہیں۔

الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهٗ ۝٨ ع

دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔ (۵) بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین وہ دوزخ کی آگ میں (جائیں گے) جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ [۲] (۶) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔ (۷) ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ ان سے راضی ہوئے۔ یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔ (۸)

آیاتها ۸ — سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ — ۹۳ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝٤ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔ (۱) اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ (۲) انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ (۳) اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ (۴) اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔ (۵) اس روز لوگ مختلف

---

(۲) حاشیہ سورۂ آل عمران (۳) آیت: ۸۵ ملاحظہ کریں۔

لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیے جائیں۔[1] (٦) پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (٧) اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (٨)

سُورَةُ الْعٰدِيٰت مَكِّيَّة ١٠٠ — آیاتها ١١ — رکوعها ١ — ١٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿٣﴾ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُوْدٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿٨﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾

ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! (١) پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم! (٢) پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی (قسم) (٣) پس اس وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ (٤) پھر اسی کے ساتھ فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں۔ (٥) یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ (٦) اور یقیناً وہ خود بھی اس پر گواہ ہے۔ (٧) یہ مال کی محبت میں بھی بڑا سخت ہے۔ (٨) کیا اسے وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں میں جو (کچھ) ہے نکال لیا جائے گا۔ (٩) اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کر دی جائیں گی۔ (١٠) بیشک ان کا رب اس دن ان کے حال سے پورا باخبر ہو گا۔ (١١)

---

(١) حاشیہ سورۂ ہود (١١) آیت: ١٨ ملاحظہ کریں۔

اٰیاتہا ۱۱ ۱۰۱ سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۳۰ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

کھڑکھڑا دینے والی۔(۱) کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی۔(۲) تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے۔(۳) جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔(۴) اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔(۵) پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔[1](۶) وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔(۷) اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔(۸) اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔(۹) تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔(۱۰) وہ تند و تیز آگ (ہے)۔(۱۱)

اٰیاتہا ۸ ۱۰۲ سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۶ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔(۱) یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔(۲) ہرگز نہیں تم عنقریب معلوم کر لو گے۔(۳) ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائے گا۔

(۱) حاشیہ سورۃ الاعراف (۷) آیت:۸ ملاحظہ کریں۔

تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

ع ۸/۲۷

(۴) ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو۔(۵) تو بیشک تم جہنم دیکھ لوگے۔(۶) اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔(۷) پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہو گا۔[1] (۸)

---

(۱) دنیا میں انسان کو جو نعمتیں میسر ہیں' آخرت میں ان کی بابت باز پرس ہوگی' جیسے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک حدیث کے مطابق ایک دفعہ رات یا دن کے وقت رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا' ان سے پوچھا کہ "وہ کیوں باہر نکلے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بھوک کی وجہ سے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا" قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں جس کی وجہ سے تم باہر نکلے ہو" پھر آپؐ انہیں لے کر ایک انصاری کے گھر گئے جو باہر پانی لینے گیا ہوا تھا' کچھ ہی دیر میں وہ واپس آگیا تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کو دیکھ کر وہ خوشی سے کہنے لگا کہ اللہ کا شکر ہے کہ آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لے آیا جس میں گدر' سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور انہیں کھانے کو کہا پھر اس نے چھری پکڑی تو آپؐ نے دودھ والی بکری ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ پس اس نے ایک بکری ذبح کی اور سب نے پھر اسکا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا' جب سیر ہو گئے تو رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا" قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم سے قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں سوال ہو گا' تم بھوک کی حالت میں اپنے گھروں سے نکلے اور پھر گھر واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔" (مسلم' کتاب الاشربہ' باب: ۲۰' ح: ۱۴۰)

۳ اٰیَاتُهَا | سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۳ ۱۰۳ | رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

زمانے کی قسم۔ (۱) بیشک (بالیقین) انسان سرتا سر نقصان میں ہے۔ (۲) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ (۳)

۹ اٰیَاتُهَا | سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۲ ۱۰۴ | رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔[۱] (۱) جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔ (۲) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا۔ (۳) ہرگز نہیں یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (۴) اور تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہو گی؟ (۵) وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہو گی۔ (۶) جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی۔ (۷) اور ان پر بڑے بڑے

---

(۱) حاشیہ سورۃ الحجرات (۴۹) آیت: ۱۲ کے جزء (الف)، (ب) اور (ج) ملاحظہ کریں۔

الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

ستونوں میں۔(۸) ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی۔(۹)

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۵ — اٰيَاتُهَا ۵ — رُكُوْعُهَا ۱ — ۱۹

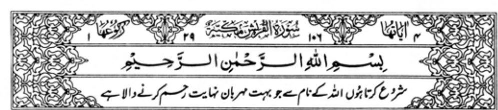
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟(۱) کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا؟(۲) اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔(۳) جو انہیں کنکر کی پتھریاں مار رہے تھے۔(۴) پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔[1] (۵)

(۱) یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے سال پیش آیا۔ حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہہ الاشرم گورنر تھا' اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجا' قلیس تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے عبادت اور حج و عمرہ کے لئے ادھر آیا کریں۔ یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لئے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ قریش کے ایک شخص نے ابرہہ کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے خراب کر دیا۔ جب ابرہہ الاشرم کو اس کا علم ہوا تو غصے سے بے قابو ہو کر ایک لشکر جرار کے ساتھ مکے پر حملہ آور ہوا اور خانہ کعبہ کو ڈھانے کا عزم کر لیا' تیرہ ہاتھیوں کے ہمراہ۔ جب یہ لشکر آگے بڑھا تو جس عرب قبیلے نے بھی مزاحمت کی وہ تباہی سے دوچار ہوا یہاں =



لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع ۲۱

قریش کے مانوس کرنے کے سبب۔(۱) (یعنی) انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب۔(اس کے شکریہ میں)۔(۲) پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں۔(۳) جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (و خوف) میں امن (و امان) دیا۔(۴)

آیاتہا ۷ ۔ ۱۰۷ ۔ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ۔ ۱۷ ۔ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

= تک کہ مکہ کے قریب پہنچا۔ جب ابرہہ کا لشکر وادی محسر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں تھیں جو چنے یا مسور کے دانے کے برابر تھیں جس فوج کو یہ کنکری لگتی وہ پگھل جاتا اور اس کا گوشت جھڑ جاتا اور بالآخر ہلاک ہو جاتا اور اس طرح وہ لشکر نیست و نابود ہو گیا۔ ابرہہ نے بھاگ کر جان بچانے کی کوشش کی لیکن صنعاء تک پہنچتے پہنچتے اس کا انجام بھی باقی لشکر والوں جیسا ہوا۔ اس طرح اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی اور اہل مکہ کو فتح سے نوازا۔ جس کے بعد سے لے کر آج تک اہل عرب خانہ کعبہ کی تحریم اور یہاں کے رہنے والوں کی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ الفیل)

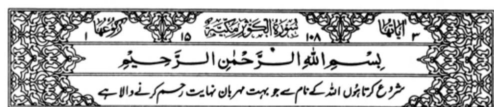
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

کیا تو نے (اسے بھی) دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے؟ (۱) یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔[1] (۲) اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔[2] (۳) ان نمازیوں کے لیے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔(۴) جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔(۵) جو ریاکاری کرتے ہیں۔(۶) اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔(۷)

---

(۱) یتیم کی کفالت اور اس کی تعلیم و تربیت کی بڑی فضیلت ہے، جیسے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح قریب ہوں گے۔" آپؐ نے اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی (دونوں کو ملا کر) اشارہ کیا۔ (صحیح بخاری، حدیث ۶۰۰۵) اس لیے ظاہر ہے کہ یتیم کی کفالت وہی کرے گا جو آخرت کی جزا و سزا کو مانتا ہو گا، بصورت دیگر یتیموں کو دھکا ہی دے گا، جیسا کہ آیت میں بیان کیا گیا۔

(۲) مسکین اور غریب کو کھانا کھلانے کی بھی بڑی فضیلت ہے، اسی لیے اس کی بھی بڑی تاکید و ترغیب ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیوہ اور محتاج کی دیکھ بھال کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات بھر قیام اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی مانند ہے۔" صحیح بخاری کتاب النفقات ب:۱/ح: ۵۳۵۳ لیکن جو شخص قیامت پر یقین ہی نہیں رکھتا، وہ کیوں مسکینوں پر اپنی رقم خرچ کرے گا؟ اسی لئے اسلام میں عقیدہ آخرت اور قیامت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔



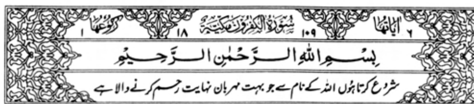
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣

یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر [۱] (اور بہت کچھ) دیا ہے۔(۱) پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔(۲) یقیناً تیرا دشمن ہی بے نام و نشان [۲] ہے۔(۳)

---

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے میں فرمایا "میں ایک نہر پر پہنچا' اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے خیمے لگے تھے' میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا' یہ نہر کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' یہ کوثر ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب التفسیر' س:۱۰۸ب:۱/ح:۴۹۶۴)

(۲) یہ مشرکین مکہ کے جواب میں فرمایا جو کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد نرینہ تو زندہ نہیں رہی' اب اس کی نسل کہاں چلے گی؟ یہ جلد بے نام و نشان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ نہیں' تیرے دشمن ہی بے نام و نشان ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا' آج آپ کے دشمنوں کا نام کوئی بھی عزت و احترام سے نہیں لیتا' جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہر مسلمان کی زبان پر ہے اور آپ کی محبت سے ہر مسلمان کا دل معمور ہے' کیونکہ آپ کی محبت عین ایمان ہے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھ سے اپنے ماں' باپ' اولاد اور سارے انسانوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔" (صحیح بخاری' کتاب الایمان حدیث:۱۵)



قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! (۱) نہ میں عبادت کروں گا اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ (۲) نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ (۳) اور نہ میں پرستش کروں گا جس کی تم نے پرستش کی۔ (۴) اور نہ تم اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ (۵) تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔ (۶)

۳ اٰیَاتُهَا ۱۱۰ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴ رُکُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔ (۱) اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔ (۲) تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (۳)

رکوعھا ۱ | سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ۱۱۱ | ۶ | آیاتھا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع ۳۶

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ (خود) ہلاک ہو گیا۔[۱] (۱) نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ (۲) وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا۔ (۳) اور اس کی بیوی بھی (جائے گی)، جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے۔[۲] (۴) اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی۔[۳] (۵)

---

(۱) اس کی شان نزول میں آتا ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب قرآن میں یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی عزیزوں کو انذار کرو تو عربوں کے رواج کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور لوگوں کو پکارا جب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ پہاڑ کے دوسری طرف سے ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے؟ انہوں نے کہا (کیوں نہیں) ہم نے تمہیں کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا (سنو!) میں تمہیں ڈراتا ہوں اس خوفناک عذاب سے جو (ایمان نہ لانے کی صورت میں تم پر) آنے والا ہے۔ ابولہب نے کہا تم برباد ہو کیا تم نے اس لیے ہمیں بلایا تھا! پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اس پر تبت یدا أبی لھب والی سورت اتری۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر س:۱۱۱ ب:۱/ح:۴۹۷۱)

(۲) "وامرأته حمالة الحطب" مجاہد نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابولہب کی بیوی ام جمیل ہے، جو رسول اللہ کے خلاف الزام تراشیاں اور غیبتیں کرتی پھرتی تھی۔ =

۴ اٰیَاتُهَا سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲ ۱۱۲ رُکُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙوَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔(۱) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔(۲) نہ اس

=(۳) اس سے مراد مقل درخت کی چھال ہے بعض نے اس کا مفہوم "دوزخ کی آگ کی رسی" بھی بیان کیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ اللھب) مقل، کا پھل ہے، جسے عربی میں دوم کہا جاتا ہے۔

امام قرطبی سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) کی آیت: ۴۵ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ نزول سورۂ لہب کے بعد ابولہب کی بیوی آپؐ کی تلاش میں آن پہنچی جبکہ آپؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ابوبکرؓ نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کو ایک طرف ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ ہماری ہی طرف آرہی ہے اور وہ آپؐ سے ایسی باتیں نہ کرے جس سے آپؐ کو تکلیف ہو، وہ بدزبان عورت ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا "میرے اور اس کے درمیان ایک پردہ حائل ہو جائے گا۔ پس وہ آپؐ کو نہ دیکھ سکی۔ اس نے ابوبکرؓ سے کہا کہ تمہارا ساتھی ہماری ہجو کرتا ہے، ابوبکرؓ نے فرمایا کہ "اللہ کی قسم آپؐ شاعری نہیں کرتے۔ اس نے کہا، کیا تمہیں اس پر یقین ہے؟ پھر وہ چلی گئی۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس نے آپؐ کو نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک فرشتے نے مجھے اس پر آڑ میں لے لیا تھا۔" بیان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی راسخ العقیدہ مومن سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت: ۴۵ کی تلاوت کرے تو کافر اسے نہیں دیکھ سکے گا۔ واللہ اعلم بالصواب (تفسیر القرطبی، ج ۱۰، ص: ۲۶۹)

كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

ع ۲۷

سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے [۱] پیدا ہوا۔ (۳) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ [۲] (۴)

(۱) اللہ کی اولاد ٹھہرانے کو حدیث میں اللہ کو سب و شتم کرنا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان مجھے جھٹلاتا ہے' حالانکہ یہ اس کے لائق نہیں ہے اور وہ مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ یہ اس کے لائق نہیں ہے۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ میری بابت یہ کہتا ہے کہ اس نے جیسے مجھے پہلی بار پیدا کیا' وہ دوبارہ مجھے زندہ نہیں کر سکتا' حالانکہ میرے لیے پہلی مرتبہ پیدا کرنا' اس کے دوبارہ لوٹانے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی اولاد ہے حالانکہ میں ایک ہوں' بے نیاز ہوں' نہ کوئی مجھ سے پیدا ہوا' نہ میں کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔ (صحیح بخاری' تفسیر سورۃ الاخلاص۔)

(۲) یہ سورت بڑی فضیلت والی ہے' اس کی ایک مرتبہ تلاوت اجر و ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے۔ چنانچہ حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو قل ھو اللہ احد تلاوت کرتے ہوئے پایا جو اسے بار بار دہرا رہا تھا۔ صبح کو وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی جیسے کہ وہ محض اس سورت کی تلاوت کو کافی نہیں سمجھتا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن کے ایک تہائی (حصہ کی تلاوت) کے برابر ہے۔'' (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۱/ ح ۷۳۷۴)

نیز حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص (شائد کلثوم بن زید) کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا' وہ نماز میں (ہر رکعت میں) اپنی قرأت قل ھو اللہ احد پر ختم کرتا جب لشکر کے لوگ لوٹ کر مدینہ آئے تو انہوں نے آپ =

۵ اٰیاتُھا ۱۱۳ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِیَّةٌ ۲۰ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ۲۸

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (۱) ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ (۲) اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ (۳) اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) (۴) اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔ (۵)

۶ اٰیاتُھا ۱۱۴ سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِیَّةٌ ۲۱ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ (۱) لوگوں کے مالک کی[۱] (اور) (۲) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) (۳) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے

=اس کا ذکر کیا' آپؐ نے فرمایا "اس سے پوچھو ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے پوچھا' تو اس نے کہا اس سورت میں اللہ کی صفتیں مذکور ہیں' مجھ کو اس کا پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اس سے کہو اللہ (بھی) تجھ سے محبت کرتا ہے۔" (صحیح بخاری' کتاب التوحید' ب:۱/ح:۷۳۷۵)

(۱) یعنی بادشاہ کی۔ کیونکہ اصل بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمام اختیارات کا مالک وہی=

الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ہٹ جانے والے کے شر سے۔[۴] (۴) جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(۵) (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔(۶)

= ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں' زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (صحیح بخاری 'کتاب التوحید' ب:۶/ ۷۳۸۲)

(۴) اس سے مراد شیطان ہے۔ تاہم نفس انسانی بھی اس میں شامل ہے' کیونکہ وہ بھی انسان کو بالعموم برائی ہی کی طرف لے جاتا ہے' جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دوزخ نفسانی خواہشات میں گھری ہوئی ہے اور بہشت ان امور میں گھری ہوئی ہے جو نفس کو برے معلوم ہوتے ہیں۔" (صحیح بخاری 'کتاب الرقاق' ب:۲۸/ ح:۶۴۸۷)

یعنی نفسانی خواہش اور حیوانی جذبے دوزخ کی آگ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جبکہ ضبط نفس' صبر' پاک دامنی 'بھلائی کے دیگر کام' اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت جنت کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو افعال جہنم کا سبب بنتے ہیں ان کا کرنا آسان معلوم ہوتا ہے جبکہ جنت کے حصول کے اعمال بظاہر مشقت طلب دکھائی دیتے ہیں اور نفس پر گراں گزرتے ہیں۔ تاہم انسان کا کمال اور اس کی نجات انہی اعمال صالحہ کے اختیار کرنے میں ہے۔ جعلنا اللہ من الصالحین۔ والحمد للہ رب العالمین۔


فهرست
فهرست



فهرست